نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف و صحیفۂ لطیف کنوز احادیث از مفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی
ربع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نحریر فاضل بی نظیر محدث علیمی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح الحسنی
طبع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نحریر فاضل بی نظیر محدث المعی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ المصابیح

نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء
کتاب شریف وصحیفهٔ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمهٔ مشکوة المصابیح اعنی
ربع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نحریر فاضل بی نظیر محدث لمعی مولانا مولوی محمد قطب الدین خانصاحب دہلوی دامت کاتہ
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

كتاب بیچ بیان جنازون کے **ف** جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زیر جیم کی اور زبر جیم کی بمعنی میت کے
کہ تخت پر ہو اور ساتھ زیر کے فصیح تر ہی اور بعضون نی کہا کہ جنازہ ساتھ زبر جیم کی بمعنی میت کی اور زیر سے بمعنی تخت کی کہ جسپر میت کو
رکھکر لیجاتی ہین اور بعضون نی بالعکس کہا ہی یعنی جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتی ہین اور جیم کی زبر سے تخت کو کہتے ہین ع ح

بَاب عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

باب ہی بیچ بیان پوچھنی بیمار کے اور ثواب بیماری کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِىَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ
روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کھلاؤ بھوکی کو یعنی مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑاؤ قیدی کو
یعنی دشمن کی ہاتھ سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ سب امر واسطی وجوب علی الکفایہ کے ہین پس اگر ایک بجالاوے ساقط ہوتا ہے
گناہ اورون کے ذمہ سے لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوی سب گنہگار ہونگی کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ
رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ بھوکی کو کھلانا سنت ہی اگر حد اضطرار یعنی ہلاکت کو نہ پونہچی اور فرض ہی اگر اضطرار کو پونہچی اور فرض کفایہ ہے
اگر متعین نہو کوئی یعنی مثلا ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنی مثلا ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور
رکھتا ہو اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسی بھی سنت ہی اگر کوئی خبرگیران بیمار کا ہو اور واجب ہی اگر کوئی خبرگیران اوس کا نہو **عَنْ**
اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ
وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے
مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازہ کی اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والے کا
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بھی حقوق اسلام سی ہے چنانچہ
آگے حدیث مین آویگا لیکن یہہ سنت افضل فرض سی ہی اس لیے کہ اس مین تواضع ہی اور سبب ہی ادائے واجب کا اور پوچھنا بیمار کو اور
ساتھ جانا جنازی کے اور اہل بدعت مستثنی ہین انسی یعنی روافض وغیرہ سے کہ نہ خبر پوچھے نہ اونکے جنازی کے ساتھ جاوی اور قبول کرنا دعوت کا

یعنی اگر کوئی بلاوے مدد کرنیکے لیے تو قبول کرے اور جاوے اور بعضوں نے کہا کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اوسمین گناہ نہو اور امام غزالی نے کہا کہ جو کھانا از راہ مفاخرت اور نام و نمود کے پکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنی صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اوسکو اور جواب دینا چھینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے تو اوسکے جواب مین کہے یرحمک اللہ لکھا ہے شرح السنۃ مین کہ یہہ سب حق اسلام کے ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوے نیک ساتھہ بشاشت اور مصافحہ کے نہ فاجر علی الاعلان گنہ کرنیوالا ۔ ح ۔ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اوسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنی مدد کرنے کے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی چاہے تجہہ سے پس خیر خواہی کر واسطے اوسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچھہ اوسکو اور جسوقت مرجاوے ساتھہ جا اوسکے یعنی نماز و دفن کے لیے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچھہ اگرچہ ایکبار ہو اور یہہ جو مشہور ہے کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوے کچہ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہے اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہے اور اس مین حقوق مسلمان کو مسلمان پر چھہ فرمائی اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہے حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچہ کچہ اون مین سے بیان فرماتے ہین اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئے ہون یعنی پہلے پانچ نازل ہوئے ہون پھر چھہ ۔ ح ۔ **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَھَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ شَرِبَ فِیْھَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتھہ عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانیوالے کے اور سچا کرنے قسم کھانیوالے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے انگوٹھی سونیکی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیبا کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے باسن چاندی کے سے اور ایک روایت مین ہے پینے سے چاندی کے باسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اوس مین دنیا مین نہ پیویگا اوس مین بیچ آخرت کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سچا کرنے قسم کھانیوالے کے یعنی اگر کوئی شخص قسم کھاوے ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہووے پوری کرنے قسم اوسکی کے اور اوس مین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کھاوے کہ مین تجہہ سے جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہو اوسکے کرنے پر پس کر تاکہ اوسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہہ کام کر تو مستحب ہے اوسکو کرے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنے مظلوم کی واجب ہے داخل ہے اس مین مسلمان اور ذمی اور کبھی ہوتی ہے مدد ساتھہ قول کے اور کبھی ساتھہ فعل کے اور میثرہ اوس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہے اوسمین اور

پہنا اوسکو مردوں کے لئے ہین عادات عجم سے ہی کہ وہ از راہ تکبر کے حریر و دیبا وغیرہ سے بناتی ہین پس وہ اگر حریر کا ہو
ہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور قسی نام ایک کپڑے کا ہے کہ ریشم اور کتان سے
بنا جاتا ہے منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہی مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونے کے باسن کا ہے
بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اوسکا استعمال کرنا اور یہہ چیزین جو مذکور ہوئین مردوں کو منع ہین سوای باسن چاندی کے کہ مردوں اور
عورتوں کو دونو کو استعمال اونکا درست نہین آور نہ پیویگا اوس مین آخرۃ مین ظاہر یہہ ہی کہ کہا جاوے کہ وہ پینے کا نہین آخرت مین مدت
عذاب اپنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے یا جنت مین ایک مدت تک نہین پینے کا پھر پیوے گا اور
ایسی ہی ہے اونہ پہنے ریشم سے ہے اس حدیث مین من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة اور ایسی ہی نہ پیوے شراب سے
اس حدیث مین من شربها فی الدنیا لم یشربها فی الآخرة ؎ ع ؎ ح **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہی بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہے
بیچ میوہ خوری بہشت کے یہانتک کہ پھرے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب سعی کرنیکے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری
اوسکے ہوتا ہی ؎ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ
اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ
اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ
عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ
فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پس نہ پوچھا تونے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح
پوچھتا مین تجھکو اور تو پالنے والا ہی عالموں کا یعنی اور پاک ہی بیماری سے فرماویگا اللہ تعالی کیا نجانا تونے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس
نہ پوچھا تونے اوسکو کیا نجانا تونے یہہ کہ اگر پوچھتا تو اوسکو البتہ پاتا مجھکو نزدیک اوسکے یعنی رضا میری اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا مین نے تجھ سے
پس نہ کھلایا تونے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح کھلاتا مین تجھکو اور تو ہی پالنے والا عالموں کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالی کیا
نجانا تونے یہہ کہ کھانا مانگا تھا تجھ سے بندے میرے فلانے نے پس نہ کھلایا تونے اوسکو کیا نہ جانا تونے یہہ کہ اگر کھلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب
اوسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا مین نے تجھ سے پس نہ پلایا تونے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پلاتا مین تجھکو اور تو پالنے والا عالموں کا ہے
یعنی تجھکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجھ سے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تونے اوسکو کیا نہ جانا تونے یہہ
کہ اگر پلاتا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میرے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** عیادت مریض کے کر نہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا
مجھکو نزدیک اوسکے اور کھلانے اور پلانے کے حق مین فرمایا پاتا ثواب اوسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہی کھلانے
اور پلانے سے ؎ ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ

يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ
الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَنْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اوسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھیں اوسکو فرماتے
نہین کچھ ڈر یعنی غم مت کھا اس بیماری سے اس لیے کہ پاک کرنیوالی ہے بیماری یعنی گناہون سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اعرابی
کے نہین کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہے یہہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہے اوپر بوڑھے بڑے کے پہنچاویگی
یہہ تپ اوسکو قبرون سے یعنی مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان اسطرح سے ہوگا اب روایت کی یہہ بخاری نے **ف**
اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہے امت کے لیے کہ ادنی کی خبر پرسی کیا کرین
اور ہان اسطرح سے ہوگا یعنی غصے ہوئے حضرت اوسپر کہ مین نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکے
تو نے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہو ویگا جسطرح تو کہتا ہے اس لیے کہ نہین ہے جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اوس
نعمت سے اور احتمال ہے کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اوجٹ گنوار تھا بسبب
شدت درد کے بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹھا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى
مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے
کوئی آدمی پھیرتے اوسپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو ہے شفا دینے والا نہین
شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ
الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ
بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی
چیز کی یعنی کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کیسکا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکر
ساتھ اونگلی اپنی کے برکت حاصل کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یہہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب بعضے ہماری کے
کہتے ہین ہم یہہ تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتے اور رکھتے اوسکو خاک پر پھر رکھتے اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے
جاتے اوسکو اوس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سر ہے اسرار الہی سے بیچ علاج پھوڑون اور زخمون کے اس کو
حضرت ہی جانتے ہون گے ہماری عقلین قاصر ہین اسکی معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان
کیا ہے کہ طب سے معلوم ہوتا ہے کہ لعاب دہن کو تاثیر ہے بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہے بیچ حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہے حکما نے کہ
مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باسن مین ڈال دے اور وہ پانی پیتا ہے تا امن مین رہے تغیر مزاج سے پس
اس لیے حضرت یہہ فعل کرتے ہون اور اور بھی شارحین نے وجہین اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہے جو پہلے مذکور ہوئی
اور کہا اشرف نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جبتک کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کے

اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اوسکے معلوم نہوں پڑھنا درست نہیں کہ شاید الفاظ کفر کے نہوں مگر
ایک منتر بچھو کا حدیث میں آیا ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑھنا اوسکا درست ہے اگرچہ معنی اوسکے معلوم نہیں ۱۲ ع ح **وعنہا**
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ فلما اشتکی
وجعہ الذی توفی فیہ کنت انفث علیہ بالمعوذات التی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اھل بیتہ نفث علیہ بالمعوذات اور روایت ہے اونہیں عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنی جہانتک پہونچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر
پس جب بیمار ہوے اوس بیماری میں کہ وفات کی جس میں تھے میں دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرت دم کرتے
اور پھیرتی میں ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ میں پڑھتی معوذات اور حضرت کے ہاتھوں پر دم کرتی اور دونو ہاتھ اونکے بدن
مبارک پر پھیرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے تھے حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون میں
سے دم کرتے اوسپر معوذات **ف** معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں لفظ جمع کا باعتبار
آیتوں کے کہا یا اقل جمع کے دو ہیں یا دو سورتیں یہہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہے
اور بعضون نے کہا قل یا ایہا الکافرون بھی اس میں داخل ہے اور مسلم کی دوسری روایت میں ذکر ہاتھ پھیرنے کا نہیں ہے پس احتمال ہے کہ پھیرتی ہونگی
حضرت لیکن ذکر اس لیے نکیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھوں کا آپھی سمجھا جاویگا اور احتمال یہہ بھی ہے کہ حضرت ترک کرتی ہون اوسکو
کبھی اور اکتفا کرتے ہوں دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہے اور اولے یہی ہے کہ دونوں باتیں کرے اور اس حدیث میں دلالت
ہے اسپر کہ کلام اللہ کی آیتیں پڑھ کر دم کرنا سنت ہے ۱۲ ع **وعن** عثمان بن ابی العاص انہ شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وجعا یجدہ فی جسدہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضع یدک علی الذی یألم من جسدک
وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر قال ففعلت فاذھب اللہ
ما کان بی رواہ مسلم اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے یہہ کہ اونہوں نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
ایک درد کی کہ پاتے تھے اوسکو اپنے بدن میں پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھہ ہاتھ اپنا اوس جگہ پر کہ
دکھتی ہے بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ عزت اللہ کے اور قدرت اوسکی کے
برائی اوس چیز کی سے یعنی درد کی سے کہ پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں میں یعنی زیادتی اوسکی سے آیندہ کو کہا عثمان نے پس کیا میں نے
پس [illegible] نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری ان جبرئیل اتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا محمد اشتکیت فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک
بسم اللہ ارقیک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمد کیا بیمار
ہے تو پس فرمایا حضرت نے ہاں کہا جبرئیل نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہوں تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجھکو برائی ہر شخص کی سے
یا آنکھ حسد کرنے والی کی سے اللہ شفا دے تجھکو ساتھ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہوں تجھپر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابن عباس قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان و

هَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ میں دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ساتھ اس دعا کے پناہ میں دیتا ہوں تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالی کے کہ پورے ہیں برائی ہر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانیوالے کے سے اور فرماتے حضرت کہ تحقیق باپ تمہارے یعنی حضرت ابراہیم پناہ میں دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ کو روایت کی یہہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخوں مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے **ف** مراد کلمات اللہ تعالی کے سے یا معلومات اوسکے ہیں یا نام پاک اوسکے یا کتابیں اوسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑھ جانیوالے کی برائی سے خواہ وہ جنات میں سے ہو یا آدمیوں میں سے یا جانوروں میں سے اور ہامہ اوس جانور زہریلے کو کہتے ہیں کہ جسکے کاٹے سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہیں اوسکو سامّہ کہتے ہیں مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہیں اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہے طرف دو کلموں کے کہ جسمیں داخل ہوا ہے لیکن یہہ تکلف ہے اسلیے کہا ہے طیبی نے کہ یہہ بسبب سہو لکھنے والے کے ہے صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کے ہے ؏ ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اوسکے بھلائیکا ہو جاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** مصیبت کہتے ہیں ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر ہی کے نہیں ہے بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہے کہ گناہ جھڑتے ہیں اوس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اوسپر علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہے ؏ ح **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں پہونچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پونہچایا جاتا ہے اوسکو مگر جھاڑتا ہے اللہ تعالی بسبب اوسکے گناہ اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپس میں قریب قریب ہیں اور فرق ہم و غم میں یہہ ہے کہ ہم امر آیندہ میں ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل درپیش کہتا ہو اور بقصد کرنے اوسکے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہے حاصل یہ کہ کسیطرح کا رنج مسلمان کو پونہچے باعث جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے ؏ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بخار میں تھے پس لگایا میں نے اونکو ہاتھ اپنا پھر کہا میں نے اے رسول خدا کے آپکو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں تحقیق مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصوں کے تم میں سے کہا ابن مسعود نے پس کہا میں نے یہہ اسواسطے کہ ہووے تمہارے دگنا ثواب پس فرمایا ہاں پھر فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ پونہچے اوسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اوسکے مگر دور کرتا ہے اللہ تعالے

ہے درخت تو اسپنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن عائشة** قالت ما رأیت
أحدا الوجع علیه أشد من رسول الله صلی الله علیه وسلم متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکھا مین نے
کسیکو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ٭ **وعنها** قالت
مات النبي صلی الله علیه وسلم بین حاقنتي و ذاقنتي فلا أکره شدة الموت لأحد أبدا بعد النبي صلی الله
علیه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان ہنسلی میرے کے
اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کی واسطے کسیکو کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ بخاری نے **ف**
یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حال مین کہ تکیہ کیے ہوے تھے مجھپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اونکی کے پس نہین مکروہ جانتی ہون
الخ یعنی مین گمان کرتے تھے پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرت کی وفات کی جانا
مین نے کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بری ہونے خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہی واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہے
بزرگی والا حضرت کو بطریق اولی ہوتی ۱۲ **وعن** کعب بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن
کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریاح تصرعها مرة وتعدلها أخری حتی یأتیه أجله ومثل المنافق کمثل الأرزة المجذیة
التي لا یصیبها شيء حتی یکون انجعافها مرة واحدة متفق علیه اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل پتی تر و تازہ کھیتی کے ہے جھکاتی ہین اوسکو باوین گرا دیتی ہین اوسکو
کبھی اور سیدھا کر دیتی ہین کبھی یہانتک کہ آتی ہے اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہی حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا
اور درست کر دیتی ہی تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کے ہی کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہین پہونچتی اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب
باؤ کے نہ جھکتا ہی نہ گرتا ہی یہانتک کہ ہوتا ہی اکھڑنا اوس کا ایکدفعہ یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور بیماری کے
ایکبارگی ہی گر پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری ہی یا کمی مال کی
یا ذلت سی اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریاں اور مصیبتین
تاکہ نہ حاصل ہو اونکو کفارہ اور نہ ثواب ۱۲ **وعن** أبي هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن
کمثل الزرع لا تزال الریح تمیله ولا یزال المؤمن یصیبه البلاء ومثل المنافق کمثل شجرة الأرزة لا تهتز حتی
تستحصد متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہی ہمیشہ
رہتی ہین باوین جھکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہونچتی ہی اوسکو بلا اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہی کہ نہین ہلتا
یہانتک کہ اوکھاڑا جاتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم پہونچتی ہی دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی مین ۱۲
وعن جابر قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی أم السائب فقال مالك تزفزفین قالت الحمی لا بارك الله
فیها فقال لا تسبي الحمی فإنها تذهب خطایا بني آدم کما یذهب الکیر خبث الحدید رواه مسلم اور روایت ہی
جابر سی کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہی واسطے تیرے کانپتی ہی کہا اوس نے تپ ہی نہ برکت
دے اللہ اوس مین فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا

نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دور کرتا ہی مومن سی تمام خطائین اوسکی بسبب ایک شب کی اور ابو داود
آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جھاڑتی ہے گناہ ایک برس کے ع ۵ **وعن** اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْسَافَرَ کُتِبَ لَہٗ بِمِثْلِ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی اور فوت ہوتی ہین اوس سے بسبب اوسکے نوافل و
اوراد لکہا جاتا ہے واسطے اوسکے مانند اوس چیز کے کہ عمل کرتا تہا گہر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہی ہر مسلمان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بہاگتا
نہین اور اوس مین مرجاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتے ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور
مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین کہ زخم پڑجاتے ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کے
اور گرد اوسکے سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشُّھَدَاءُ
خَمْسَۃٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْھَدْمِ وَالشَّھِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہا سے
تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتہا دیوار یا چہت کے نیچے دبنے والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈوبنے والا
ظاہر یہہ ہے کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبنے والے کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹہا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور اور
حکمی ہین یعنی اونکو بہی ثواب شہیدون کا سا ملتا ہی جاننا چاہیے کہ شہدا حکمی کہ وارد ہوے ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین
جمع کیا ہی اونکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور اور سیہ ہین ذات الجنب والا اور جل کر مرے اور عورت جو مرے
ساتھ جمع کے یعنی پیٹ سے یا جنکر یا باکرہ اور عورت کہ مرے حمل سے جننے تک یا دودہ چہٹانے تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر
اور مسافر کہ گر پڑے سواری پر سے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گر پڑنے والا گڑہے مین اور
جسکو کہا جاوین درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنی کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا مظلمہ کے یعنی حق کے
اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سے مرجاوے اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مرجاوے بچہونون پر اور حضرت
علی سے روایت ہی کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پہر مرجاوے قیدخانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوے ظلم سے پہر مرجاوے
اوسے مارنے مین پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ تپ شہادت
ہی اور عبیدہ بن الجراح سے روایت ہی کہ کہا اونہون نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کے نزدیک فرمایا
وہ شخص کہ کہڑا ہو طرف امام ظالم کے پس کہے اوسکو امر بالمعروف اور منع کرے اوسکو منکر سے پس مار ڈالے وہ امیر اوسکو اور ابی موسی
سے ہی کہ جسکو کچل ڈالے گہوڑا یا اونٹ یا مرے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہی اور ابن عباس سے ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار
رہا اور چہپایا محبت کو پہر مرگیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قے
آوے اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سے ہی بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالی نے لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس

جسنے صبر کیا اون جورتون مین سے یعنی سوکن کے ہونے پر ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے روایت ہی بطریق مرفوع
کہ جسنے کہی دن مین پچیس بار یہ دعا اللهم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچھونے اپنے پر دیتا ہے اوسکو اللہ ثواب شہید کا
اور روایت ہو ابن عمر سے بطریق مرفوع کہ جسنے نماز پڑہی ضحی کی اور روزہ رکھے تین دن کے مہینے مین اور نہ چھوڑے وتر سفر مین اور
نہ حضر مین لکہا جاتا ہے اوسکو ثواب شہید کا اور مرا وہ شہید ہے مین جنگل یا رہنیوالا اسی سنت کے نزدیک فساد امت کی اور جو کہ مرے طلب علم مین
اور مراد طلب علم سے یہ ہے کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو
کوئی چھپا ہو اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون سے پس وہ شہید ہے اور جو لاوے غلہ طرف مسلمانون کی اور جو کوئی کماوے اپنی
بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے سیلے پس وہ شہید ہے اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکے فائدہ اوٹھاوے شہید ہے اور ایسی ہی
جنبی اگر مارڈالین اوسکو کافر لڑائی مین اور شرق یعنی جسکے گلے مین پانی پہنس گیا اور دم گھٹ کر مر گیا اور حدیث مین آیا ہی کہ
جو مسلمان اپنے مرض مین پڑہے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مری اپنے اوسی مرض مین دیا جاتا
ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہو تا ہے اچھا ہوتا ہے اس حال مین کہ مغفرت کیجاتی ہے اوسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتھ ہوگا دن قیامت
کو اور جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہے اور آیا ہی کہ موذن للہ اذان دینے والا مانند شہید کے ہے کہ لوٹتا ہو اپنے خون مین اور
جب مرتا ہی تو نہین کیڑے پڑتے اوسکی قبر مین اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسنے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہے اللہ
اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہے مجھپر دس بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر سو بار لکہتا ہے اللہ
درمیان دونون آنکہون اوسکی کے برات یعنی خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکہیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے ساتھ شہیدون کے
اور آیا ہے کہ جو کوئی کہے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہے تین آیتین اخیر سورہ حشر کو متعین
کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کے کرتے ہین اوسپر شام تک پھر اگر مر جاتا ہے اس دن مین شہید مرتا ہے
اور جو کوئی پڑہتا ہی شام کو یہی ثواب پاتا ہی اور آیا ہے کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی پڑہے اخیر سورہ
حشر کا اور فرمایا اگر مریگا تو شہید مریگا اور جو کوئی مرتا ہے مرگی سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی
مرتا ہی باوضو شہید ہے اور ایسی ہی رمضان کے مہینے مین یا مرے بیت المقدس یا مکے یا مدینہ مین شہید ہے یا مرے دبلاہٹ کی بیماری
اور جسکو پہنچے آفت اور مر وہ صبر کرنیوالا اوسپر اور بڑی بلا پر شہید ہے اور دعا رمقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اوسکی حدیث میں
بہت آئی ہے جو کوئی پڑہے صبح شام شہید ہے یا مرے نوے برس کا ہو کر یا آسیب زدہ یا مرے اور ماں باپ اوسکے اوس سے راضی ہون اور بیوی
نیکبخت کہ مر جاوے اور خاوند اوس سے راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مدد کرے ساتھ
ایک کلمے کے یا چلنے کے واسطے مسلمان ضعیف کے شہید ہے ع ہ و طوالع الانوار حاشیہ درمختار **وعن عائشة قالت سألت**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمة
للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید
رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی ہی پس خبر دی مجھکو یہ کہ عذاب
ہی بھیجتا ہی اوسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ نے گردانا ہی اوسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہین اوسپر نہین کوئی کہ

طاعون

طاعون یعنی اوسکی شہر مین پھر ٹھہرا رہے بیچ شہر اپنی کے صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب ہی کرلیئے ٹھہرا رہا ہو اور جانتا ہو
جانتا ہی یہہ کہ نہین پونہچے گی اوسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اوسکے مگر کہ ہوتا ہی واسطے اوسکے مانند ثواب شہید کو روایت کی
یہہ بخاری نے **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز ارسل علی طائفۃ من
بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا
فرارا منہ متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہی بھیجا گیا تھا ایک
جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلے تمسے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت
کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اوس مین اور جسوقت کہ ہوا ایک زمین مین اور ہو تم اوس مین پس نکلو بھاگ کر اوس سے نقل کی یہہ بخاری
مسلم نے **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اونہون نے فرمایا اللہ تعالی
نے فانزلنا علیہم رجزا من السماء کہا ابن ملک نے پس بھیجا اللہ نے اونپر طاعون پس مر گئے ایک ساعت مین اون مین سے چوبیس ہزار بڑے بوڑھے
اونکی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکھا ہی اور جانا وہان اس لیئے منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بھاگو نہین اس لیئے کہ تقدیر سے
بھاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہووے وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگو نہین جو کوئی بھاگ کر
گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہووے اور سوای وبا کی اور بعضی جگہو مین بھاگنا آیا بھی ہے جیسے کوئی ایک گھر مین ہو اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے
یا دیوار ٹیڑہی کے نیچے بیٹھا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بھاگنا وہان سے ۱۲ ح **وعن** انس قال سمعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ
البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ
بتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریون اوسکی کے پھر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اوسکو عوض اون دونون کے بہشت ارادہ کرتے تھے
حضرت دو پیاریون سے آنکھین اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جسکو اندہا کرتا ہون اوسکو اوسکے عوض مین بہشت دیتا ہون
یعنی داخل کرونگا بہشت مین ساتھ نجات پانے والون کے یا منازل مخصوصہ دونگا اوس مین پس جو مبتلا ہووے اسمین اوسکو چاہیے کہ صبر کرے
اور ظاہر و باطن مین برا نجانے اوسکو اور جانے کہ اندہا ہونا ازراہ غضب الہی کے نہین ہی بلکہ واسطے دور کرنے گناہون کے اور بلند ہونے
درجات کے اور بچانے کے بدنظر سے ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندہے ہوگئے تو فرماتے تھے کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تھا اب حاصل
ہوئی ہی ۱۲ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون
الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ رواہ الترمذی وابو داؤد روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کو پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین
اوسکے لیئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اوسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین
اوسکے لیئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہو اور ہوتا ہی واسطے اوسکے باغ بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **وعن** زید بن
ارقم قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وجع کان بعینی رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا

عیادت کی مہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ... سو ... رسایت نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے
ایک سنت ہی عیادت کرنی آنکھون کے دکھنے مین اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ تین بیماریان ہین کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب اونکا
رمد والا یعنی جسکی آنکھ دکھو اور ڈاڑہ کا درد والا اور دنبل والا انتھی یہہ حدیث جامع صغیر مین ہی پس ان دونون حدیثون مین تعارض ہوا
تطبیق انمین یون ہی کہ نہ عیادت کرنی انکی وہ شخص کہ تکلف کرے واسطے اوسکے بیمار اور گران ہو اوس پر آنا اوسکا پس محتاج ہوگا طرف
کھولنے آنکہ کے رمد مین اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنے کے ڈاڑہ کی درد مین اور اس سے بہت ضرر ہوگا اوسکو اور محتاج ہوگا طرف
بیٹھنے کے اچھی ہیأت پر ساتھ تکلف کو دنبل والا اور جس صورت مین کہ گران نہوا اوسکو پس نہین مضائقہ عیادت کا حاصل یہہ کہ روایت متن
کی محمول ہی صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہی پہلی صورت پر مولانا عبد العزیز رح **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا
رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت
کرے بھائی اپنے مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہی دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کی نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ
وضو کرنا عیادت کے لیے سنت ہی اور حکم وضو کا شاید اس لیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہی اور وضو سے عبادت کامل و افضل ہوتی ہے اور
اس حال مین دعا کریگا تو خوب قبول ہوگی ع ہ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
يَعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ إِلَّا شُفِيَ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ
أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پوچھے
بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے یہہ کہ شفا دے تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہی وہ مگر یہہ
کہ حاضر ہوا اجل اوسکی یعنی یہہ مرض لا علاج ہے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے **وعنه** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ
حَرِّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ
اور روایت ہی اونہین سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ واسطے سب دردون کے یہہ کہ کہین یعنی بیمار ساتھ نام اللہ
بڑے کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرمی آگ کی سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہی حدیث مین **ف** رگ جوش مارنے والی کی
... سے پناہ چاہی اس سے اس لیے کہ جب خون غالب ہوتا ہی ایذا دیتا ہی کہ تپ اور اور امراض پیدا ہوتے
ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہی اور تصحیح کی ہی اسکی
... أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا
... فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ
رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا
الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہو تم مین سے کچھ یا بیمار ہو بھائی

اوسکا

اوسکا پس چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان میں ہے یعنی رحمت اوسکی یا امر اوس کا یا بڑی سلطنت اوسکی آسمان میں ہے یا وہ ایسا ہے کہ عبادت کیا جاتا ہے آسمان میں جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہے زمین میں پاک ہے نام تیرا یعنی سب نقصانوں سے حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان میں اور زمین میں جیسا کہ رحمت تیری آسمان میں ہے پس گردان رحمت اپنی زمین میں بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہے پروردگار پاکیزون کا یعنی محب اور کارساز اونکا نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت میں سے یعنی جو کہ پھیل رہی ہے ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** جیسا کہ رحمت تیری آسمان میں ہے یعنی سب جگہ اور سب وہان کے رہنے والوں پر ہے بخلاف زمین اور زمین والوں کے کہ رحمت خاص بعضوں پر ہوتی ہے اور بعضوں پر نہیں یعنی مومنوں پر ہوتی ہے نہ کافروں پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہے بحسب قول اللہ تعالیٰ کے رحمتی وسعت کل شیء اور مراد پاکیزون سے مومن ہیں پاک شرک سے یا متقی جو کہ بچتے ہیں برے افعال اقوال سے ع ہ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ یَعُوْدُ مَرِیْضًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے آدمی عیادت کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو ایذا پہونچاوے واسطے تیرے دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے یعنی نماز کے لیے نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اُمَیَّۃَ اَنَّھَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ وَعَنْ قَوْلِہٖ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذِہٖ مُعَاتَبَۃُ اللّٰہِ الْعَبْدَ بِمَا یُصِیْبُہٗ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّکْبَۃِ حَتَّی الْبِضَاعَۃِ یَضَعُھَا فِیْ یَدِ قَمِیْصِہٖ فَیَفْقِدُھَا فَیَفْزَعُ لَھَا حَتّٰی اِنَّ الْعَبْدَ لَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَمَا یَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْکِیْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے علی بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ نے یہہ کہ اوس نے پوچھے عائشہ سے معنی قول اللہ عز وجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمھارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ اوسکو حساب کریگا تمسے ساتھ اوسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالیٰ کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا ساتھ اوسکے یعنی دنیا میں یا عقبےٰ میں پس کہا حضرت عائشہ نے نہیں پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جب سے کہ پوچھا تھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہیں ان دونوں آیتوں میں عتاب کرنا خدا کا ہے بندے پر ساتھ اوس چیز کے کہ پہونچتی ہے اوسکو تپ سے اور رنج سے یہانتک کہ کوئی چیز مال میں سے رکھتا ہے اوسکو بیچ آستین کرتے اپنے کے پس نہیں پاتا اوسکو پھر غمگین ہوتا ہے بسبب پانے اوسکے کے دور کیے جاتے ہیں اوس سے گناہ اوسکے ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے بھٹی سے سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنے کے آگ میں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونوں آیتوں کا یہہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہے کہ بندے حساب کیے جاتے ہیں دلوں کے خطروں اور بری اندیشوں پر اور دوسری آیت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ سزا دیے جاتے ہیں ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہہ صحابہ پر اور متحیر ہوے کہ کیا کریں اس لیے کہ ممکن نہیں پرہیز کرنا اوس سے پس امیہ نے حضرت عائشہ سے مطلب ان آیات کا پوچھا اونھوں نے جواب دیا حاصل اوسکا یہہ ہے کہ معنی آیتوں کے یہہ نہیں ہیں کہ حساب لیگا اللہ مومنوں سے تمام دلکی باتوں پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گناہوں اونکے کے دن قیامت کے بلکہ اس محاسبہ اور جزا سے مراد یہہ ہے کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا میں کرتا ہے کہ بخار اور رنج میں گرفتار کرتا ہے تا پاک ہو گناہوں سے اور معنی عتاب کے یہہ ہیں کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر میں بسبب کسی بے ادبی کے کہ ہو جاوے

اوس پر اور دل مین اوسکی محبت ہو ۵ع ۵ح **وعن** ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبداً
نکبۃ فما فوقہا او دونہا الا بذنب وما یعفو اللہ عنہ اکثر وقرأ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و
یعفو عن کثیر رواہ الترمذی ۵ع اور روایت ہی ابی موسیٰ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہونچتی
بندیکو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہو اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہے اللہ اوسکو یعنی بغیر سزا دینے کے
اوپر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اون گناہون سے کہ سزا دیتا ہی اوپر اور پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور جو چیز کہ پہونچتی ہی تمکو مصیبت سے
پس بسبب اوس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمہارے نے یعنی ذاتون تمہاری نے اور معاف کرتا ہی بہت سی یعنی بہت گناہون سی یا بہت
گنہگارون سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مصیبت سے یعنی مرض اور سختی وغیرہا بسبب اعمال بد تمہاری کے ہی یہہ خاص ہی گنہگارون
کے لیے اور غیر گنہگارون کو پہونچتی ہے مصیبت واسطے بلند ہونے درجون اونکی کے لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کے جانتے ہین
نقل ہی کہ ایک بزرگ کے تسمہ جوتی کا چوہا کتر گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہی مین نے سزا اوسکی یہہ پائی مین ف ۵ع ۵ح
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ
ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ او اکفتہ الیّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادت سی پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا
اوس عبادت پر کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واسطے فرشتے کے کہ متعین ہے ساتھ اوسکے یعنی نیکی لکھنے کے لیے لکھہ واسطے اوسکے
مانند عمل اوسکے کے جسوقت کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اوسکو یا ملا لون اوسکو اپنی طرف یعنی مرے **وعن** انس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل
فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہما فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتھ بیماری کے بیچ بدن اپنی کے کہا جاتا ہی واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھہ واسطے اوسکے
اچھا عمل اوسکا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دے اوسکو اللہ نے دہوتا ہی اوسکو اور پاک کرتا ہے اوسکو یعنی گناہون
سے اور اگر مارتا ہے اوسکو بخشتا ہی واسطے اوسکے اور رحم کرتا ہے اوسکو نقل کین یہہ دونون حدیثین بغوی نے شرح السنۃ
مین **وعن** جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون
شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت
الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہید رواہ مالک وابو داود والنسائی اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین سات ہین سوا مارے جانیکے راہ خدا مین جو وبا مین مرے شہید ہی اور جو ڈوبے شہید ہی اور ذات الجنب
والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہی یعنی استسقا ہو یا دست آوین وغیر ذالک اور جل کر مرے شہید ہی اور وہ شخص کہ مرے
دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہی اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہی روایت کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نے
ف شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسیکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پھنسیان اندر پہلو
کے نزدیک دل و سینہ کے ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کھانسی رہتی ہی ۵ع ۵ **وعن** سعد قال سئل

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان
فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ھون علیہ فما زال کذلک حتی یمشی علی الارض ما لہ
ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی سعد سے کہ کہا پوچھے
گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہے ازروی بلا کے یعنی محنت و مصیبت کو فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو
انبیا کی پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کے مبتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اپنے دین مین سخت سخت ہوتی ہے
بلا اوسکی اور اگر پتلی ہی اوسکے دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہے اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت دین والا اسیطرح یعنی گرفتار
بلا اور مغفرت ہوتی ہے اوسکی بسبب اوسکے یہانتک کہ چلتا ہے زمین پر نہین ہوتا واسطے اوسکے کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** انبیا بہت مبتلا ہی بلا ہوتی ہین اس لیے کہ وہ لذت پاتے ہین
ساتھ بلا کے جیسے کہ اور لوگ لذت پاتے ہین ساتھ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ اونکے یعنی اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتے ہین
لیکن اون سے کم تا کہ ثواب بہت پاوین پھر جو کم ہوتے ہین اون سے درجے مین بلا مین بھی کم گرفتار ہوتے ہین اور سخت دین والے کی
بلا بھی سخت ہوتی ہے اس لیے کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اوسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل
ہوتا ہی ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اوسکی اور دور ہوتے ہین گناہ اوسکے اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکے اور نرم دین والے
پر بلا کم ہوتی ہے تا وہ بسبب بے صبری نکرنے اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب قوی ہونے ایمان کے ہ ع ہ ح **وعن**
عائشۃ قالت ما اغبط احدا بھون موت بعد الذی رأیت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتھ آسانی موت کی بعد اسکے کہ دیکھی مین نے
سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی اول آرزو کرتے تھی مین آسانی
موت کی جیسے کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نرہے اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہے نہ آسانی مین ع ہ
وعنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدہ فی
القدح ثم یمسح وجھہ ثم یقول اللھم اعنی علی منکرات الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات مین اور نزدیک اونکے پیالہ تھا کہ اوس مین تھا
پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے مین پھر پھیرتے اپنے مونہہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے
یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** پانی سے ہاتھ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے
اور حضرت کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک اون مین یہہ ہے کہ یہہ سختی واسطے تسلی امت کے
تھی کہ جب دیکھین گے نقل ہونی روح پاک حضرت کی مین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی مین ہ ح ہ **وعن**
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد اللہ
بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافیہ بہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہی واسطے اوسکے سزا گناہون کی دنیا مین

ادس [illegible] اسے اللہ ساتہ بندے کے ساتہ بہلائی کا ارادہ رکھتا ہو اوس سے یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکے یہانتک کہ پوری سزا اوسکو بسبب گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** پہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہو اس لیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور بہت دنیا کے کم ہو اور نوع گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا دین پر موقوف رکہتا ہے اس لیے کہ عذاب وہانکا اشد ہو ۵ ح ۵

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتہ بڑی بلا کے ہو اور تحقیق اللہ عز وجل جسوقت کہ دوست رکھتا ہو ایک قوم کو مبتلا کرتا ہو انکو پس جو شخص کہ راضی ہوا اپنی ساتہ بلا کے پس واسطے اوسکے رضا ہو یعنی اللہ کے اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اوسکے غصہ ہو اللہ کیطرف سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جب دوست رکہتا ہو مبتلا کرتا ہو ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن رکہتا ہو ایک قوم کو مبتلا کرتا ہو اونکو پس فرق نہین کرکی اسسے کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہہ کہ رضا اور غصہ بندہ کا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہو صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتے تہے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالی کا بندے سے جواب دیتے تہے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہو خدا بہی اوس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بہی اوس سے ناراض ہو ح ۵

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہو بلا پہونچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اوسکی کے اور مال اوسکے کے اور اولاد اوسکی کے یہانتک کہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالی سے یعنی بعد مرنے کے اور نہین ہوتی اوسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤن کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہو ۵

وعن مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہو محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسکے باپ نے نقل کی اوسکے دادا سے یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہو واسطے اوسکے اللہ کیطرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہونچ سکتا اوس مرتبہ کو اپنے عمل سے مبتلا کرتا ہو اوسکو اللہ بدن اوسکے مین یا مال اوسکے مین یا اولاد اوسکی مین پہر عطا کرتا ہو اوسکو صبر اسپر یہانتک کہ پونہچاتا ہو اوسکو اوس مرتبہ مین کہ مقدر تہا واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنیکے بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہے کہ بسبب طاعت اور عبادت کے نہین پہونچتا ۵ ح ۵

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو اوسکے کے یعنی قریب اوسکے ننانوین (99) بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اوس سے یعنی نہ پونہچین اوسکو بلائین واقع ہوتا ہو بڑہاپے مین یہانتک کہ مرتا ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے

ف یعنی آدمی گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون سے بے اندازہ مین ہے کہ خلاصی نہین اون سے اگر نا در گا خلاصی پا گیا اون سے پڑتا ہے بڑہاپے مین کہ درد بی دوا اور بلای بی انتہا ہے اور آخر کو اوس مین مرنے سے نہین بچتا حاصل یہہ کہ دنیا قیدخانہ مومن کا ہے اور جنت کافر کی پس لائق ہے مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اوس کے لیے حدیث قدسی مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتھ قضا میری کے پس ڈھونڈے رب سواے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور ناشکر پر اور راضی نہ ہو ساتھ قضا کے بقضا نہوا اللهم احفظنا منه ووفقنا للصبر والشكر والرضا ۔ ہ ع ح ہ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِيْنَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرین گے اہل عافیت کے یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرین گے دن قیامت کو اوسوقت کہ دیے جاوین گے مبتلا ء بلا ثواب بہت کاشکے تحقیق چمڑے اون کے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنی تا ثواب ملتا اونکا سا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهُ اَهْلُهُ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت پہنچتی ہے اوسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہے اوسکو اللہ عزوجل اوس بیماری سے ہوتی ہے بیماری کفارہ واسطے گذری ہوی گناہون اوسکی کے اور نصیحت ہوتی ہے واسطے اوسکے یعنی تنبیہ ہوتی ہے پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے ہوتا ہے مانند اونٹ کے کہ باندھا اوسکو مالک اوس کے نے پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کسواسطے باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نے یارسول اللہ بیماری کیا چیز ہے نہین بیمار ہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اوٹھ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** تحقیق مومن الخ یعنی جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون کے ہوی تھی پس نادم ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہی جیسے اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا یعنی منافق کو تنبیہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اسکو بیماری نہ گذشتہ گناہونکا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ اور نہین تو ہم مین سے یعنی اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہی اس لیے کہ نہین مبتلا ہوا ہماری سے بلاؤن مین ہ ع ح ہ **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ فِيْ اَجَلِهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ن جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکی کے یعنی کہو کہ غم نکہا کچھ ڈر نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیے کہ یہہ نہین پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے اور خوش ہو جاتا ہے دل اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** کہا ہے بعضون نے مستحب ہے مریض کے لیے سواک کرنے جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے منقول ہے صحیحین مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہے بعضون نے کہ اس سے سہل ہوتا ہے نکلنا روح کا اور اسیطرح مستحب ہے لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسیطرح مستحب ہے پہننا پاکیزہ کپڑونکا اور اسیطرح پڑھنا نماز کا اور اسیطرح نہانا مستحب ہے ○ ع ○ **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهٖ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ مارا پیٹ اوس کے یعنی پیٹ کی بلا سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستون وغیرہا کے نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** اس لیے کہ بسبب سختی اس مرض کی جھڑ جاتے ہین گناہ اور یہہ شہید مرتا ہے جیسیکہ اوپر گذر چکا ہے اور شہید کی حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہے کہ شہید کے لیے بخشی جاتی ہے ہر چیز یعنی گناہ سوای دین کے یعنی حقوق آدمیون کے واللہ تعالی اعلم ع ○ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اوسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اوسکی پس بیٹھے نزدیک سر اوسکی کے پھر کہا واسطے اوسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس اوسکے پس کہا باپ اوسکے نے اطاعت کر ابو القاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے تعریف ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنی بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** بیٹھنی نزدیک سر اوسکی کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہے عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خدمت کروانی کافر ذمی سے اور جائز ہے عیادت اوسکی اور کتاب خزانہ مین لکھا ہے کہ نہین مضائقہ ساتھ عیادت یہود کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ عیادت مجوسی کے اور فاسق کے بھی عیادت کرنے مین اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا مؤید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہین اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہے اور لکھا ہے علما نے کہ نام اوس لڑکے کا عبد القدوس تھا ○ ع ○ ح ○ **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہے پکارنے والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوشی ہو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچھا ہووے چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑی تو نے بہشت سے ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ عیادت کے لیے پیادہ پا جانا افضل ہے ح ○ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اوس بیماری حضرت کی کہ وفات پائی اوس مین پس کہا لوگون نے اے ابو الحسن کہ کیفیت حضرت کی کس طرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا اچھی ہونیوالی بیماری سے یعنی شکر ہے کہ آج اچھے ہیں نقل کی یہہ بخاری نے **ف** معنی یہہ ہیں کہ قریب بصحت ہیں یہہ اونھوں نے موافق گمان انکے کہا یا بطریق فال نیک کے ادب یہی ہے کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچھے اسطرح جواب نیک دے

۵ع دح ۵ **وعن** عطاءِ بنِ ابی رباحٍ قال قال لی ابنُ عباسٍ الا اُرِیکَ امرأۃً من اھلِ الجنۃِ قلتُ بلی قال ھذہ المرأۃُ السوداءُ اتتِ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اُصرعُ وانی اتکشّفُ فادعُ اللہَ لی فقال ان شئتِ صبرتِ ولکِ الجنۃُ وان شئتِ دعوتُ اللہَ ان یُعافیکِ فقالت اصبرُ فقالت انی اتکشّفُ فادعُ اللہَ ان لا اتکشّفَ فدعا لھا متفقٌ علیہ اور روایت ہے عطا بن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے میرے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤں میں تجکو ایک عورت اہل بہشت سے کہا میں نے ہاں کہا یہہ عورت کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق میں مرگی کی بیماری میں مبتلا ہوتی ہوں اور میں ڈرتی ہوں ستر کھل جانے سے حالت بیخودی میں پس دعا کرو اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے بہشت اور اگر چاہے تو دعا کروں میں اللہ سے یہہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرونگی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق میں ڈرتی ہوں ستر کھل جانے سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہہ کہ نہ کھلوں میں پس دعا کی حضرتؐ نے واسطے اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اوس عورت کا سُعیرہ تھا یا سُقیرہ یا سُکیرہ ساتھ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ کنگھی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تھی اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھ صبر کرنیکے بلا پر اور راضی ہونے کے قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتھ صبر کے افضل ہے عافیت سے لیکن بہ نسبت بعض افراد کے یعنی اوسکو لیے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانوں کی سے اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتھ حدیث ابی داؤد کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کریں ہم فرمایا دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالی نے نہیں پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہے اوسکی دوا سوا بڑہاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہیں اس لیے کہ اسمیں کرنا اسباب کا ہے اور حضرتؐ نے بھی دوا کی ہے حالآنکہ حضرتؐ سردار ہیں متوکلوں کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا از راہ توکل کے جیسکہ کیا حضرت ابو بکرؓ نے فضیلت ہے ۵ع ۵ **وعن** یحییٰ بنِ سعیدٍ قال انَّ رجلاً جاءہُ الموتُ فی زمنِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجلٌ ھنیئاً لہٗ ماتَ ولم یُبتلَ بمرضٍ فقال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم ویحکَ ما یُدریکَ لو انَّ اللہَ ابتلاہُ بمرضٍ فکفّرَ عنہُ من سیئاتِہٖ رواہ مالکٌ مرسلاً اور روایت ہے یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یہہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت یعنی اچانک بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہیں گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی یہ تعریف کرنی بیمار نہونیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مارتا اوسکو ساتھ بیماری کے پس دور کرتا برائیاں اوسکی نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے **وعن** شدّادِ بنِ اوسٍ والصُّنابحیِّ انھما دخلا علی رجلٍ مریضٍ یعودانہٖ فقالا لہٗ کیف اصبحتَ قال اصبحتُ بنعمۃٍ قال شدّادٌ ابشِر بکفّاراتِ السیئاتِ وحطِّ الخطایا فانی سمعتُ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یقولُ انَّ اللہَ عزّ وجلّ یقولُ اذا انا ابتلیتُ عبداً من عبادی مؤمناً فحمدنی علی ما ابتلیتُہٗ فانّہٗ یقومُ من مضجعِہٖ ذلکَ کیومِ ولدتہُ امُّہٗ من الخطایا ویقولُ الربُّ تبارکَ وتعالی انا قیّدتُ عبدی وابتلیتُہٗ فاجروا لہٗ ما کنتم تُجرونَ لہٗ وھو صحیحٌ رواہ احمدُ اور روایت ہے شداد بن اوسؓ اور صنابحی سے یہہ کہ داخل ہوئے دونوں ایک شخص بیمار پر عیادت کرتے تھے اوسکی پس کہا دونوں نے اوسکو کسطرح صبح کی تونے کہا صبح کی میں نے ساتھ نعمت کے یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضاء کے اور حال خوش رکھتا ہوں کہا شداد نے خوش وقت ہو ساتھ

جمع کئے گناہوں کے اور دور ہوتے خطائیں کہ اس لیے کہ تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عز و جل
فرماتا ہے جس وقت کہ میں مبتلا کرتا ہوں بندہ مومن کو اپنے بندوں میں سے پس تعریف کرتا ہے میری اوپر مبتلا کرنے میرے کے اوسکو پس تحقیق
وہ کھڑا ہوتا ہے اوس خوابگاہ اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہوں سے مانند اوس دن کے کہ جنا تھا اوسکو ماں اوسکی نے پاک گناہوں سے
اور فرماتا ہے پروردگار برکت والا اور بلند میں نے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اوسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اوسکے وہ عمل کہ تھے تم
جاری کرتے اور لکھتے واسطے اوسکے اوس حالت میں کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
كثرت ذنوب العبد ولم يكن له ما يكفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عنه رواه احمد اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت بہت ہوتے ہیں گناہ بندے کے اور نہیں ہوتی واسطے اوسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جھاڑے اونکو مبتلا کرتا ہے اللہ اوسکو ساتھ غم کے تاکہ جھاڑے گناہوں کو
اوسکے بسبب غم کے نقل کی احمد نے **ف** ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے ع ہ
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة حتى يجلس فاذا جلس
اغتمس فيها رواه مالك واحمد اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہے بیمار کی ہمیشہ
بیٹھا رہتا ہے دریای رحمت میں یہانتک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جس وقت بیٹھتا ہے ڈوب جاتا ہے دریای رحمت میں نقل کی یہ مالک نے اور احمد نے
وعن ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب احدكم الحمى فان الحمى قطعة من النار فليطفها
عنه بالماء فليستنقع في نهر جار وليستقبل جريته فيقول بسم الله اللهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلوة
الصبح قبل طلوع الشمس ولينغمس فيه ثلث غمسات ثلثة ايام فان لم يبرأ في ثلث فخمس فان لم يبرأ في خمس فسبع
فان لم يبرأ في سبع فتسع فانها لا تكاد تجاوز تسعا باذن الله عز وجل رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے ثوبان سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پہنچے ایک تمہارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہے ٹکڑا ہے آگ کا پس چاہیے
کہ بجھاوے اوسکو اپنے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری میں اور کھڑا ہو سامنے بہاؤ پانی کے پس کہے شفا طلب
کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے یا الہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنی کر اونکے اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دے مجکو کرے یہہ
فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے اوسمین تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن میں پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دنمیں پس سات دن پس اگر
نہ اچھا ہوا سات دن میں پس نو دن پس نہ تجاوز کرے گی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عز و جل کی یعنی بعد اس عمل کے جاتی رہیگی نقل کی
یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ ولینغمس بیان ہے فلیستنقع کا اور یہہ عبارت احتمال رکھتی ہے کہ تین غوطے تین روز میں ہوں
اور یہہ بھی احتمال ہے کہ ہر روز تین ہوں اور یہہ علاج مخصوص ہے ساتھ بعض انواع تپ فراوی کے کہ اہل حجاز کو ہوتی ہے اس لیے کہ بعض تپونکو پانی مضر ہوتا ہے اور باعث ہلاکت
ہوتا ہے پس نہیں لائق ہے مریض کو اوسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ
مارا پانی میں بسبب تپ کے پس رک گئی حرارت اندر بدن اوسکے کے پس سخت بیمار ہوا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا
بری ایک بات منہہ سے نکالی کہ اوسکا ذکر کرنا خوب نہیں اور یہہ نہ سمجھا کہ اس مہلکہ میں بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے پڑا یعنی یہہ نہ جانا کہ
یہہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہیں ہے ع ہ ح ہ **وعن** ابي هريرة قال ذكرت الحمى عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسبها رجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبها فانها تنفي الذنوب كما تنفي النار خبث الحديد رواه ابن ماجة اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس برا کہا اوسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مت برا کہہ اسکو اس لیے کہ یہہ تپ دور کرتی ہے گناہون کو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف**
پس شکرگزاری چاہیے نہ کہ ناشکری لکھا ہے مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا مین بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت مین اسلیے کہ بلا نازل کرنے مین بھی
مہربانی خفیہ ہے ح ۵ **وعنه** قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ
هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے اونہین سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوش وقت ہو اسلیے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تپ آگ ہے میری غالب کرتا ہون اوسکو اپنے بندے مومن پر دنیا مین تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اوسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے
نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی یہہ جو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین کوئی
تم مین سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ جو آتی ہے دنیا مین بدلا اوس داخل ہونیکا یہہ حصہ اوسکا ہے اوس سے
یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونیکے ہوگا اوس سے امن مین رہیگا اوسکے بدلے یہان تپ آتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے
کہ پل صراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اوسپر سے سب گذرینگے لیکن مومن کے ساتھ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنی یہہ بات مومن کامل کے لیے
ہوتی ہے یہہ اس لیے کہا کہ بعض گنہگار مومن عذاب دیے جاوینگے ساتھ آگ کے پس وہ اس قید سے نکل جاوینگے ۵ ع ومولانا
وعن أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ أَحَدًا
مِنَ الدُّنْيَا أُرِيدُ أَغْفِرُ لَهُ حَتّٰى أَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيئَةٍ فِي عُنُقِهِ بِسَقَمٍ فِي بَدَنِهِ وَإِقْتَارٍ فِي رِزْقِهِ رَوَاهُ رَزِينٌ
اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے عزۃ اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین
نکالونگا مین کسیکو دنیا مین سے کہ ارادہ کرتا ہون مین کہ بخشون مین اوسکو یہانتک کہ پورا دون مین بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہے
بسبب بیماری کے بیچ بدن اوسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اوسکے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی گناہ جو اوسکے ذمہ ہوتے ہین بدلا
اوسکا دنیا مین دیدیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے مقصود یہہ کہ فقر اور بیماری اور
بلا دور کرتے ہین گناہون کو ح ۵ **وعن** شَقِيقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَعُوتِبَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَبْكِي
لِأَجْلِ الْمَرَضِ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَإِنَّمَا أَبْكِي أَنَّهُ أَصَابَنِي عَلَى حَالِ
فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِي فِي حَالِ اجْتِهَادٍ لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْرَضَ فَمَنَعَهُ
مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا بیمار ہوے عبداللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے اونکی پس شروع کیا رونا
پس غصہ کیا لوگون نے اونپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سے روتے ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا واسطے بیماری کے
اس لیے کہ مینے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سوائے اسکے نہین کہ روتا ہون
مین اس لیے کہ پہنچی مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑہاپے کے اور نہین پہنچی مجکو حالت قوۃ یعنی جوانی مین اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے
واسطے بندے کے ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اوسکے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اوس بندے کو اوس
عمل سے بیماری نے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی ایام جوانی کی حالت صحت مین عمل بہت ہوتے ہین بیماری مین بھی بہت لکھتے ہین

...اپنے کی حالت صحت مین عمل کم ہوتے ہین بیماری مین بھی ثم لکھتے ہین کاش جو اچھی مین بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکھتے ۵ وعن
انسؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادت کرتے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی
نے شعب الایمان مین **ف** جمہور علما کہتے ہین کہ عیادت مقید ساتھ کسی زمانے کی نہین جب چاہے کرے خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہے کہ یہہ حدیث
ضعیف ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہے ۵ ح ۵ **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا دخلت علی مریض فمرہ یدعو لک فان دعاءہ کدعاء الملائکۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اوسکی مانند دعا فرشتون کے
ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مانند دعا ملائکہ کے ہے اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب بخشے گئے گناہ
یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے سے ۵ ع ۵ **وعن** ابن عباس قال من السنۃ تخفیف
الجلوس وقلۃ الصخب فی العیادۃ عند المریض قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کثر لغطہم واختلافہم
قوموا عنی رواہ رزین اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کے کہا
ابن عباسؓ نے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ مین اوٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی
یہہ رزین نے **ف** یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہے اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ جب
حضرت کے انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گھر مین بہت سے تھے چنانچہ اونمین حضرت عمر بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنی
دوات وغیرہ لکھدون مین تمہارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اوسکے پس کہا حضرت عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری
غالب ہوا اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے
پاس یعنی دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمہارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اون مین سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمرؓ نے کہا پس جب بہت
ہوتی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے یہہ روایت بخاری و مسلم مین ہے رافضی اس سے
یہہ نکالتے ہین کہ حضرت خلافت کے مقدمہ مین کچھ لکھتے حضرت عمرؓ نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکھا ہے کہ گویا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دل مین آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کے ہے پس چھوڑ دیا
حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے
اونمین اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھی حضرت پاس عمر اور نہ صحابہؓ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علیؓ
اور عباس کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرت بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اوسکو علاوہ اسکے
اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ مین ساتھ اوس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگون کے لیے اپنی بیماری
مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علیؓ نے سبھون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرنیکے ابی بکرؓ سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکر کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہماری کے کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھیجا کسیکو حضرت ابوبکر کے پاس کہ نماز پڑھا لوگونکو اور مین بیٹھا ہوا تھا اونکے پاس دیکھتے تھے مجھے یعنی اور باوجود اسکے مجھے امام کیا

اور ابو بکر اون مین سے ہین کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جنکے حق مین لایخافون لومة لائم اور کہا ابو سفیان بن حرب نے حضرت علی سے اگر چاہے تو تو البتہ بھردون میدان مدینہ کا ابو بکر کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوے اوپر حضرت علی اور برا کہا اور ڈانٹا اوسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہہ کہ ابو بکر ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیت خلافت اون کی کے ع ۵

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العيادة فواق ناقة وفي رواية سعيد بن المسيب مرسلا افضل العيادة سرعة القيام رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کا مقدار اوس زمانے کے ہے کہ درمیان دو دوہ دوہنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اوسمین جلدی اوٹھ کھڑا ہو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حاصل پہلی روایت کا یہہ ہے کہ اونٹنی کا دودہ دو بار یا تین بار کر کر دوہتے ہین ایکبار دوہا پھر ذرا ٹھہر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دودہ خوب اوترے پھر دوہا پس بیچ دو بار دوہنے کے درمیان مین زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہے پس فرمایا کہ افضل یہہ ہے کہ عیادت کرنے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار تکلیف نپاوے ایک شخص کہتے ہین کہ ہم سری سقطی کی عیادت کو گئے اونکے مرض الموت مین پس بہت بیٹھے ہم اونکے پاس اور اونکے پیٹ مین درد تھا پھر کہا ہمنے اونکو دعا کرو ہمارے لیے اونھون نے کہا یا الہی سکھا انکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرض کہ اونھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اوسکی عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہے بسبب یارانے کے یا تبرک کے یا خدمت کرنیکے تو وہ مستثنی ہے یعنی اوس صورت مین جلدی اوٹھنا افضل نہین ع ۵

وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم عاد رجلا فقال له ما تشتهي قال اشتهي خبز بر قال النبي صلى الله عليه وسلم من كان عنده خبز بر فليبعث الى اخيه ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتهى مريض احدكم شيئا فليطعمه رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اوسکے کس چیز کو کھانیکو دل چاہتا ہے تیرا کہا اوسنے دل چاہتا ہے میرا گیہون کی روٹی کھانیکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بھیج دے طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مراد خواہش سے خواہش صادق ہے اور وہ نشانی صحت کی ہے اور یہہ بھی ہے کہ کبھی نقصان نہین کرتا بعضے بیمارون کو کھانا اوس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہے ولیکن یہہ بات اوس چیز مین ہے کہ ضرر اوسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہے یعنی سبکے لیے نہین ہے بعضون کے لیے ہے اور طیبی نے کہا کہ یہہ مبنی ہے توکل پر یا نا امیدی پر حیات سے یعنی جسکے جینے کی توقع نہووے اوسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کھلا دو اوسکو ح ۵

وعن عبد الله بن عمرو قال توفي رجل بالمدينة ممن ولد بها فصلى عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا ليته مات بغير مولده قالوا ولم ذلك يا رسول الله قال ان الرجل اذا مات بغير مولده قيس له من مولده الى منقطع اثره في الجنة رواه النسائي وابن ماجة اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ مین اون شخصون مین سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑھی اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہ پیدائش اپنی کے

ہے اور کہ اصحاب نے اوسکو اسطے بیعہ اسی رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی جسوقت مرتا ہے غیر وطن اپنے مین ناپا جاتا ہے واسطے اوسکو وطن
اوسکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اوسکے کے جنت مین نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہے
تو جتنی مسافت اوسکے وطن مین اور اوس جگہہ مین کہ مرا ہے ہوتی ہے اوسقدر جنت مین جگہہ اوسکو ملتی ہے اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہو یعنی جہاد وغیرہ ع ہ مولانا ہ **وعن** ابن عباسٍ قال قال رسول اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ
موتُ غربةٍ شہادةٌ رواہُ ابنُ ماجةَ اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا مسافرۃ
مین شہادت ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ من مات مریضًا
مات شہیدًا اوُوقِیَ فتنةَ القبرِ وغُدِیَ ورِیحَ علیہِ برزقِہِ من الجنةِ رواہُ ابنُ ماجةَ والبیہقیُّ فی شعبِ
الایمانِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری بیمار ہوکر مرتا ہے شہید اور بچایا
جاتا ہو فتنہ قبر کی سے اور دیا جاتا ہو وقت صبح کو اور وقت شام کے یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے
شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضًا ہی کا واقع ہوا ہے اور بعضے نسخون مین متغیر کرکر غریبًا لکھدیا ہے بدل مریضًا کی
لیکن واقع ہوا ہے صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی سلیے لکہا ہے میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ مین صوابہ مرابطا یعنی صواب لفظ
مرابطا کا ہے پھر اوسکے نیچے لکھا ہے کذا فی سنن ابن ماجۃ فی باب ماجاء من مات مرابطا مات شہیدا پھر بعضون نے مرض سے
مرض عام مراد لیا ہے اور بعضون نے مرض خاص یعنی استسقاء مراد لیا ہے اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین
یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ان قیدون کی کچھہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہے راوی نے ساتھہ اتفاق حفاظ
کے کہ حدیث من مات مرابطا ہے نہ من مات مریضا ہ ع ہ **وعن** العرباضِ بنِ ساریةَ انَّ رسولَ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ
قال یختصمُ الشہداءُ والمتوفَّونَ علی فُرُشِہِم الی ربِّنا عزَّ وجلَّ فی الذین یتوفَّونَ من الطاعونِ فیقولُ الشہداءُ اخوانُنا
قُتِلوا کما قُتِلنا ویقولُ المتوفَّونَ اخوانُنا ماتوا علی فُرُشِہِم کما مُتنا فیقولُ ربُّنا انظُروا الی جراحتِہِم
فانِ اشبہت جراحُہُم جراحَ المقتولینَ فانہُم منہُم ومعہُم فاذا جراحُہُم قد اشبہت جراحَہُم
رواہُ احمدُ والنسائیُّ اور روایت ہو عرباض بن ساریہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑین گے
شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین اپنے بچھونون پر یعنی گھرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوے طرف اپنے پروردگار عزوجل
کے بیچ حق اون لوگون کے کہ مرے ہین طاعون یعنی وبا سے پس کہین گے شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سے مرے ہین بھائی ہمارے
ہین یعنی مشابہ ہمارے ہین پس ہون وین ساتھہ ہمارے مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہہ ہے کہ قتل کیے گئے جیسے قتل
کیے گئے ہم اور کہین گے وہ کہ وفات دیے گئے بھائی ہمارے ہین یعنی مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم
پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اونکی کے پس اگر مشابہ ہون زخم اون کے زخم مارے گیون کے پس تحقیق وہ اونمین
سے ہین یعنی ملحق ساتھہ اونکے ہین ثواب مین اور ساتھہ اونکے ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکھین گے تو ناگہان زخم اونکے مشابہ
ہون گے زخمون اونکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیے گئے ہین جیسے ہم قتل کیے گئے یعنی جیسے ہم زخمی ہوکر کفار کے ہاتھہ سے مرے ویسے یہہ
بھی جنات کے ہاتھہ سے زخمی ہوکر مرے لکھا ہے علماء نے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اون کو نیزے سے

مارا اسی سے لئے طاعون نام ہوا طعن سے یعنی نیزہ مارنے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہید وان میں سے ہے
اور ساتھ ہے اون کے ۵ح ۵ع ۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ
كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری طاعون یعنی وبا کی سے مانند بھاگنے والے کی ہے لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنیوالا اوس میں یعنی واسطے اوسکے ہے
ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونے میں انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگون گا
تو ضرور مر جاؤن گا اور اگر بھاگون گا تو سلامت رہون گا کافر ہے اور ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون میں
ثواب شہید کا ہوتا ہے اگرچہ نہ مرے ۵ع ۵ح

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

باب ہے بیچ حکم آرزو کرنے موت
کی اور فضیلت یاد کرنے اوسکے **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہما کی مکروہ ہے اسلیے
کہ علامت بیصبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھ تقدیر الٰہی کی ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونیکی اس
سرای فانی اور محبت اسکی سے اور پہنچنے کی ملک آخرت اور نعمتون اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اوسیطرح مکروہ نہیں ہے ا
خوف ضرر دین کو اور یاد کرنا موت کا کمال یہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضای اوسکے اور توبہ او استغفار کرے اور قدم
رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھ مفید نہیں بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہے جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ
کا ساتھ غفلت کے نسال اللہ العافیۃ ۵ح ۵

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہے
تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کے اور اگر ہے بد کار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سے یعنی ساتھ توبہ
کرنیکے اور ادای حقوق لوگون کی نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى
اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا
خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو اونہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنیکی
یعنی دل سے اور نہ دعا کرے ساتھ موت کی یعنی زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اوسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہے منقطع ہوتی ہے امید اوسکی
یعنی زیادہ بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اوسکی مگر بھلائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب صبر کرنے
کے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتون پر اور راضی ہونے کی تقدیر پر اور فرمانبرداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہے ۵ع ۵
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ
لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کے کہ پہونچا اوسکو یعنی
مالی ہو یا بدنی پس اگر ہے ضرور آرزو کرنیوالا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنی
اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنی جلدی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** فتوی دیا نووی نے کہ نہیں مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کو بلکہ مستحب ہے

اور نقل کی ہے اس لیے آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہما سے اور اسیطرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا میں
اس لیے کہ ثابت ہوئی ہے حضرت عمر وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوئی ہے معاذ سے کہ اونھوں نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھہ مانند طاعون کے ہو اور مسلم میں ہے کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے
دیا جاتا ہے شہادت یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ پہونچی شہادت اوسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ میں اس لیے کہ بخاری میں ہے
کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر جب تک ہو کہ طاعت زیادہ ہو
گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب ہو بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہوں طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سے
تو موت بہتر ہے جینے سے ع ۵ **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ
اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ
لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ
فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اوسکی ملاقات کو اور جو ناخوش
رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت عائشہ نے یا کسی اور نے حضرت کی بیبیوں میں سے
کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہیں مرنیکو فرمایا نہیں ہے یہہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہے اوسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھہ راضی ہونے
خدا کے اوسے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالی کے اوسکو پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اوسکی اوس چیز سے
کہ آگے اوسکے ہے یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہے مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہے اللہ ملاقات اوسکی
اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہے اوسکو موت خبر دیا جاتا ہے ساتھہ عذاب خدا کے یعنی قبر میں اور سزا اوسکی کے یعنی عذاب دوزخ
کے پس نہیں کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سے کہ آگے اوسکے ہے پس ناخوش رکھتا ہے کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے
اللہ اوسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہے اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہ کے اور موت
پہلی ملاقات اللہ کے ہے **ف** مشہور یہہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت
نہیں ہے بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کے اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکے پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا
ساتھہ حیات دنیا کی پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اوسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا
طرف اوسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہے کہ وسیلہ اوسکا ہے اور حضرت عائشہؓ
بھی سمجھیں یہیں کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہے حضرت نے اوسکو بیان فرمایا ساتھہ لفظ لیس الامر کذلک کی یعنی نہیں مراد
ملاقات خدا سے موت اور یہہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضای حق
کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہے اور اثر
اوسکا آخر وقت میں بجا طبیعت کے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ولکن المؤمن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہے یعنی نہیں

حمل ہو یعنی اللہ تعالی کا پہلے موت کے بلکہ بعد اوسکے یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہے موت کو
اس لیے کہ پہونچتا ہے بسبب اوسکے طرف ملاقات خدا کے اور نہیں متصور ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمین دلالت ہے
اسپر کہ ملاقات غیر ہے موت کی ٥ع ٥ح ٥ **وَعَنْ** اَبِی قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ
اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ
وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہے
راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اوروں کو راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہے بسبب نیکی رنج دنیا کے سے
اور ایذا اوسکی سے اور جاتا ہے طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتے ہین شر اوسکے سے بندے اور شہر اور
درخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رنج دنیا کے سے یعنی مشقت جو بسبب اعمال و احوال کے اوٹھاتا ہے
مرنے سے اوس سے راحت پاتا ہے اور ایذا دنیا کی سے یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اس لیے کہا مسروق نے کہ نہین
رشک لیجاتا ہون کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہے قبر مین امن مین ہوتا ہے عذاب اللہ
کے سے اور راحت پاتا ہے دنیا سے اور کہا ابو داؤد نے دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنی کے
اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہون کے اور دوست رکھتا ہون فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنی کے اور
راحت پاتے ہین بندے یون کہ جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے
اپنے دین و دنیا کو اب جو مرا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پانا شہرون وغیرہ کا یون ہے کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کے حاصل
ہوتا ہے فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہے ارکان دین مین اور دشمن رکھتا ہے اوسکو خدا تعالی پس ایذا اوٹھاتی ہے بسبب اوسکے
زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہے اور بسبب شومی گناہ اوسکی کے مینہ نہین برستا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت
پائی سبھون نے ٥ع ٥ح ٥ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ
فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے
کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنی واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر
ہے بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھے ابن عمر کہتے جسوقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر
شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لفظ منکبی ساتھ سکون فے کے ہے
مفرد اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید حرف ی کے ہے تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہے یعنی رغبت نکر طرف دنیا کے اس لیے کہ تو
سفر کرنے والا ہے اوس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتون اوسکی کے اور یکسو ہو
لوگون سے اور خلط ہونے سے ساتھ اونکے اس لیے کہ تو جدا ہووے گا اون سے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اوس مین اور نہ تعلق

پکڑ ساتھ اوس چیز کی کہ نہیں تعلق پکڑتا ساتھ اوسکے مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں مشغول ہوتا
اوسکو مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہو جانیکا طرف اہل اور وطن اپنے کی اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہے اس لیے کہ مسافر تو کبھی سکونت
بھی اختیار کر لیتا ہے شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہیں سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کرے تو انتظار نہ
کر واسطے صبح کے اور شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر دن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن
تک ؎ غنیمت شمر اے شمع وصل پروانہ ؛ کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ؛ اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اور ما بعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہی موقوفاً
لیکن ذکر کیا ہے اسکو احیاء العلوم مین مرفوعاً اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہو سکے کر
تا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاوے گا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکے گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہو سکے
تا ثواب بعد موت کے پاوے ؎ غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را ؛ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد ؛

۵ ع ح ۵ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ
اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے تین دن پہلے وفات اونکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہہ
مسلم نے **ف** یعنی امیدوار کرم اور مغفرت اوسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدہ کریم کے پر لکھا ہے علماء نے کہ نشان سعادت کا
یہہ ہے کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب کہ قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہہ بھی لکھا ہے کہ مراد ساتھ نیک
رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہے یعنی اچھے کرو اعمال اپنے حیات مین تا اچھا ہو گمان تمہارا ساتھ خدا کے نزدیک موت
کے اس لیے کہ جسکے عمل برے ہون گے پہلے موت کے برا ہو گا گمان اوسکا نزدیک موت کے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ حقیقت امید کی
یہہ ہے کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر اوسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹھی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث
ہووے گناہون پر وہ امید نہیں ہے بلکہ آرزو اور غرور ہے کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہے ایک تمہارا اچھا رکھتا ہون گمان
اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹھ کہتا ہے اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ح ۵ **اَلْفَصْلُ
الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُکُمْ مَا اَوَّلُ
مَا یَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُوْنَ لَہٗ قُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
ھَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ یَا رَبَّنَا فَیَقُوْلُ لِمَ فَیَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَکَ وَمَغْفِرَتَکَ فَیَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ
لَکُمْ مَغْفِرَتِیْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اوس چیز کی کہ اول فرماوے گا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت کے اور اوس چیز کے کہ
پہلے کہین گے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنون کو کیا دوست
رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہینگے ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تمنے ملاقات میری کو پس کہینگے
امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمھارے بخشش میری
نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین **ف** احتمال ہے یہہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہہ

بھی احتمال ہو کہ مراد ملاقات سے بعوث ہو اور بعد لفظ لم کے کہا ابن ملک نے اَلِاَیِّ سَبَبٍ اَذْنَبْتُمْ یعنی کون گناہ کیا تمنے اور صحیح یہ ہو کہ لم احببتم لقائی یعنی کیون دوست رکھا تمنے ملنا میرا ع ❁ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد کھو دینے والی لذتوں کی کہ موت ہے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** صحیح یہی ہے کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے بمعنی قطع کرنے والیکی اور بعضوں نے دال مہملہ سے بمعنی ڈھانے والی کے جو نقل کیا ہے صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہے اور موت کے یاد کرنے سے غفلت دور ہوتی ہے اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہے اور رجوع کرتا ہے طرف طاعت کے کہ توشۂ آخرت ہے اور زیادہ کیے نسائی نے یہہ الفاظ فَاِنَّهٗ لَا یُذْکَرُ فِیْ کَثِیْرٍ اِلَّا قَلَّلَهٗ وَلَا فِیْ قَلِیْلٍ اِلَّا کَثَّرَهٗ یعنی نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کے مگر کم کر دیتی ہے اوسکو یعنی بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہے بسبب بے رغبتی اور فانی جاننے اوسکے اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کر دیتی ہے اوسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہے تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہے اوسکو ع ❁ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَیْسَ ذٰلِكَ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتٰی وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِیْنَةَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لائق ہے حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اوس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی خدا کے یعنی کہ بجا لاتے ہین ہم اوامر و نواہی اوسکی فی الجملہ اور تعریف ہے واسطے اللہ کے یعنی اوپر توفیق دینے اوسکے ہمکو اوسپر فرمایا حضرت نے نہین حق حیا کا یہہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالی سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اوس چیز کی کہ سر مین ہے اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اوس چیز کی کہ جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرۃ کا چھوڑتا ہے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** محافظت کرنے سر کی یعنی نہ استعمال کرے اوسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے لوگون کو دکھلانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سواے خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہان جھک جھک کر سلام کرتے ہین برا ہے اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اوس چیز کے کہ سر مین ہے یعنی زبان اور آنکھہ اور کان کو گناہ سے بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹھہ وغیرہ نہ بولے اور آنکھہ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھے اور کان سے کسی کی غیبت اور جھوٹھہ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنی حرام اور شبہہ کی چیزین نہ کھاوے اور اوس چیز کے کہ جمع کیا ہے پیٹ نے یعنی جو چیزین کہ متصل ہین پیٹ کے مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھہ اور دل کے اون کو بھی گناہ سے بچاوے کہ ستر سے حرام کاری نہ کرے اور پاؤن سے گناہ کی جگہ نہ جاوے مانند میلا اور تماشے اور

پ سے کو بچا وے اور ہاتھون سے کسی کو مارے نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر کر لے اور نہ ہاتھ لگاوے
نامحرم کو اور دل مین عقیدہ برا اور برے خطرے اور یاد غیر خدا کی نرکھے اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونیکو کہ ایک دن ہوگا کہ
قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے بہ کرتا ہے اوسمین اور چھوڑ دیتا ہے
لذات اور شہوات اوسکی جیسیکہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ آخر تک یعنی جو کوئی آخرة کے ثواب کو اور نعمتون اوسکی کو چاہتا ہے
تو چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کو اس لیے کہ یہہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اور وجہ کمال کے یہانتک کہ اقربا کے لیے
بھی یعنی اودنیا کے لیے اور کہا نووی نے کہ سنخت ہی بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ٥ ع ٥ **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت
ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین
ف یعنی مومن کے حق مین مرنا بمنزلہ تحفہ کی ہے اللہ تعالی کی طرف سے کہ اسکی سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہنچتا ہے
٥ ع ٥ **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہے ساتھ
پسینہ پیشانی کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بعضون نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے جان کنی کی شدت سے کہ اوسکی
سبب سے گناہ جھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ مشقت اوٹھاتا ہے
مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہے عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نے کہا ہے کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے
علامت بھلائی کی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہے بسبب موت کے سوائے
عرق پیشانی کے واللہ اعلم ٥ ح ٥ **وَعَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ
اَخْذَۃُ الْاَسَفِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ اَخْذَۃُ اَسَفٍ لِلْکَافِرِ
وَرَحْمَۃٌ لِلْمُؤْمِنِ اور روایت ہے عبداللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب
کا ہے نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطے
کافر کے ہے اور رحمت ہے مومن کے لیے **ف** پکڑنا غضب کا ہے یعنی مرنا ناگہانی نشانیون غضب الہی سے ہے بندہ پر اس لیے
کہ مہلت نہ دی اسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرة کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہے علما نے کہ یہہ بات کافرون کے لیے
ہے اور بدون کے لیے کہ اچھی طریق پر نہین ہین جیسا کہ آگے کی روایت مین آیا ہے حاصل یہہ کہ ناگہان مرنا نیکون کے لیے نیک ہے
اور بدون کے لیے برا ٥ ح ٥ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَابٍّ وَّہُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ
کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَ اَرْجُو اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ
فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ہٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ
حالت جانکنی مین تھا پس فرمایا حضرت نے کس طرح پاتا ہے تو اپنے کو یعنی کس طرح اپنے دل کو پاتا ہے اسوقت آیا امیدوار رحمۃ خدا کا

یا رسول اللہ او سکو غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے ای رسول خدا کے یعنی پاتا ہون اپنے کو امیدوار رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتے خوف وامید بندے کے دل مین بیچ مانند اسوقت کے مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکھتا ہے یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہے اوسکو او چیز سے کہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** شیخ نے کہا اسوقت کے مراد یہہ ہے کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہے اور مانند اسوقت کے وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہو اون مین حکما جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند اسکی ۵ع ۵ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنوا الموت فان ھول المطلع شدید وان من السعادۃ ان یطول عمر العبد ویرزقہ اللہ عز وجل الانابۃ رواہ احمد روایت جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اس لیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہے اور تحقیق نیک بختی سے یہہ کہ دراز ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اوسکو اللہ عز وجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** مطلع کہتے ہین بلند جگہہ کو کہ اوسپر چڑہ کر کسی چیز کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اوسکے ہین کہ اول الامہین آدمی گرفتار ہو لیتا ہے جب مرتا ہے حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوی موت مین کچھہ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہے موت کی بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کے کرتا ہے پس مرتے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا بھی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بی صبری اور تنگدلی کے منع ہے اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کے اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہے اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سے یہہ دوسری علت اوسکی ہے یعنی آرزو موت کی نکرو اس لیے کہ وہ خود آنیوالی ہے چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہے یہان عمل کریگا تو وہان کام آدین گی ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** ابی امامۃ قال جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ورققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء فقال یلیتنی مت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد اعندی تتمنی الموت فردد ذلک ثلث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنۃ فما طال عمرک وحسن من عملک فھو خیر لک رواہ احمد اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پھر کہا اے کاشکے مین مرجاتا یعنی لڑکپنے مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے سعد کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا اے سعد اگر ہے تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہہ احمد نے **ف** کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے یعنی بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھہ وجہ بھی ہو سکتی ہے میرے ہوتے ہوئے کیونکر مرنا چاہتا ہے کہ دیکھنا جمال باکمال میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہے ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہووین تجکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین

وہان کی غرض کہ بہرے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ یہہ دنیا مین بہشت نقد ہے ایک درویش سے پوچھا
کہ مومن کو جینا بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد اوسکے مرنا بہتر اور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہے
وہ یہہ ہے وان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک الحسن الاسراع الیہ یعنی اور اگر ہے تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہین بھلائی مرنے
مین اور نہین اچھی ہے جلدی کرنی طرف اوسکے ۵ ع ۵ **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰی
سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِیْ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِیْ جَانِبِ بَيْتِیَ الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ
اُتِیَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰی وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰی رَاْسِهٖ قَلَصَتْ
عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰی قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِیَ بِكَفَنِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سی کہ کہا گیا مین خباب
کے پاس اور حال یہ ہین کہ داغ لیے تھے اونہون نے سات جگہہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق دیکھا مینے اپنے تئین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ نہین مالک تھا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میری کے اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نے پھر لایا گیا خباب کے
پاس کفن اون کا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اوسکو رو دیے اور کہا اگرچہ جائز ہے یہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطے اوسکے کفن
مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدمون سے اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤن پر
کوتاہی کرتی سر سے یہانتک کہ کھینچی گئی اوسکے سر پر اور رکھی گئی اونکے پاؤن پر اذخر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہین ذکر کیا
ثم اتی بکفنہ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول ہی ایذا دیے گئے ہین
اور حاضر ہوے بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہے پس کہا بعضون نے کہ منع آپنے
فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہے اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہہ سبب ہے اور شافی اللہ ہے
پس کچھ مضائقہ نہین اسکا یا نہی محمول ہے اسپر کہ نہو اوسکی ضرورت اور آرزو موت کی کی خباب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض
کے کہ جسکے لیے داغ کھاتے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکو سبب ہے آخر کو گنہ مین نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری ہی
بات ہے چنانچہ موید ہے اسکا جملہ بعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہدا اور چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہے خوشبودار چھتون کے تختون پر بھی بچھاتے ہین اور اور بہت کام آتی ہے اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اس لیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ۵ ع ۵

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

باب ہے بیچ بیان اوس چیز کے کہ کہی جاتی ہے نزدیک
اوسکے کہ حاضر ہوئی اوسکو موت **ف** یعنی علامت تکی لکھا ہے علما نے کہ علامت موت کی یہہ ہے کہ پاؤن سست
ہوجاتے ہین کہ اگر کھڑے کرین تو کھڑے نہو سکین اور ناک کا بانسہ ٹیڑھا ہوجاتا ہے اور کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین اور پوست خصیتین کا
لٹک جاتا ہے اور ادھر اوسا تھہ اوس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ کی اور انا للہ پڑھنا اور دعاے خیر کرنی اور پڑھنا یس کا

اور ہاتھ انکی کے ہے جیسیکہ حدیثون مین مذکور ہین ۵ ح ۵

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ ابی سعید و ابی هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اون شخصون کو کہ قریب مرنیکے ہین کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تلقین کے معنی ہین سمجھانا اور یہان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہے روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی سنکر پڑھے نہ حکم کرے اوسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہہ تلقین مستحب ہے ۵ ع ۵ **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حاضر ہو تم مریض کے پاس یا قریب المرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اوس چیز پر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بھلی کرتے ہو یا بری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد میت سے یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہے تو او شک راوی کا ہے اور اگر میت حقیقی مراد ہے تو او تنویع کے لیے ہے اور کہو بھلائی یعنی دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور میت کے لیے مغفرة کی ۵ ع ۵ **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُهُ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہین ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو مصیبت یعنی تھوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یا الہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کے اور بدلا دے واسطے میرے بہتر اوس سے یعنی اوس چیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہے اللہ تعالی بدلا واسطے اوسکے بہتر اوس سے پس جبکہ مرے ابو سلمہ کہا مینے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرة کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مینے کہے یہہ کلمے پس دیا اللہ تعالی نے مجھے عوض مین ابو سلمہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کے نکاح مین آئی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہے ملک اور پیدائش خدا کی ہین اور ہم اوسیکی طرف رجوع کرنیوالے ہین پس اس آیت مین تسلیم اور اقرار ہے اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہے اور جو چیز منسوب ہے طرف ہمارے عاریت ہین مالک وہی ہے اور اوسی سے ابتدا ہماری ہے اور اوسیکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے دل مین یہہ مضمون جما لے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پہونچے اوسکو آسان ہوتی ہے اوس پر مصیبت اور نرے الفاظ اسکے پڑھنے ساتھ جزع و فزع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہان ہے کہ کہا کہ وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے جواب یہہ کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہے گویا حکم ہی کیا ہے اور لفظ اجرنی ساتھ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہے اور معنی دونون کے ایک ہی ہین اور جب مرے ابو سلمہ الخ ام سلمہ کہتی ہین کہ سنی مینے یہہ حدیث حضرت سے سنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے

حضرت کے سامنے مرے تو بقصد بجالانے امر حضرت کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہیے کہ یہی کلمات پڑھون پھر اپنے دل مین خیال کیا مینے کہ ابو سلمہ سے کونسا شخص بہتر ہے کہ جسکو اللہ تعالی بدلے اوسکے خاوند میرا کریگا بعد از ان ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کر کر مکے سے مدینہ مین گئے تھے اون مین سے سب سے پہلے ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرت کر کر حضرت پاس حاضر ہوئے تھے اور یہہ حضرت کے بھائی تھے رضاعی یعنی دودھ شریک اور حضرت کی پھوپی کے بیٹے بھی تھے پھر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کے مینے یہی کلمات پڑہے اوسکے سبب سے حضرت کی نکاح مین آئی کہ افضل البشر ہین ٥ ع ٥ **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پر اوس حال مین کہ تحقیق پھر گئین تھین آنکھین اوسکی پس بند کیا آنکھون اوسکی کو پھر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہے جاتی رہتی ہے ساتھہ اوسکے بینائی پس چلاتے لوگ اہل اوسکے سے یعنی اس لیے کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھہ بھلائی کے یعنی واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین اوپر اوسکے کہ کہتے ہو تم یعنی تمہاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بُری پھر فرمایا حضرت نے یا الٰہی بخش واسطے ابی سلمہ کے اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ اونکے کہ سیدھی راہ دکھائی گیے ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پسماندون اوسکے کے کہ باقی ہین بیچ باقی رہنے والے لوگون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے اوسکے اے پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اوسکی مین اور روشنی کر اوسکے لیے اوسمین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تحقیق روح الخ یہہ علت ہی اغماض یعنی آنکھین بند کرنیکی یعنی بند کیا مینے آنکھون کو اس لیے کہ روح جب قبض کی جاتی ہے بینائی بھی اوسکے ساتھہ جاتی رہتی ہے پس نہین فائدہ آنکھین کھلی رکھنے مین ٥ ع ٥ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھہ چادر یمن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا ہووے آخری کلام لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** مراد یہہ ہے کہ جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہے وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانیکے بقدر گناہون کے اور اول ظاہر تر ہے تاکہ اعتبار ہو اوسکو بسبب اسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہہ کلمہ نتھا اور ظاہر یہہ ہے کہ کلام شامل ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے ہے ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دل ہر دونون سے کہنا افضل ہی ٥ ع ٥ **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو سورہ یٰسٓ اپنے مردون پر نقل کی

کیا احمد اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مراد مردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکی پڑہنے مین یہہ ہے کہ تا قریب المرگ لذت اوٹہاوے
ساتھہ اوسکے پڑہنے کے اسمین ہے یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت او بعث اور سوا اوسکے عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہے کہ مردون سے مراد
حقیقی مردے ہون پھر اونکے گہر مین پڑہو پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوے نزدیک سر اوسکے یٰس مگر کہ آسانی
کرتا ہے اللہ اوسپر اور نقل کی ہے حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی مانکی یا باپ کی ہر جمعہ
مین پھر پڑہے نزدیک اونکے سورہ یٰس مغفرت کی جاتی ہے واسطے اوسکے بقدر گنتی تمام حرفون اوسکے کے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا
ہے یا سارا ہفتہ ٥ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَھُوَ مَیِّتٌ وَھُوَ یَبْکِیْ
حَتّٰی سَالَ دُمُوْعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی وَجْہِ عُثْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت
ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اوسحالت مین کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے
تھے یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مہاجرین مین سے
اوّل انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہے اور اول بقیع مین بہی دفن کیے گئے بعد اونکے دفن کے وہ مقبرہ ٹہہرا
اور حضرت نے دست مبارک سے پتہر اوٹہا کر اونکی قبر پر رکہا نشان کے لیے اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان کو
بعد مرنیکے یعنی پہلے دفن سے اور رونا اوسپر آنسوون سے جائز ہے ٥ ع ٥ **وعنھا** قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مَیِّتٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہ کہا تحقیق ابو بکر
صدیق نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت کہ اونکی وفات ہوچکی تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن**
حُصَیْنِ ابْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَۃَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اُرٰی
طَلْحَۃَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِہِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِیْ بِہٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِجِیْفَۃِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ
اَھْلِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آیے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عیادت کرتے تہے اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اوسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتھہ مرنے اونکے
یعنی تا آؤنگا اور نماز انپر پڑہونگا اور جلدی کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین دفن کے پس تحقیق نہین لائق واسطے مردے مسلمان کے یہہ کہ
روک رکہا جاوے درمیان لوگون اوسکے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اگر دیر کر دفن کرین تو خوف ہے سڑ جاینکا اور سڑ جاویگا
تو لوگ نفرت کہاوینگے اسمین حقارت اور بےعزتی اوسکی ہے اور مومن کو اللہ تعالی نے معظم و مکرم کیا ہے پس اس لیے فرمایا
کہ جلد دفن کرین ٥ ع ٥ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِلْاَحْیَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگون کو یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ پروردگار
عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکہلانا اسکا تندرستونکو

تین بار الحمد للہ رب العالمین پھر بعد اوس تبارک الذی بیدہ الملک یحیی و یمیت وھو علی کل شیء قدیر ع ۵ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتھا النفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لھا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بھا الی السماء فیفتح لھا فیقال من ھذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لھا ذلک حتی تنتھی الی السماء التی فیھا اللہ فاذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتھا النفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث اخرجی ذمیمۃ وابشری بحمیم وغساق واخر من شکلہ ازواج فما تزال یقال لھا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بھا الی السماء فیفتح لھا فیقال من ھذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث ارجعی ذمیمۃ فانھا لا تفتح لک ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہے آتے ہین اوسکے پاس فرشتے پس جسوقت کہ ہوتا ہے مرد نیک کہتے ہین یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہے یعنی نزدیک خدا اور خلق کے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت مین اور ساتھہ ملاقات رب غیر غضبناک کے پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہاجاتا ہے اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہے یعنی خوش پھر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان کا واسطے اوسکے یعنی بعد کھلوانے فرشتون کے پاس پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنی دربان آسمان کے کہتے ہین کون ہے یہہ پس کہتے ہین فرشتے جو کہ اوسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہے یعنی روح فلانیکی ہے کہ نام و نشان اوسکا ذکر کرتے ہین پس کہا جاتا ہے خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہو اوسحالت مین کہ تعریف کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت اور رزق پاک کی اور ساتھہ ملاقات پروردگار کی کہ نہین غصے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہے اوس آسمان تک کہ اوس مین ہی رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہے آدمی برا یعنی کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن بد مین نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھہ اور عذابون طرح طرح کے مانند اسکے یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہان تک کہ نکلتی ہے یعنی ساتھہ کراہت کی پھر لیجاتے ہین اوسکو طرف آسمان کے یعنی واسطے ظاہر کرنے ذلت اوسکی کے پس کھلواتے جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہے کون ہے یہہ پس کہا جاتا ہے فلانا شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کھولے جاوینگے تیرے لیے دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہے آسمان سے پھر پھر آتی ہے طرف قبر کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** آتے ہین اوسکو پاس فرشتے ظاہر تر یہہ ہے کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہین پھر اگر نیک دیکھتے ہین فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہین اور اگر بدکار دیکھتے ہین فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور مراد صالح سے یا تو مومن ہے یا وہ شخص کہ ادا کرے

حقوق اللہ تعالیٰ کے اور حقوق اوسکے بندون کے اور فاسق مسکوت عنہ ہے یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہو
تاکہ رہے وہ درمیان خوف و رجا کی اور پھر آتی ہے طرف قبر کے اور ہوتی ہے ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین مین بخلاف روح مومن کے کہ
سیر کرتی ہے آسمانون زمین مین اور میوے کہاتی ہے جنت مین جہان چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اور
اوسکو تعلق رہتا ہے اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کلی اسطرح کہ پڑہتا ہے وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑہتا ہے اور چین کرتا ہے
اور سوتا ہے مانند سونے دولہ کی اور دیکھتا ہے طرف منازل اپنی کے جنت مین بحسب مقام اور مرتبے اپنی کے پس امر روح کا اور احوال
برزخ کا اور آخرۃ کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سے ہے پس مومن مشکل نجانے انکو ع ہ **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاھَا مَلَکَانِ یُصْعِدَانِھَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِھَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ
قَالَ وَیَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَیِّبَۃٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکِ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَہٗ فَیُنْطَلَقُ بِہٖ اِلٰی
رَبِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُہٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَ مِنْ نَتْنِھَا وَذَکَرَ
لَعْنًا وَیَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِیْثَۃٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَیْطَۃً کَانَتْ عَلَیْہِ عَلٰی اَنْفِہٖ ھٰکَذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہین اوسکو دو فرشتے لیچڑھتے ہین اوسکو کہا حماد نے کہ راوی
حدیث کا ہے ابی ہریرہ سے پس ذکر کیا حضرت نے یا ابوہریرہ نے خوشبوئی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہے اوس سے
بو مشک کی اسطرح اس لیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھی یاد نرہی فرمایا حضرت نے اور کہتے ہین اہل آسمان روح پاک آئی
زمین کی طرف سے بعد ازان روح کو خطاب کرکر کہتے ہین رحمت بھیجے اللہ تجھپر اور تیری بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اوسکو پس لیجاتی ہین اوسکو
طرف پروردگار اوسکی کے یعنی عرش پروردگار اوسکی کے پھر فرماتا ہے پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرت نے
اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہے روح اوسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرت نے یا ابوہریرہ نے بدبو اوسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے
ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کیطرف سے پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابوہریرہ نے پس رکھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنی کونہ چادر کا کہ تھی حضرت پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے **ف** لیجاؤ اسکو یعنی
تاکہ ٹھہری جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہے اور مراد اجل سے یہان مدت برزخ ہے اور برزخ اوس عالم کو
کہتے ہین کہ درمیان مین مرنے اور قیامت کے ہے اور اسطرح سے یعنی ابوہریرہ نے چادر ناک پر رکھکر بتائی کہ اسطرح سے حضرت رکھی
تھی اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اوسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھا ع ہ ح ہ **وعنہ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ بِحَرِیْرَۃٍ بَیْضَاءَ فَیَقُوْلُوْنَ اخْرُجِیْ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً
عَنْکِ اِلٰی رَوْحِ اللّٰہِ وَرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ کَاَطْیَبِ رِیْحِ الْمِسْکِ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیُنَاوِلُہٗ بَعْضُھُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَاْتُوْا
بِہٖ اَبْوَابَ السَّمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَطْیَبَ ھٰذِہِ الرِّیْحَ الَّتِیْ جَاءَتْکُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ بِہٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَھُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِہٖ
مِنْ اَحَدِکُمْ بِغَائِبِہٖ یَقْدَمُ عَلَیْہِ فَیَسْاَلُوْنَہٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَیَقُوْلُوْنَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ کَانَ فِیْ غَمِّ الدُّنْیَا
فَیَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُھِبَ بِہٖ اِلٰی اُمِّہِ الْھَاوِیَۃِ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْہُ مَلٰئِکَۃُ الْعَذَابِ

بمسح فیقولون اخرجی ساخطۃً مسخوطًا علیکِ الی عذاب اللّٰہ عزّ وجلّ فتخرج کانتن ریح جیفۃٍ حتّٰی یأتون بہ باب الارض فیقولون ما انتن ھذہ الریح حتّٰی یأتون بہ ارواح الکفار۔ رواہ احمد والنسائی۔ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتے ہین فرشتے رحمت کی سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے ہین روح کو نکل تو اوس حال مین کہ راضی ہے تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا ہے تجھسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہین غضب ہے پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتے ہین اوس روح کو بعضے فرشتے بعضون سے یعنی ہاتھون ہاتھ لیجاتے ہین ازراہ تعظیم وتکریم کے یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتے ہین فرشتے آسمان کیا خوب ہے یہہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کیطرف سے پھر لاتے ہین اوسکو طرف ارواح مومنون کے یعنی جہان اونکی ارواح ہین رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچے عرش کے بحسب مرتبہ اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنے اوس روح کے ایک تمہارا ایسی ساتھ غایب اپنے کے کہ آتا ہے اوسکے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اوسکے گھر کے لوگ اوس سے نہایت خوش ہوتے ہین اسطرح سے آنے مومن کی روح جانے سے اور روحین خوش ہوتی ہین پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنون کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے یعنی کیا حال ہے فلانے فلانے شخصون کا یعنی نام لیکر پوچھتی ہین احوال اون اشیا ءون کا کہ دنیا مین اونکو چھوڑ کر مرے تھے پس کہتی ہین ارواح آپس مین کہ چھوڑ دو اسکو اس لیے کہ یہہ تھی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاویگی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہ روح یعنی بعد راحت پانیکے کہ تحقیق مر گیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمہارے پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لیگئے اوسکو طرف ماں اوسکی کے کہ آگ دوزخ ہے اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہے اوسکو موت لاتے ہین اوسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہین فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہین فرشتے کیا بری ہے یہہ بو یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہہ احمد ونسائی نے عت ریشمی کپڑا جو لاتے ہین شاید روح کو اوس مین لپیٹ کر لیجاتے ہین اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصونکا یعنی طاعت کرتے ہین ناخوش ہوتے ہین سنکر اور دعا کرتے ہین اونکے لیے ساتھ استقامت کی یا گناہ کرتے ہین تا کہ غمگین ہوتے ہین اوسپر اور بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے طرف دروازے آسمان زمین والیکہ پہلا آسمان ہے جیسیکہ دلالت کرتی ہے اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازے کی زمین پس دکیجاتی ہے طرف اسفل السافلین کے کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یہی صواب یعنی بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ اونکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہہ کا ہے بیچ گھر اور جہنم کے ۱۲

وعن البراء بن عازبٍ قال خرجنا مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجلٍ من الانصار فانتھینا الی القبر ولمّا یلحد فجلس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وجلسنا حولہ کانّ علٰی رءوسنا الطیر وفی یدہٖ عودٌ ینکت بہٖ فی الارض فرفع راسہٗ فقال استعیذوا باللّٰہ من عذاب القبر مرتین او ثلٰثًا ثمّ قال انّ العبد المؤمن اذا کان فی انقطاعٍ من الدنیا واقبالٍ من الاٰخرۃ نزل الیہ ملٰئکۃٌ من السماء بیض الوجوہ کانّ وجوھھم الشمس معھم کفنٌ من اکفان الجنّۃ وحنوطٌ من حنوط الجنّۃ حتّٰی یجلسوا منہ مدّ البصر ثمّ یجیئُ ملک الموت علیہ السلام حتّٰی یجلس عند راسہٖ فیقول ایّتھا النفس الطیّبۃ اخرجی الٰی مغفرۃٍ من اللّٰہ ورضوانٍ قال فتخرج تسیل کما تسیل القطرۃ من السقاء فیاخذھا فاذا اخذھا لم یدعوھا

فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار مین سے پس پہنچے ہم طرف قبر کے اور ہنوز نہین دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سرون پر جانور تھے پرند یعنی سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور نہ داہنے بائین نہ دیکھتے تھے اور حضرت کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اوسکے زمین مین یعنی جیسے متفکر کرتے ہین پھر اوٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دوبار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونیکی دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب نزع کے پہنچتا ہی تو اوترتے ہین طرف اوسکی فرشتے آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہین منہہ اونکے گویا کہ منہہ اونکے ہین آفتاب ساتھ اونکے کفن ہوتا ہے کفنون یعنی ریشمی کپڑون بہشت کے سے اور خوشبو ہوتی ہی خوشبویون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر و مانند اوسکا یہانتک کہ بیٹھتی ہین سامنے اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ یعنی اسطرح بیٹھتے ہین بسبب کمال ادب کے منتظر ہوتے ہین روح نکلنی کی پھر آتی ہین ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک سر اوسکی کے پس کہتے ہین اے جان پاک نکل طرف بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اوسکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہے جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہے قطرہ پانی کا مشک مین سے یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہین اوسکو ملک الموت پس جب لیتی ہین اوسکو ملک الموت نہین چھوڑتے اور فرشتے اوس جان کو ملک الموت کے ہاتھ مین ایک پلک مارنے یعنی بسبب اشتیاق کے جلدی سے اوسکو لے لیتے ہین یہانتک کہ لیتے ہین اوسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہین اوسکو اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہے اوس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کے کہ پائی جاوین روئے زمین پر یعنی تمام زمین کی ابتدای پیدائش دنیا سے فنا ہونے اوسکی تک **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ مومن پر بھی بڑی سختی ہوتی ہے اسوقت تطبیق انمین یون دی گئی ہے کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہے اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہی بخلاف روح کافر کے کہ اوسکی روح نکلتی بھی دشوار ایسی ہے واللہ اعلم مولانا **قال** فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ فرمایا حضرت نے پس لے چڑھتے ہین فرشتے اوس جان کو پس نہین گذرتے فرشتے یعنی ساتھ اوس جان کے کسی جماعت پر فرشتون سے یعنی وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین مگر کہ کہتے ہین کون ہے یہہ روح پاک پس کہتے ہین فرشتے لانیوالے فلانا بیٹا فلانے کا یعنی اوسکی روح ہے بیان کرتے ہین اوسکو ساتھ بہترین نامون یعنی صفتون اور لقبون اوسکی کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اوسکو ساتھ اونکے دنیا مین اسیطرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ لے پہنچتے ہین اوسکو آسمان دنیا تلک یعنی پہلے تک پھر کھلواتے ہین فرشتے دروازہ اوسکے لیے پس کھولا جاتا ہے آسمان یعنی دروازہ

اوسکا اونکو بیچ پس ساتھ ہوتے ہین اوسکے ہر آسمان سے مقرب اسکے کہ اوس آسمان میں اور آسمان تک کہ متصل ہو اوسکو یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہے اللہ تعالی عزوجل لکھو یعنی ثابت رکھو نامہ اعمال بندے میری کا علیین میں اور پھیر لیجاؤ اسکو طرف زمین کے یعنی بدن اوسکے کے کہ مدفون ہے زمین مین تا متعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال جواب کے اس لیے کہ تحقیق مین زمین ہی سے پیدا کیا ہے اونکو یعنی بدنون بنی آدم کے کو اور اسمین پھر بھیجتا ہون اونکو یعنی بدنون اور ارواح اون کیکو اور اوسی سے نکالونگا اونکو دوسری بار فرمایا حضرت نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی اوسکے بدن مین پھر آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے یعنی منکر نکیر پس بٹھلاتے ہین اوسکو پھر کہتے ہین اوسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہین اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہین اوسکو کون ہے یہہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہے وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہین فرشتے اوسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہے پڑھی مین نے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ اوسکے اور سچ جانا مین نے یعنی دل سے پس اوس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان سے یعنی زبانی اللہ تعالی کے یہہ کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھاؤ اوسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اوسکو لباس بہشت کے اور کھولدو اوسکے لیے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت نے پس آتی ہے اوسکو ہوا اوسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہے اوسکے لیے قبر اوسکی مین بقدر پہنچنے نگاہ اوسکی کے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہووین اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اوس مین نامہ اعمال نیکون کے رہتے ہین اور کون ہے یہہ شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہے نبی تیرا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہے مولانا ع **قال** وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرت نے اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار پس کہتا ہے خوشوقت ہو ساتھ اوس چیز کے کہ خوش کرے تجکو یعنی وہ نعمتین تیرے لیے مہیا ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین یہہ وہ دن ہے کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہے میت اوسکو کون ہے تو پس چہرہ تیرا کامل ہے حسن و جمال مین لاتا ہے بھلائیکو اور خوشخبری دیتا ہے اوسکی پس کہتا ہے وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہے میت ای پروردگار میرے قائم کر قیامت ای پروردگار میرے قائم کر قیامت تا کہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے **ف** مراد اہل سے حور عین اور خادم ہین اور مال سے محل اور باغ جنت کے اور اور چیزین وہانکی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مومن ہین اور مال سے حور و قصور وغیرہ ع **قال** وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلٰئِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اُخْرُجِي إِلٰى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هٰذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ

فیسمی بہا فی الدنیا حتی ینتہی بہ الی السماء الدنیا فیستفتح لہ فلا یفتح لہ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون
الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط فیقول اللہ عز وجل اکتبوا کتابہ فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا ثم
قرأ ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق فتعاد روحہ فی جسدہ ویأتیہ
ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فیقولان لہ ما دینک فیقول ہاہ ہاہ لا ادری
فیقولان لہ ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فینادی مناد من السماء ان کذب فافرشوہ من النار
وافتحوا لہ بابا الی النار فیاتیہ من حرہا وسمومہا ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ اضلاعہ فرمایا حضرت نے اور تحقیق بندہ
کافر جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتے ہین اوسکی طرف آسمان سے فرشتے یعنی عذاب کے کالے منہ
ساتھ اونکے ہوتے ہین ٹاٹ پس بیٹھتے ہین روبرو اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ پھر آتا ہے ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اوسکے کے
پس کہتا ہے ای جان خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کی طرف سے فرمایا حضرت نے پس پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی
ہے ناخوش رکھتی ہے نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اوسکے بخلاف روح مومن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہے خوشی سے بسبب دیکھنے انوار
و آثار کرم کے پس کھینچتا ہے ملک الموت اوس روح کو یعنی نکالتا ہے ساتھ سختی اور زور کے جیسا کھینچا جاتا ہے آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے
اوس صوف مین سے کچھ اوسکو لگ آتا ہے یعنی اسیطرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہے انتہا اور رگون سے ساتھ سختی اور قوت کے تو ایسا حال
ہوتا ہے کہ جیسے کہ اوسکے ساتھ نکل آیا رگون مین سے کچھ پس لیتا ہے ملک الموت اوسکو پس جب لیتا ہے اوسکو نہین چھوڑتے فرشتے روح کو
اوسکے ہاتھ مین قدر جھپکنے آنکھ کے یہانتک کہ رکھتے ہین اوسکو بیچ اون ٹاٹون کے اور پھیلتی ہے اوس روح سے نہایت بوی بد مانند بوی مردار کے
کہ پائی جاوی روی زمین پر پس لیجاتے ہین اوسکو پس نہین گذرتے ساتھ اوسکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتے ہین فرشتے کون ہے
یہہ روح ناپاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے یہہ فلانا بیٹا فلانیکا ہے ذکر کرتے ہین ساتھ بدترین صفتون اوسکی کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا
ساتھ اونکے دنیا مین یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہے اوسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہین کھولا جاتا
واسطے اوسکے پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سند کے لیے یہہ آیت نہین کھولی جاتی واسطے کافرون کے دروازی آسمان کے
یعنی کوئی دروازہ دروازون مین سے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکہ سوئی کے یعنی جیسے یہہ امر نہین
ہوسکتا ہے دشوار ہے ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین بھی نہین ہوسکیگا محال ہے اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین پس فرماتا ہے اللہ عز وجل
لکھو نامہ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اوسکی پھینکنے کر
پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا آسمان سے منہہ کے بل یعنی بلندی ایمان و توحید سے پستی کفر و شرک
مین پڑا پس اوچک لیتے ہین اوسکو پرندے یعنی ہلاک ہوتا ہے یا پھینک دیتی ہے اوسکو باد بیچ مکان دور کے یعنی دور ہوتا ہے رحمت خدا سے
پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی بدن اوسکے مین اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اوسکو پھر کہتے ہین واسطے اوسکے کون ہے رب تیرا
پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین واسطے
اوسکے کون ہے یہہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان کی طرف سے کہ جھوٹھا ہے
پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھولدو اسکے لیے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ کیجاتی ہے

اور سپر تحریر اوسکی ہیانتک کہ ملکر ادہر اودہر نکل آتی ہین تیسرے ہین پسلیان اوسکی ف سجین ایک جگہ ہے گہرا دوزخ مین ساتوین زمین کے نیچے اوسمین
نامۂ اعمال دوزخیونکے رکہے جاتے ہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے اور یہہ مکان دوزخ کے بیچ مین
اشارہ ہے اسکی طرف کہ والا شیطان سے نئے اوسکو گمراہی مین اور دور پڑا استقامت قریب ہے اور یہہ آیۃ یعنی دوسری سند ہو نزدیک اس قول حضرت کی
فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا یہہ بیان ہے حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ متحیر بولتا ہے اور قبر کافرونکو تو سطح
بہیجی ہے جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مؤمنون کے لیے بلکہ اکابر موحدین کے لیے یعنی اولیاء اللہ کے لیے ضغطہ قبر کا یعنی بہیچنا یون ہوتا ہے
کہ زمین ملتی ہے جیسے ماں اشتیاق والی اپنے بچیکو گلے لگاتی ہے ع ح ۰ **ویأتیہ** رجل قبیح الوجہ قبیح الثیاب منتن الریح
فیقول ابشر بالذی یسوؤک ہذا یومک الذی کنت توعد فیقول من انت فوجہک الوجہ یجیئ بالشر فیقول انا عملک
الخبیث فیقول رب لا تقم الساعۃ اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص بد شکل برے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہے خوشوقت
ساتہہ اوس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہہ وہ دن ہے جو وعدہ دیا جاتا تہا تجکو پس کہتا ہے مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہے لاتا ہے برائی
پس کہتا ہے مین ہون عمل تیرا برا پہر کہتا ہے مردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو **وفی روایۃ** نحوہ وزاد فیہ اذا خرج
روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وفتحت لہ ابواب السماء لیس من اہل باب الا
وہم یدعون اللہ ان یعرج بروحہ من قبلہم وتنزع نفسہ یعنی الکافر مع العروق فیلعنہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء
وتغلق ابواب السماء لیس من اہل باب الا وہم یدعون اللہ ان لا یعرج روحہ من قبلہم رواہ احمد اور بیچ ایک روایت کے
مانند اسکے اور زیادہ ہے اوسمین جسوقت نکلتی ہے روح مؤمن کی رحمت بہیجتا ہے اوسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کو ہے اور
ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہے اور کہولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے اور نہین کوئی دروازے والے یعنی ہر آسمان کے دروازے والے مگر کہ وہ دعا
مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہہ کہ چڑہائی جاوے روح اوسکی اونکی طرف سے یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتہہ چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہے جان اوسکی یعنی کافر
کی ساتہہ رگون کے پس لعنت کرتے ہین اوسکو سب فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیے
جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والے یعنی آسمان دنیا کے دروازوں مین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ تعالی سے یہہ کہ
نہ چڑہائی جاوے روح اوسکی ہماری طرف سے نقل کی یہہ احمد نے **ف** ساتہہ رگونکے یہہ اشارہ ہے اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہے جان اوسکی اور
بہت کہینچکر نکالتے ہین اوسکو اور کمال تعلق ہوتا ہے اوسکو بدن کے ساتہہ ع ۰ **وعن** عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ
قال لما حضرت کعبا الوفاۃ اتتہ ام بشر بنت البراء بن معرور فقالت یا ابا عبد الرحمن ان لقیت فلانا فاقرأ علیہ
منی السلام فقال غفر اللہ لک یا ام بشر نحن اشغل من ذلک قالت یا ابا عبد الرحمن اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ان ارواح المؤمنین فی طیر خضر تعلق بشجر الجنۃ قال بلی قالت فہو ذاک رواہ ابن ماجۃ
والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت
آئی اونکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہے کعب کی اگر ملے تو یعنی بعد مرنیکے فلانے سے پس کہیو اوسکو
میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشے اللہ تجکو اے ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے اے ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تو نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کہا دین گی میوے درختون بہشت کے سے

کہا ہان کہا ام بشر نے پس یہی وہ ہے یعنی یہہ وہ فضل و کرامت ہی کہ امید رکھی جاتی ہے تیرے لیے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب
بعث و نشور مین **ف** عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی
ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹی تھین اونہون نے کعب کے وقت انتقال کے کہا کہ فلانیکو میری طرف سے سلام کہنا اگر سلے تو اوسکا ظاہر یہہ ہے
کہ نام لیا ہو اونسی براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے ہین کہ کہنی
نہ چاہیے تھی یعنی یہہ کیا کہتی ہے تو ہم جو مین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہ وہان کسیکو پہچانین اور سلام و پیام کسیکا پہنچائین یعنی مین
اپنے ہی حال مین گرفتار ہونگا کہ اپنی بھی خبر نہوگی چہ جائے خبر اورونکی اور اسیطرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگے حاصل یہہ کہ
وہان کون آپ مین ہوگا کہ کسیکو سلام پہنچا دے اور وہ پھر جواب دیوے آگے اس عذر کا جواب دیا ام بشر نے کہ تو اون مین سے نہین ہے
کہ گرفتار ہوگی بلکہ تو مومنون مین سے ہی کہ جن کے حق مین حضرت نے ایسا اور ایسا فرمایا ہے یعنی نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ ارواح مومنون کی بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین اور کھاوینگی میوے وہانکے اور پیوینگی پانی وہان کے
اور جگہہ پکڑینگی سونے کی قندیلون مین نیچے عرش کے ٭ ع ٭ ح ٭ **وعنه** عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعَلَّقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی عبد الرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کھاتی ہے بیچ درختون بہشت کے یہانتک کہ پھر لا دیگا اسکو
اللہ بیچ بدن اوسکے اوس دن کہ اوٹھاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین **ف**
اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روح کو
جانور کے بدن کے ساتھ ایسا تعلق نہین ہوتا ہے کہ جیسا اس بدن کے ساتھ ہوتا ہے اور تصرف اسمین کرتی ہے بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسے جواہر
صندوق مین رکھدیتے ہین احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اوسکی تعظیم و تکریم ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ بات خاص شہدا کے لیے ہے
اور بعضے کہتے ہین مومنون کے لیے ہے ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے ٭ ح ٭ **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اقْرَاْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی محمد بن منکدر سے کہ کہا گیا
مین جابر بن عبد اللہ کے پاس اور وہ تھے قریب مرنیکے پس کہا مینے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے

باب غسل الميت وتكفينه

باب ہے بیچ بیان غسل میت کے اور کفن دینے اوسکے **ف** یعنی اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے
مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہے سب علما کے نزدیک یعنی اگر بعضے نہلاوینگے سب کے ذمہ سے فرضیت اوتر جاویگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور
اختلاف ہی اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے کہا یہہ شیخ ابن ہمام نے ٭ ح ٭

الفصل الاول

فصل پہلی

عن اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ
اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا
اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ
الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھیں بیٹی اونکی کو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ اوسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتھ پانی کے اور پتے بیری کے یعنی پانی میں پتے جوش کرو اور اوس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے اور ڈالو آخر بار میں کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئیں ہم خبر کی ہمنے اونکو پس ڈالا طرف ہماری حضرت نے تہہ بند اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو اوسکے اس تہہ بند کو یعنی کفن کے نیچے رکھدو اسطرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں ہے کہ غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکی داہنی طرف سے اور اعضا وضو اوسکے سے اور کہا ام عطیہ نے پس گوندہیں ہمنے بالون اونکی کی تین چوٹیاں پھر ڈالا ہمنے اونکو اونکے پیچھے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** لفظ او کا اسمین ترتیب کے لیے ہے نہ تخییر کے لیے اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین تو مستحب ہے پانچ بار ورنہ سات بار اور زیادہ سات بار سے نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکر القاضی و ابن ملک وغیرہما اولی یہہ ہے کہ دو بار تو بیری کے پتون کے پانی سے نہلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نے غسل سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتون سے دو بار اور تیسری بار ساتھ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہہ ہے اجع یہ ہین کہ کافور پانی مین ملا دے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہین اور کوفی کہتے ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالے اور بعد نہلانے اور خشک کرنے بدن کے بدن کو لگاوے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر کافور نہ ہاتھ لگے تو مشک قائم مقام اوسکے ہوتا ہے اور بیری کے پتون سے میل خوب دور ہوتی ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہہ بند حضرت نے صاحبزادی کے لیے عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسے کہ پہلے موت کے ہے لیکن یہہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑون سے زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکے داہنی طرف سے یعنی داہنی ہاتھ اور پہلو اور پاؤن سے ابتدا کرو اور واو مواضع الوضوء مین مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضا وضو کے پہلے دہونے چاہیین پھر اور اعضا اور مراد اعضا وضو سے وہ ہین کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہے اور مستحب کہا ہے بعضے علما نے یہہ کہ نہلانیوالا اونگلی پر کپڑا لپیٹے اور ملے اوس سے دانتون کو اور تالو کو اور دونون کلونکو اندر سے اور نتھنون کو اور اسپر عمل ہے لوگونکا اب اور مختار یہہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پاؤن بعد غسل کے نہ دھوئی جاوین بلکہ پہلے جب اعضا وضو کے دہلوے پانون بھی دھووے اور نہ دھووے پہلے ہاتھ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اس لئے کہ جنبی ہاتھ پاک کرتا ہے اور اعضا دھونیکے لیے اور میت نہلایا جاتا ہے اورکے ہاتھ سے اوسکے ہاتھون کے دھونیکی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بال عورت کی کھلی ہی رہنے دی گوندھی نہین ؏ وعن عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑون سفید یمن کی اور سحول کے بنی ہوئی روئی کی نہ تھا اونمین کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اور نہ تھا اونمین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکے یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن مین نہ تھی اور بعضون نے یہہ معنی کیے ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑون مین نہ تھی بلکہ سوائے تین کپڑون کی تھی اس صورت مین لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ نہ تھی حضرت کے کفن کی مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہے اختلاف علما کا اسمین

کہ آیا مستحب ہے یہہ کہ ہوون کفن میں قمیص اور عمامہ یا نہ ہوون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے تین لفافہ ہوون نہ ہوون اونمین قمیص نہ عمامہ اور کہا حنفیہ نے کہ تین کپڑے ہوون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پس جمع منے بین حدیث اور تحقیق مذہب کے اسمین یہہ تاویل کرتے ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر سیا تھا جسکو یہان کفنی کہتے ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کیطرف اور سحول نام ایک بستی کا ہے یمن مین ع ح ۰ **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنے بھائی کو پس چاہیے کہ اچھا دے کفن اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** روایت کی ابن عدی نے کہ اچھے دو کفن مردون اپنے کو اس لیے کہ وہ ملاقات کرتے ہین آپسمین قبرون اپنی مین اور کفن اچھا یہہ ہے کہ پورا ہو اور لطیف سفید ہو بغیر اسراف کے پس اچھے سے یہہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف والے کفن دیتے ہین از راہ ناموری اور تکبر کے کہ وہ اشد حرام ہے اور نیا کپڑا اور دھویا ہوا دونون برابر ہین اوسمین اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفون نے جو اختیار کیا ہے کہ کپڑے بہت بھاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرع مین منع ہے واسطے ضائع ہونے مال کے ع ح ۰ **وعن عبداللہ بن عباس** قال ان رجلا کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقصتہ ناقتہ وھو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تمسوہ بطیب ولا تخمروا راسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبیا متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گرادی توڑ دی اوسکی اونٹنی اوسکی نے اور وہ تھا محرم یعنی حج کی نیت کیے ہوئے پس مر گیا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو ساتھ پانی اور بیری کے اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون اوسکی مین اور نہ لگاؤ اوسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی اوسیکو لباس مین بطور لباس محرم کے دو اور خوشبوئی نہ لگاوی چنانچہ مذہب شافعی اور احمد کا ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے کہ اس محرم کو دو کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تھا کہ وہ سوا سے اون کپڑون کے اور کپڑا نہ رکھتا تھا اور خوشبو لگانے اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اوسیکو لیے تھا نہ سب کے لیے واللہ اعلم ع ح ۰ **وسنذکر** حدیث خباب قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کو کہ سر اوسکا یہہ ہے قتل مصعب بن عمیر بیچ باب جامع مناقب کے اگر چاہے اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانہ ینبت الشعر ویجلو البصر رواہ ابو داود والترمذی وروی ابن ماجۃ الی موتاکم روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہترین کپڑون تمہارے سے ہین اور کفناؤ سفید کپڑون مین اپنے مردونکو اور بہتر سرمون تمہارے مین اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہے پلکون کے بالون کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ موتاکم تک **ف** کفناؤ سفید کپڑون مین یہہ امر استحباب کے لیے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اولی سفید ہے اور مضائقہ نہین برد یعنی چادر یمن کا اور کتان کا واسطے کفن مردون کے اور جائز ہے عورتون کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہے کفن بھی اوسکا بعد مرنے کے جائز ہے اور اثمد کہتے ہین اسے سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتے ہین اور افضل یہہ ہے کہ اسکو سوتے وقت لگاوے واسطے اتباع حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے ع ح ۰ **وعن علی** رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب

سَلْبًا سَرِيعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن میں پس تحقیق وہ چھینا جاتا ہے چھیننا جلد نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جلدی پرانا اور خراب ہو جاتا ہے پس کیا حاجت ہے نفیس اور بہاری قیمت کی غرض کفن میں ہے اسراف کرنا کفن میں اور مستحب ہے خوب ہے اوسط کے درجہ کا ۱۲ ع

وعن اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ جب آئی اونکو موت منگوائے نئے کپڑے پھر پہنا اونکو پھر کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اوٹھایا جاتا ہے اون کپڑوں میں کہ مرتا ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ابو سعید نے جو کپڑے پہنے واسطے عمل کرنے کی اس حدیث پر پہنے اور مراد اس سے ظاہر معنی ونکے ہیں کہ مردہ کپڑوں میں اوٹھیگا لیکن یہہ ہے مشکل اس لیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ اوٹھیں گے لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤں پس معنی اسکے علما نے یہہ لکھے ہیں کہ مراد کپڑوں سے حدیث میں وہ اعمال ہیں کہ مرتا ہے اونپر آدمی عرب اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہیں اسلیے کہ جیسیکہ کپڑے بدن سے لگے رہتے ہیں ویسیہی عمل بھی تعلق بدن سے ہوتے ہیں چنانچہ تفسیر آیۃ وثیابک فطہر کی بھی بعضون نے یہہ کی ہے کہ اعمال اپنی پس درست کر اور ابو سعید نے جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستہرائی اور طہارت کے پہنے تھے اوس وقت میں اتفاقا یہہ حدیث بھی حضرت کی اونکو یاد آگئی بیان کر دی یہہ کہ نئے کپڑے پہننے کی سند پر بیان کی اور یا یہہ کہ قبروں سے اوٹھینگے کپڑے پہنے ہوئے اور محشر میں ننگے ہو جاوینگے ۱۲ ع

وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْاُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی مینہ سینگوں والا نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے **ف** حلہ ہے یعنی بہترین کفن لنگی اور چادر ہے اور قمیص یعنی کفنی کی اور یہہ کفن سنت ہے یا یہہ کہ بدون قمیص کی مراد ہوں اس صورت میں معنی یہہ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا کرنے سے بلکہ دو کپڑے بہتر ہیں کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہیں اور اگر تین ہوں سنت اور مرتبہ کمال کا ہے اور دنبہ سینگوں کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہے اس لیے اسکو بہتر فرمایا ۱۲ ع ح

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَاَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق شہدا احد کے یہہ کہ اوتارا جاوے اون سے لوہا یعنی زرہیں اور ہتیار اور چمڑے یعنی پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوئیں خون کی اور یہہ کہ دفن کیے جاویں خون سمیت اور کپڑوں سمیت یعنی جو کپڑے کہ خون میں بھرے ہوں نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** امام شافعی کے نزدیک نہ غسل ہے شہید کے لیے اور نہ نماز اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک غسل نہیں لیکن نماز ہے ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهُ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِينَا وَلَقَدْ خَشِينَا اَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ عبد الرحمن صحابی کے پاس لائے کھانا یعنی وقت افطار کے اور وہ تھے روزے سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھے کفنائے گئے ایک چادر میں اگر ڈھانکا جاتا تھا سر اونکا کھل جاتے تھے پاؤں اونکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤں کھل جاتا تھا سر اونکا یعنی پھر سر ڈھانک دیا اور پاؤں پر

اذخر رکھدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہے اور کہا ابراہیم راوی نے گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو
کہیہ بھی کہا اور مارے گئے حمزہ رضا اور وہ تھے بہتر مجہسے یعنی اونکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسا اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے
دنیا اوسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اوسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہین ہم یہہ کہ ہووے ثواب نیکیون ہمارے کا جلدی
دیا گیا واسطے ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنی بسبب اسی ڈر کے جو مذکور ہوا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** عبدالرحمن
عشرہ مبشرہ سے ہین اور مصعب بڑی جلیل القدر اور فضلای صحابہ اور اہل بدر سے ہین اور احد مین شہید ہوئی اور حالت کفر مین بڑی
فراغت والے تھے جب مسلمان ہوئی نہایت زہد وفقر اختیار کیا منقول ہے کہ ایکبار یہہ حضرت پاس حاضر ہوئے تسمہ کمر مین باندہے ہوئے
فرمایا حضرت نے صحابہ کو کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اسکا ساتھ ایمان کے دیکھا مینے اسکو مکہ مین کہ مان باپ اسکے
اسکو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھی اور دیکھا مین کہ دوسو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا اور رسول کہین اپنے تئین اس حال کو پہنچایا اور حضرت
حمزہ بن عبدالمطلب چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرت نے انکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہدا احد سے ہین اور
ڈرتے ہین ہم یعنی ڈرتے ہین اس سے کہ داخل ہوجاوین ان لوگون مین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَۃَ
عَجَّلْنَا لَہٗ فِیْہَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَہٗ جَہَنَّمَ یَصْلٰہَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہے دنیا کا جلدی دیتے ہین ہم واسطے اوسکے دنیا مین
وہ چیز کہ چاہتے ہین ہم واسطے اوسکے کہ چاہتے ہین ہم پھر گردانتے ہین ہم اوسکے لیے دوزخ داخل ہوگا اوس مین برائی کیا گیا راندہ ہوا از بسکہ اونپر خوف غالب تھا یہہ
خیال آیا کہ مبادا انمین داخل ہوجاوٴن تو الا معنی آیت کے یہہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہے دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سواے اسکے کچھ اوسپر انعام کرتے
ہین دنیا مین جو کچھ کہ چاہتے ہین ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہے واسطے اوسکے کہ چاہتے ہین نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہہ کہ یہہ آیت بیچ
حق بڑے طالب دنیا وغیرہ کے فرمائی ہے عبدالرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈر سے کہ بسبب اس فراغت کہ ہم بھی کہین انمین نہ
ہون اور چھوڑ دیا کھانا باوجود شدت احتیاج کے کہ روزے سے تھے اس لیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہے باز رکھتا ہے مائل ہونے سے طرف
لذتون کے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ وقت ضرورت کے جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہے **وعن جابر** قَالَ اَتَی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَہٗ فَاَمَرَ بِہٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَہٗ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَنَفَثَ فِیْہِ مِنْ رِیْقِہٖ وَاَلْبَسَہٗ
قَمِیْصَہٗ قَالَ وَکَانَ کَسَا عَبَّاسًا قَمِیْصًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی
کے پاس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر مین پھر حکم فرمایا اوسکے نکالنے کے لیے یعنی قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اوسکو حضرت نے اپنے
گھٹنون پر پس ڈالا منہ اوسکے مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نے اور تھا عبداللہ بن ابی پہنایا تھا عباس کو کرتا نقل کی
یہہ بخاری ومسلم نے **ف** عبداللہ بن ابی رئیس تھا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کے تھے
روز بدر کے بندی کر کر لائے تھے تو وہ ننگے تھے اور پیراہن کسیکا اونکو ٹھیک آتا تھا بسبب دراز قد ہونے اونکے عبداللہ بن ابی نے کہ یہہ
بھی دراز قد تھا کرتا اپنا انکو پہنایا پس حضرت نے کرتا اپنا اوسکو پہنایا اوسی کرتے کے بدلا اوتارنیکو لیے تا منافق کا احسان اونپر رہ جاوے اور
اسمین ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ قرآن مجید مین اللہ تعالی نے فرمایا وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ یعنی دعا نکر کسی پر منافقون مین سے
کہ مر گیا ہو اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرت عبداللہ کی گور پر تشریف لیگیے اور کرتا پہنایا اور آب دہن اوسکے منہ مین ڈالا
جواب اسکا علمانے یہہ لکھا ہے کہ یہہ واقعہ پہلے اوترنے آیت کے تھا اور حضرت کو غرض اس سے بدلا اوتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف

نہ جلاوطنی اوسکے بیٹے کی کہ وہ مومن تھا پاک نفاق سے اور بہت سوال اسکی جواب لکھے ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھ لے ح
ف جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کرے اسطرح کہ چت لٹادی اور پاؤن قبلہ کی طرف کرے اور سر اونچا کردے تا قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کرے
شہادت یعنی اوسکے پاس پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جب مرے تو باندھ دے کلا اوسکا تا منہ بند ہو جاوے اور کوئی جانور
منہ مین نگھس جاوے اور بند کردے آنکھین اوسکی اور مستحب ہے جلدی دفن کرنا اوسکو اور جب ارادہ کرین نہلانے کا تو تختہ کو دہونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اوسپر
اوسکو لٹادین اور کپڑے اوتاردین اور ستر اوسکا ڈھانک دین ایک کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑہ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کروادے بغیر کلی اور ناک
مین پانی دینے کے اور نہلاوے ایسے پانی سے کہ جوش کی ہون اوسمین بیری کی پتی یا اشنان اگر بہم پہنچین ورنہ خالص پانی سے اور دہووے
سر اور ڈاڑہی اوسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دہوے اور لٹادے پہلے بائین کروٹ پھر نہلاوے یہانتک کہ پہنچے
پانی اوس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہے پھر داہنی کروٹ لٹا کر نہلادے اسیطرح سے کہ پانی بائین کروٹ تک پہنچے پھر بٹھاوے مردے کو اور ملے
پیٹ اوسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دہو ڈالے اور پھر غسل اور وضو نکرواوے اور پونچھے اوسکے بدن کو کپڑے سے اور لگادے حنوط
یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑہی کو اور کافور اون اعضا کو لگادے کہ سجدہ مین زمین کو لگتے ہین یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگھی نکرے بالون اور ڈاڑہی
کو اور نہ کترے ناخون اور بال اوسکے اور نہ ختنہ کرے جسکا ختنہ نہوا ہو پھر کفناوے اور کفن مسنون مردے کے لیے یہہ ہے کہ کفنی ہو مونڈھون
سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادرین سر سے قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہہ ہے کہ کفنی اور اوڑھنی اور
ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑھنی لنبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لنبا اور چوڑا اوسکا بغلون کے نیچے
سے گھٹنے تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی ہون جیسے مردے کے کفن مین مذکور ہوے پس جو کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے اوسنے ظلم کیا اور
کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑھنی اور لفافہ اور ضرورت کیوقت ایک بھی کپڑا کافی ہے اور نہ اقتصار کرے ایک پر بلا ضرورت اور دہونی دے
کفن کو خوشبوئی کی طاق پہلے پہنانے کی اور کفناوے یون کہ اول لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پھیلاوے پھر اوسپر ازار یعنی اندر کی چادر پھر کفنی پہناکر
ازار پر لٹاوے اور ہاتھ دونون طرف پھیلادے سینہ پر نہ رکھے پھر لپیٹے ازار بائین طرف اوسکی سے پھر داہنی طرف سے پھر لفافہ کو یون ہی
لپیٹے اور عورت کو پہناوے کفنی اور اوسکی بالون کو دو حصے کر کر اوسکے سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑہنی اوڑہاوے پھر ازار لپیٹے
پھر لفافہ پھر سینہ بند سکے اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤن کی طرف سے کفن باندھ دیا جاوے اگر خوف ہو کھل جانیکا ملتقی الابحر اور مجمع شرح ملتقی
اور چلپی **باب المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیها** باب ہے بیچ بیان چلنے کے ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑھنے
اوسکی کے ف جنازے کے ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہیے کہ جنازہ کے
پیچھے چلے اور پیادہ کو آگے بھی چلنا روا ہے اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض پڑھ لین گے
سبکے ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جائیگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہے اور طہارت اوسکی اور رکھنا جنازے
کا آگے مصلی کے پس اس قید سے جائز نہین ہے غائب پر اور نہ اوسپر کہ جانور کے پیٹھ پر ہو یا لوگون کے کندھون پر اور نہ اوسپر کہ مصلی کی پیٹھ
کے پیچھے رکھا ہو اور اگر بغیر نہلانے دفن کر دیا جائے اور ممکن نہو باہر نکالنا اوسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی
اور نماز ادا کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دین اور نماز پڑھین اور اگر نادانستہ بغیر غسل کے نماز پڑھی
اور بعد قبر کھودنے نکالکر غسل دیا پھر کر پڑھین نماز ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَۃً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَھَا اِلَیْہِ وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازیکی پس اگر ہو وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہے اوسکے لیے پہنچاؤ اوسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے غیر اسکے پس بدی ہی رکھو اوسکو اپنی گردنوں سے نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے ف جلدی کرو ساتھ جنازیکی یعنی جنازہ دفن کو لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہیں مراد ہے بیچ کی چال ہے کہ جلد جلد قدم اوٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل یہہ کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہی الخ یعنی اگر ہے حال وس میت کا اچھا پس جلدی لیچلو اوسکو تاکہ پہنچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اوسکا برا ہے تو بھی جلدی لیچلو تاکہ پھینکو بریکو اپنی گردنوں سے ۰ ع ۰ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ فَاحْتَمَلَھَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ لِاَھْلِھَا یَا وَیْلَھَا اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِھَا یَسْمَعُ صَوْتَھَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ پس اوٹھاتے ہیں اوسکو لوگ اپنی گردنوں پر پس اگر ہوتا ہی نیکبخت کہتا ہی جلدی لیچلو مجکو یعنی طرف منزل میری کے اور اگر ہوتا ہی بدبخت کہتا ہی اپنے لوگوں کو ای مصیبت کہاں لیجاتے ہو اوسکو یعنی مجکو سنتی ہی آواز اوسکی ہر چیز سوائے آدمی کے اور اگر سنی آدمی البتہ مرجاوے یا بیہوش ہو جاوے ف مومن جلدی چلنے کو کہتا ہی اس لیے کہ نعمتیں جنت کی دیکھتا ہے اور بدبخت بسبب دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہی اور میت کلام حقیقیہ کرتا ہی اگرچہ روح نکل جاتی ہے اللہ تعالی قادر ہے اسپر یہہ ایسا ہی ہے جیسے قبر میں زندہ کیا جاتا ہے سوال کے لیے ۰ ع ۰ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَھَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازیکو پس کھڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتھ ہو اوسکے یعنی بعد نماز کے پس بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جاوے جنازہ یعنی لوگوں کے کندھوں سے زمین پر رکھا جاوے یا قبر میں نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے ف یعنی جب جنازہ گھر میں سے نکلے تو دیکھکر کھڑے ہو جاؤ واسطے تکریم میت او تعظیم ایمان اوسکی کے یا بسبب ہول موت کے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اسوقت بے پروا نہونا چاہیے بلکہ بیقرار ہوکر اور ڈرکر اوٹھ کھڑا رہے اور جب تک رکھا نہ جاوے زمین پر بیٹھے نہیں بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جب ارادہ کرے جنازیکے ساتھ جانیکا تو اوٹھ کھڑے رہنا مکروہ ہے اکثروں کے نزدیک اور بعضوں نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہے چاہے بیٹھا رہے اور بعضوں نے کہا دونوں مستحب ہیں اور کہا جمہور نے کہ یہہ حدیثیں منسوخ ہیں ساتھ حدیث حضرت علی رض کے کہ آگے آتی ہے ۰ ع ۰ **وعن** جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَۃٌ فَقَامَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَہٗ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا یَھُوْدِیَّۃٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اوٹھ کھڑے ہوئے اوسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ اونکے پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے یہہ ہی جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم او تعظیم ایمان کے لیے اوٹھیں پس فرمایا حضرت نے تحقیق موت جائے گھبراہٹ اور ڈر کی ہے پس جب دیکھو جنازہ اوٹھ کھڑے ہو یعنی اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے **وعن** عَلِیٍّ رض قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا یَعْنِیْ فِی الْجَنَازَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ مَالِکٍ وَاَبِیْ دَاؤدَ قَامَ فِی الْجَنَازَۃِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم

یعنی پہیچ دیکھو جنازے کو نقل کی یہہ مسلم نے اور پہیچ روایت مالک کے اور ابی داؤد کے یہہ ہے کہ کھڑے ہوئے جنازے کے لیے پھر بیٹھے پیچھے اسکے
ف پہلی روایت کے دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ کھڑے ہوئے حضرت جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوئے اور جب گذر گیا
اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرت اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہوتے پھر بیٹھے رہتے اور نہ اوٹھتے
پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہوجانا ساتھہ فعل اخیر کے یعنی یہہ حکم پہلے تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونون معنی ہین اور دوسرے
معنی ظاہر ہین ع ح ۵ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتبع جنازۃ مسلم ایمانا واحتسابا
وکان معہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیہا
ثم رجع قبل ان تدفن فانہ یرجع بقیراط متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
جاوے ساتھہ جنازے مسلمان کے بسبب لانے ایمان کے یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے ساتھہ اوسکے یہانتک کہ نماز پڑھی
اوسپر اور فراغت ہووے دفن اوسکی سے پس تحقیق وہ پھرتا ہے اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند احد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر
پھر پھر جاوے پہلے دفن سے پس وہ پھرتا ہے ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین
حصہ کو اور یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے یعنی ڈھیر بڑا ع ۵ **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم
الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلی فصف بہم وکبر اربع تکبیرات متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہنچائی خبر نجاشی کے مرنے کی لوگون کو جسدن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھہ صحابہ کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی ساتھہ اونکے اور
تکبیرین کہین چار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول
دین نصاری پر تھا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہان گئے تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نے وہ خبر
بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑھی اوسکی جنازے کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت مین اس لیے
کہ فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اوسکے اور کہا ابن ہمام
نے کہ خلاصہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے نماز برابر ہے کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد
مین ہون انتہی اور بعضون نے کہا کہ نہین مکروہ ہے جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضون نے کہا ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور بعضون نے
کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہہ نکالتے ہین کہ نماز جنازے کی غائب پر جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک نہین جائز وہ کہتے ہین کہ احتمال ہے
کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرت کے آگیا ہو اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حائل تھے ہٹا دیے ہون اور حضرت
کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہے حضرت ابن عباس سے بغیر اسناد کے
کہ کہا ابن عباس نے کہ کھولا گیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا یہانتک کہ دیکھا اوسکو اور نماز پڑھی اوسپر ع ۵ ح **وعن** عبد الرحمن
بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسألناہ فقال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یکبرہا رواہ مسلم اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتے ہمارے
جنازون پر چار اور اونھون نے تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہمنے اونسے کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تھے آج پانچ
کیون کہین پس کہا اونھون نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتے نقل کی یہہ مسلم نے ف پانچ تکبیرین کہتے یعنی

کبھی کبھی پانچ ابتدا میں اجماع ہے سب علماء کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سے اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سے زیادہ بھی منقول ہین لیکن لکھا ہے علماء نے کہ آخر الامر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سواے چار کے جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کے قایل ہون تو کچھ ضرر اجماع مین نہین آتا ہے م ع **وعن** طلحة بن عبد الله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس على جنازة فقرأ فاتحة الكتاب فقال لتعلموا انها سنة رواه البخاري اور روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سے کہ کہا نماز پڑھی مینے پیچھے ابن عباس کے جنازے پر پس پڑھی سورۃ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی اور کہا پڑھی مینے سورۃ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہہ سنت ہے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کہا امام ابو حنیفہ نے کہ مراد سنت سے یہہ ہے کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑھی جاوے بمکان ثنا کو تو قایم ہوتی ہے مقام سنت کے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۃ فاتحہ مگر یہہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کے اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور موطا مین ہے کہ ابن عمر رضہ نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازے مین انتہی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہے پس مراد سنت سے اونکے نزدیک یہہ ہے کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین سے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی نہوئی ہ ع

وعن عوف بن مالك قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار وفي رواية وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت رواه مسلم اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی مینے دعا تھی حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اس سے یعنی تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کی اور اولی کی یعنی پاک کر گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتونکی اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سے جیسیکہ پاکیزہ کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر یعنی اوس عالم مین بہتر گھر اسکے سے یعنی اس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین یعنی ابتداً اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنی متحیر ہونے سے فرشتون کے جواب مین اور عذاب آگ سے کہا عوف نے کہ جب سنی یہہ دعا حضرت سے اوس میت کے لیے سنی تو رشک لیگیا مین یہانتک کہ آرزو کی مینے کہ ہوتا مین یہہ میت یعنی تو کہ حضرت میرے لیے یہہ دعا کرتے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** بی بی بہتر بی بی اسکی سے یعنی حور عین سے یا عورتون دنیا مین سے بھی لیکن یہ اشکال رہا کہ عورتین دنیا کی ہون گی جنت مین افضل حور عین سے بسبب نماز روزے اپنی کے جیسا کہ وارد ہوا ہے یہہ حدیثون مین اور فقہ مین لکھا ہے کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑھنا اور حضرت نے پکارکر پڑھی تعلیم کے لیے اور یہہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور بخاری نے لکھا ہے کہ دعائین جو میت کے لیے وارد ہوئی ہین سب سے یہہ صحیح تر ہے ۵ ع ۵

وعن ابي سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة لما توفي سعد بن ابي وقاص قالت ادخلوا به المسجد حتى اصلي عليه فانكر ذلك عليها فقالت والله لقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابني بيضاء في المسجد سهيل واخيه رواه مسلم اور روایت ہے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نے داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑھون مین اوپر اونکے پس انکار کیا گیا یہہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوپر دونوں بیٹوں بیضا کے مسجد میں یعنی سہیل اور بھائی اوسکے کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نام سہیل کی بھائی کا سہل تھا اور بیضا انکی ماں کا نام ہے
اور نماز جنازہ کی مسجد میں پڑھنی نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے بموجب اس حدیث کے کہ اس میں ذکر ہے
انکار کا حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نے اسواسطے کہ معمول نہ تھا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھیں چنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہ مقرر تھی کہ وہاں
نماز جنازہ پڑھتے تھے اور ابو داؤد میں منع کی حدیث بھی موجود ہے مضمون اوسکا یہہ ہے کہ جو کوئی پڑھے نماز جنازہ کی مسجد میں پس نہیں ثواب واسطے اوسکے
اور حضرت عائشہ نے جو یہہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نے نماز پڑھی تو یہہ بسبب عذر کے تھا کہ مینہہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت میں یہہ صریح آیا ہے
کہ حضرت معتکف تھے اسلیے مسجد میں پڑھی ۵ ع ح ۵ **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اوپر جنازہ ایک عورت کے کہ مر گئی تھی بیچ نفاس اپنی کے پس کھڑے ہوئے بیچ میں اوسکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** شافعی کہتے ہیں
کہ عورت کے کولوں کے سامنے کھڑا ہووے نماز پڑھنے کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے پس یہہ حدیث سند اونکی ہے بیچ حق نماز عورتوں کی اور دوسری بات اور حدیث
سے ثابت کی ہے اور ہماری مذہب میں یہہ ہے کہ کھڑا ہووے سامنے سینہ کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہہ حدیث منافی سینہ کے سامنے
کھڑے ہونیکی نہیں اس لیے کہ سینہ وسط ہے یعنی درمیان میں پڑا ہے اعضا کے اس لیے کہ اوپر اوسکے سر اور ہاتھ ہیں اور نیچے اوسکے پیٹ اور پاؤں اور
احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کے سامنے کھڑے ہوئے ہوں مائل طرف کولوں کے راوی نے بسبب نزدیکی بیچ دونو چیزوں کے آپس میں گمان
کیا کہ درمیان میں اوسکے سامنے کولوں کے کھڑے ہوئے اور شمنی نے کہا کہ روایت ہے ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی کہ کھڑا ہووے امام عورت کے کولوں کے سامنے
ح ع ح ۵ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا
آذَنْتُمُوْنِي قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس
سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اوسمیں رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہے یہہ عرض کیا صحابہ نے کہ آج کی
رات فرمایا پس کیوں نہ خبر کی تمنے مجھکو عرض کیا صحابہ نے کہ دفن کیا ہمنے اسکو بیچ اندھیری رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپکا پھر کھڑے ہوئے حضرت
پس صف باندھی ہمنے پیچھے حضرت کے پس نماز پڑھی اوسپر نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا ۵ ع ۵ **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ
فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّوْنِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا
ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک عورت تھی کالی جھاڑو دیتی تھی مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں یا تھا ایک جوان یعنی جھاڑو دیتا تھا پس نہ پایا اسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اوس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہاں گیا عرض کیا صحابہ نے کہ مر گیا یا مر گئی فرمایا
پس کیوں نہ خبر کی مجھکو یعنی تا نماز پڑھتا اوسکی کہا ابوہریرہ نے پس گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی یہہ خیال کیا کہ کیا ہے
اسلیے حضرت کو تکلیف دیں پس حقیقت میں تعظیم حضرت کی منظور تھی پس فرمایا بتلا دو مجھکو قبر اوسکی پس بتلائی اونکو پس نماز پڑھی اوسپر پھر فرمایا
تحقیق یہہ قبریں بھری ہوتی ہیں تاریکی سے مردوں پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہے قبروں کو واسطے مردوں کے بسبب نماز میری کے اوپر
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے **ف** یا تھا ایک جوان یہہ شک راوی ہے کہ عورت جھاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا

اور یہہ قبرین اونکی وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑہنا حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑہنی قبر پر جائز ہے یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ
مشروع ہی خواہ پہلے پڑہ چکا ہوں یا نہ پڑہ چکے ہوں اور ابراہیم نخعی اور ابوحنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلے نہ پڑہ چکی ہوں تو درست ہی اور اگر پڑہ چکی ہوں تو نہین درست لیکن
ابوحنیفہ کے نزدیک ایک شرط یہہ بھی ہے کہ اگر پھٹ نگیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پھٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نے اندازہ اسکا تین دن کا
کیا ہی کہ تین دن مین کسی کم کا ہو تو جانی کہ نہین پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ حدیثون مین جو نماز پڑہنا حضرت کا
قبرون پر آیا ہی خصوصیات حضرت کیسی ہے کہ حضرت قبرون کے نورانی ہونے کے لیے پڑہتے تھے اور کو مطلق نہین درست ہے ع ح ○ **وعن**
كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهٗ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ
مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا
اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کیسے کہ نقل کی عبداللہ ابن عباس سے یہہ کہ مرا اونکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین
کہ نام ہین دو مکانون کا ہی قریب مکہ کے پس کہا ابن عباس نے اے کریب دیکھہ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کے لیے کہا کریب نے پھر نکلا مین پس ناگہان
لوگ بہت جمع ہو گئے تھے اوسکے لیے پس خبر دی مینے اونکو پھر کہا کیا کہتا ہے تو یعنی گمان کرتا ہے کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباس نے
کہ نکالو جنازے کو پس تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس کھڑے ہین جنازے پر اوسکے چالیس آدمی
کہ نہ شریک کرتے ہون ساتھہ اللہ کے کسیکو مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ شفاعت اونکی میت کے حق مین نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا
فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑہے اوسپر ایک جماعت مسلمانونسے
کہ پہنچین سو کو شفاعت کرین واسطے اوسکے مگر کہ قبول کیجاتی ہے شفاعت اونکی میت کے حق مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پہلی حدیث مین
چالیس آدمی فرمائی اور اسمین سو ظاہر یہہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونیکی فضیلت اوتری ہوگی پھر از راہ فضل و کرم کے اپنے بندون کے حال پر چالیس کے
جمع ہونیکی بھی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہے کہ مراد دونون عددون سے کثرت ہووے نہ عدد خاص ع ○ **وعن** اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ
فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ
عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي
الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذری صحابہ ایک جنازے پر پس
تعریف کی اوسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذری ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی تمنے اوسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اوسکے لیے
بہشت اور یہہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنے برائی کا پس واجب ہوئی اوسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور
ایک روایت مین ہے کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونی اوس چیز کی
کہ تعریف کی اوسپر یا اگر مراد حالت تعریف ہے اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہوئی برائی کی کہ ذکر کی یا اگر مراد اوس حالت پر اور کہا مظہر نے
کہ یہہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کی حق مین کہ گواہی دین اوسکے حق مین ایک جماعت ساتھہ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہے شخص پہلے کے لیے

اور نہ خوف ہو دوزخ کا دوسرے کو سبب اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہونے جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہو اونکو اللہ تعالی
نے اسپر اور کہا نہیں ہے غرض اس سے ذکر کرنا کسیکو ساتھ بھلائی اور برائی کے واجب نہیں کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہہ علامت ہے اونکی جنتی اور دوزخی ہونیکی
اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختوں اور متقیوں کا ہے کہ وہ بغیر اغراض نفسانیہ کے کہتے ہیں وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہے والا اگر کوئی
فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کرے یا ایک نیکبخت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہیں اور تم گواہ اللہ کے ہو یہہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی کہ اکثر
آدمی جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اللہ تعالی لوگوں سے کہواتا ہے پس کہنا اونکا علامت واقع میں ہونیکی ہے اور یہہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ کہیں صحابہ اور
مومن بیچ حق ایک شخص کے کہ یہہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہے تو یوں ہی ہوتا ہے جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہے نہیں ہوتا دوزخی بسبب کہنے اونکی کے
اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہے اونکے کہنے سے جنتی نہیں ہو جاتا کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ نہیں جائز ہے کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی
کہنا اگرچہ گواہی دیں اوسکی لیے جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اوسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ بھلائی کی اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا
اوسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ برائی کے ۰ ع ۰ ح ۰ **وعن** عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ
اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے حضرت عمر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دیں واسطے اوسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اوسکو
اللہ بہشت میں کہا ہم نے اور اگر تین شخص گواہی دیں یعنی تو بھی داخل کریگا بہشت میں فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دیں تو بھی داخل کریگا کہا ہم نے اور اگر دو گواہی دیں فرمایا
اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہم نے اون سے حال ایک کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** داخل کریگا جنت میں یعنی بسبب فضل اپنی کے اور بھلائی اوسکی کے
اور کبھی یہہ بھی ہوتا ہے کہ بخش دیتا ہے اللہ تعالی گناہ اوسکے اور داخل کرتا ہے اوسکو جنت میں واسطے سچ کرنے گمان مومنوں کے بیچ ہونے اوسکے
صالح چنانچہ اسیلیے کہا گیا ہے السنة الخلق اقلام الحق یعنی زبانیں خلق کی قلم حق کی ہیں ع ۰ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردوں کو اس لیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ جزا اوس چیز کے کہ آگے بھیجی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** نہ برا کہو یعنی لعن طعن
اور گالیاں وغیرہ ندو مردوں کو اگرچہ ہوں فاجر و کافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضایقہ نہیں مانند فرعون و ابو جہل اور ابو لہب کے اس لیے
کہ جیسا اونہوں نے کیا اوسکا بدلا پایا اگر نیککار تھے ثواب ملا اونکو برا کہنا سچا ہے اور اگر بدکار تھے شاید کہ اللہ تعالی نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہیں اونکو برا کہنے
کیا فائدہ ۰ ع ۰ ح ۰ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ
اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ
بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے
دو شخصوں کو شہداء احد میں سے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون ہے کہ انمیں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے
حضرت کی طرف ایک کے اون میں سے آگے کرتے اوسکو قبر میں یعنی جانب قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونیکے اور فرماتے تھے میں گواہی
دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہہ راہ خدا میں مارے گیے ہیں اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے اونکی کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی اونپر اور
نہ نہلائے گئے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کپڑے کی وہاں قلت تھی واسطے ضرورت کے ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا شہداء کے لیے نہ غسل ہے نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہے سب اماموں کا اور نماز نہ پڑھنے میں اختلاف ہے امام شافعی

کہتے ہیں کہ نہ پڑھو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ پڑھے سند اونکی بہت حدیثیں ہیں ۵ ح ۵ **وعن جابر بن سمرة** قال اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے او سپر اوس وقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد حضرت کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یہہ اوس وقت سوار ہوئے اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتے ہیں تو سوار ہونا مناسب نہیں اور پھر تو ہوئے سوار ہوئے پس اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ پھرتے ہوئے سوار ہونا مکروہ نہیں ۵ ع ۵ ح ۵

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن المغيرة بن شعبة** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے کے اور آگے اوسکے اور دائیں اوسکے اور بائیں اوسکے پاس پاس اوسکے اور کچا بچا نماز پڑہی جاوے اوسپر اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ اوسکی کے ساتھ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہوویں دونوں مسلمان نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی یون ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جسطرف چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازے کی پڑہی جاوے اوسپر اور مصابیح میں یہہ روایت مغیرہ بن زیاد سے ہے **ف** سوار چلے پیچھے جنازے کے یہہ تو محمول ہے عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادے کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہے اور آگے چلنا افضل ہے شافعی کے نزدیک اور داہنیں بائیں چلنا جائز ہے اور چاروں طرف چلنے میں افضل یہہ ہے کہ پاس سے تا مددگار رہے اوٹھانے میں جنازے کے اور کچا بچا جو نکل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک نماز جب اوسپر پڑہی آتی ہے کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونیکے مانند آواز کرنیکے یا حرکت کرنے عضو کے اور نہیں پڑہی جاوے اور امام احمد کے نزدیک نماز پڑہی جاوے اوسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہوا گرچہ وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نے کہ معتبر اسمیں یہہ ہے کہ اکثر اوسکا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنی اگر آدھی سے زیادہ نکلا اور حرکت کرتا ہو نماز پڑہی جاوے اور کم میں نہیں اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ کے الخ مستحب ہے ہمارے نزدیک بعد تکبیر اولی کے پڑہے سبحانک اللہم و بحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑہے جو کہ التحیات میں پڑہتے ہیں اور بعد تیسری تکبیر کے پڑہے اللہم اغفر لحینا آخر تک اور لڑکے کے جنازے پر پڑہے اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت میں بجای سقط کے لفظ طفل کا واقع ہوا ہے ظاہر مراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہو والا لڑکے پر نماز پڑہنے میں کیا کلام ہے اور مصابیح میں مغیرہ بن زیاد ہی لکھا ہے علماء نے کہ یہہ تحریف ہے معلوم نہیں کہ کیونکر یہہ تحریف واقع ہوئی اسلیے کہ پایا نہیں گیا ہے مغیرہ بن زیاد اصلا نہ صحابہ میں اور نہ تابعین میں اور یہہ حدیث روایت کی گئی ہے مغیرہ بن شعبہ سے ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن الزهري** عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی سالم سے اور اسنے اپنے باپ سے نقل کی یعنی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا عبداللہ نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر اور عمر کو چلتے تھے آگے جنازے کے نقل کی یہہ احمد و ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث گویا جانتے ہیں اس حدیث کو مرسل **ف** یہہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہے کہ اونکے نزدیک آگے چلنا

افضل ہے اور امام ابو حنیفہ نے حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہی کہ پیچھے چلنا افضل ہے اور پیچھے چلنے مین فائدہ یہہ ہی کہ عبرت پکڑتے ہین لوگ جنازیکو
دیکھکر اور مستعد ہوتے ہین کندھا دینے کے لیے اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنیوالون کے ہین اور مکروہ ہی جنازیکے ساتھ چلنے والیکو
کلام کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دل مین اور اہل حدیث اس حدیث کو مرسل جانتے ہین کہ راوی اسکا زہری ہے
یا سالم کہ تابعین سے ہین اور واقع مین یہہ حدیث مرفوع ہے کہ ابن عمر سے ہی اور وہ صحابی ہین ۵ ع ح ۵ **وعن** عبد اللہ بن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع لیس معہا من تقدمہا رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ قال الترمذی وابو ماجد
الراوی رجل مجہول اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچھے اسکے
چلین اور نہین تابع کہ وہ پیچھے لوگون کے رہے نہین ہوتا ساتھ اوسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اوس سے یعنی ثواب ہمراہی کا نہین پاتا روایت کی یہہ
ترمذی وابو داود وابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجد راوی مرد مجہول ہے **ف** حدیث موید ہی ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازیکے
افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہے کہ وہ بیان جواز کے لیے کرتے ہون اور ابو ماجد کا بھی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا
نہین ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظم رح سے پیچھے ہے اسکا مجہول ہونا مضر نہین اس لیے کہ اون تک راوی اچھے ہین ۵ ع ۵ **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازۃ وحملہا ثلث مرار فقد قضی ما علیہ من حقہا رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وقد روی فی شرح السنۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمل جنازۃ سعد بن
معاذ بین العمودین اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہووے جنازہ کے اور اوٹھاوے
اوسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اوسکا کہ اوسپر تھا روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ مین
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازیکے **ف** تین بار یعنی مدد کرے اوٹھانے والون جنازیکی کہ
مین پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اوٹھاوے تھوڑی دور راہ مین اسطرح کہ تین بار اور ادا کیا حق اوسکا یعنی مومن کا جو مومن پر حق ہی کہ ساتھ
جنازیکے جاوے اور مددگار رہے اوٹھانے مین وہ حق اسطرح اوٹھانے مین ادا ہوجاتا ہی نہ یہہ کہ اور حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کے ادا
ہوجاتے ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازیکے یہہ مذہب شافعی ہے کہ اوٹھاوین جنازیکو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک آگے جنازیکے درمیان دونون
لکڑیون کے یعنی دونون ڈنڈون کے اور دو آدمی پیچھے اوسکے ہر ایک اون دونون مین ہو رکھے لکڑی کندھے پر یہہ بات وقت اوٹھانے جنازیکے
کہے پھر مضائقہ نہین اسکا کہ مدد کرے اوسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور افضل نزدیک ابوحنیفہ کے تربع ہے یعنی اوٹھاوین اوسکو چار آدمی
اور رکھین لکڑیان اوسکی کندھون پر روایت کیا گیا ہے یہہ ابن مسعود سے اور احتمال ہے کہ اوٹھانا تین آدمیون کا جو روایت کیا گیا یہہ کسی وقت
خاص مین کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کے یا قلت اوٹھانیوالون کے ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملئکۃ اللہ علی اقدامہم وانتم علی ظہور الدواب رواہ
الترمذی وابن ماجۃ وروی ابو داود نحوہ قال الترمذی وقد روی عن ثوبان موقوفا روایت ہی ثوبان سے کہ کہا
نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازیکے پس دیکھا لوگون کو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اپنے قدمون پر ہین
اور تم اوپر پیٹھ جانورون کے ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داود نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت
کی گئی ہے یہہ ثوبان سے موقوف **ف** اوپر ایک حدیث مین گذرا ہے کہ سوار پیچھے جنازیکے چلے اور اس سے مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم

ہوتا ہو پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہہ ہے کہ وہ معذور کے حق میں ہو کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھ اور عذر رکھتا ہو تو اوسکو پیچھے جنازے کے
سوار ہوکر چلنا جائز ہے اور یہہ غیر معذور کے حق میں ہو اس لیے روایات فقہیہ میں آیا ہے کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہے بلا کراہت اور موقوف
یعنی یہہ قول ثوبان کا ہو حضرت کی حدیث نہیں لیکن یہہ بیچ معنی مرفوع کے ہے اس لیے کہ بغیر سننے کے حضرت سے وہ نہیں یہی خبر دی سکتے ع ح ۵
وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ
اور روایت ہو ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی جنازے پر سورہ فاتحہ روایت کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف**
یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازے میں پڑہتے جیسا کہ حدیث ابن عباس کی میں گذرا یا جنازے پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑہی ہو
واللہ اعلم اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکی قوی نہیں اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہو منکر الحدیث ہو جو کچھ کہ اس میں ثابت ہوا قول ابن عباس ہی
کا ہو کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہو یعنی نماز جنازے میں اور لکھا ہے علمانے کہ یہہ قول صریح نہیں ہے بیچ رفع کے یعنی اس قول سے یہہ نہیں ثابت
ہوتا کہ حضرت نے سورہ فاتحہ پڑہی ع ح ۵ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی المیت
فاخلصوا لہ الدعاء رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جسوقت کہ
پڑہو تم نماز میت پر پس خالص کرو اوسکے لیے دعا یعنی کسیکے دکھانے سنانے کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے
دعا کرو نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال
اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی
الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ رواہ احمد وابوداؤد
والترمذی وابن ماجۃ ورواہ النسائی عن ابراھیم الاشھلی عن ابیہ وانتھت روایتہ عند قولہ وانثانا
وفی روایۃ ابی داؤد فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام وفی اخرہ ولاتضلنا بعدہ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑہتے نماز جنازے پر فرماتے یا الٰہی بخشش کر واسطے زندوں ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے
اور حاضر ہمارے کو اور غائب ہمارے کو اور چھوٹوں ہمارے کو اور بڑوں ہمارے کو اور مردوں ہمارے کو اور عورتوں ہماری کے یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکہے
تو ہم میں سے پس زندہ رکہ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم میں سے پس مار اوسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکہ ہمکو ثواب اوسکے سے یعنی ثواب کہ
بسبب مصیبت اوسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہے اوس سے محروم نکر اور نہ فتنے میں ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ اون نے نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت اوسکی لفظ انثانا تک
اور بیچ روایت ابی داؤد کے پس زندہ رکہ اوسکو ایمان پر اور مار اوسکو اسلام پر اور آخر میں اوسکے یہہ ہو اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے **وعن**
واثلۃ ابن الاسقع قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللھم ان
فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحق اللھم اغفر لہ
وارحمہ انک انت الغفور الرحیم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا نماز پڑہی ساتھ ہمارے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانوں میں سے پس سنا میں حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہو
یعنی اس لیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور چنگل پناہ دینیوالے ہے ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینیوالا ہے پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے یعنی عذاب

اوسکے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے کہ جو عہد اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے اور تو صاحب حق کا ہے کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہے یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے روایت کی یہہ ابوداؤد وابن ماجہ نے **ف** لفظ حبل کے کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہین اور اخیر کو لکھا ہے کہ ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ وہ تعلق پکڑنیوالا اور چنگل مارنیوالا ساتھ قرآن کے تھا پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہے جیسیکہ اس آیت مین واعتصموا بحبل اللہ یعنی چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جوار سے امان ہے اور اضافت اس مین بیانیہ ہے یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اوسکے باعث ہوتا ہے امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیر ذلک کا ع ہ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیاں اپنے مردون کی اور بند رہو ذکر کرنے برائیون اونکی سے روایت کی یہہ ابوداؤد و ترمذی نے **ف** یاد کرو نیکیاں اپنے موتی کی اس لیے کہ وقت ذکر کرنے صالحین کے اوترتی ہے رحمت اور یہہ امر استحباب کے لیے ہے اور بند رہو ذکر کرنے برائیون اونکی سے یہہ امر وجوب کے لیے ہے یعنی واجب ہے کہ برائی اونکی نہ ذکر کرو کہا ہے حجۃ الاسلام نے کہ غیبت میت کی اشد ہے غیبت زندہ سے اس لیے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہے دنیا مین بخلاف میت کہ کہ اوس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکھا ہے کہ کہا علما نے کہ جب دیکھے نہلانیوالا میت مین کوئی اچھی چیز مانند روشن ہونے چہرہ اوسکی کے اور خوشبو آنے کی اوس مین ہے تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور اگر دیکھے اوس مین بری چیز مثلاً بو آتی ہو اوس مین سے یا کالا ہو جاوے منہ یا بدن یا بدل جاوے صورت اوسکی تو حرام ہے بیان کرنا اوسکا ع ح ہ **وعن** نَافِعٍ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَاْسِهٖ ثُمَّ جَاؤُا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ نَحْوَهُ مَعَ زِيَادَةٍ وَفِيْهِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْاَةِ اور روایت ہے نافع سے کہ کنیت اوسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑھی مینے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے ایک شخص کے یعنی عبداللہ بن عمر کے پس کھڑے ہوئے مقابل سر اوسکی کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سے پس کہا اے ابا حمزہ کہ کنیت ہے انس کی نماز پڑھ اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اوسکے علا بن زیاد نے کہ اسطرح سے دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے جنازے پر یعنی عورت کے جنازے پر بیچ جگہہ کھڑے ہونے تیری کے اوس عورت سے اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیری کے مرد سے یعنی حضرت کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوں جنازہ مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل درمیان کے کہا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اسکے ساتھ زیادتی کے اور اوس مین ہے کہ پس کھڑے ہوتے نزدیک کولے عورت کے **ف** اس مین جو اختلاف کیا ہے اماموں نے مذکور اوسکا پہلی فصل مین ہو چکا ہے جو چاہے وہان سے دیکھ لے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ ابْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَيْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹھے ہوئے قادسیہ مین پس گذارا گیا اونپر ایک جنازہ

پس کھڑے ہوگئے دونون پھر کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ زمینداروں سے ہے یعنی ذمیون سے ہے پس کہا دونون صحابیون نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا اون پاس جنازہ پس کھڑے ہوئے پس کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ یہودیکا ہے فرمایا کیا نہین ہے یہہ جاندار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** قادسیہ نام ہے ایک جگہ کا کہ پندرہ کوس ہے کوفہ سے اور ذمیون سے یعنی زمینداروں سے مراد ذمی ہین انکو زمیندار کہا بسبب رزالت اور کم رتبہ ہونے اونکی کے یا بسبب اسکے کہ مسلمانون نے مقرر کیا اونکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہین ہے جاندار کہ ساتھ موت اسکی کے ڈر ہی اور عبرت پکڑی حاصل یہہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہے اس لیے اوٹھہ کھڑا ہوا ہین اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ منسوخ ہوا اوٹھہ کھڑا ہونا ساتھہ روایت حضرت علی رضی کی پس شاید کہ ان دو صحابیون کو علم منسوخ ہونیکا نہوا ہو ۵ ع **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لَهُ إِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِي لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عبادۃ بن صامت سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جاتے ساتھہ جنازے کے بیٹھتے یہان تک کہ رکھا جاتا قبر مین پس دوبرو آیا حضرت کے ایک عالم یہودیون مین سے پس کہا اوسنے حضرت کو کہ تحقیق ہم اسیطرح سے کرتے ہین ای محمد یعنی کھڑے رہتے ہین یہانتک کہ رکھا جاتا ہے مردہ قبر مین کہا راوی نے پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکے کھڑے نرہتے دفن کرنے تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیون کی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہے حدیث کا نہین قوی **وعن** عَلِيٍّ رضی قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے علی رضی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھہ کھڑے ہوجانے کے وقت دیکھنے جنازے کے پھر بیٹھے پیچھے اسکے اور فرمایا ہمکو ساتھہ بیٹھنے کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکروہ ہے کھڑے ہوجانا بعد اسکے ۵ ع **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی رضی اور ابن عباس رضی پر پس کھڑے ہوئے حسن اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس پھر کہا حسن نے کیا نہین کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے جنازہ یہودی کی کہا ابن عباس نے ہان کھڑے ہوئے پھر بیٹھے نقل کی یہہ نسائی نے **ف** یعنی پہلے اصطلاح تھا کہ حضرت جنازے کو دیکھکر اوٹھہ کھڑے رہتے بعد ازان بیٹھے رہتے اور نہ اوٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن رضی کو منسوخ ہونا نہ پہنچا ہوگا اس لیے انکار کیا ۵ ع **وعن** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جعفر بن محمد سے یعنی جعفر صادق سے کہ نقل کی انہے باپ سے یعنی محمد باقر سے یہہ کہ حسن بن علی رضی تھے بیٹھے ہوئے پس گذارا گیا اونپر جنازہ پس کھڑے ہوئے لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہین پہنچا تھا یہان تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسن نے سوا اسکے نہین کہ گذارا گیا جنازہ یہودی کا اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کے بیٹھے ہوئے اور مکروہ جانا یہہ کہ بلند ہو سر او نکے سے جنازہ یہودیکا پس کھڑے ہوئے نقل کی یہہ نسائی نے **ف** یعنی حضرت کہ بسبب دیکھنے جنازہ

یہودی کے کھڑے ہوئے تھے سبب یہ تھا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہو یہہ انکار کیا حضرت حسن نے لوگون کے کھڑے ہونے پر جنازہ کو
لیے برعکس پہلے انکار کی کہ ابن عباس پر کیا تھا سبب کھڑے ہونیکے پس شاید کہ یہہ پیچھے ہوا اوس قضیہ کے کہ بعد تلاش و تحقیق کے یہہ ثابت
ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے کبھی بسبب فرشتونکے کھڑے ہوتے اور کبھی واسطے بزرگی ملائکہ
کے اور کبھی واسطے ناخوش رکھنے اسکے کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہہ حدیث منقطع ہے اس لیے کہ امام محمد باقر نہین تھے حضرت حسن کے
زمانہ مین ۵ ع ۵ ح ۰ **وعن** ابي موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مرت بك جنازة يهودي او نصراني
او مسلم فقوموا لها فلستم لها تقومون انما تقومون لمن معها من الملائكة رواه احمد اور روایت ہے ابی موسی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گذرے تجھ پر جنازہ یہودیکا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کھڑے ہو جاؤ اوسکے لیے پس نہین تم اوسکے لیے
کھڑے ہوتے سوا اسکے نہین کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے اونکے کہ ساتھ جنازہ کے ہین یعنی فرشتے نقل کی یہہ احمد نے **ف** سبب کھڑے ہونیکے
مختلف تھے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث مین ہو چکا ہے اور یہہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا ۵ **وعن** مالك
بن هبيرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يموت فيصلي عليه ثلثة صفوف من المسلمين
الا اوجب وكان مالك اذا استقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف لهذا الحديث رواه ابوداود وفي رواية الترمذي
قال كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى عليه ثلثة صفوف اوجب وروى ابن ماجة نحوه اور روایت ہے مالک بن ہبیرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھین نماز اوسپر تین صفین مسلمانون کی مگر کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اوسکو لیے پس تھے مالک
جسوقت کہ کم جانتے آدمیونکو تقسیم کرتے اونکو تین صفین بموجب اس حدیث کے نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے کہ کہا راوی نے
تھے مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑھتے جنازے پر یعنی ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا پس کم جانتے لوگون کو اوسپر کرتے لوگون کو تین حصے یعنی تین صفین
پھر کہتے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑھین تین صفین واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے
ف واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو مسلہ ہے عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہہ کہ اعتقاد کرے کہ نہین ہے واجب اللہ پر کچھ اور یہان فرمایا کہ واجب کرتا ہے
اللہ تعالی بہشت کو پس دونون باتون مین منافاۃ ہوئی جواب یہہ کہ یہہ واجب کرنا از راہ فضل اور وعدہ اوسکی کی ہے پس یہہ واجب لغیرہ ہوا اور منع جو ہے
واجب لذاتہ ہے نہ یہہ اور کہا ابن ملک نے لکھا ہے کہ نماز جنازہ مین سب صفون سے افضل پچھلی صف ہے واسطے تواضع کی اور سوا جنازے کی اور نمازون مین اول کی
صف افضل ہے اور نہ دعا کرے میت کے لیے بعد نماز جنازے کے اس لیے کہ یہہ مشابہ ہوتا ہے ساتھ زیادتی کی نماز جنازہ مین ۵ ح ۵ ع ۵ **وعن**
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة على الجنازة اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها الى الاسلام
وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئنا شفعاء فاغفر له رواه ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازہ مین یہہ دعا یا الہی تو پروردگار اسکا ہے تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کی اسکو طرف اسلام کے اور تو نے قبض کی روح
اسکی اور تو دانا ہے ساتھ باطن اسکی کے اور ظاہر اسکی کے اور آئے ہین ہم شفاعت کرنیوالے پس بخش اسکو نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** سعيد بن المسيب
قال صليت وراء ابي هريرة على صبي لم يعمل خطيئة قط فسمعته يقول اللهم اعذه من عذاب القبر رواه مالك اور روایت ہے
سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑھی مینے پیچھے ابی ہریرہ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اوس نے کوئی گناہ ہرگز پس سنا مینے ابو ہریرہ کو کہ کہتے تھے یعنی نماز مین

یا الٰہی پناہ دیو اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہہ مالک نے ف کہا ابن حجر نے کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط اعتقاد کا شفقہ بر اللہ تعالیٰ ہی کی ہے یہہ کہ نہیں متصوّر ہے غیر اللہ مین کرنا گناہ کا انتہی او پناہ دی عذاب قبر سے کہا ہی بعض علما نے کہ نہیں مراد ہی ساتھہ عذاب قبر کے یہان عقوبت او سوال بلکہ مراد ہو دلا رنج سبب غم و حسرت او وحشت او ضغطہ کے اور یہہ سبکو ہو گا لڑکونکو و غیر لڑکونکو کذا ذکرہ السیوطی او علمانے اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونے لڑکون کے قبر مین صحیح یہ ہے کہ نہیں ہوتا اس لیے کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو مخالف ہی قاعدہ شرع کے واللہ اعلم ع ح ہ **وعن** البخاري تعليقاً قال يقرء الحسن على الطفل فاتحة الكتاب يقول اللهم اجعله لنا سلفاً و فرطاً و ذخراً و اجراً اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بلا سند کے کہا پڑھتے تھے حسن بصری اوپر جنازہ کے لڑکے کے سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کے جگہہ سبحانک اللہم کے اور کہتے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب ف سلف وہ مال ہے کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے آگے جا کر سرانجام آب و دانہ وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہان مراد دونون سے یہہ ہے کہ یہہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے اور ذخیرہ مال کہ ذخیرہ کریں تا وقت حاجت کے کام آوے ع ح ہ **وعن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل رواه الترمذي وابن ماجة الا انه لم يذكر ولا يورث اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور نہ وارث ہو سکیگا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اوسکا یہانتک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے یعنی جبتک کہ نظاہر ہوئی نشانی زندگی کی جیسیکہ اوپر گذرا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا ولا یورث **وعن** ابي مسعود الانصاري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقوم الامام فوق شيء والناس خلفه يعني اسفل منه رواه الدارقطني في المجتبى في كتاب الجنائز اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کھڑا ہو امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے اوسکے ہون یعنی نیچے اوس سے ہون روایت کی یہہ دارقطنی نے مجتبی مین بیچ کتاب جنائز کے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہوا اور لوگ اونچے تو بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ حکم سب نمازون مین ہے خصوصیت نماز جنازے کی نہیں اور لفظ حدیث بھی مخصوص نہیں لیکن حمل اوسپر کر کے اس باب مین لائے ہین گو کہ ورود حدیث کا اوسمین تھا شاید لوگونکو عادت ہو کہ نماز جنازے مین اسطرح تو ہون پس منع کیے گئے اوس سے واللہ اعلم ح ع ہ

باب دفن المیت

باب ہے بیچ بیان دفن کرنے مردون کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عامر بن سعد بن ابي وقاص ان سعد بن ابي وقاص قال في مرضه الذي هلك فيه الحدوا لي لحدا و انصبوا على اللبن نصبا كما صنع برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا بیچ اوس مرض اپنے کے کہ وفات ہوئی اوسمین بنا و میرے دفن کو لیے لحد اور کھڑی کرو مجہپر کچی اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نے ف لحد کہتے ہین اوسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کا داک کرتے ہین جسکو یہان بغلی قبر کہتے ہین او اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہی مگر کہ ہو ضرورت یعنی زمین نرم ہو اور خوف ڈھہ جانیکا ہو تو شق کرے یعنی جیسے یہان قبرین بنتی ہین اور کھڑی کرو مجہپر کچی اینٹین یعنی اینٹون سے اوس کاواک کو بند کر دینا اور لکھا ہے علمانے کہ حضرت کی قبر کا کاواک نو اینٹون سے بند ہوا تھا ع ہ **وعن** ابن عباس قال جعل في قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قطيفة حمراء رواه مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کملی سرخ روایت کی یہہ مسلم نے ف شقران جیلا آنحضرت کے نے اوس کملی کو بغیر کہے صحابہ کے قبر مین رکھہ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا

یعنی کہ نہ استعمال کرے اوسکو کوئی پیچھے حضرت کے اور کہا بعض عالمون نے کہ یہہ رکھنا اوسکا خصائص آنحضرت ﷺ کے سے تھا اور کہا بعضے عالمون نے
کہ جھگڑے حضرت علی اور حضرت عباس شقران سے بسبب رکھنے اوسکی کے قبر مین اور کہا ابن عبدالبر نے کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالے گئے قبر مین سے
پہلے ڈالنے مٹی کے اور علما نے مکروہ کہا ہے کپڑا اچھا نا مردہ کے نیچے اس لیے کہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہے ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** سفیان
التمار انہ رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما رواہ البخاری اور روایت ہے سفیان کھجور بیچنے والے سے یہہ کہ دیکھی اونے
قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور احمد نے دلیل پکڑی ہے ساتھ
اس حدیث کے اور اور حدیثون صحیحہ کے اسپر کہ بطور کوہان کے بنانا قبر کا افضل ہے مسطح بنانے سے اور امام شافعی نے کہا مسطح افضل ہے ح
وعن ابی الھیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی الہیاج اسدی تابعی سے کہ کہا فرمایا مجھکو حضرت علی نے
کیا نہ بھیجون مین تجھکو اوپر اوس کام کے کہ بھیجا مجھکو اوسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دے اوسکو اور نہ
کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ہے علما نے کہ تصویر رکھنی حرام ہے اور مٹانا اوسکا واجب ہے اور نہین جائز ہے بیٹھنا
روبرو اوسکے اور برابر کر دے یعنی پست کر دے ایسی کہ قریب زمین کی ہو اسقدر کہ نمود اوسکی باقی رہے کہ مقدار اوسکی بقدر بالشت کے ہے جو کہ سنت ہے اور ازہار مین
لکھا ہے کہ کہا علما نے کہ مستحب ہے یہہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے زیادہ اس سے اور مستحب ہے ڈھا دینا زیادہ کا ع ۵ ح ۵ **وعن** جابر
قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنی قبر کے سے اور عمارت بنانے سے قبر پر بیٹھنے سے قبر پر روایت کی مسلم نے **ف**
لکھا ہے ازہار مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہے اور یہہ بھی دونون صورتون کو شامل ہے خواہ چنائی اس سے کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے
اور عمارت بنانی قبر پر درست نہین اور واجب ہے ڈھا دینا اوسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا تورپشتی نے کہ بنا محتمل ہے دونو چیزون کو خواہ قبر پر مکان
پتھر وغیرہ سے بناوے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونون ہین کیونکہ کچھ فائدہ نہین پھر کہا تورپشتی نے کہ اسکی منع ہونیکا یہہ بھی سبب ہے کہ یہہ
فعل جاہلیت کا ہے یعنی پیچھے کافر کہ سایہ کرتے تھے میت پر برس دن تک اور قبر پر بیٹھنے سے اسلیے منع فرمایا کہ یہہ منافی ہے اکرام مومن کے
اسمین حقیر جاننا اوسکا لازم آتا ہے اور بعضون نے کہا بیٹھنے سے یہہ مراد ہے کہ غم کے مارے قبر ہی پر بیٹھا رہے جیسے یہان بعضے آدمی فقیر
ہو بیٹھتے ہین قبر پر اس سے منع فرمایا ع ۵ **وعن** ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی
القبور ولا تصلوا الیہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبرون پر اور نہ نماز پڑھو
طرف قبرون کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ابن ہمام نے ذخیرہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اوسکو پس یہہ جو لوگ کرتے ہین کہ جب کوئی اقربا
مین سے ایک جا نئی دفن کیا جاتا ہے اور اوسکے گرد اور مردے مدفون ہوتی ہین تو اونکو روندتے ہوئے اپنی قرابتی کی قبر پاس پہنچتے ہین یہہ مکروہ ہے اور نہین مکروہ
روندنا قبر کا حاجت کے سبب یعنی قبر کھودنیکے لیے یا دفن کرنیکے لیے قبرون پر پاؤن رکھکر جانا جائز ہے اور مستحب ہے کہ ننگی پاؤن قبرون مین جاوے
کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ کرنا اوسپر اور استنجا کرنا پاس اوسکے نہایت مکروہ ہے اور مکروہ ہے ہر چیز کہ نہین معہود یعنی نہین
ثابت سنت سے اور معہود سنت سے نہین ہے مگر زیارت اوسکی اور دعا کرنی پاس اوسکے کھڑے ہو کر جیسے کہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کی طرف بقیع
کے السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم [illegible] ولکم العافیۃ اور نہ نماز پڑھے طرف قبر کے اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والے کے

پڑھتا ہو تو صریح کفر ہو والا مکروہ تحریمی ہو اور یہی حکم ہو جنازہ رکھا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کراہت اوسمین زیادہ ہو اور اسمین اہل ...
باندھ کر جنازہ کی کعبہ کے پاس رکھدیتے ہین اور پھر اوسکی طرف نماز پڑھتے ہین ع ۰ اگر کوئی سکے کہ ملا علی قاری نے ...
اور دعا اسے معلوم ہوا کہ قرات قرآن کی بھی قبر پر سنت نہین اور مکروہ ہو باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہوتا ہے
اونکون نے بھی وہ حدیثین تیسری فصل مین بیچ شرح حدیث ابن عمر کے نقل کی ہین جواب یہہ کہ قرات قرآن کی اصل ہو دعا مین سلیے کہ وہ بھی دعا ہو سیا
پس وہ مکروہ نہین ہو ۰ مولانا ۰ **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ
ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ
یہہ کہ بیٹھے ایک تمہارا انگارے پر کہ جلاوے کپڑے اوسکے پس پہنچے انگارا طرف بدن اوسکی کے بہتر ہو واسطے اوسکے اس سے کہ بیٹھ جاوے قبر پر نقل کی یہ
مسلم نے **ف** یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑے کو جلا کر جلد تک پہنچ جاوے تو سہل ہو قبر پر بیٹھنے سے یعنی ضرر اسکا زیادہ ہو اوسکے ضرر
سے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ
لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا اَيُّهُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت
ہو عروہ بن زبیر سے کہ کہا تھے مدینہ مین دو شخص یعنی گورکن کہ ایک اونمین سے یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنی بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ
بن جراح نہ لحد کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنی جیسی یہان قبر بنتی ہو پس کہا صحابہ نے یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کے اسپر کہ جونسا اونمین سے
آوے پہلے کرے کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھودے حضرت کیلیے اور اگر شق والا پہلے آوے شق کھودے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس
لحد کی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد
افضل ہے لیکن شق بھی مشروع ہو اسلیے کہ اگر نامشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کاہیکو کھودا کرتے ح ۰ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود و نسائی
و ابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ احمد نے جریر بن عبداللہ سے **ف** علما نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہین لیکن ظاہر تر یہہ ہین کہ لحد واسطے ہمارے ہو یعنی جماعت
انبیاء کے اور شق جائز ہے واسطے غیر ہمارے کے ع ۰ **وعن** هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا
وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا اور روایت ہو ہشام بن عامر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دن احد کے کہ کھودو قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کرو دو کو اور تین کو
ایک قبر مین اور آگے کرو یعنی جانب قبلہ کے رکھو اوسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو اون مین قرآن روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود و نسائی نے
اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا ... جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہدا کا تو فرمایا کھودو قبرین
یہہ امر وجوب کیلیے ہو اور باقی استحباب کیلیے اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہو اسلیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہو میت درندون
سے اور کہا مظہر نے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سرا اونگلیون کی کنارہ قبر کے برابر ہون اور ایک قبر مین کئی کو
دفن کرنا وقت ضرورت کے درست ہو اور بے ضرورت نہین درست اور یہہ جو فرمایا ... ہو اوسکو آگے کرو تو اس مین اشارہ ہے

بہت تعظیم کرنا عالم اعمل کی زندگی مین بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہو ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہے پس جب جمع ہون کئی جنازے تو چاہیے علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑہے تو چاہیے سبکو ملکر ایک نماز پڑہ لے پھر آگے رکھنے مین چاہیے آگے پیچھے رکہے جانب قبلہ کے اور چاہیے طول مین کہڑا قطار باندہ کر اور افضل کے پاس کہڑا ہووے ع ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین پھوپی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کرین اونکو مقبرہ ہمارے مین پس پکارا پکارنیوالے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیرو تم شہیدون کو طرف جگہ شہید ہونے اونکی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہین **ف** جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ احد ہوئی اور بعضے مسلمان شہید ہوئے اور میرا باپ بھی شہیدون مین سے تھا لائی میری پھوپی میرے باپ کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان مین کہ بقیع تھا پس حضرت کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہان مارے گئین ہین وہین دفن کرو اور اسیطرح جو کوئی مرے ایک شہر مین نقل نہ کیا جاوے طرف دوسرے شہر کے کہا یہہ بعض علما ہمارے نے اور ازہار مین لکہا ہے کہ یہہ قوی تر دلیل ہے بیچ تحریم نقل کرنے مردون کی اور یہہ صحیح ہے نقلہ السید اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی نقل کی خاص ہے ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ حمل کیجاوے نہی نقل کرنے اونکی کے بعد دفن اونکے پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنیکے بغیر عذر کے نقل کرنا منع ہے اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہے نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت روا نہین اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اوسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اسلیے کہ مقبرے اتنی دور ہوا کرتے ہین اور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوے بیچ مقبرہ اس شہر کے کہ مرا ہے اوسمین حضرت عائشہ رض کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تھے مکہ سے وہان مر گئے پھر جنازہ اونکا لائے مکہ مین پس جب حضرت عائشہ انکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کے وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین اور دفن کرتی اوسی جگہہ کہ جہان مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک ڈالنے کے درست نہین ہے کھودنا قبر کا نہ بیچ تھوڑی مدت کے اور نہ بہت کے مگر بعذر اور عذر یہہ ہے کہ ظاہر ہووے کہ زمین غصب کی تھی یا لیلیوے اوسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہ مین ہے زمین کفرستان مین دفن کیے گئے اور وہان سے نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے پہنچتا ہے اوسکو اور یہہ بھی عذر ہے کہ لحد مین مال کسیکا یا کپڑا کسیکا رہ جاوے یعنی اس صورت مین بھی کھودنا جائز ہے اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہین مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنی کے اور وہ عورت وہان حاضر نہ تھی پھر بے صبری کرتی ہوا اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجائش نہین رکھتا کہ نقل کرے پس جائز رکھنا بعض متاخرین کا اوسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نے یعنی اپنی کسی کتاب سواے ہدایہ کے کہ جب مر جاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہے نقل کرنا طرف دوسرے شہر کے اس لیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہے بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہے دفن مین اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو نکالا نجاوے بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوے گہر مین کہ رہتا تھا اوسمین اس لیے کہ یہہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہے ع ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ اوتارا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکھنے کے قبر مین اپنی سر کی طرف سے روایت کی شافعی نے **ف** صورت اسکی یون تھی کہ رکھا گیا جنازہ پائینتی قبر کے پھر سرکائے گئے حضرت سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر مین شافعی کے ہان یونہین رکھتے ہین اور ہمارے نزدیک سنت ہے کہ رکھا جاوے جنازہ قبر سے قبلہ کی طرف اور اوٹھا کر رکھا جاوے قبر مین اور حضرت اسیطرح مردیکو رکھتے تھے قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین

آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکھا سبب تھا کہ حجرۂ شریفہ مین اسقدر وسعت نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اوتارتے اس لیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی تھی
اور ایک جواب حنفیون کی طرف سے یہہ ہے کہ حضرت کا اوتارنا قبر مین مضطرب آیا ہی چنانچہ ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
داخل کیے گئے قبر مین جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہین نکالے گئے اور مانند اسکی ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے پس حسب تعارض دونون
دونون حدیثون مین ساقط ہوئین دونون ٥ع ٥ح ٥ **وعنہ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ بِسِرَاجٍ
فَأَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ إِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک قبر مین انکو یعنی ایک شخص کے دفن کرنیکے لیے پس روشن کیا گیا حضرت کے لیے
چراغ پس لیا حضرت نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونیوالا بسبب خوف خدا کے اور بہت تلاوت
کرنیوالا قرآن کا یعنی ان دونون چیزون کے سبب سے مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا شرح سنہ مین اسناد اوسکی ضعیف ہی
ف کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو
دفن کرنا مکروہ نہین جیسا کہ بعضون نے کہا ہے اور یہہ حدیث سند ہی حنفیہ کی کہ اونکے ہان قبلہ کی طرف سے اوتارنا میت کو سنت ہے ٥ع ٥ح ٥
وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ
وَفِي رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ داخل کرتے میت کو قبر مین کہتے رکھتا ہون مین ساتھ اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے
اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہہ احمد نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے روایت دوسری
ف دوسری روایت مین لفظ سنت ہی بجای ملة کے **وعن** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا وَأَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رَشَّ اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹے محمد کے نے اپنے باپ سے یعنی امام باقر سے بطریق ارسال کے یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالین میت پر تین لپین ساتھ دونون ہاتھون اپنی کے اکٹھا کر کر اور تحقیق حضرت نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے
اور رکھی قبر پر سنگریزے یعنی نشان کے لیے نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی شافعی نے لفظ رش سے **ف** روایت کی احمد نے ساتھ
اسناد ضعیف کی کہ حضرت کہتے تھے ساتھ پہلے لپ کے منہا خلقناکم اور ساتھ دوسرے لپ کے وفیہا نعیدکم اور ساتھ تیسرے
کے ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہے واسطے اوسکے کہ حاضر ہو میت کے ساتھ قبر پر یہہ کہ لپ بھر
کر ڈالے مٹی قبر مین بعد پٹاؤ کے اور سنت ہے چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہے کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ
کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گرے ایک تھیلی
نیکیون کی پلہ مین پس جھک گیا وہ پس کھولا مینے تھیلی کو پس ناگاہ اوس مین مٹھی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی مینے ایک مسلمان کی قبر مین ذکرہ فی المواہب
٥ع ٥ **وعن** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہہ کہ لکھا جاوے اوپر اور یہہ کہ روندی جاوین
قبرین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** گچ کرنے سے منع فرمایا اس لیے کہ اس مین ایک طرح کی زینت اور تکلف ہی اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہی اور مکروہ ہے،

لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر تاخوار اور پامال نہوں اوپر پیشاب نکرین اوپر چوپاے آور کہا ہی بعض عالمون ہمارے سے نے نہ اسطرح مکروہ ہے لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہا پر آو سطرح مکروہ ہی پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھکر کھڑا کرنا اور بعضون نی کہا ہی کہ نام میت کا خصوصًا صالح کا لکھنا جائز ہے تاکہ بھیچانا جاوے بعد گذرنے مدت کے ۵ ع ح **وعنه** قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ **الْبَيْهَقِيُّ** فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پر اور تھا وہ شخص جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کے بلال بن رباح ساتھ مشک کے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سو یہانتک کہ پہنچا دیا پاؤن تک روایت کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ يَاْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَاْسِهِ وَقَالَ اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِي وَاَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِي رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی مطلب بن ابی وداعہ سے کہ کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اونکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس تپھر یعنی بڑا پتھر تا علامت کے لیے رکھا جاوے پس نہ اوٹھا سکا وہ شخص اوس تپھر کو پھر کھڑے ہوے طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینیں چڑہائیں دونون ہاتھون کے کہا مطلب راوی نے کہ کہا اوس شخص نے جو خبر دیتا تھا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس وقت کہ کھولا اون دونونکو پھر اوٹھایا اوسکو پس رکھا اوسکو سرہانے قبر عثمان کے اور فرمایا نشان کیا مین نے ساتھ اسکے اپنے بھائی کے قبر کا اور دفن کرونگا مین پاس اوسکے اوس شخص کو کہ مریگا اہل میرے سے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب جاننے ہونیکی اوسوقت اور عثمان بن مظعون بھائی تھے حضرت کے دودھ شریک اسلام لائے بعد تیرہ آدمیون کے اور حاضر ہوے بدر مین اور مدینہ مین اول بھی مرے ہین مہاجرون مین سے اور انکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیم صاحبزادے حضرت کے اور لکھا ہی ازہار مین کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہہ کہ رکھی جاوے قبر پہ نشانی پہچان کے لیے اور ایک جا گاڑی جاوین اقربا ۵ ع ح ۵ **وعن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ پاس پس کہا مین نے اے ما میری کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دونون یارون اونکی کے یعنی حضرت ابوبکر و عمر کے پس کھولدین میرے لیے تینون قبرین نہ تھین بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنی بلکہ بلند بالشت بھر تھین بچھی ہوئی تھین کنکریان سرخ میدان کی یعنی جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کے ہے روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** کھولدین یعنی یہہ قبرین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے مین تھین اور جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے کہ مشرف ساتھ زیارت کے ہوتے پردہ اوٹھا کر اندر جاتے ۵ ح ۵ **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي اٰخِرِهٖ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا نکلے ہم ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار مین سے پس پہنچے ہم طرف قبر کے اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کھدی تھی
پس بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنی گرد اونکے روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے
اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے یہہ کہ گویا ہمارے سرون پر تھے پرندے جانور یعنی نہایت چپ اور سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے **ف** یہہ حدیث باب
مایقال عند من حضره الموت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہے اور وہ درازہی اس سے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مردے کی ہڈیکا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنی گناہ مین نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ
ہے اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہے جیسے کہ منع ہے حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہے مانند زندے کے ع ۰ **اَلْفَصْلُ**
الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ
فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ کہا حاضر تھے ہم اوسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تھین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھین مینے آنکھین حضرت کی آنسو
بھاتی تھین پھر فرمایا کیا ہے تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آج کی رات پس کہا ابو طلحہ نے مین ہون فرمایا پس اوتر انکی
قبر مین پس اوترے قبر مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کیا ہے تم مین کوئی شخص الخ کہا حضرت نے یہہ بارادہ اسکے کہ معلوم کرین یہہ کہ عثمان نے
کسی عورت سے صحبت کی ہے یا نہین پس نہ کہا حضرت عثمان نے کہ نہین صحبت کی مینے یعنی پس معلوم ہوا کہ اونھون نے اپنی کسی لونڈی یا اور
بیبی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اور اسمین خوب ہے کہ حضرت نے یہہ اس لیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہے لیکن نکرنے مین ایکطرح کی
مشابہت ہوتی ہے ملائکہ کے ساتھ تو حضرت نے چاہا کہ جسنے عنقریب صحبت نکی ہو اور اس سے مشابہ ملائکہ کے ہو وہ دفن کرے اور ابو طلحہ
اجنبی نے جو اوتارا یہہ خصوصیات انکی سے تھا یا اشارہ تھا طرف بیان جواز کے کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر مین اور نہ نکالے
اوسکو کوئی سوای مردون کے اس لیے کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھ حائل کے یعنی کپڑے وغیرہ کی وقت ضرورت کو جائز ہے اوسکی زندگی مین اور اسیطرح بعد
مرنے اوسکی کے پس جب جاوے عورت اور نہ محرم ہو کوئی اوسکا دفن کرین اوسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اوسکے پھر نہون ضعیف تو جوان
نیکبخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودھ کے سبب سے ہو یا سسرال کا ہو تو اوتر کر دفن کرے اور اگر کوئی کہے کہ علما لکھتے ہین کہ خاوند اور محارم
اولی ہین نیکبخت بیگانون سے پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرت نے کیون نہ دفن کیا جواب یہہ کہ احتمال ہے کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو
کچھ عذر ہوگا اسلیے نہ اوترے ع ۰ ومولانا **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِيْ سِيَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مُتُّ
فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ
جَزُوْرٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن العاص سے
کہ کہا اپنے بیٹے کو یعنی عبد اللہ کو اوس حالت مین کہ وہ نزع مین تھے جسوقت کہ مرون مین پس نہ ساتھ میرے کوئی نوحہ کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ
دفن میرے کا کرو پس ڈالو مجھ پر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تھوڑی تھوڑی پھر کھڑے رہو گرد قبر میری کے یعنی واسطے دعا ثابت رہنے وغیرہ کی بقدر ذبح ہونے کے

کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے گوشت اوسکا یہانتک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمہارے اور جانون مین یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہون
فرشتون پروردگار اپنے کے کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھ میت کے لیجاتے تھے واسطے
فوائد ریا کار اور نا خوشبو جلاوین اور اور کام مین آوے اس سے منع فرمایا پس جیسے یہان بعضے جنازون کے ساتھ اگر سوز مثل جلاتے ہین یا مشعلین اور
شمع شام کو بلا ضرورت جلاتے ہین یا گلدوا آگ لیے ساتھ ہوتے ہین منع ہے تو بسبب تمہارے یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قرات اور استغفار تمہارے کے
چنانچہ حدیث ابی داؤد کی مین آیا ہے کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن کسی شخص کے سے کھڑے ہوتے اوسپر اور فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو واسطے
اوسکے ثابت رہنا سے کہ وہ اب پوچھا جاتا ہے ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ مرے ایک تمہارا پس نہ بند رکھو اوسکو اور جلدی پہنچاؤ اوسکو طرف قبر اوسکی کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اوسکی کے
ابتدا سورہ بقرہ یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اوسکی کے خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہ ہے کہ موقوف ہے
عبداللہ بن عمر پر **ف** نہ بند رکھو یعنی تاخیر نکرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے جلدی کرنی تجہیز میت مین جسوقت سے
کہ وہ مرے اور آگے کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہے اسکی یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ جنازہ لیکر چلے تو جلدی چلنا سنت ہے یعنی بیچ کے چال چلے نہ دوڑ کے
اور نہ آہستہ چلے اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک آور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑھو سورہ فاتحہ اور
معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس وہ پہنچتا ہے طرف اونکی اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنیوالے کے لیے یہ ہے کہ عبرت پکڑے اور
مردون کو لیے یہ ہے کہ فائدہ اوٹھاوین اوسکی دعا سے انتہی اور حضرت علی سے روایت ہے بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی گذرے مقابر پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اوسکا
مردون کو دیا جاتا ہے ثواب بقدر عدد مردون کے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو مقابر مین پھر
پڑھے فاتحۃ الکتاب قل ہو اللہ احد اور الھکم التکاثر پھر کہے کہ مین نے گردانا ثواب و بخشا اوسچیز کا کہ پڑھی ہے مین نے کلام تیرے سے واسطے اہل مقابر کے مومنین اور مومنات سے
تو ہوویں وہ مین اموات شفیع اوسکے لیے طرف اللہ تعالی کے اور کہا حماد مکی نے کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکے کے پھر رکھا مین نے سر اپنا ایک قبر پر
اور سو رہا مین پس دیکھا مین نے اہل مقابر کو حلقے حلقے بنا کے بیٹھے ہین پس کہا مین نے قائم ہوئی قیامت کہا اونھون نے نہین و لیکن ایک شخص نے ہمارے
بھائیون مین سے پڑھی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اوسکا پس ہم بانٹتے ہین اوسکو مدت ایک برس سے اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین پس پڑھے سورہ یٰس ہلکا کرتا ہے اللہ عذاب اون سے اور ہوتے ہین واسطے اوسکے نیکیان بقدر گنتی مردون کے کہ اوس مین
ہین اور لکھا ہے سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ پہنچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنی صحابہ وغیرہم
سے اگلے علما اور تینو امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پہنچتا ہے اور ہمارے امام شافعی نے اختلاف کیا ہے انتہی ع ہ پھر جو کچھ کہ امام شافعی سند لائے ہین
سیوطی نے کئی جواب اوسکے لکھکر پہنچنا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہے جو چاہے اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکھ لے ہ **وَعَنْ** ابْنِ
اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ
اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ **شعر** وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِّنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ

وَلَوْشَهِدْتُكَ مَازُرْتُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو ابن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہ ہی قریب
طرف مکہ کی پھر دفن کی گئی مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ مکہ مین حج کو لیے آئین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ بھائی انکی تھی پس کہا اور تھی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی ایک مدت
آپس مین مدت مدید زمانے سے یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگی پس جب جدا ہوئی ہم گویا مین اور مالک باوجود بہت ملنے ساتھ ہر کی نہین گذاری ہمنے ایک رات اکٹھی
پھر کہا حضرت عائشہ نے قسم ہی اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت مرنیکی نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہ کہ مرا تھا تو یعنی اسلیے کہ نقل نہ کرنا میت کا بہتر
اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** حبشی نام ایک موضع کا ہی قریب مکہ کے اور بعضون نے
کہا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سی آور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نے دو بیتین پڑہین حسب حال اپنے بھائی کے فراق مین اور یہہ بیتین تمیم بن نویرہ نے کہین تھین بیچ مرثیہ
بھائی اپنے مالک بن نویرہ کی کہ اوسکو خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر کی خلافت مین مار ڈالا تھا معنی بیتون کی یہہ ہین کہ تمیم کہتا ہی کہ تھی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے
مدت مدید زمانے سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرہ عرب اپنے تصرف مین رکھتا تھا اور اس بادشاہ کی دو ہمنشین تھے مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونون
ہمنشین اور ندیم اوسکی رہے اور اونکو نعمان نے مارا اونکی قتل کا بھی قصہ عجیب ہے مقامات حریری مین مذکور ہی پس تمیم اپنے بھائی کی مرثیہ مین کہتا ہی کہ ہم اور تو ہمنشین اور
محبت رکھنے والے رہتے تھے اور جدا نہتے ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی کہ وہ اسطرح آپس مین اخلاص اور ہمنشینی ایک مدت سی رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونیکے
مدت دراز سے کہتے تھے کہ یہہ ہرگز جدا نہونگے پھر تمیم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئے ہم یعنی مین اور مالک بسبب موت مالک کے تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکے ایک مدت دراز تک
ایک رات بھی ساتھ نہ رہے تھے یعنی وہ مدت دراز آنی بود یا خوابی آور نہ زیارت کرتے مین یعنی دوبارہ اس لیے کہ حضرت نے لعنت کی ہی عورتون زیارت کرنیوالیون
قبر دن کی کو ولیکن از بسکہ تجھے مرتے ہوے نہ دیکھا تھا زیارت تیری قبر کی کی تا قائم مقام ملاقات کے ہو ۵ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰى قَبْرِهٖ مَاءً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سعد کو جنازے مین سے سر کیطرف سے اور چھڑکا اونکی قبر پر پانی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یہہ سند ہی امام شافعی کے اور ہمارے نزدیک محمول ہی ضرورت پر یا
بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کی مین ہو چکا ہے ۵ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلَاثًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ایک جنازے پر پھر آئے نزدیک قبر کے پس ڈالین اوسپر سر کیطرف سے تین لپین مٹی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ**
عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی عمرو بن حزم سی کہ کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اوسکو
روایت کی یہہ احمد نے **ف** شاید مراد یہہ ہی کہ اوسکی روح ناخوش ہوتی ہی تکیہ لگانے سے اس لیے کہ اس مین حقارت اوسکی لازم آتی ہی ۵ ح +

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ہی رونیکا میت پر **ف** رونا مردے پر بغیر نوحہ اور چلانے کے جائز ہے مکروہ یہہ ہی کہ چلاوے اور نوحہ
کرے اور تعریف میت کی با فراط کرے جیسیکہ عادت اہل جاہلیت کی تھی اور اصل ثنا اور ذکر اوسکی خوبیونکا کرنا کہ بطور ندبہ یعنی بیان کی نہو مکروہ نہین
اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کی یہہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہے اور تسلی کرے اوسکی اور تعزیت ایکبار سے زیادہ نکرے اور یہہ جمع ہونا
خاص تیسرے روز کا اور اور تکلفات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق یتیمون مین سے بدعت ہی اور حرام مجد الدین رح قاموس کے
مصنف نے سفر السعادت مین لکھا ہی کہ عادت نہ تھی کہ میت کے لیے سوا وقت نماز جنازہ کے جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختمات پڑہین گور پر اور نہ غیر گور پر
اور یہہ سب بدعت ہین انتہی اگر گھر مین یا مسجد مین بیٹھنا جائز ہے اس لیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہنچی تو مسجد

بیٹھیں بیٹھو اور لوگ آتے تھے تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اس طرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ میں کرتے ہیں نہ تھی اور بہت علما متاخرین کہتے ہیں کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کے اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹھو دروازہ گھر پر اور لوگ جمع ہوں اور تعزیت کریں اس لیے کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن سے فارغ ہو کر پھریں تو متفرق ہوں اور اپنے کاروبار میں مشغول ہوں اور صاحب میت کو بھی چاہیے کہ اپنے کام میں مشغول ہو اور قبر کے گرد حلقہ باندھکر قرآن پڑھنا مکروہ ہی حق فی الترجمۃ وشرح سفر السعادت **ف۲** تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنے سے تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد اوسکے مگر یہہ کہ ہو غائب تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ تو نہیں مضائقہ کہ جب ملے جبھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد دفن کے اولی ہے دفن سے پہلے ہی اور یہہ جب ہی کہ نہ دیکھے اونمیں جزع فزع شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جزع فزع کرتے ہیں پہلے ہی دفن سے بہتر ہی اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کرے سب اقارب میت کو چھوٹونکو اور بڑونکو اور مردونکو اور عورتونکو مگر یہہ کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کرے اوسکو مگر محرم اوسکی اور مستحب ہی کہ کہے صاحب تعزیت کو بخشے اللہ تعالی میت تیری کو اور درگذر کرے اوس سے اور ڈھانکے اوسکو اپنی رحمت میں اور نصیب کرے تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجکو اوسکے مرنے پر اور بہترین الفاظ تعزیت کے وہ ہیں کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی یعنی اللہ ہی کی ملک ہی جو چیز کہ لی اور اوسیکی ملک ہی جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اوسکے ساتھ وقت مقرر کے ہے اور اگر کافر مرجاوے اور قرابتی اوسکا مسلمان ہو تو اوسکو یون تعزیت کرے بہت دے اللہ ثواب تجکو اور اچھی دے تسلی تجھے اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہے اچھی دے اللہ تسلی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یون نہ کہے کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونون کافر ہون تو کہے بدلہ دے تجکو اللہ اور نہ کم کرے لوگ تیرے اور شہرون عجم کے بیچ جو رسم ہی کہ بچھونے بچھاتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں راہون پر بہت بری رسم ہی اور بیٹھنا مصیبت کے لیے تین روز تک جائز ہی اور ترک اوسکا اولی ہے اور مکروہ ہی مردون کے لیے سیاہ کپڑے پہننے اور پھاڑنے کپڑے وقت مصیبت کے اور نہیں مضائقہ سیاہ کپڑے پہننے عورتون کو اور کالا کرنا مونہہ اور ہاتھون کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا مونہہ کا اور بکھیرنا بالونکا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سے ہے اور باطل اور غرور اور نہیں مضائقہ یہہ کہ کھانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کے لیے اور نہیں مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن ع عالمگیری **ف۳** جو کچھ لوگ تکلفات کرتے ہیں تیسرے دن کہ فرش بچھاتے ہیں اور خیمے کھڑے کرتے ہیں اور خوشبوئی بانٹتے ہیں اور مانند اونکے یہہ سب امور بدعت اور بری اور نامشروع ہیں کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المومنین اور نصاب میں لکھا ہی کہ لوگون نے سوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانے کی اسمین مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہی کہ وہ سوگ ونار نیکے لیے تیسرے روز خوشبو لگاتے ہیں پس پرہیز کرنا چاہیے اوس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہیں ہی کہ خوشبو ہی بلکہ اسلیے ہی کہ اس عمل میں اسوقت مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کے یہہ ہیں کہ سلام و مصافحہ کرے صاحب مصیبت سے اور تواضع کرے اور کلام بہت نکرے اور مسکراوے نہیں ۱۲ شیخ الاسلام

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّھَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَھَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سے کہا داخل ہوے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابی سیف لوہار کے اور وہ تھا انگا ابراہیم کا پس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا اونکا اور سونگھا اونکو یعنی رکھی ناک اور مونہہ اونکے مونہہ پر جیسے کوئی

سو لگتا ہے پھر گئے ہم اونکے پاس بعد اسکے یعنی بعد چند روز کے اور ابراہیم تھے حالت نزع میں پس ہوئیں دونوں آنکھیں حضرت کی جاری آنسو سے
پس عرض کیا حضرت سے عبد الرحمن بن عوف نے اور تم بھی روتے ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نے اے ابن عوف تحقیق یہہ رحمت ہے پھر اوسکے پیچھے دوسرے روئے پھر فرمایا
تحقیق آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم باوجود اسکے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے اے ابراہیم
البتہ غمگین ہیں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابو سیف کا نام براء تھا اور انکی بیوی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دائی تھیں حضرت ابراہیم کی اور
اونکے ہان کسب لوہار کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس اس حدیث میں
بیان ہوا اونکی حالت نزع کا کہ حضرت اوسوقت تشریف لیگئے اور پیار کیا اور روئے پس کہا عبد الرحمن نے کہ لوگ تو روتے ہیں آپ بھی روتے ہیں باوجود اس
بڑی شان اور معرفت کے حضرت نے فرمایا کہ رحمت ہے یعنی اوسکو مبتلا اس حال میں دیکھکر رحم آتا ہے یہہ رونا اوسکا ہے نہ کہ بسبب بے صبری کے جیسا کہ تو نے خیال کیا اور دل
غمگین ہے اس میں اشارہ ہے اسکی طرف جو غمگین نہووے پس سبب سنگدلی کے ہے اور جو رووے نہیں پس بسبب قلت رحمت کے ہے یہہ حال نہیں غم کرنا اور رونا کامل تر
ہے نزدیک اہل کمال کے حال اسکے سے کہ مرے بیٹا اوسکا اور وہ ہنستا ہو پس عمل ہے کہ دیوے ہر ذی حق کو حق اوسکا ع **وعن** أسامة بن زيد قال
أرسلت ابنة النبي صلى الله عليه وسلم إليه أن ابنا لي قبض فأتنا فأرسل يقرئ السلام ويقول إن لله ما أخذ وله ما
أعطى وكل عنده بأجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فأرسلت إليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن
جبل وأبي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبي ونفسه تتقعقع ففاضت عيناه فقال سعد
يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله في قلوب عباده فإنما يرحم الله من عباده الرحماء متفق عليه اور روایت
ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنی حضرت زینب نے کسیکو طرف حضرت کی کہ بیٹا میرا مرتا ہے پس آئیے میرے پاس پس بھیجا حضرت نے
اوسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لی اور اوسی کے لیے ہے جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس اونکے ہلاک ہونے میں جزع فزع
نہ چاہیے اسلیے کہ امانت اپنی لیتا ہے اور ہر چیز نزدیک اوسکے ساتھ مدت معین کے ہے یعنی زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پس چاہیے کہ صبر
کرے اور ثواب چاہے پھر بھیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نے آدمی طرف حضرت کے قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوئے حضرت اور
تھے ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ میں سے پس اوٹھایا گیا طرف حضرت کے لڑکا یعنی حضرت
کی گود میں دیا لڑکا اسکو اور روح اونکی حرکت کرتی تھی یعنی جانکنی کی حالت تھی پس بہنے لگیں دونوں آنکھیں حضرت کی پھر کہا سعد نے اے رسول خدا کے کیا ہے
یہہ پس فرمایا یہہ رحمت ہے پیدا کیا اسکو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پس رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے مگر رحمت کرنیوالوں پر روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونیکے حرام ہیں اور حضرت شاید بھول کر روئے پس آگاہ کیا حضرت نے اوسکو کہ رونا آنسوؤں
سے نہیں حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہے اور حرام جو ہے نوحہ ہے اور گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا ع **وعن** عبد الله بن عمر قال اشتكى
سعد بن عبادة شكوى له فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص وعبد الله
بن مسعود فلما دخل عليه وجده في غاشية فقال قد قضى قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم
فلما رأى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال ألا تسمعون إن الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب
ولكن يعذب بهذا وأشار إلى لسانه أو يرحم وإن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہ کہا بیمار ہوئے سعد بن عبادہ بیماری کر کہ تھی اونکو یعنی اونکو معلوم نہیں کہ کیا بیماری تھی پس آئے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کرنیکو

ساتھ عبد الرحمن بن عوف کی اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبد اللہ بن مسعود کی پس جب گئے اونکے پاس پایا اونکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرت نے کیا
تحقیق مر گیا کہا اصحاب نے کہ نہین یا رسول اللہ پس روئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی از راہ مہربانی کے او سپر پس جبکہ دیکھا اصحاب نے رونا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے پھر فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھ آنسو ون آنکھون کے اور ساتھ غم کرنے دل کے لیکن
عذاب کرتا ہے ساتھ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہے یعنی اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا بے ادبی کے جناب الٰہی مین بولا یا نوحہ کیا
مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور اگر حمد کہی اور انا للہ پڑھی لائق رحمت اور ثواب کے ہوتا ہے اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے لوگون اوسکے کے
او سپر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** بسبب رونے لوگون اوسکے کے یعنی آواز بلند کر کر رونے سے عذاب کیا جاتا ہے اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین
آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ
الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اہل طریقہ
ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونے کے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعًا مانند نوحہ اور واویلا
کرنیکی روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اسیکے حکم مین ہے وہ کہ پگڑی پھینک دے اور سر پیٹے اور بال نوچے ع
وعن اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰہِ تَصِیْحُ بِرَنَّۃٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَکَانَ
یُحَدِّثُہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِمُسْلِمٍ
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا بیہوش ہوئے ابی موسیٰ پس شروع کیا اونکی عورت ام عبد اللہ نے کہ چلا کر روتی تھے پھر ہوش مین آئے ابو موسیٰ پس
کہا کیا نہین جانا تو نے اور حال یہہ کہ حدیث کرتے تھے اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اوس سے کہ منڈوائے بال
سر کے یعنی مصیبت مین اور چلا کر روئے اور پھاڑے کپڑے اپنے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے مسلم کے **ف** یہہ افعال ایام جاہلیت
مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتی تھی مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہیے ان سے کہ حضرت بیزار ہوتے ہین ع **وعن** اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاہِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَہُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ
وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَۃُ وَقَالَ النَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِہَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْہَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ
وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت
مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگے اونکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے
اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنی کے کھڑی کی جاویگی دن قیامت کے موقف مین اور اوسپر ہوگا
کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اون خصلتون کو کہ اچھا جانتا ہے اونکو آدمی اپنے
مین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کی اور طعن کرنا لوگون کی نسب مین یعنی عیب کرے لوگون کی نسب مین کہ فلانے کا باپ ایسا تھا فلانے کا دادا برا
تھا ان دونو چیزون مین تعظیم اپنی اور حقارت لوگون کی لازم آتی ہے اور یہہ دونون مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کے یعنی بسبب اسلام کے اپنے
کو بزرگ جانے اور بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جانے تو جائز ہے اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے یعنی توقع مینہہ کی کرنی بسبب تارونکے یعنی فلانا
تارا فلانی منزل مین آویگا تو مینہہ برسیگا حاصل یہہ کہ یہہ اعتقاد کرنا کہ مینہہ برسیگا بسبب نکلنے فلانے ستارے کے یہہ حرام ہے واجب یہہ ہے کہ کہے برسائی گئی ہم
پر بفضل اللہ تعالیٰ کے اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچھی خصلتین میت کی شمار کرے مثلاً کہے وہ شجاع تھا اور ایسا تھا اور ایسا تھا اور قطران

ایک دوا ہی بدبودار سیاہ نکلتی ہے درخت اہبل سے کہ ہندی مین اوسکو ہوبیر کہتے ہین اور اوسکو اونٹون خارشتی کو ملتے ہین اور آگ اوسمین بہت سرایت کرتی ہے اور جلدی بھڑکتی ہے پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہہ ہو کہ مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر لیپن گے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ ع ج **وعن** انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لہا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ اور روایت ہو انس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کی کہ آواز سے روتے تھے ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنی نوحہ مت کر والا عذاب کی جائیگی اور صبر کر کہا عورت نے ایک طرف ہو مجھسے اس لیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اوس عورت نے حضرت کو پھر کہا گیا اوسکو کہ تحقیق یہہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ پایا نزدیک دروازہ کے دربانون کو یعنی جیسے بادشاہونکے اور امیرون کے دروازون پر ہوتے ہین پس کہا نہ پہچانا تھا مین نے آپکو پس فرمایا حضرت نے کہ نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور اس عورت نے حضرت کو بغیر پہچانے جواب دیا اور پھر پشیمان ہوئی غافل تھی اس قول سے کہ کسینے کہا ہی کہ دیکھ طرف اوس کلام کے کہ کہے اور نہ دیکھ طرف اوس شخص کے کہ کہتا ہی اور اخیر جملہ حدیث کی معنے یہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہے کہ ابتدائے مصیبت مین کرے والا اخیر کو تو آپہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حرام ہے نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیون کا شمار کرنا مثلا کہے کہ کیا کڑیل جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہے پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارونکا اور پھاڑنا گریبان کا اور بکھیرنا بالون کا اور مونڈنا بالون کا اور نوچنا بالون کا اور کالا کرنا منہہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے ہی اور کام کرنے کہ دلالت بیصبری کرین ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموت لمسلم ثلثۃ من الولد فیلج النار الا تحلۃ القسم متفق علیہ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کھولنے قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالی نے کلام اللہ مین فرمایا ہی وان منکم الا واردہا تقدیر اوسکی یون ہے وان منکم واللہ الا واردہا یعنی نہین کوئی تم مین سے قسم ہے خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوے مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنی پل صراط اوسپر کھڑا ہوگا اور سب اوسپر سے گذرینگے بدا ایذا پاوینگے اور نیک کچھ ایذا نہین پاوینگے پس فرمایا کہ جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہین داخل ہونیکا مگر اوسیقدر کہ یہہ قسم سچ ہو جاوے یعنی فقط گذرہی پل صراط پر سے ہو ویگا اس قسم کو سچ ہونیکے لیے اور عذاب نہین پاویگا عرب کہا کرتے ہین کہ یہہ کام کیا مینے واسطے کھولنے قسم کے یعنی اسیقدر کیا کہ بسبب اوسکے عہدہ سوگند سے برآؤن اور اسکے لیے ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کرے کافی ہے ع ج **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنسوۃ من الانصار لا یموت لاحد کن ثلثۃ من الولد فتحتسبہ الا دخلت الجنۃ فقالت امرأۃ منہن او اثنان یا رسول اللہ قال او اثنان رواہ مسلم وفی روایۃ لہما ثلثۃ لم یبلغوا الحنث اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتون کے انصار مین سے کہ نہین مرتے واسطے کسیکے تم مین سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے اون مین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے یعنی فرمائیے کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نہ رکھیو فرمایا حضرت نے یا دو مرین تو بھی یہی بشارت ہے روایت کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کی مین یون ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہنچے ہون

حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور یاد مین رکھے **ف** چاہے ثواب یعنی نوحہ نکرے اور بیٹھ نہیں صبر کر کر رضای آلہی پر شاکر رہے اور کہے انا للہ وانا الیہ راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلی ہی داخل ہوگئے بلا عذاب بسبب صبر کے یا شفاعت کرنے اونکے اور فرمایا یا دو مین احتمال ہے کہ اوسوقت وحی آگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کو درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اس لیے لگائی کہ چھوٹی لڑکون کے ساتھ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہے اور اونکو رنج بہت ہوتا ہے اور لڑکے تابع اور ملحق انکے ہوتے ہین بخلاف بڑون کے ح + ح

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالی نہیں ہے واسطے بندے مومن میرے کے نزدیک میرے جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیارے اوسکی کو اہل دنیا سے پھر چاہے ثواب یعنی صبر کرے مگر بہشت روایت کی یہہ بخاری نے **ف** پیارے اوسکو یعنی فرزند یا باپ یا سوای انکے اور لوگ کہ دوست رکھتا ہے اونکو اہل دنیا سے اور اہل دنیا کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مریگا تو اس سے بھی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اوس سے اور راضی ہونا اوسکا سب سے افضل ہے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت کہ بیان کر کر بھلائیان میت کی اور بعضون نے کہا کہ نوحہ کہتے ہین رونے کو میت پر ساتھ آواز کے اور نوحہ سننے والے یعنی جو قصداً سنے نوحہ کو اور راضی ہو اوس سے ع

وعن سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتَّى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہے مومن کے لیے یعنی مومن کامل کے لیے کہ اگر پہنچے اوسکو نیکی حمد کرتا ہے اللہ کو اور شکر کرتا ہے اور اگر پہنچے اوسکو مصیبت حمد کرتا ہے اللہ کو اور صبر کرتا ہے پس مومن ثواب دیا جاتا ہے بیچ ہر کام اپنی کے یعنی صبر و شکر و غیرہما کے یہانتک کہ بیچ لقمہ کے کہ اوٹھا کر دیوے اوسکو بیچ موتھہ بیوی اپنی کے روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مباح چیزون مین اگر نیت خیر کی کرے ثواب پاتا ہے پس بیوی کے موتھہ مین نوالہ دینے مین اگر یہ نیت کی کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہے اوسکو ادا کرنیکے لیے اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاویگا ح

وعن أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مومن مگر واسطے اوسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ ہے کہ چڑھتے ہین اوس سے عمل اوسکے اور ایک دروازہ ہے کہ اوترتی ہے اوس سے روزی اوسکی پس جب مرتا ہے روتے ہین دونون دروازے اوسپر پس یہہ سمجھا جاتا ہے قول اللہ تعالی کے سے پس رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** ایک دروازے سے عمل نیک چڑھتے ہین اور بیچ جگہہ لکھنے اعمال کے لکھے جاتے ہین بعد لکھنے کے زمین مین اور ایک دروازہ سے رزق اوترتا ہے اور پہنچتا ہے جس جس کو مقدر ہے پس جب مرتا ہے تو دونو دروازے روتے ہین اس لیے کہ ایک سے عمل نیک چڑھتے تھے اور دوسرے سے رزق اوترتا تھا کہ وہ محروم ہے

عمل نیک پر اور اب محروم ہوے اس سعادت سے اور یہہ بات سمجھی جاتی ہے آیت مذکورہ سے اسطرح کہ اوس مین کافرون کے حق مین فرمایا ہے
کہ نہ روئے اونپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانان پر روتے ہین ح **وعن** ابنِ عبّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علَیہِ وسلَّمَ
مَن کانَ لَہُ فَرَطانِ مِن اُمّتِی اَدخَلَہُ اللّٰہُ بِھِما الجنّۃَ فقالَت عائِشَۃُ فمَن کانَ لَہُ فَرَطٌ مِن اُمّتِکَ قالَ ومَن کانَ
لَہُ فَرَطٌ یا مُوَفَّقَۃُ فقالَت فمَن لَم یکُن لَہُ فَرَطٌ مِن اُمّتِکَ قالَ فانا فَرَطُ اُمّتِی لَن یُصابُوا بِمِثلِی رَواہُ التِّرمِذِیُّ وقالَ
ھٰذا حدیثٌ غریبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مر گئے ہون واسطے اوسکے دو فرزند پہلے بالغ
ہونیکے امت میری مین سے داخل کریگا اوسکو اللہ بسبب اون دونون کے بہشت مین پھر کہا عائشہ نے پس جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اوسکے ایک فرزند
آپکی امت مین سے فرمایا اور جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اوسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہے اے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ نے پس وہ
شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اوسکے ایک بھی فرزند امت آپکی سے یعنی تو وہ کیا کرے فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہنچائی
گئی مانند مصیبت میری کے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** فرط اوسکو کہتے ہین کہ قافلہ سے پہلے جا کر منزل
پر پانی وغیرہ قافلہ کے لیے تیار کرتا ہے اور مراد یہان سوائے فرط اخیر کے وہ فرزند ہے کہ پہلے بالغ ہونیکے مر جاوے اوسکو فرط اس لیے کہا کہ
پہلے جا کر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہے ماں باپ کے لیے یعنی شفاعت کر کے جنت مین لیجاویگا اور توفیق دی گئی بھلائیون کی اور اچھی باتونکے
پوچھنے کی حضرت نے اس لقب جامع فضائل و کمالات سے حضرت عائشہ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلے اس سے جاتا ہون
اور شفاعت کر کے جنت مین لیجاؤنگا اس لیے کہ ثواب بقدر مشقت کے ہوتا ہے پس میرا اوٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا انکے حق مین اس برابر
کوئی مصیبت ہوہی نہین سکتی ع ح **وعن** اَبِی مُوسَی الاَشعَرِیِّ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علَیہِ وسلَّمَ اِذا ماتَ
ولَدُ العبدِ قالَ اللّٰہُ تعالٰی لِملٰئِکَتِہِ قبَضتُم ولَدَ عبدِی فیقُولُونَ نعَم فیقُولُ قبَضتُم ثمَرَۃَ فُؤادِہِ فیقُولُونَ نعَم
فیقُولُ ماذا قالَ عبدِی فیقُولُونَ حمِدَکَ واستَرجَعَ فیقُولُ اللّٰہُ ابنُوا لِعبدِی بیتًا فِی الجنّۃِ وسمُّوہُ بیتَ الحَمدِ رَواہُ
احمَدُ والتِّرمِذِیُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مرتا ہے فرزند کسی بندہ کا
یعنی مومن کا فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتون اپنی کو یعنی ملک الموت اور تابعدارون اوسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی
پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالی قبض کیا تمنے میوہ دل اوسکا پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا کہا بندہ
میرے نے کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالی بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر
بہشت مین اور نام رکھو اوسکا بیت الحمد روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** اوس گھر کا نام بیت الحمد اس لیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہے
بدلے مین حمد وتسلیم کے کہ مصیبت مین کی تھی ح **وعن** عبدِاللّٰہِ بنِ مسعُودٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علَیہِ وسلَّمَ
مَن عزّی مُصابًا فلَہُ مِثلُ اجرِہِ رَواہُ التِّرمِذِیُّ وابنُ ماجۃَ وقالَ التِّرمِذِیُّ ھٰذا حدیثٌ غریبٌ لا نعرِفُہُ
مرفُوعًا الّا مِن حدیثِ علِیِّ بنِ عاصِمٍ الرّاوِی وقالَ ورَواہُ بعضُھُم عن مُحمّدِ بنِ سُوقَۃَ بِھٰذا الاِسنادِ موقُوفًا
اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اوسکے ہے
مانند ثواب اوسکی کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع
مگر حدیث علی بن عاصم راوی کی سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعض محدثون نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف

ابن مسعود پر **ف** مصیبت زدہ عام ہے خواہ کسیکا مرنا کسی مرض کی مصیبت مین گرفتار ہو یا سوا اسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہتا ہے
اور تسلی دیتا ہے خواہ اوسکے پاس جاکر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اوسکو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہے
اسلیے کہ یہہ باعث ہوا ہے صبر پر الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو اچھی بات کا بتاتا ہے اوسکو بھی ثواب مانند کرنیوالے اوسکے ہوتا ہے اور موقوف
ہے ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع میں ہے اور قوت دیتا ہے اوسکو حدیث ابن ماجہ کی ما من مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل
الکرامۃ یوم القیامۃ یعنی نہیں کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت مین مگر کہ پہناویگا اوسکو اللہ جوڑون بزرگی کے سے دن قیامت
کے سند اسکی ضعیف ہے ع **وعن** ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا
فی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی برزہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص تسلی دے اوس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اوسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے **وعن** عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لآل جعفر
طعاما فقد اتاھم ما یشغلھم رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ
آئی خبر جعفر کے مرنیکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگون جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہے اونکو وہ چیز کہ
باز رکھتی ہے اونکو کھانا پکانے سے یعنی خبر جعفر کے مرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث مین دلیل
ہے اسپر کہ مستحب ہے قرابتیون اور ہمسایون کو کھانا پکا کر بھیجنا اہل بیت کے لیے اور کھانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاوین ایک رات دن
اور بعضون نے کہا کہ حلال ہے تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہین اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اوس کھانیکو
اور ابو القاسم نے کہا کہ مضائقہ نہین اوسکے لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی مین پھر جب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہے
کہ بہت کہے اونکو کھانیکے لیے تا ضعف نہووے اونکو بسبب نہ کھانیکے ازراہ حیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور کھانا بھیجنا واسطے عورتون نوحہ کرنیوالیون
کے سخت حرام ہے اسلیے کہ مدد کرنی ہوتی ہے گناہ پر اور تیار کرنا کھانیکا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگون کے بدعت مکروہ ہے بلکہ ثابت
ہوا ہے جریر سے کہ گنتے تھے ہم اوسکو نیاحت سے یعنی نوحہ کرنے سے اور اس سے صریح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہے اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہے
کھانا اوس سے کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ یہہ جب ہے کہ ہو مال یتیم یا غائب کو سے اور اگر یتیم یا غائب کے مال مین سے ہوگا تو وہ حرام
بلا خلاف ہے ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا سنا مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہے پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیے جانیکے دن قیامت کے روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **وعن** عمرۃ بنت عبد الرحمن انھا قالت سمعت عائشۃ وذکر لھا ان عبد اللہ بن عمر
یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ تقول یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لم یکذب ولکنہ نسی او
اخطا انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یھودیۃ یبکی علیھا فقال انھم لیبکون علیھا وانھا
لتعذب فی قبرھا متفق علیہ اور روایت ہے عمرہ بیٹی عبد الرحمن کی سے یہہ کہ کہا عمرہ نے کہ سنا مینے حضرت عائشہ سے اوس حال مین کہ ذکر
کیا گیا واسطے اونکے یہہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اوسپر کہتی تھین حضرت عائشہ بخشے اللہ ابو عبد الرحمن کو

کہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبد اللہ نہین جھوٹ بولا ولیکن وہ بھول گیا یعنی جو کچھ کہ حضرت سے سنا کہ یہہ صورت خاص مین فرمایا تھا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائے اسکے نہین کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کی کہ رو یا جاتا تھا اوسپر پس فرمایا تحقیق اہل اوسکے روتے ہین اوسپر اور تحقیق البتہ عذاب کی جاتی ہو اپنی قبر مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بخشے اللہ بیکلمہ ان لوگون کو کہ کوئی لیکیاہت کہنے مین خطا کرتا ہے اور وہ عذاب کیجاتی ہے قبر مین پس حضرت نے خاص اوس یہودیہ کے حق مین فرمایا تھا اور اور کفار بھی اوسیکے حکم مین ہین اور اوسکے لیے بھی یہہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے اونکی کے عذاب کیجاتی ہے بلکہ یہہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہے اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کافرون کا ہوتا ہے اور یہہ روتے ہین اور اوسکو عزیز رکھتے ہین اور مرحوم جانتے ہین پس حاصل حضرت عائشہ کے اعتراض کا یہہ ہی کہ حضرت نے اوس عورت کو بتعجب کہ فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہے اور ابن عمر سمجھے کہ حضرت نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے زندون کے قبر مین عذاب کیا جاتا ہی پس یہہ اعتراض حضرت عائشہ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حال آنکہ یہہ ثابت ہوئی ہی ساتھہ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمر سے اور اوروں سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہان ہی اور اسمین جو علما نے اختلاف کیا ہی آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ؂ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّۃَ فَجِئْنَا لِنَشْہَدَہَا وَحَضَرَہَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَہُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَہُوَ مُوَاجِہُہٗ اَلَا تَنْہٰی عَنِ الْبُکَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَہْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِکَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَکَّۃَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ فَاِذَا ہُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَۃٍ فَقَالَ اذْہَبْ فَانْظُرْ مَنْ ہٰؤُلَاءِ الرَّکْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا ہُوَ صُہَیْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ ادْعُہٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُہَیْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُہَیْبٌ یَبْکِیْ یَقُوْلُ وَا اَخَاہُ وَا صَاحِبَاہُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُہَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَہْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَائِشَۃَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰہُ عُمَرَ لَا وَاللّٰہِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَہْلِہٖ عَلَیْہِ وَلٰکِنْ اِنَّ اللّٰہَ یَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَہْلِہٖ عَلَیْہِ وَقَالَتْ عَائِشَۃُ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اوسکی مین اور حاضر ہوئے اوسکے لیے ابن عمر اور ابن عباس بھی پس تحقیق مین بیٹھا ہوا تھا درمیان اون دونون کے پس کہا عبد اللہ بن عمر نے واسطے عمرو بن عثمان کے کہ وہ سامنے تھے اونکے کیا نہین منع کرتے تم یعنی اپنے اہل کو رونے سے یعنی ساتھہ آواز اور نوحہ کے اس لیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر پس کہا ابن عباس نے کہ تحقیق تھے حضرت عمر کہتے تھے کچھ اسمین سے یعنی اس مین عام رونا منع معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونیکو منع کرتے تھے کہ جو ساتھہ آواز کے یا نوحہ کے ہو نزدیک قریب المرگ کے پھر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا پھرا مین ساتھہ حضرت عمر کے مکہ سے یہانتک کہ جسوقت پہنچے ہم بیدا مین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے پس ناگہان عمر ملے ساتھہ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے پس کہا یعنی مجکو جا تو پس دیکھہ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکھا مین پس تھے وہ

صہیب یعنی بیہودہ تھو اور اوسا اونکی ہمراہی تھے کہا ابن عباس نے پس خبر پہنچائی مینے اونکو پس کہا عمر نے بلا او سکو پھر گیا میں طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمر سے پس جب زخمی کیے گئے عمر داخل ہو صہیب روتے ہوے کہتے ای بھائی میرے ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمر نے اے صہیب کیا روتا ہی تو مجہپر یعنی ساتھ آواز اور بیان کرنیکو اور حال یہہ کہ فرمایا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب بعض رونے اہل اوسکی کے اوسپر یعنی جو رونا کہ ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہا ابن عباس نے پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمر کی ذکر کیا مینے یہہ یعنی قول عمر کا روبرو حضرت عائشہ کے پس کہا عائشہ نے رحم کرے اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی نہیں اسطرح نہیں حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر یعنی نہ مطلق رونے سے اور نہ بعض رونے سے ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر اور کہا حضرت عائشہ نے کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہیں اوٹھاتا کوئی اوٹھانیوالا بوجھہ دوسرے کا کہا ابن عباس نے نزدیک اسکے مضمون آیۃ کا اور اللہ ہنساتا ہی اور رولاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نے پس نکہا ابن عمر نے کچہہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** زخمی کیے گئے عمر یعنی جب ہینہ مین آئے اور زخمی ہوے محراب مسجد مین اور اونکو گھر مین اوٹھا لائے اور لوگ خبر کو گئے تو اون مین صہیب بھی تھے وہ رونے لگے یہہ کہکر ای بھائی میرے ای صاحب میرے تو اس سے کوئی یہہ سمجھے کہ یہہ نوحہ ہوا اس لیئے کہ نوحہ وہ ہوتا ہے کہ بلند آواز سے ہو اور یہہ ایسا نہ تھا اور اوسکو بھی حضرت عمر نے منع فرمایا احتیاطا کہ نہین حد سے نہ بڑہ جاوے اور حضرت عائشہ نے جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کر تو یہہ نفی اوسکی کی ہے کہ جو عمر سمجھے اس لیے کہ حدیث سمجھے ہی پس شبہہ اختلاف تعیین مراد مین ہی عمر اور ابن عمر کہتے ہین کہ عذاب بسبب رونے کے ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہین کہ یہہ کافر کے حق مین ہے اور وہ عذاب مین ہے روے یا نہ روے ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر اور سبب اسکا یہہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتھہ اونکے بلکہ بعضی وصیت کر جاتے تھے ساتھہ رونے اور نوحہ کے بعد ازاں دلیل پکڑے حضرت عائشہ نے اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتھہ اس آیت کے ولا تزر وازرۃ آخر تک یعنی گناہ کسیکا کسی پر نہین لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہے میت پر کیونکر لکھا جاویگا اور کیون عذاب کیا جاویگا اوسکو بسبب اسکے اور ابن عباس نے بھی تائید کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم اور شادی اوسکی خدا کی طرف سے ہے کہ پیدا کرتا ہی پس اوسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اونکا اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال بندون کے اللہ ہی نے پیدا کیے ہین اور کرتا بندہ ہے اور پھر اوسپر ثواب عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دو تون باتین ہوتی ہین اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور تمسخر کے ہنستا ہی تو گنہگار ہوتا ہی اسیطرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتی ہین ثواب دیا جاتا ہی اونپر آدمی اور کبھی برے ہوتے ہین عذاب کیا جاتا ہی اونپر پس ابن عباس کا قول جب ہوگا کہ ہنسنا اور رونا بے اختیاری ہون اور جب اختیاری ہون گی ثواب عذاب مین دخل ہی اور چپ رہنا ابن عمر کا اس قصہ کو منکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ اونھون نے یہہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جھگڑا جیسیکہ شان اہل عرفان کی ہی ح **وعن** عائشۃ قالت لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ وجعفر وابن رواحۃ جلس یعرف فیہ الحزن وانا انظر من صائر الباب تعنی شق الباب فاتاہ رجل فقال ان نساء جعفر وذکر بکاءھن فامرہ ان ینھاھن فذھب ثم اتاہ الثانیۃ لم یطعنہ فقال انھھن فاتاہ الثالثۃ قال واللہ غلبننا یا رسول اللہ فزعمت انہ قال فاحث فی افواھھن التراب فقلت ارغم اللہ انفک لم تفعل ما امرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم تترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر ماری جانی زید بن حارثہ کی اور جعفر کے اور ابن رواحہ کے کہ غزوہ موتہ

مین شہید ہوئے تھے یعنی مسجد مین بیٹھا جاتا تھا حضرت کے چہرۂ مبارک مین غم اور مین دیکھتے تھے سوراخ دروازے کے سے یعنی درزون
دروازے کے سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتے ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا
حضرت نے اوسکو یہہ کہ منع کرے اونکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرت کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نے کہنا اوسکا پھر فرمایا حضرت نے کہ منع کر اونکو پھر آیا
حضرت کے پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اونھون نے نہ مانا پھر آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتون نے ہمپر یارسول اللہ پس
گمان کیا حضرت عائشہ نے یہہ کہ فرمایا حضرت نے پس ڈال اونکے مونھہ مین مٹی پس کہا مین یعنی عائشہ نے اوس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ
ناک تیری نہین بجالاتا جو کچھ کہ حکم دیتے ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چھوڑا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچانے سے
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈال اونکے مونہہ مین مٹی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ چھوڑ دے اونکو بحال خود واسطے نہ نفع دینے
نصیحت کے اونکو حالت جزع وفزع مین اور لفظ ارغم اللہ سے آخر تک کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اوس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجکو خدا
اس سبب سے کہ ایذا دی تو نے حضرت کو اور نہ چھوڑا رنج پہنچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہے اسکے سننے سے کہ وہ مرتکب کبیرہ کے ہین
اور باز نہین رہتین منع کرنے سے کیون نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا تا حضرت کو ایذا نہوتی ع **وعن** امّ سلمۃ قالت لمّا مات ابو سلمۃ
قلت غریب وفی ارض غربۃ لابکینّہ بکاءً یتحدث عنہ فکنت قد تہیأت للبکاء علیہ اذ اقبلت امرأۃ ترید ان
تسعدنی فاستقبلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتریدین ان تدخلی الشیطن بیتا اخرجہ اللہ منہ مرتین
فکففت عن البکاء فلم ابک رواہ مسلم اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا جبکہ مرے ابو سلمہ کہ خاوند اوّل تھے ام سلمہ کے کہا مین نے ابو سلمہ
تھے مسافر اور بیچ زمین مسافرت کے البتہ روؤنگی مین اونکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا رونا کوئی نہین رویا پس تھی
مین تحقیق تیاری کی رونیکی اوسپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہو میرے یعنی رونے مین پس سامنے گئے اوسکے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اس گھر مین کہ نکالا اوسکو اللہ نے اوس گھر مین سے دوبار پس بند
رہی مین رونے سے پس روئی مین یعنی جو رونا کہ برا تھا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہہ مسلم نے **ف** تیاری کی رونیکی یعنی قصد کیا رونیکا اور
مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑے وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور مراد دوبار سے یا تو یہہ ہے کہ ایکبار
جس وقت کہ مسلمان ہوے اور دوسری بار جبکہ دنیا سے با اسلام نکلے یا دوبار سے مراد یہہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرت کر کے طرف حبشہ کے کی اور
دوسری بار جبکہ وہان سے ہجرت کر کر مدینہ مین داخل ہوے ع **وعن** النعمان بن بشیر قال اُغمی علی عبد اللہ بن رواحۃ
فجعلت اختہ عمرۃ تبکی واجبلاہ واکذا واکذا تعدد علیہ فقال حین افاق ما قلت شیئا الا قیل لی انت کذلک
زاد فی روایۃ فلما مات فلم تبک علیہ رواہ البخاری اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس
شروع کیا بہن اونکی عمرہ نے رونا اور یہہ کہنا اے پہاڑ افسوس ہے ایسی اور ایسی گنتی تھی اوپر یعنی خوبیان اوسکی پس کہا عبد اللہ نے جس وقت کہ
ہوش مین آئے یعنی بہن سے کہ نہین کہا تو نے کچھہ مگر کہ کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے ایسا ہی ہے یعنی اگر کسی نے مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون
تو پہاڑ ہے کہ پناہ پکڑتے ہین ساتھہ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرے عبد اللہ نہ روئی بہن اوسپر روایت کی ہے یہہ بخاری نے
ف بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایکدفعہ بیمار ہوگئے قریب مرگ کے پہنچے اوس مرض مین بیہوش ہوئے اگرچہ مرے نہین اوس بیماری مین بلکہ شہید ہوئے غزوہ موتہ مین
وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ [illegible] یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ

وَاسَیِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُکِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَکَیْنِ یَلْهَزَانِهٖ وَیَقُوْلَانِ اَهٰکَذَا کُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
حَسَنٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونیوالا اونمین سے
اور کہے اے پہاڑ اور اے سردار اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ میت کے دو فرشتے کہ کلے مارتے ہین اوسکے سینہ مین اور کہتے ہین کیا
ایسا ہی تھا تو روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب حسن ہے **ف** مراد میت سے میت حقیقی ہے یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نے شرح الصدور
مین بعد ذکر کرنے اس حدیث کے ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ عذاب ہونے میت کے بسبب رونے اہل اوسکی کے
اوسپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہہ کہ یہہ حدیث ظاہر اپنے پر ہے مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیرہ ذلک کی نہین بہرحال پکار کر رونے اور
نوحہ کرنے اہل کے سے عذاب ہوتا ہے اور یہی رای عمر اور ابن عمر کی بھی ہے دوسرا یہہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونے کے مطلق تیسرا یہہ کہ ب
واسطے حال کے ہے یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہے حالت رونے اونکے مین اوسپر اور عذاب سبب گناہون اوسکی کے ہوتا ہے نہ بسبب رونے اونکے
چوتھا یہہ کہ خاص ہے یہہ کافر کے حق مین ہے اور یہہ دونو قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہین اور پانچوان یہہ کہ یہہ خاص ہے ساتھ اوسکے کہ ہو
نوحہ طریقہ اوسکا سے اور یہی مذہب بخاری کا ہے اور چھٹا یہہ کہ یہہ اوسکے حق مین ہے کہ وصیت کر جاوے ساتھ اسکی یعنی جو کہہ جاوے
وارثون سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اوسکو عذاب ہوگا اس سے لیے کہ یہہ اوسیکا فعل ہے اور ساتوان یہہ کہ یہہ اوسکے حق مین ہے کہ نہ وصیت کرے
ساتھ ترک اسکی کے پس ہوگی وصیت اسکی ترک نیکو واجب جبکہ جانے حال اہل اپنی کے سے کہ کرینگے یہہ آٹھوان یہہ کہ عذاب ہوتا ہے بسبب اون باتون
کے کہ بیان کرکے روتے ہین اہل اوسپر اور وہ ہوون بری شرعًا جیسے کہتے تھے اہل جاہلیت اے بیوہ کرنیوالی عورتون کی اور اے یتیم کرنیوالے
اولاد کو اور اے خراب کرنیوالے گھرون کو نوان یہہ کہ مراد ساتھ عذاب کرنیکے غصہ کرنا ملائکہ کا ہے اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ بیان کرتے
ہین اہل اوسکی جیسے کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب نوحہ کی قبر مین انتہی اور بعضون نے لکہا ہے کہ مراد ساتھ عذاب کے یہہ ہے کہ رنج
ہوتا ہے میت کو بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر جیسے کہ رنج ہوتا ہے بسبب بُری اور گناہون اونکی کے اور خوشی ہوتی ہے بسبب اچھی اعمال
کے اور حاصل یہہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاویگا نوحہ کرنیکو یا راضی ہوگا ساتھ اسکی پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا
محمول ہوگا رنج اوٹھانی پر برابر ہے کہ ہو نزع کے وقت یا بعد موت کے اور برابر ہے اسمین کافر اور مومن اور اس سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہے
اس آیت مین ولا تزر وازرة وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی ہین ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَاتَ
مَیِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ یَبْکِیْنَ عَلَیْهِ فَقَامَ عُمَرُ یَنْهَاهُنَّ وَیَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ یَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِیْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا مرگیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد مین نام اونکا صریح مذکور ہے پس جمع
ہوئین عورتین روتیں اوسپر پس کھڑے ہوئے حضرت عمر منع کرتے اونکو یعنی اقربا کو اور ہانکتے مارکر اونکو یعنی اجنبیون کو پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اے عمر کسواسطے کہ آنکھین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہے اور وقت مرنیکا نزدیک ہے روایت کی یہہ احمد اور نسائی نے
ف [illegible] وہ عورتین کچہ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا اونکو حضرت عمر نے کہ کہین ایسا نہو کہ اس سے بڑھ کر نوحہ
جو منع ہے شرع مین وہ کرنے لگین پس حضرت نے حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر اونکا بیان کیا ع **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَیْنَبُ
بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَکَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ یَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونی لگین عورتین پس شروع کیا حضرت عمر نے مارنا اونکو ساتھہ کوڑی اپنی کے پس ہٹایا عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہاتھہ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر پھر فرمایا عورتونکو دور رکھو اپنی کو آواز شیطان کی سے یعنی چلاکر اور بیان کر کر رونا پھر فرمایا جو کچہ کہ ہو آنکہہ سے یعنی آنسو اور دل سے یعنی غم پس وہ اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسند ہین اوسکو یہہ چیزین اور جو ہو ہاتھہ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہی روایت کی یہہ احمد نے **ف** جو ہو ہاتھہ سے یعنی مونھہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنے اور زبان سے یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا یا وہ باتین کہنین کہ رب کو ناپسند ہون پس وہ شیطان سے ہے یعنی اوسکی بہکانے سے ہی یا وہ پسند کرتا ہے ان چیزونکو ع

وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهُ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا اور روایت ہی بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کہ کہا جب کہ حسن مثنی بیٹے حسن بیٹے علی کے گذر گیا عورت اونکی نے خیمہ اونکی قبر پر برس بھر پھر اوٹھا لیا پھر سنا آواز کرنیوالے کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہی خبردار ہو کیا پایا اوس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اوسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ نا امید ہوئے اور پھر گئے **ف** خیمہ کھڑا کیا اور آپ بھی وہین رہین برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق اونکا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہہ ہی کہ خیمہ اونھون نے کھڑا کیا اس لیے کہ جمع ہون دوست ذکر کے لیے اور قراءة قرآن کے لیے اور آوین لوگ دعاء مغفرت اور رحمت کے لیے ع ح

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابی برزہ سے کہ کہا دونون نے کہ نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصونکو کہ پھینک دین تھین اونھون نے اپنی چادرین چلتی تھی کرتون مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھہ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا مینے یہہ کہ بددعا کرون تمپر ایسی بددعا کہ پھر دتم طرف گھرون اپنی کے غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہوکر جاؤ کہا راوی نے پس لیلین اون شخصون نے اپنی چادرین اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمانہ مین رسم تھی کہ چادر کرتے پر اوڑہتے تھے اور رسم جاہلیت کی یہہ تھی کہ جب جنازہ کے ساتھہ چلتے تو چادر نہ اوڑہتے یہہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنی تغیر پر یعنی چادر اوتار کر چلنے پر یہہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسمین بری برتنی پر ح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھہ جایا جاوے اوس جنازہ کے کہ اوسکے ساتھہ نوحہ کرنیوالی ہووے نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** جنازہ کے ساتھہ چلنا سنت ہے لیکن بسبب اسکے کہ ساتھہ ہونے اس فعل بد کی ترک کرے اوسکو اور اسیطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہہ حدیث اصل مضبوط ہے اسکی کہ جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہو وہان نجاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب اوس فعل بد کی ترک کرے اوسکو ح ع

وعن ابي هريرة ان رجلا قال له مات ابن لي فوجدت عليه هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه وسلامه شيئا يطيب بانفسنا عن موتانا قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى احدهم اباه فياخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخله الجنة رواه مسلم واحمد واللفظ له اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ کو مرگیا بیٹا میرا یعنی چھوٹا بیٹا پس غم کیا مینے اوسپر کیا سنی تمنے دوست اپنے سے یعنی آنحضرت سے رحمتین ہون اللہ کی اونپر اور سلام اللہ کا اونپر کوئی چیز کہ خوش کرے ہمارے دلون کو ہمارے مردون کی طرف سے یعنی جو کہ جنس اولاد سے چھوٹی مرگئی کہ آیا وہ کچہ کام آوینگی کہا ابو ہریرہ نے کہ ہان سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوٹی لڑکی مسلمانون کے جانور دریا کے سے ہونگے بہشت مین ملیگا ایک اونکا باپ اپنے سے پس پکڑیگا کونا کپڑے اوسکے کا پس نہ جدا ہوگا اوس سے یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ مسلم واحمد نے اور لفظ انہی کے واسطے احمد کے **ف** دعامیص جمع دعموص کی ہے دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہے کہ پانی مین غوطہ مارتا ہے اور پھر نکل آتا ہے اوسکو ہندی مین جلاہا کہتے ہین اور دعموص اوس شخص کو بھی کہتے ہین کہ دخیل ہوتا ہے بیچ امور بادشاہون اور امراء کے یعنی یہہ لڑکے سیر کرتے پھرتے ہین جنت مین جاتے ہین جہان چاہتے ہین نہین منع کیے جاتے ہین کسی جگہ کے جانے سے جیسے کہ لڑکے دنیا کے نہین روکے جاتے کسی کے گھر مین جانے سے اور نہین پردہ کیا جاتا اون سے اور اسمین ذکر باپ ہی کا کیا اس لیے کہ ذکر اوسکا ہوا ہوگا اور ماں کو بھی اسیطرح لیجاویگا چنانچہ بعضی حدیثون مین ماں اور باپ دونو مذکور ہوے ہین ع ح

وعن ابي سعيد قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ذهب الرجال بحديثك فاجعل لنا من نفسك يوما نأتيك فيه تعلمنا مما علمك الله فقال اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن امرأة تقدم بين يديها من ولدها ثلثة الا كان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن يا رسول الله او اثنين فاعادتها مرتين ثم قال واثنين واثنين واثنين رواه البخاري اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے پھر مند ہوے مرد ساتھ حدیثون آپکی کے پس مقرر کیجیے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایکدن کہ آنکو حاضر ہون ہم آپکے پاس سکہلاویں ہمکو اوس چیز سے کہ سکہلایا آپکو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانے دن مین اور فلانے وقت مین مکان فلانے مین یعنی مسجد مین یا گھر مین اور جگہ فلانی مین یعنی آگے کی جانب مکان کے یا اخیر کی جانب اوسکی پس جمع ہوئین عورتین پھر آئے اونکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکہلایا اونکو اوس چیز سے کہ سکہلایا اونکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہین تم مین سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہون اپنی اولاد سے تین یعنی لڑکے یا لڑکیان مگر کہ ہونگے اوسکے لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے اونمین سے اے رسول خدا کے فرمائیے یا دو بھیجے ہون پس دو بارہ کہی اوسنے یہہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھیجے ہون یا دو یا دو یعنی جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہہ بخاری نے

وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يتوفى لهما ثلثة الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته اياهما فقالوا يا رسول الله او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذي نفسي بيده ان السقط ليجر امه بسرره الى الجنة اذا احتسبته رواه احمد وروى ابن ماجة من قوله والذي نفسي بيده اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان یعنی ماں اور باپ کہ مرین اون دونون کے تین فرزند مگر داخل کریگا اونکو اللہ بہشت مین ساتھ فضل رحمت اپنی کے اون دونون کو پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمائیے یا دو پس فرمایا کہ ہان یا دو عرض کیا فرمائیے یا ایک فرمایا یا ایک بھی

پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق کہ کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کے
جبکہ صبر کرے اور گنے ماں اوسکی اوسکے مرنے کو ثواب نقل کی یہہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سرر ساتھ
آنول نال کے یہہ اشارہ ہے طرف علاقے کے کہ درمیان اوسکے اور ماں اوسکی کے ہے گویا آنول نال مانند رسی کے ہوجائیگی کہ کھینچیگا ساتھ اوسکے اوسکو
طرف بہشت کے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکے ساتھ دلکو تعلق نہین ہوتا اوسکا یہہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دلکو تعلق ہوتا ہے
اوسکا کیا کچھ ثواب ہوگا ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَۃً مِّنَ
الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ کَانُوْا لَہٗ حِصْنًا حَصِیْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ قَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَیِّدُ
الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجے ہوں تین اپنی اولاد میں سے کہ نہ پہنچے ہوں حد بلوغ کو یعنی پہلے مرے ہوں اسکے مرنے سے ہونگے
واسطے اوسکے پناہ مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابو ذر نے آگے بھیجے ہیں نے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت اونکی ابو المنذر ہے سردار
قاریوں کے آگے بھیجا مین ایک لڑکا فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنی ایک بھی پناہ ہوگا آگ سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** قُرَّۃَ الْمُزَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ ابْنٌ لَّہٗ فَقَالَ لَہُ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَبَّکَ اللّٰہُ کَمَا اُحِبُّہٗ فَفَقَدَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِیَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ
الْجَنَّۃِ اِلَّا وَجَدْتَہٗ یَنْتَظِرُکَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَہٗ خَاصَّۃً اَمْ لِکُلِّنَا قَالَ بَلْ لِکُلِّکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے قرہ
مزنی سے یہہ کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہوتا اوسکے ساتھ بیٹا اوسکا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے
تو اوسکو یعنی بہت کہ تیرے ساتھ ہی رہتا ہے کہا اوسنے یا رسول اللہ دوست رکھے تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہوں مین اوسکو پھر نہ پایا
اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اوسکے پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانے کا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اوسکا پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسکے باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہیں دوست رکھتا تو اوسکو کہ نہ آویگا کسی دروازے پر دروازون
بہشت کے سے مگر کہ پاویگا تو اوسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کرے تیری اور لیجاوے ساتھ اپنے جنت مین پس کہا ایک شخص نے
اے رسول اللہ کے اسی کے لیے ہے یہہ بشارت یا ہم سبکے لیے پس فرمایا تم سبکے لیے نقل کی یہہ احمد نے **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَیُرَاغِمُ رَبَّہٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَیْہِ النَّارَ فَیُقَالُ اَیُّھَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّہٗ
اَدْخِلْ اَبَوَیْکَ الْجَنَّۃَ فَیَجُرُّھُمَا بِسَرَرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَھُمَا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑیگا پروردگار اپنی سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار ماں باپ اوسکی کو آگ مین یعنی ارادہ کریگا
داخل کرنیکا پس کہا جاویگا اے کچے بچہ جھگڑنیوالے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنی کو بہشت مین پس کھینچیگا اونکو ساتھ آنول نال اپنی
کی یہانتک کہ داخل کریگا اونکو بہشت مین روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ
اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ
ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو یعنی بلا کے

...عمل مین پہونچے کہ نہین راضی ہوتا مین تیرے لیے ثواب کا سواے بہشت کے یعنی اوسکو بدلے مین بہشت ہی مین داخل کرونگا
روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنِ** الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ
بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذَلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَأَعْطَاهُ
مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حسین بن علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا نہین کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان پہنچا کرجاوین مصیبت پھر یاد کرین اوسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہے
واسطے اوسکے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کر دیتا ہے یعنی ثابت کرتا ہے اللہ تعالی نزدیک اوسکے ثواب پس دیتا ہی اوسکو مانند ثواب اوس
مصیبت کے جسدن پہنچایا گیا تھا وہ مصیبت یعنی اور صبر کیا تھا اوسپر روایت کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمہارے کا پس چاہیے کہ کہی انا للہ
وانا الیہ راجعون اس لیے کہ یہہ بھی مصیبتون سے ہی **ف** شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہے یعنی اگر ادنی مصیبت پہنچے تو بھی یہہ پڑہے
چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ پڑہی حضرت نے یہہ آیت وقت چراغ گل ہونیکے ع **وَعَنْ** أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً
إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ
كَيْفَ يَكُونُ هَذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت
ہی ام درداء سے کہ کہا سنا مینے ابودرداء سے کہ کہتے تھے سنا مینے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا حضرت
عیسی کو اے عیسی تحقیق مین پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک امت جسوقت کہ پہنچیگی اونکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہین یعنی کوئی نعمت شکر
کرینگے اللہ کا اور اگر پہنچے اونکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھین گے اور صبر کرینگے اور حال یہہ کہ نہین ہے
بردباری اور نہ عقل یعنی ایسی بردباری و عقل کہ کسبی ہین یا کامل پس کہا حضرت عیسی نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہہ واسطے اونکے حال آنکہ نہ بردباری ہی اور نہ عقل
فرمایا دونگا مین اونکو اپنے حلم مین سے اور علم مین سے روایت کی یہہ دونون بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یہان مراد امت سے
صلحاء حضرت کی امت کے ہین اور نہین ہے بردباری اور نہ عقل حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری اور عقل جاتی
رہین گی اور باوجود اسکے صبر کرین گے اور امیدوار ثواب کے رہین گے یعنی یہہ دو توصفتین ایسی ہین کہ بسبب انکے آدمی تامل کرکر جزع فزع کرکر
سے باز رہتا ہی اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرف سے جانتا ہے پس باوجود نہونے اونکی کے صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسی نے عرض کیا کہ جب
بردباری اور عقل نہوں گی تو کیونکر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہین گے فرمایا کہ دونگا مین حلم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنے پاس سے بلا کسب دونگا کہ
بسبب انکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہین گے ع **بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ** باب ہی بیچ بیان زیارت کرنی قبرون کے یعنی
فضائل اور آداب مقصود اوسکی کے **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ
وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی بریدہ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو اونکی اور منع کیا تھا مین تمکو کھانے گوشت قربانی
کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے اور منع کیا تھا سے پینے تمکو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب برتنون مین
اور نہ پیو چیز نشے کی روایت کی اسکو مسلم نے **ف** منع کیا تھا مین تمکو یعنی ابتدا اسلام مین حضرت نے قبرون کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے
کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتین قبرون پر کرین کہ باعث کفر کے ہون جب دیکھا کہ اسلام دلون مین مضبوط ہوا اجازت دی زیارت
قبرون کی مستحب ہے سب علماء کے نزدیک اس لیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہے اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہے اور اور بہت
فائدے ہین اور عمدہ فائدہ یہہ ہی کہ مردون کے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور بیشک ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف
لیجاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہان کے مردون پر اور استغفار کرتے تھے اونکے لیے اور علماء نے اختلاف کیا ہے اسمین کہ آیا عورتون
کے حق مین نہی باقی ہے یا اونکو بھی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہہ ہی کہ عورتین سوا حضرت کی مزار کی اور قبرون کی زیارت نکرین چنانچہ یہہ
مسئلہ باب مواضع الصلوۃ مین بیچ فائدے حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کی مفصل مع روایات فقہیہ کے لکھا
گیا ہی جو چاہے وہان دیکھ لے اور کہا نووی نے کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کی ہے پس اسکے
لیے تو کافی ہے دیکھنا قبرون کا بغیر پہچاننے مردون اونکی کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس وہ مسنون ہی ہر مسلمان کے لیے اور تیسری
برکت حاصل کرنیکے لیے ہے پس وہ زیارت اچھے لوگونکی قبرونکی ہی اسلیے کہ اونکے لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین ان گنت اور چوتھی واسطے
ادا حق دوست اور قرابتی کی ہے جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہے کہ جو کوئی زیارت کرے ماں باپکی یا ایک کی دن جمعہ کی تو ہوتی ہی مانند
حج کے اور پانچوین مہربانی اور انس کے لیے ہوتی ہے جیسا کہ آیا ہے حدیث مین کہ جو کوئی گزرتا ہی اوپر قبر مومن بھائی اپنی کے اور سلام کرتا ہے
اوسپر تو وہ پہچانتا ہے اوسکو اور جواب سلام کا دیتا ہے اور آداب زیارت کے یہہ ہین کہ مونھہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کر کے سامنے میت کے
مونھہ کے کھڑا ہووے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھ نہ لگاوے اور چومے نہین اوسکو اور جھکے نہین اور مونھہ خاک پر نہ ملے کہ یہہ عادت
نصاری کی ہی اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہین اور مستحب ہے کہ وقت زیارت کے پڑہے سورہ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب اوسکا
میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہے اور دنون سے خصوصًا اوّل روز مین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہی کہ اوّل روز جمعہ
مین معلی اور بقیع مین زیارت کے لیے جاتے ہین اور آیا ہے کہ دیا جاتا ہے میت کو علم اور ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دنون سے اور زیادہ
پہچانتا ہے اوس مین زیارت کرنیوالے کو اور دنون سے اور مکروہ ہی روندنا قبرون کا بغیر ضرورت کے اور مستحب ہی کہ صدقہ دیا جاوے میت کی
طرف سے بعد مرنیکے سات دن تلک اور منع کیا تھا مین نے کھانے گوشت قربانی کے سے یعنی ابتدا اسلام مین لوگ محتاج تھے قدرت قربانی
کی ہر کوئی نرکھتا تھا اس لیے حضرت نے قربانی کرنیوالون کو فرمادیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نرکھا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجونکو بانٹ دیا
کرین پھر جب فراخی کی اللہ تعالی نے لوگون پر اور احتیاج اونکو نرہے اجازت دی حضرت نے کہ جتنے دنون تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا مین نے
نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتے ہین بعد ازان پیتے ہین یہہ حلال ہے جب تک کہ نشا کرنیوالی نہووے پس حضرت
نے ابتدا اسلام مین فرمادیا تھا کہ نبیذ مشک مین رکھی جایا کرے اس لیے کہ مشک پتلی ہوتی ہے اوس مین جلدی گرم ہوکر نشا کرنیوالی نہین
ہوتی اور اور باسنون مین رکھنے سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنون وغیرہ مین نرکھی جاوے اس لیے کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کی جلدی
متغیر ہوکر نشا کرنیوالی ہوجاتی ہے اور اون ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ

پھر نشہ کی چیز پینے لگین پھر اون کو امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اوس سے لازم ہوا احتمال اوسکے ارتکاب کا نہ رہا ہر باسن مین پینے کے لیے اجازت فرمادی کہ سب باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد سے نشے کو نہ پہنچے جیسیکہ فرمایا و لاتشربوا مسکرًا یعنی نہ پیو کوئی نشہ کی چیز حاصل یہہ کہ منع نشا کرنیوالی سے ہے نہ باسن سے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مان اپنی کی اور روئے اور رلایا اون لوگونکو کہ گرد اونکے تھے پھر فرمایا کہ پروانگی مانگی تھی مینے پروردگار اپنے سے اسبات مین کہ بخشش مانگون واسطے اوسکے پس نہ اذن دیا گیا مجھے اور پروانگی مانگی تھی مینے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کرون مین قبر اونکی سو مجھے اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرون کی اس لیے کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہے موت کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت کی مان کا نام آمنہ تھا حضرت جب چھہ برس کے ہوے تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین اپنے ننھیال کے لوگون کی ملاقات کو وہان سے پھر کر مکہ کو آتی تھین جب ابوا مین کہ نام ایک جگہ کا ہے پہنچین تو وہان انتقال اونکا ہوا اور وہین قبر اونکی بنی پس جب ایکدفعہ حضرت وہان پہنچے تو رو دئے اونکی جدائی پر اور رلایا اونکو کہ گرد حضرت کے تھے یعنی حضرت اتنا روئے کہ رونے لوگونمین بھی تاثیر کی حضرت کو روتے دیکھکر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی والدہ کافر مرین مذہب متقدمین کا تو یہی ہے لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہے اسلام حضرت کی والدین کا پھر اوسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھی یا اونکو دعوت اسلام کی نہین پہنچی ایام فترة مین تھی اوسمین مری پہلے زمانہ نبوت کے یا زندہ کیا اللہ تعالیٰ نے اونکو حضرت کی دعا سے پھر ایمان لائی وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کے زندہ کرنیکی بذاتہ ضعیف ہے لیکن ساتھہ تعدد طرق کے تصحیح و تحسین کے ہے اوسکی یہہ بات گویا متقدمین سے چھپی ہوئی تھی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالیٰ نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسمین رسالے تصنیف کیے ہین اور اسکو دلیلون سے ثابت کیا ہے اور مخالفون کے شبہون کے جواب دیے ہین جو چاہے وہان دیکھہ لے اور صحیح یہہ ہے کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہے ع ح ومولانا **وَعَنْ** بُرَیْدَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے مسلمانون کو جبکہ نکلین طرف قبرون کے کہین سلام ہے تمپر اے گھر والو مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالیٰ ساتھہ تمہارے البتہ ملینگے مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت یعنی خلاصی مکروہات سے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** قبرون کی جگہ کو حضرت نے گھر فرمایا اس لیے کہ رہتے ہین مردے اونمین مانند زندون کے گھرون مین اور من المومنین بیان ہے اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہے من المومنین کے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوے اونپر ساتھہ منھہ اپنے کے اور فرمایا سلام ہے تمپر اے صاحب قبرون کے بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور تم پہلے پہنچے ہو ہم سے اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** متوجہ ہوے اون پر ساتھہ منھہ اپنے کے اسمین دلالت ہے اسپر کہ مستحب ہے حالت سلام کرنے مین میت پر یہہ کہ ہو منھہ سامنے منھہ میت کے اور دعا کرنے مین بھی اسیطرح ہے

اور اسی پر عمل ہے تمام مسلمین کا سوا ابن حجر کے کہ اونھون نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہہ ہے کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منھہ کرے اور کہا
مطہری نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اوسکی کے ہے حالت حیات اوسکی مین منھہ کرے سامنے منھہ اوسکے کے پھر اگر تھا زندگی مین کہ جب ملتا تھا
اوس سے بیٹھتا تھا دور بسبب تعظیم اوسکی کے عظیم القدر پس اسیطرح زیارت اوسکی مین کھڑا رہے یا بیٹھے دور اوس سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اوس سے
حالت حیات اوسکی مین اسیطرح بیٹھے قریب اوسکے جب زیارت کرے اوسکی اور جب زیارت کرے پڑھے سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا
کرے اوسکے لیے اور نہ ہاتھہ لگاوے قبر کو اور نہ بوسہ دے اسپر اس لیے کہ یہہ عادت نصاریٰ کی سے ہے ع ۔ مراد عظیم القدر سے یہہ ہے
کہ وہ یا تو ناتی مین بڑا ہو مانند والدین وغیرہما کے یا دین مین بڑا ہو مانند استاد وغیرہ کے ۔ مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من آخر الليل إلى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين وأتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وإنا إن شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد رواه مسلم روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت
اونکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہے تمپر اے قوم مومنین اور آئی تمہارے پاس
چیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب وعذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے
ساتھہ تمہارے ملنے والے ہین یا الٰہی بخش بقیع غرقد والونکو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** بقیع نام ایک جگہ کا ہے باہر مدینہ کے کہ اوس مین قبرین
مدینہ والون کی ہین اور اسمین پہلے درخت غرقد کی کہ نام ایک درخت کا ہے بہت تھی اس لیے اوسکو بقیع غرقد کہا ع **وعنها** قالت كيف
أقول يا رسول الله تعني في زيارة القبور قال قولي السلام على أهل الديار من المؤمنين والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وإنا إن شاء الله بكم للاحقون رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ
مراد رکھتی تھے اس سوال سے کیا کہون مین بیچ زیارت کرتے قبرون کے فرمایا کہہ سلام ہے اوپر صاحب گھرون کے مومنون مین سے اور
مسلمانون مین سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنیوالون پر اور پیچھے رہنیوالون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھہ تمہارے البتہ ملنے
والے ہین روایت کی یہہ مسلم نے **ف** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی کہ گذرے اپنے بھائی
مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تھا اوسکو دنیا مین پھر سلام کرے اوسپر مگر کہ پہچانتا ہے وہ اوسکو اور جواب دیتا ہے اوسکو سلام کا ع **وعن**
محمد بن النعمان يرفع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال من زار قبر أبويه أو أحدهما في كل جمعة غفر له
وكتب برا رواه البيهقي في شعب الإيمان مرسلا اور روایت ہے محمد بن نعمان سے پہنچاتے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنی ماں باپ کی قبر کی یا ایک کی اون مین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اور لکھا جاتا ہے یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنیوالا ساتھہ ماں باپ کے روایت کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے +
وعن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها
فإنها تزهد في الدنيا وتذكر الآخرة رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابن مسعود سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
منع کیا تھا مین تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو قبرون کی پس تحقیق یہ شان ہے کہ بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے
آخرت کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** بے رغبت کرتا ہے دنیا سے کہ جب انجام کار یہہ ہے تو اس مین دل لگانا بیجا ہے اور یاد دلاتا ہے

آخرت کو سوائے اس عالم کے ایک عالم اور ہے کہ وہان جانا اس سے معلوم ہوا کہ قبرون مین جاکر نظر عبرت سے دیکھو اور موت یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا توڑ نیوالا لذتون کا ہے اور آسان کرنیوالا کدورتون کا ع ح وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنے والیون قبرونکی کو روایت کی یہہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا ترمذی نے کہ گئے ہین بعضے اہل علم اسپر کہ تحقیق یہہ یعنی لعن کرنا تھا پہلے اسکے کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبرون کے پس جبکہ اجازت دی داخل ہوی بیچ اجازت کے مرد وعورت اور کہا بعضے عالمون نے سوا اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبرون کا عورتون کے لیے واسطے کم صبر کرنے اونکی کے اور بہت جزع فزع کرنے اون کی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی مین داخل ہوتی اپنے گھر مین کہ اوس مین مدفون تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابو بکر بھی مدفون تھے اوس حالت مین کہ تحقیق مین رکھتی یعنی اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنی چادر اور کہتی مین یعنی اپنے دل میں سوائے اسکے نہین شان یہہ ہے کہ مدفون ہین خاوند میرے یعنی حضرت اور باپ میرا یعنی ابوبکر اور دونو اجنبی نہین ہین پس جبکہ دفن کیے گیے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ اونکے یعنی اوس مکان مین پس قسم ہے اللہ کی نہین داخل ہوتی مین گھر مین مگر مین باندھی ہوئی ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمر سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہہ احمد نے **ف** اس مین دلیل ہے اسپر کہ لحاظ میت کا کرے وقت زیارت کے مانند لحاظ اوسکی کے حالت حیات اوسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہے عقبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر روندون مین آگ یا پانون رکھون تیزی تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوے پانون میرا محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہے میرے نزدیک کہ قبرون مین بول وبراز کرون مین یا بازار مین سامنے لوگون کے کہ لوگ دیکھتے ہون اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عفیر سے روایت کی ہے کہ وہ گذرے ایک مقبرے پر اوس حال مین کہ اونکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگون نے اوسکو کہ اوتر کر پیشاب کرلو کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سے جیسیکہ حیا کرتا ہون زندون سے انتہی تمام ہوی کتاب الصلوۃ فضل وکرم سے خدا تعالی کے صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ع ح

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب ہے بیچ بیان زکوۃ کے **ف** زکوۃ نماز کے ساتھ مذکور ہے کلام مجید مین بیاسی جگہہ پس یہہ دلیل ہے اوپر کمال اتصال کے ان دونون مین اور فرض کی گئی ہے زکوۃ دوسرے سال ہجری مین پہلے رمضان کے اور نہین واجب ہے پیغمبرون پر بالاجماع اور زکوۃ کے معنی ہین بڑھنا اور پاک کرنا پس اسی زکوۃ اسلیے کہتے ہین کہ اس سے مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکالنے حق غیر کے یعنی فقرا کے اوس سے اور بڑھتا ہے ثواب دینے والے کا اور پاک ہوتا ہے وہ گناہون سے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اس لیے کہ دلیل ہے دینے والے کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کے اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری مین اور زکوۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوۃ کا کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا سخت گنہگار ہے قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہانتک کہ گنہگار

ہوتا ہو اسکی تاخیر سے بلا عذر آور روایت رازی مین ہو کہ علی التراخی ہے یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہے نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی ہو کذا فی التہذیب آور زکوٰۃ فرض ہو مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تک وہ مالک مین ہو اور فارغ ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اوس مین پس نہین واجب ہے کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکی پر اور نہ اوس مالک نصاب پر کہ برس گذرے اوس پر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوٰۃ دینی آویگی اس لیے کہ یہ بھی ساری ہو سال کے حکم مین ہی اور نہین فرض ہے زکوٰۃ قرضدار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور پہنچے حد نصاب کو واجب ہوگی اوس مین زکوٰۃ اور قرض مین یہہ بھی قید ہو کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ اوسکا کر سکے پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب زکوٰۃ کا نہین اس لیے کہ انمین مطالبہ بندون مین سے کسیکو نہین پہنچتا اور دین زکوٰۃ کا کہ حاکم کو اوسکا مطالبہ پہنچتا ہو اللہ تعالی کی طرف سے وہ بھی مانع ہے وجوب زکوٰۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہنچتا ہے مال ظاہری مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوے یا شہر سے لیجاوے اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اوّل مانع وجوب زکوٰۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہے والا نہین آور بحر الرائق وغیرہ مین ہے کہ دین مانع ہے زکوٰۃ کا اور صدقہ فطر کا اور یہ مذہب معتمد ہو اور دین مطلق مانع ہو خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہے اس لیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے آور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہے والا نہین اس لیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہے دین کذا فی غایۃ البیان انتہی آور عورت اعتبار کیجاتی ہو غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر یہہ صاحبین کے نزدیک ہو اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کے نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب اسکے کہ کہا گیا ہے کہ یہہ اختلاف درمیان انکے مہر معجل مین ہی اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کی جاتی ہے غنیہ اتفاقاً آور یہہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے گھر ہے رہنے کا اور کپڑے بدن کے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کے اور کتابین علم کی اہل علم کے لیے اور اوزار حرفہ کے اہل حرفہ کے لیے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا نیت تجارت سے اور پھر اوس مین رہنے لگا زکوٰۃ اوس مین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سے لیا اور فارغ ہو اسکے رہنے سے اوس مین زکوٰۃ واجب ہے اسیطرح اور چیزونکو سمجھ لے آور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور اونمین نیت تجارت کی نہو تو زکوٰۃ اون مین واجب نہین آور یہہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہہ ہے کہ مالک ہو اصل اوس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوٰۃ فرض نہین اس لیے کہ مالک ہے تصرف کا نہ اصل اوس چیز کا آور مال ضمار مین بھی زکوٰۃ نہین اس لیے کہ اصل اوس چیز کا مالک ہی اور اوسکی تصرف مین نہین آور مال ضمار اوسکو کہتے ہین کہ اوس تک آدمی پہنچ نہ سکے وہ کئی قسم پر ہی ایک تو وہ مال کہ جاتا رہی اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کر کے جگہہ اوسکی بھول گیا آور تیسرے وہ کہ دریا مین ڈوب جاوے آور چوتھی وہ کہ کوئی غصب کر لے اور گواہ نہون اوسپر آور پانچوان وہ کہ ظالم نے بطریق ڈنڈ کے لیا آور چھٹے وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اوسپر پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتھہ لگے تو اوس مین زکوٰۃ پچھلے دنون کی نہین ہے بخلاف اوس مال کے کہ گھر مین دفن کر کر بھول گیا وہ جب نکلیگا تو پچھلے دنون کی زکوٰۃ دیوے گا اور بخلاف اوس قرض کے کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہون اوسکے اور یا قاضی جانتا ہو اوس مین زکوٰۃ دینی آویگی اس تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدل مال تجارت کے ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑھے دس روپیہ کے وصول ہون تو پچھلے دنون کی زکوٰۃ دیدے آور جو قرض کہ بدل مال تجارت کے نہو

اور اگر ابتدا جنون
اسکا ساری سال کو نہ گھیرے
اگر افاقت ہو کسی جزو
سال مین بعد مالک نصاب
کے اول سال مین یا
آخر سال مین یا بیچ مین
یا بسبب لازم آویگی اسکو
زکوٰۃ یہہ ظاہر روایت ہے
اور یہی صحیح ہے لیکن
یہہ حکم جنون عارضی
میں ہے کہ مجنون ہو بعد
بالغ ہونیکے اور اصلی مین
کہ بالغ ہو حالت جنون
مین پس نزدیک ابی حنیفہ
کے اعتبار کیا جاویگا
ابتدا سال وقت افاقت
سے اور ایسی ہی زکوٰۃ
جس وقت کہ بالغ ہو اعتبار
کیا جاویگا ابتدا سال
وقت بالغ ہونیکا اسکی عمر
۱۲ عالمگیری
وکذلک الصبی یعتبر
کان او معتقاً الا فی
کذا فی محیط السرخسی
وہو الصحیح علی ظاہر المذہب
۱۲ عالمگیری

جیسے کپڑے گھر کے پہننے کے یا غلام خدمت کا بیچا یا گھر رہنے کا اور انکا مول لینیوالے کے ذمہ قرض رہا پس اسمین جب زکوٰۃ پچھلے دنون کی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے یعنی دوسو درہم کہ جسکے ساڑھے باون روپے سیدھی کل کے ہوتے ہین وصول ہوا اور جو قرض بدلا اوس چیز کے ہو کہ مال نہیں جیسے مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کہ اوس مین جب زکوٰۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہوا اور برس اوسپر گذر جاوے یعنی پچھلی زکوٰۃ نہیں دینی آویگی بلکہ اوس برس کی کہ اسکے قبضہ مین رہا دیویگا اور یہہ حکم اوسکو ہے کہ پہلے سے صاحب نصاب نہوا اور اگر صاحب نصاب ہو پہلے سے تو اوسکے حق مین یہہ مال بمنزلہ مال مستفاد کے ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوٰۃ دیگا گذرنا برس کا شرط نہیں اور شرط ادا کرنی زکوٰۃ کی یہہ ہے کہ دیتے وقت نیت کرے کہ زکوٰۃ دیتا ہون یا جسوقت زکوٰۃ نکالی مال مین سے اوسوقت نیت کرلے اور اگر سارا مال للہ دے اور نیت نہ کرے زکوٰۃ کی تو زکوٰۃ ساقط ہوجاتی ہے بشرطیکہ کبھی اور واجب کی نیت سے ندیا ہو اور اگر تھوڑا سا مال دیگا تو جتنا دیا ہے اوسکی زکوٰۃ امام محمدؒ کے نزدیک ادا ہوجائیگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک اوسکی بھی نہیں ادا ہوئیگی اور مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت لینیکی تو وہ تجارت کا نہیں رہتا خدمت ہی کا ہوجاتا ہے اوس مین زکوٰۃ نہیں اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہیں ہوجاتا جبتک بیچے نہیں جب بیچیگا تو اوسکے مول مین زکوٰۃ دینی آوےگی اور نصاب زکوٰۃ اوسقدر مال کو کہتے ہین کہ اوس مین زکوٰۃ دینی واجب ہو اور اوس سے کم مین نہو مثلا چاندی یا مال تجارت کا دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگے سبکے نصاب مین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہے نامی اور غیر نامی یعنی بڑھنیوالی اور نہ بڑھنیوالی پھر نامی دو قسم ہے حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہے کہ نفع سے بڑھتا ہے اور جانور کہ بسبب بچونکے بڑھتے ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑھتا نہیں لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان اور اسباب سوای حاجت اصلی کے پھر نصاب نامی کے ہونے سے زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے اور زکوٰۃ لینی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہیں درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی پر زکوٰۃ دینی نہیں آتی مگر زکوٰۃ کا مال اور نذر کا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہیں درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے ع ح۔ ملتقی الابحر بحر و درمختار و عالمگیری و مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَھْلَ کِتٰبٍ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی وہاں کا کرکر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہے ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاریٰ کے پاس پس بلا اونکو طرف گواہی دینے اسکے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین پس اگر انھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے اونکو کہ اللہ نے فرض کین ہین اون پر پانچ نمازین دن رات مین پھر اگر مانا اونھون نے اسکو پس خبر دار کر اونکو کہ اللہ نے فرض کی ہے اون پر زکوٰۃ لیجاویگی اونکے غنیون سے ... اور دیجاویگی اون کے فقیرون کو پھر اگر ... اسکو ... اچھا ... تین حصہ کبھی اچھا برا بیچ کا زکوٰۃ ...

مال لیجیو اور بچ تو بد دعا مظلوم کے سے یعنی زکوٰۃ کے لینے مین اوسکا اور چیزون مین یعنی نہ لے وہ چیز کہ واجب نہین اوسپر یا ایذا نہ دی ایکو زبان سے تاکہ بد دعا نکرے اسواسطے کہ نہین درمیان دعا مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اللہ کے اوسکو کوئی پردہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اہل کتاب کے پاس ہان مشرک اور ذمی بھی تھے لیکن غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اس لیے انہین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے لیکن یہ جب ہے کہ نہ پہنچی اونکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پہنچ جاوے اونکو دعوت پس نہین واجب بلکہ مستحب ہے ۔ع۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اوس سے حق اوسکا کہ زکوٰۃ ہے مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اوسکے تختے آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنین گے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوین گے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوین گے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوینگے ساتھ اون تختون کے پہلو اوسکے اور پیشانی اوسکی اور پیٹھ اوسکی جبکہ جدا کیے جاوین گے یعنی بدن سے اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر لائے جاوین گے یعنی جبکہ ٹھنڈی ہو جاوین گے تو آگ مین ڈالے جاوین گے گرم کرنیکے لیے اور نکالکر پھر داغ دیے جاوینگے ہمیشہ یون ہی کرتے رہین گے اوس دن مین کہ ہے مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یا طرف دوزخ کے **ف** مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرون کو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارون کو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکی کے اور مومن کاملون کو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یعنی اگر اوسکے ذمہ اور گناہ نہوگا سواے اسکے اور یہہ عذاب گناہ ترک زکوٰۃ کا جھاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنی اگر اوسکے ذمہ اور گناہ ہوگا سواے اسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوٰۃ کا نہ جھڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے اس مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ زکوٰۃ نہ دینے والے عذاب مین ہونگے اور باقی خلق حساب مین ۔ع۔ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ یہہ حکم نقد کا ہے اور اونٹون کا کیا حکم ہے یعنی اونکی زکوٰۃ نہ دے تو کیا عذاب ہے گا فرمایا نہین کوئی مالک ونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو اون مین سے حق اونکا یعنی زکوٰۃ ندی اور بعضے حق اونکے سے دودھ دوہنا ہے دن پانی پلانے اونکی کے مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا منہ کے بل ڈالا جاویگا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کے بیچ میدان ہموار کے اوس حالت مین کہ ہونگے اونٹ کامل تر گنتی مین اور موٹاپے مین نہ کم کریگا مالک ونٹ کا اون مین سے ایک بچہ اونٹ کو یعنی سب اونٹ اوسکے وہان موجود ہونگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہونگے اون کے اور اونٹ خوب فربہ ہونگے تا روندنے مین تکلیف زیادہ ہو کچلین گے اوسکو ساتھ پانون اپنی کے اور کاٹین گے اوسکو ساتھ دانتون اپنی کے جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچھلی جماعت یعنی اسی طرح سے چلا جاویگا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹون کی چلی گی اوس دن مین کہ ہے مقدار

اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھیگا راہ اپنی طرف بہشت کی اور یا طرف دوزخ کے **ف** دودہ دوہنا دن پانی پلانے کے تیسرے دن یا چوتھے دن اونٹونکو پانی پلانے لیجاتے ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور مالک اونٹون کے اونکو دودہ دوہکر پلاتے تھے پس حق واجب اونٹونکا اگرچہ وہی زکوٰۃ ہے لیکن منجملہ حقوق اونکے سے حق مستحب بھی ہے کہ جس دن اونٹ پانی پینیکو جاوین تو دودہ دوہکر مسکینون کو پلاوے پس یہ ہی مستحب لیکن از راہ مروت اور ادای شکر حق کے گویا کہ حکم واجب کا رکھتا ہے اسلیے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہوگا ع ح **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرٰيهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکریکا فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہ مالک بکریکا کہ نہ ادا کرے اونسے حق اونکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کریگا اون مین سے کچھہ نہ ہوگی اونمین کوئی بکری گائین کہ مڑی ہون سینگ اونکے اور نہ منڈے اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سبھون کے سینگ سلامت ہونگے تا خوب سینگ مارین گی اوسکو ساتھہ سینگون اپنی کے اور کچلین گے اوسکو ساتھہ کھرون اپنی کے جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچھلی جماعت اوس دن مین کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کی پس دیکھیگا راہ اپنی یا طرف بہشت کی اور یا دوزخ کے **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حکم ہے گھوڑونکا فرمایا پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ اور ایک ہوتے ہین آدمی کو سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے اوسکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو ریا اور فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے اہل اسلام سے پس یہہ گھوڑے اوسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اوسکے لیے پردہ ہین پس گھوڑے اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین پھر نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اونکی کے اور نہ گردنون اونکی کے پس گھوڑے اوسکے لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اوسکے لیے موجب ثواب کے ہین پس گھوڑے اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین اہل اسلام کے لیے بیچ چراگاہ کے اور سبزی کے پس نہین کھاتے ہین اوس چراگاہ سے یا سبزی سے کچھہ مگر لکھی جاتی ہین اوسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اوس چیز کے کہ کھائی یعنی گھانس وغیرہ اور لکھی جاتے ہین اوسکے لیے مقدار گنتی لید اونکی کی اور پیشاب اونکی کی نیکیان یعنی اس لیے کہ یہہ چیزین بھی اوسکی باعث زندگی کے ہین اور نہین توڑتے وہ گھوڑے رسی یعنی دست بند اپنی کو پھر دوڑتے ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے لیے نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اونکے کے اور لید اونکی کو یعنی اوس حالت مین

اون کو الکا اونکا شبہ پس پیچ ہوین اوس سی او نہین ارادہ کرتا تھا کہ پلا دے اونکو مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے
نیکیان موافق نیت اوس چیز کے کہ پیا **ف** یعنی وہ نیت پانی پلانیکی نہین رکھتا تھا بلکہ بغیر قصد اوسکی کے پانی پیا اوسکا یہہ ثواب ہے گا پس اگر قصد
کرکر پلا دیگا تو کیا کچھ ثواب پاویگا آور اوپر جو فرمایا پس گھوڑے کی نسبت اسکو جواب علی اسلوب الحکیم کہتے ہین یعنی گویا حضرت نی فرمایا کہ مت پوچھ حال بری حق
واجب گھوڑون کا بلکہ پوچھ وہ بھی او جو کچھ کہ پہنچتا ہی نفع اور ضرر اونکی پالنے والے کو او سیاپات ڈ ہین آدمی کے سیلیے پردہ کہ اون سی پردہ آدمی کا
ڈھکا رہتا ہے لوگ نہین جانتے کہ فقیر و محتاج ہی او محفوظ رکھتو ہین ال کی زید اور اظہار حاجت روبرو لوگونکی او ریا او فخر کیلیے یعنی لوگونکی دکھانیکیلیے کہ دیکھین
حشمت اسکی او جانین کہ یہہ مجاہد ہی او واقع مین ایسا نہین اور فخر سے مراد یہہ ہی کہ گھوڑا پالے اس نیت سی کہ اپنے سی ادنی پر فخر اپنا بیان
کرونگا او راوسکے آگے دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اس سے جہاد نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہے کہ اچھی نیت سی باندھی کہ اللہ
کی فرمان برداری مین کام آوین یعنی اپنی سواری کے سیلیے باندھی تا حاجتون مشروع کے سیلیے سوار ہووے او رفقر و احتیاج اپنی لوگون سے
چھپاوے جیسا کہ او روایت مین آیا ہے ربطہا تغنیا و تعففا یعنی باندھی گھوڑی غنا حاصل کرنیکے سیلیے او ربچنے کے لیے مانگنے سے یعنی اوس پر
چڑھ کر سوداگری کے لیے جاوے یا کھیتی پر او روقت جانے وہان کو او رکسی ضرورت کی کسی سے مانگنا نہ پڑے پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکھیگا سوال
و اظہار حاجت سی او راہ خدا سے یہہ مراد اس لیے لی کہ تا تکرار نہ لازم آوے کہ تیسری قسم مین راہ خدا سی جہاد مراد ہی او رنہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون
اونکی کے یعنی سوار ہوا اون پر اچھے کامون کے سیلیے او رمانگی دیا سواری کے لیے او رگھوڑیون پر چھوڑنے کے لیے او رنہ گردنون اونکی کے
یعنی زکوۃ اون کی ادا کی آور شافعیہ کہتے ہین کہ مراد یہہ ہی کہ خبر گیری اون کی کے ساتھ گھانس و دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اون سے اور یہہ
اختلاف اس سیلیے ہی کہ ہمارے نزدیک گھوڑون مین زکوۃ ہی اگر جنگل مین چرین پھر گھوڑون والا مختار ہی کہ ہر گھوڑی پیچھے ایک دینار دیوے
یا قیمت مشخص کرے اونکی او ہر دو سو درہمون مین سے پانچ درہم دے جیسا کہ حساب زکوۃ کا ہی آور شافعی او رصاحبین کے نزدیک گھوڑون
مین زکوۃ نہین ہے دلیل اون کی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین مسلمان پر اوسکے غلام مین او رگھوڑے مین صدقہ او ردلیل ابو حنیفہ کی
یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نے ہر گھوڑے سر کہ جنگل مین چرے ایک دینار ہے او رقیمت مشخص کرنی گھوڑی کی روایت کی گئی ہی حضرت عمرؓ
سے او رشافعی نے جو حدیث روایت کی ہے اوپر گھوڑے غازی کے محمول ہی کہ سوار ہوتا ہی اوس پر او رایسے ہی غلام خدمت کرنیوالا امراد کی
او رراہ خدا مین واسطے اہل اسلام کے کہ جہاد کرے اون پر او رمسلمانون کو دے تا سوار ہو کر جہاد کرین ع ح **قِیْلَ** یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَیَّ فِی الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْفَاذَّۃُ الْجَامِعَۃُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہے حکم گدہون کا فرمایا نہین اوتارا گیا مجھ پر گدہون کے مقدمہ مین
کچھ حکم مگر یہہ آیت یکتا جامع سب نیکیون او ربدیون کی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اوسکو او رجو شخص کہ عمل کرے
مقدار ایک ذرہ کے برائی دیکھے گا او سکو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اگر کسیکو گدہا مانگے کو دیگا سواری کے سیلیے واسطے جانیکو نیک کام
کو ثواب پاویگا او راگر گناہ کرنیکے سیلیے سوار ہونے کو دیگا گنہگار ہوگا ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ
بِلِھْزِمَتَیْہِ یَعْنِیْ شِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
او روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوسکی بنایا جاویگا

اوسکے لیے مال اوسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اوسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی
گردن مین دن قیامت کے پھر پکڑیگا دونو طرفین منہ اوسکے کی یعنی دونو باچھین اوسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر
پڑھی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین آخر آیت تک روایت کی یہہ بخاری نے **ف** سانپ گنجا یعنی اوسکے سر پر
بال نہین ہونگے یہہ علامت ہے بہت زہریلے ہونے اور درازی عمر اوسکی کی اور آیہ حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سنو اللہ تعالی بھی یہی
فرماتا ہے ساری آیت یون ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی
اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہے اون کے
لیے بلکہ برا ہے اونکے لیے قریب ہے کہ طوق ڈالے جاوین گے اوس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوسکے دن قیامت کے یعنی وہ مال
طوق ہوکر پڑیگا گردنون مین ع **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ
أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ
أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
نہین کوئی شخص کہ ہون واسطے اوسکے اونٹ یا گائین یا بکری نہ دے حق اونکا یعنی زکوٰۃ مگر کہ لائی جاوینگے وہ دن قیامت کے اوس حالت
مین کہ وہ بہت بڑے ہونگے اور بہت موٹی کچلین گی اوسکو ساتھ پانون اپنے کے اور مارینگے اوسکو ساتھ سینگون اپنی کے جبکہ
گذرین گے آخر اون کے پھر لائے جاوین اوسپر پہلے اونکے یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیون کے روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ
فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے
تمھارے پاس زکوٰۃ لینے والا یعنی امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور عامل کہتے ہین پس چاہیے کہ پھرے تم سے اس حالت مین کہ وہ تم سے راضی ہو
روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی زکوٰۃ پوری ادا کرو تا وہ تم سے راضی جاوے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
آلِ أَبِي أَوْفَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتی اونکے پاس قوم زکوٰۃ اپنی فرماتے یا الٰہی رحمت بھیج فلانے
شخص پر پس لایا حضرت کے پاس باپ میرا زکوٰۃ اپنی پس فرمایا الٰہی رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ اپنی کہتے یا الٰہی رحمت بھیج اوسپر **ف** دعا کرنے کسیکے لیے ساتھ لفظ صلوٰۃ
کے تنہا درست نہین سوا انبیا کے اور انبیا کے ساتھ کسی پر صلوٰۃ بھیجے تو درست ہے پس حضرت جو زکوٰۃ لانیوالون پر صلوٰۃ بھیجتے تھے یہہ خصائص
حضرت کے سے ہے اور کو نہین درست مولانا **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ
فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ
فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ
فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا

بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو یعنی عامل کر کر زکوٰۃ لینی پر پس کہا گیا یعنی خبر دی کسی نے کہ زکوٰۃ نہ دی ابن جمیل نے اور خالد بن ولید صحابی نے اور عباس چچا نے پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نے مگر اس سبب سے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اوسکو اللہ نے اور رسول اوسکے نے
اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنی اسواسطے کہ نہین ہے اوسپر زکوٰۃ اس لیے کہ اوسنے تحقیق وقف کر رکھے ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائی کا یعنی ہتھیار
اور جانور اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ مین یعنی اور تم اوسکو سوداگری مال جانتے ہو اور عباس پس زکوٰۃ اوسکی مجھپر ہے اور مثل اوسکے ساتھ اوسکے
پھر فرمایا ای عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اوسکے کی ہے یعنی پس عباس کو بجای باپ میرے کی جان اور تعظیم اونکی کر اور ایذا مت دے
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن جمیل پہلے منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اوسنے حضرت سے التماس دعا کی کہ
مجھے ثروت ہووے مین شکر گذاری کرونگا پس حضرت نے اوسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اوسکو شکر کرنا اوسنے کفران نعمت کیا
کہ زکوٰۃ کا بھی انکار کیا حضرت نے اوسپر از راہ زجر کے کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اوسکے نے حضرت نے غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف
اس لیے کیا کہ حضرت کی دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباس چچا تھے حضرت کے اونکی زکوٰۃ جو حضرت نے اپنے ذمے فرمائی سبب اسکا
یہہ تھا کہ حضرت نے اون سے دگنی زکوٰۃ لیلی تھی ایک تو اوسی سال کی کہ جسکی مانگتے تھے اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلها معها
یعنی اور مانند زکوٰۃ حال کے ساتھ اوسکے کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہے **وَعَنْ** اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَهٗ ابْنُ اللُّتْبِیَّةِ عَلَی الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِیَ اللّٰهُ
فَیَاْتِیْ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اُهْدِیَتْ لِیْ فَهَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ اَوْ بَیْتِ اُمِّهٖ فَیَنْظُرَ اَیُهْدٰی لَهٗ
اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَحْمِلُهٗ عَلٰی رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِیْرًا لَهٗ رُغَاءٌ
اَوْ بَقَرًا لَهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَةَ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت
ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینی پر ایک شخص کو قوم ازد مین سے کہا جاتا تھا اوسکو ابن لتبیہ پس جبکہ
آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ مین کہا یعنی مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطے تمہارے ہے یعنی نہ زکوٰۃ اموال کی ہے مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر
تحفہ بھیجا گیا ہے میرے لیے پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے تحقیق
مین عامل کرتا ہون کئی شخصون کو تم مین سے اوپر کامون کے اون کامون مین سے کہ حاکم کیا ہے مجھکو اللہ نے پھر آتا ہے ایک اونکا یعنی اوس کام
سے پس کہتا ہے یہہ تمہارے لیے ہے اور یہہ تحفہ دیا گیا ہے مجھکو پس کیون نہ بیٹھا اپنے باپ کے گھر مین یا اپنی مان کے گھر مین پس دیکھتا
کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے اوسکو یا نہین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ قدرت اوسکی کے ہے نہین لیگا کوئی اوس مین سے
کچھ مگر لاویگا اوسکو دن قیامت کے اس حال سے کہ اوٹھائی ہوگا اوسکو اپنی گردن پر یعنی رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اوسکے
آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطے اوسکے آواز یا ہوگی بکری آواز کرتے پھر اوٹھائی حضرت نے دونو دست مبارک اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے
سفیدی حضرت کی بغلون کی یعنی بہت اونچی اوٹھائی ہاتھ پھر فرمایا یا الٰہی تحقیق مینے پہنچایا یعنی جو تونے فرمایا تھا یا الٰہی تحقیق مین نے
پہنچا دیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے یعنی یہہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہے اوسکو بسبب عاملی کے ہے اگر عامل نہوتا اور گھر مین بیٹھا
رہتا کاہیکو بھیجتے اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجے کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اوسکو تحفہ بھیجتا تھا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہے لینا اوسکا جیسا

بیچ شخص اور ہبہ یا فت قاضی کو کہا گیا ہو اور کہا ابن ملک نے یعنی ۔۔۔ قبول کرے تحفہ اس لیے کہ نہیں دیتا ہو اوسکو کوئی
کچھ مگر واسطے طمع اسکی کہ چھوڑے وہ کچھ زکوٰۃ میں سے اور یہ جائز نہیں انتہی ع + ح قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَفِیْ قَوْلِہٖ ھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّہٖ
اَوْ اَبِیْہِ فَیَنْظُرُ اَیُھْدٰی اِلَیْہِ اَمْ لَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ کُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِہٖ اِلٰی مَحْظُوْرٍ فَھُوَ مَحْظُوْرٌ وَکُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ ھَلْ
یَکُوْنُ حُکْمُہٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ کَحُکْمِہٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا ھٰکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ کہا خطابی نے اور بیچ قول اوسکی کے کیوں نہ بیٹھا بیچ
گھر ماں اپنی کے یا باپ اپنی کے پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہو طرف اوسکی یا نہیں دلیل ہے اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوے ساتھ اوس چیز کے
طرف ایک کام حرام کی پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدون کے یعنی مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کے دیکھا جاوے
کہ آیا ہی حکم اوسکا نزدیک جدا ہونیکے مانند حکم اوسکی کے وقت نزدیک ہونیکے یا نہیں یعنی پس پہلی بات صحیح ہی اور دوسری نہیں صحیح اسیطرح ہی
شرح السنہ میں **ف** پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی جو داخل ہے اسمین قرض کہ حاصل کرے نفع کو اور گھر گروی کا کہ رہا اوسمین گروی لینے والا بغیر
کرایہ کی اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہوا اوسپر اور فائدہ اوٹھاوے اوس سے بغیر عوض کی اور مثال دوسری قاعدے کی یہہ ہی کہ بیچنی
کسیکے ہاتھ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپیکو تا کہ قرض دیوے اوسکو بھی بیچنے والا اوسکو ہزار روپے مثلا اور اوس قرض کا نفع اوس چیز کے
ثمن میں سمجھ لے پس یہہ نہیں درست اس لیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کاہیکو لیتا اوس قرض کی لالچ سے لی ہے گویا سود قرض کا
اوس چیز کے مول میں ادا کیا اور جہان وہ عقدین ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسری سے جدا کرین تو بھی روا رکھی تو وہ درست ہی مثلا اسی صورۃ
مذکورہ میں دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہہ دونون قاعدے جو خطابی نے حدیث سے نکالے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہے
مذہب ہماری کے بھی اور مذہب شافعی کے بھی اس لیے قواعد مقررہ سے ہے کہ وسائل حکم مقاصد کا رکھتے ہین
پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت کا اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہی کہ منع کرتے ہین حیلونکو
کہ جنکے سبب سے ربا وغیرہ سے نکلتے ہین اور ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح رکھتے ہین پس نہین وہ قائل اس قاعدہ کے اور اس سے کوئی یہہ نہ سمجھے
یہہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہی بلکہ یہہ اون کے نزدیک بھی نہیں درست بسبب اوس قاعدہ کے اور اور
بعضی حیلے اون کے نزدیک درست ہین اس لیے کہا کہ وہ قائل اس قاعدے کے نہیں ع ۔ مولانا **وَعَنْ** عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو عامل کرین ہم تم مین سے کسی کام پر پھر چھپاوے
ہمسے مقدار سوئی کی اور زیادہ اوس سے چھپانی مین یا بڑا پے مین ہوگا یہہ چھپانا خیانت لاویگا اوسکو دن قیامت کی یعنی از راہ فضیحت کے
روایت کی یہہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ
الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْکُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّہٗ کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِکَ ھٰذِہِ
الْاٰیَۃُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّکٰوۃَ اِلَّا لِیُطَیِّبَ مَا بَقِیَ مِنْ اَمْوَالِکُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِیْثَ وَذَکَرَ کَلِمَۃً لِتَکُوْنَ لِمَنْ بَعْدَکُمْ
فَقَالَ فَکَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَلَا اُخْبِرُکَ بِخَیْرِ مَا یَکْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِذَا اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ
وَاِذَا غَابَ عَنْھَا حَفِظَتْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جب اوتری یہہ آیت اور جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور روپا بھاری
ہوئی یہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر نے کھول دونگا مین اس فکر کو تم سے پس گئی عمر اور کہا اے نبی اللہ کے تحقیق بھاری ہوئی تمہارے یارون پر

یہہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین فرض کی زکوۃ مگر اس لیے کہ پاک کرے اوس چیز کو کہ باقی رہا ہے مال تمہارا سے اور سوا اسکی نہین کچھ
مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تا کہ ہو میراث واسطے اوس شخص کے کہ پیچھے تمہارے ہی پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمر نے یعنی بسبب خوشی کے
کہ دفع ہوئی اس مشکل کے سے حاصل ہوا پھر فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہتر اوس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ
یہہ ہی عورت نیکبخت جبکہ دیکھے طرف اوسکی خوش کرے اوسکو اور جب حکم کرے اوسکو فرمانبرداری کرے اوسکی اور جب غائب ہو اوس سے محافظت کرے
اوسکی روایت کی یہہ ابو داود نے ف ساری آیت یون ہی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ یعنی
جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا مین پس خبر دے اونکو عذاب درد ناک کی یعنی اونکو آگ دوزخ کی مین گرم کرکر داغین گے
اون سے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اونکی پس جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیے کہ وہ ظاہر آیت سے یہہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا
منع ہی پھر حضرت عمر نے عرض کیا حضرت سے جو کہ مذکور ہوا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ تو اسی لیے فرض کی ہے کہ ما بقی مال پاک ہو جاوے
پس جب زکوۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کے جمع کرنے پر تو وہ اسی صورت مین
ہی کہ زکوۃ نہ دے اور اگر زکوۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرت نے بعد قول انما فرض المواریث
کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یاد مجھے اسیقدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث اسیلیے فرض کی ہی کہ ہو میراث طیب تمہارے پچھلون کے
لیے کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالیٰ زکوۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرت نے صحابہ سے کہ
جمع کرنا مال کا منع نہین ہے جبتک کہ زکوۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اونکو طرف اوس چیز کے کہ
وہ بہتر ہے مال سے کہ وہ عورت ہی نیکبخت خوبصورت اس لیے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکے تیرے پاس سے بخلاف بیوی
کہ وہ جبتک ساتھ تیرے ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہے تجکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہے اوس سے اور اطاعت تیری
کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیری مال اور اولاد کی کرتی ہے اور اولاد اوس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوۃ بازو ہوتی ہے حیات مین اور جانشین
ہوتی ہے بعد مرنیکے اور اور بہت کام آتی ہے اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا
ع ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ
فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ
وَلْيَدْعُوا لَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ
یعنی عامل آوینگے زکوۃ لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہین یعنی بحکم طبیعت کے لوگ اونکو دشمن رکھتے ہین اس لیے کہ مال لینے کو آتے ہین پس جسوقت آویں
تمہارے پاس پس کہو اونکو مرحبا یعنی خوش وقت آئے تم اور خالی کرو درمیان اون کے اور درمیان اوس چیز کے کہ طلب کرین یعنی مال
زکوۃ کا اون کے روبرو حاضر کرو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نہ رکھو پس اگر زکوۃ لینے مین عدل کرین گے پس اپنے لیے کرین گے
یعنی تو اب عدل کا پاوین گے اور اگر ظلم کرین گے پس وبال اون پر ہے اور راضی کرو زکوۃ لینے والونکو اس لیے کہ پوری زکوۃ تمہاری رضا
اون کی ہی اور چاہیے کہ دعا کرین عامل تمہارے لیے روایت کی یہہ ابو داود نے ف اگر ظلم کرین گے مراد یہہ ہی کہ اگرچہ ظالم جانو اونکو
بحسب اعتقاد اور گمان اپنے کی یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہہ مبالغہ فرمایا ورنہ اگر حقیقۃ ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی
کرو یعنی خوب کوشش کرو اون کے راضی کرنے مین حتی الامکان کر دو اونکو زکوۃ واجب بغیر ڈھیل اور خیانت کے اگرچہ اصلاح اجب نہ کرو

ساتھ اوسی مال کے ادا ہو جاتی ہو ولیکن راضی کرنا کمال اوسکا ہی اور مستحب ہی زکوٰۃ لینے والیکو کہ دعا کرے زکوٰۃ دینے والیکے لیے ع

وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَنَا فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا آئے کتنے آدمی یعنی گنواروں مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے لوگ زکوٰۃ لینے والون مین سے آتے ہین ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہین ہمپر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والون کو عرض کیا اونھون نے یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کرین ہمپر فرمایا راضی کرو اپنی زکوٰۃ لینے والونکو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی راضی کرو اونکو اگرچہ تمہارے اعتقاد مین ظلم ہو بسبب محبت مال کی ع

وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہی بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا ہمنے یعنی پیغمبر خدا کو کہ تحقیق زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہین ہمپر یعنی مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہین کیا چھپا دین ہم اپنے مالون مین سے اوسقدر کہ زیادتی کرتے ہین فرمایا کہ نہین روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** حضرت نے چھپانے کی اجازت اس لیے نہ دی کہ شاید وہ بسبب اپنے گمان کے زیادتی جانتے تھے اور واقع مین ایسا نہ تھا مولانا

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کی ہی راہ خدا مین یہانتک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** ساتھ حق کے یعنی عامل ہوتا ہے واسطے طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اوسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہے ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوس نے نقل کی اپنے دادا سے اون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کھینچ لانا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جا رہے مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانون اونکی کے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مراد جلب سے یہہ ہی کہ عامل زکوٰۃ دینے والون کے مکان سے دور اوترے اور وہان مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ لینے کے لیے اور جنب یہہ ہی کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جا رہے اور عامل تکلیف اوٹھا کر وہان جاوے ان دونو باتون سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مین حرج زکوٰۃ دینے والیکو ہوتا ہے اور دوسری مین زکوٰۃ لینے والیکو اگلی اسکی جملہ تاکید اسکی ہی حاصل یہہ کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اوترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والون کے اوترے اور اون کے گھرون مین جا کر نوبت بنوبت زکوٰۃ لے لیا کرے ع ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ

اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہین زکوٰۃ ہی اوس مال مین یہانتک کہ گذرے اوسپر برس روایت کی یہہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق اونھون نے موقوف کیا ہی اس حدیث کو ابن عمر پر **ف** یعنی قول ہی ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی اس حدیث کی یہہ ہین کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو اور درمیان برس کے کچھ اور مال اوسکو ہاتھہ لگے اوسی جنس کا تو جبتک اوسپر برس نگذرے زکوٰۃ اوس مین واجب نہین یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور امام اعظم کے نزدیک برس گذرنا

اصل

اصل مال پر چاہیے اوسپر برس گذری یا نہ گذری مثلاً ایک کے پاس اسّی بکریان تہین گذری اون پر چھہ مہینے پھر ہاتھہ لگین اوسکو اکتالیس بکریان اور سول کو یا ارث مین یا اور طرح تو نہین واجب اوسپر اکتالیس بکریون کی زکوٰۃ نزدیک شافعی اور احمد کے یہانتک کہ تمام ہو اوون پر برس خرید کے وقت سے یا ارث کے وقت سے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک یہہ کا مال مستفاد یعنی جو پیچھے ہاتھہ لگا تابع اصل مال کے ہے پس جب تمام ہوگا سال اسّی پر تو واجب ہونگی دو بکریان یعنی سب مین اس لیے کہ نصاب بکریون کی چالیس ہین چالیس بکریون مین ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایکسو اکیس ہوتی ہین تو دو بکریان دینی آتی ہین سو صورت مذکورہ مین ایکسو اکیس ہو ئین دو بکریان لازم ہین پس حنفی اس حدیث کے معنی یہہ لیتے ہین کہ جو کوئی پیدا اور حاصل کرے مال ابتداءً تو اوسپر زکوٰۃ نہین جبتک کہ برس پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہین ہے ؏ **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تَعْجِیْلِ صَدَقَتِہٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے علی رض سے یہہ کہ حضرت عباس نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتابی ادا کرنے زکوٰۃ اپنی کے پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی اونکو اسمین روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ہمارے نزدیک اور اکثر امامون کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ؏ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِیَ یَتِیْمًا لَہٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْہِ وَلَا یَتْرُکْہُ حَتّٰی تَاْکُلَہُ الصَّدَقَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّی بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِیْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اوس نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ کہا اوس نے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کیلیے مال ہو یعنی بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اوس مال کی اور نہ چھوڑے اوسکو بے تجارت یہانتک کہ کہا جاوے اوسکو صدقہ دینا یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی گفتگو ہے اس لیے کہ مثنی بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہے **ف** لڑکے کے مال مین فرض ہونا زکوٰۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکے کے مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوٰۃ فرض نہین اس لیے کہ ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ اوٹھایا گیا ہے قلم تکلیف کا تین شخصون سے ایک سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سے یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہے ؏

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُہُمْ عَلٰی مَنْعِہَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰہَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئے ابو بکر بعد اونکے اور کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے عرب سے کہا عمر بن الخطاب نے ابی بکر کو یعنی جبکہ اونھون نے ارادہ لڑنے کا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگون سے یعنی اہل ایمان سے اور حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین یہہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاوین پھر جسنے کہا لا الہ الا اللہ

بچایا مجھسے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اوسکا اللہ پر ہے پس کہا ابوبکر صدیق نے قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اوس شخص سے
کہ فرق کرے درمیان نماز و زکوۃ کے اس لیے کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہے یعنی جیسے نماز حق نفس کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر نہ دینگے مجھکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا
کرتے اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو لڑونگا مین اونسے نہ دینے اوسکے پر کہا عمر نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر کچھہ مگر کہ جانا مینے یہہ کہ اللہ نے
کھول دیا دل ابی بکر کا یعنی ساتھہ الہام کے واسطے لڑنیکے پس جانا مینے یعنی یعنی لڑنا حق ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کافر ہوئے وہ لوگ
کافر ہوئے یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوۃ نہ دی حضرت ابوبکر نے اونکو کافر کہا یا تو اس لیے کہ اونھون نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا
پس مراد کفر سے کفر حقیقی ہوگا اس لیے کہ وجوب زکوۃ کا قطعی ہے پس انکار اوسکا کفر ہے یا اس لیے کافر کہا کہ اونھون نے انکار کیا زکوۃ کے دینے کا پس اطلاق
کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کی ہوگا پس حضرت ابوبکر نے اونسے ارادہ لڑنیکا کیا حضرت عمر نے اوّل ظاہر حال اونکا دیکھکر اونکے کفر مین تامل کیا
اور اعتراض کیا حضرت ابوبکر پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئی ساتھہ ابی بکر کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابوبکر فرماتے
ہین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ مراد اوس سے کلمہ توحید ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ نرا لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام
مین اور ساتھہ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچھہ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگے
اور حساب اوسکا اللہ پر ہے یعنی جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اوسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اوس سے ترک کرینگے اور
تفتیش نہین کرینگے باطن اوسکی کی کہ آیا مخلص ہے یا نہین حال باطن اوسکی کا سپرد کرینگے علم الٰہی پر وہ آپ سمجھہ لیگا اگر اوسنے دل سے کلمہ نہ کہا ہوگا
مانند منافقون کے اور نہ فرق کرے درمیان نماز اور زکوۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھے اور زکوۃ نہ دے اور عناق کہتے ہین
بکری کے بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہہ کہا از راہ مبالغہ کے بیچ طلب کرنے حق واجب کے حقیقت اسکی نہین مراد اس لیے کہ بکری کا بچہ زکوۃ مین نہین
دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوۃ ہے ادنی درجہ یہہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دن کی ہون اور اگر بچے بڑون کے ساتھہ ہون گے تو اون مین زکوۃ دینی آویگی
مگر دینا بہر حال مسنہ ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گائے اور اونٹونکا ہے کہ مسنہ چاہیے اور گائے مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہے اور اونٹ مین پانچ برس کا
اور لڑونگا مین نہ دینے اوسکے پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانے اونکے کے اگر منکر ہون وجوب زکوۃ کے یا واسطے محافظت شعار اسلام کے اور سد باب فتنہ
کے اگر نہ دی ہو بغیر انکار کے اور اور روایتون مین آیا ہے کہ اور صحابہ نے حتی کہ حضرت علیؓ نے بھی منع کیا حضرت ابوبکرؓ کو اور کہا کہ اوّل عہد خلافت
کا ہے اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اگر سب لوگ ایکطرف ہون اور مین تنہا ایکطرف
ہون تو بھی لڑونگا یہہ کمال شجاعت حضرت ابوبکرؓ کی تھی ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمہارے کا دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگیگا اوس سے مالک اوسکا اور وہ ڈھونڈھتا ہوگا اوسکو یہانتک کہ
لقمہ کریگا اونگلیون اوسکی کو روایت کی یہہ احمد نے **ف** گنج سے مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکھا اور زکوۃ نہ ادا کی اور اسیکی حکم مین ہے سب حرام مال
اور اخیر کی عبارت کے معنون مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اس لیے کہ ہاتھہ سے مال کما کر جمع کر رکھا اور زکوۃ
نہ دی اس صورت مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے موئہہ مین اونگلیان اپنی دیدیگا
جیسے عادت ہے کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ سے انگلیان اوسکے موئہہ مین دیدیتے ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ

مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو
ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی شخص کہ نہ ادا کرے زکوۃ مال اپنے کی مگر کردیگا اللہ یعنی لٹکاویگا دن قیامت کے بیچ گردن
اوسکی کے ایک سانپ پھر پڑھی ہم پر مطابق اسکی کتاب اللہ میں سے یہہ آیت اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہیں ساتھ اوسکے کہ دی اونکو اللہ نے
فضل اپنے سے آخر آیت تک روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** پہلی فصل میں تمام آیت لکھی گئی ہے **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ
وَزَادَ قَالَ یَکُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْکَ صَدَقَۃٌ فَلَا تُخْرِجُھَا فَیُھْلِکُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِہٖ مَنْ یَّرٰی تَعَلُّقَ الزَّکٰوۃِ
بِالْعَیْنِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِہٖ اِلٰی عَائِشَۃَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِیْ خَالَطَتْ
تَفْسِیْرُہٗ اَنَّ الرَّجُلَ یَاْخُذُ الزَّکٰوۃَ وَھُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِیٌّ وَاِنَّمَا ھِیَ لِلْفُقَرَاءِ اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں ملتی زکوۃ کسی مال میں کبھی مگر ہلاک کردیتی ہے اوسکو روایت کی یہہ شافعی نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے
اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنی مراد اس حدیث کے نقل کی کہ بخاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہے تجھپر زکوۃ پس نہیں نکالتا تو اوسکو یعنی پس زکوۃ ملی رہے
اوس مال میں پس ہلاک کرتا ہے حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی یعنی بموجب تفسیر مذکور کے اوس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہے متعلق
ہونا زکوۃ کا ساتھ عین کے نہ ذمہ پر اسیطرح منتقی میں ہے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت عائشہ
تک اور کہا احمد نے بیچ لفظ خالطت کے کہ تفسیر اوسکی یعنی معنی اوسکی یا تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہے زکوۃ اور ہے وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکے
نہیں کہ زکوۃ فقیروں کے لیے ہے **ف** ہلاک کردیتی ہے یعنی وہ مال ضائع ہوجاتا ہے یا نقصان آجاتا ہے اوس میں یا برکت جاتی رہتی ہے یا لائق نفع
اوٹھانے کے نہیں رہتا اس لیے کہ حرام قابل نفع کے نہیں شرعًا اور متعلق ہونا زکوۃ کا ساتھ عین کے یعنی امام شافعی اور اور امام کہتے ہیں کہ تعلق
زکوۃ کا ساتھ عین مال کے ہے ذمہ پر نہیں یعنی جس مال کی زکوۃ دے تو اوسی مال میں سے دے قیمت اوسکی دینی جائز نہیں یہہ بات اونہوں نے لفظ
خالطت سے نکالی ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک زکوۃ ذمہ پر ہے تعلق اوسکا ساتھ عین مال کے نہیں اور یا غنی یہہ شک راوی ہے کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا
اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوے ایک تو یہہ کہ زکوۃ مال کی نہ دے اور زکوۃ مال میں ملی رکھے اور دوسرے یہہ کہ غنی یعنی مالک نصاب کا ہوکر زکوۃ
لے تو دونوں صورتوں میں مال زکوۃ ہلاک کردیتا ہے اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلے معنوں پر ہے * ع ح مسئلہ مذکورہ میں جو اختلاف کیا ہے
علما نے دلیلیں حنفیوں کی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہیں بخوف درازگی کے اس کتاب میں نہیں لکھیں جو چاہے اونکی شرحوں
میں دیکھ لے **بَابُ مَا یَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ** یہ باب ہے بیچ بیان اوس چیز کے کہ واجب ہوتی ہے اوس میں زکوۃ **ف** اتفاق رکھتے ہیں
سب امام اوپر واجب ہونے زکوۃ کے چار پایوں میں یعنی اونٹ اور گائیں اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور بھینس میں خواہ نر ہوں خواہ مادہ اور سوائے
انکے اور جانوروں میں زکوۃ نہیں لیکن گھوڑے میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے آگے تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق رکھتے ہیں اوپر واجب ہونے زکوۃ
کے سونے چاندی میں اور اوس چیز میں کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہے بیچ ساگوں کے اور ترکاریوں اور میووں کے کہ برس دن تک
نہ رہیں اور اماموں کے نزدیک واجب نہیں زکوۃ انمیں اور کھجور اور کشمش میں واجب ہے جبکہ پہنچیں پانچ وسق کو اس سے کم میں نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ
کے نزدیک عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے ہر چیز میں کہ زمین سے پیدا ہوے کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گھانس میں نہیں ہے دلیل امام صاحب
کی یہہ حدیث حضرت کی ہے ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز نکالے زمین اوس میں دسواں حصہ ہے اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آیندہ کے

لکھیں اور زمین کی پیداہوتی چیزون مین جو عشر ہو اون مین سال گذرنیکی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوی ❊ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہیچ کم پانچ وسق کے کھجورون مین سے زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین ہیچ چاندی کے زکوۃ اور نہین ہیچ کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوۃ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھہ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا ہوتا ہی موافق حساب ہل کے پانچ وسق اس حساب سی تیس من کی ہوئی پس تیس من کھجور مین دسوان حصہ ہی یعنی تین من دینا واجب ہی تاہی اور اس سے کم اگر کھجورین پیداہون اون مین دسوان حصہ بموجب اس حدیث کے نہین واجب اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کے اندازہ کچھہ مقرر نہین جسقدر پیدا ہو اوسکا دسوان حصہ دی مثلا دس سیر ہو تو ایک سیر دی اور اگر دس پیسہ بھر ہو تو ایک پیسہ بھر دی اور یہی حکم ہی اور میوونکا اور غلونکا یعنی گیہون اور جو اور چنے وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظم نے تاویل اس حدیث مین یہہ کی ہی کہ مراد اس سی زکوۃ تجارت ہی اس لیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھہ وسقون کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتی تھی پس پانچ وسق کی قیمت دوسو درہم ہوی اور اواقی جمع اوقیہ کی ہی اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوی پس یہہ نصاب ہی زکوۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین اور جب اسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتی ہین اور سوای درہم کے اگر چاندی ہو بغیر سکہ کے قسم زیور وغیرہ سی یا روپی کسی سکہ کے ہون تو اسپر قیاس کر کے زکوۃ دی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہی پس دوسو درہم مین چاندی چہہ سو تیس ماشہ ہوتی ہی اور انپر زکوۃ کے پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہی پندرہ ماشہ چہہ رتی پس اگر روپے ہین بارہ بارہ ماشے کے جیسے کلدار سیدھی کل کے اور ڈبل اور پتلی دار تو چہہ سو تیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوے انپر زکوۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہین ساڑھے گیارہ گیارہ ماشے کے مثلا لکھنؤ وغیرہ کے تو چون روپے بارہ آنے چہہ پائی اور چہہ جز تیئیس جز پائی کی مین سی ہوئی انپر ایک روپیہ بھی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس جز تیئیس جز پائی کے مین سی زکوۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعیین زکوۃ	وزن چاندی	تعیین زکوۃ	سکہ ۱۲ ماسہ کا	زکوۃ	سکہ ۱۱ ماسہ	زکوۃ
۲۰۰ درم	۵ درم	۶۳۰ ماسہ	۱۵ ماسہ ۶ سرخ	عہ ۸/	عہ ۵/	[illegible]	عہ ۱۲/

یہہ حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہہ ہی کہ اڑہائی روپے سینکڑے کے حساب سے زکوۃ دی اور نصاب سونے کی اس حدیث مین ذکر نہین ہوا نصاب اوسکا بیس مثقال ہی یہان کے حساب سے ساڑھے سات تولہ بھر ہوتی ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ مین دی اور اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوۃ دینی آویگی مثلا اگر ایک کے پاس چھبیس روپے بھر چاندی کا زیور ہو اور سونا چھبیس روپے کا سونے کا تو وہ صاحب نصاب ہی زکوۃ دینی آوی گی اسیطرح اگر سو چھبیس روپے کا اسباب ہی تجارت کا اور سوا چھبیس روپے ہون نقد تو بھی صاحب نصاب ہی اور سونا چاندی کیسیطرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ پتری خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹے کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہی اوسکا بھی اندازہ کروا کر زکوۃ دی اگر حد نصاب کو پہنچے اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوۃ نہین اگرچہ لاکھون روپے کا ہو مگر ہان نیت تجارت کی ہو تو ہی + مولانا + در مختار وغیرہ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہ ولا فی فرسہ وفی روایۃ قال لیس فی عبدہ صدقۃ الا صدقۃ الفطر متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسلمان پر زکوۃ فرض بیچ غلام اوسکی کے اور نہ بیچ گھوڑے اوسکی کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نہین بیچ غلام اوسکی کے زکوۃ مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو گھوڑا اور غلام تجارت کے لیے نہوں اون مین زکوۃ نہین یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو گھوڑے اور گھوڑیان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتے ہوں انمین بھی زکوۃ ہے کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت اوسکی تشخیص کر کے دو سو درہمون مین پانچ درہم دے اور فتاوی قاضی خان اور در مختار اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ انمین بھی زکوۃ نہین **وعن** انس ان ابا بکر کتب لہ ھذا الکتب لما وجھہ الی البحرین بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بھا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوقھا فلا یعط فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلثین ففیھا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثی فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیھا جذعۃ فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون اور روایت ہے انس سے یہہ کہ ابوبکر رض نے لکھا اونکے لیے یہہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا اونکو طرف بحرین کے کہ نام ایک موضع کا ہے قریب بصرہ کے شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کے کہ رحمن ہے اور رحیم ہے یہہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون پر یعنی ساتھہ حکم اللہ تعالی کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتھہ اوسکے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اوسکی کے پس دے اوسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اوس سے پس نہ دے واجب بیچ چوبیس اونٹون کے اور جو کم ہے چوبیس سے بکری ہے اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پہنچین پچیس کو تین تیس تک پس اون مین ایک اونٹنی برس پورے کی مادہ پس جسوقت پہنچین چھتیس کو پینتالیس تک پس اون مین ہے اونٹنی دو برس کی مادہ اور جسوقت کہ پہنچین چھیالیس کو ساٹھہ تک پس اون مین ہے حقہ یعنی اونٹنی تین برس کی قابل جست کرنے اونٹ کے پس جسوقت کہ پہنچین اونٹ اکسٹھہ کو پچھتر تک پس اون مین ہے اونٹنی چار برس کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جسوقت پہنچین چھہتر کو نوے تک پس اون مین ہین دو اونٹنیان دو دو برس کی **ف** اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس نہ دے اور اوپر حدیث مین گذرا کہ راضی کرو اپنے زکوۃ لینے والون کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ پس یہ حدیث خلاف ہے اسکے جواب اسکا یہہ ہے کہ اوس حدیث مین جو زکوۃ لینے والے مذکور ہوئے صحابہ تھے وہ ظالم نہ تھے اور نسبت ظلم کی اونکی طرف بموجب گمان زکوۃ دینے والون کی تھی اور اس حدیث مین سوا صحابہ کے اور لوگ مراد ہین پس کچھ منافاۃ نہین ع **فاذا بلغت** احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیھا حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ اور جسوقت کہ پہنچین اکیانوے کو ایک سو بیس تک پس اون مین دو اونٹنیان تین تین برس کی قابل جست کرنے اونٹ کے اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس مین ہوتی دو برس کی ہے اور بیچ ہر پچاس کے اونٹنی تین برس کی ہے **ف** کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اوپر استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنیکے عدد مذکور سے یعنی جب زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے تو نہ از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ نے کہ از سر نو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آویگی دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کے دلیل انکی یہہ حدیث ہے کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور مانند اسکے حضرت علی رض سے بھی منقول ہے اور واجب

اونٹوں میں زیادہ ہو بانسبت اوسکی بخلاف گایوں اور بکریوں کی کہ اونمیں قدر زیادہ برابر ہیں + ع **وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ** اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ اور وہ شخص کہ نہوں ساتھ اوسکی مگر چار اونٹ پس نہیں اون مین زکوٰۃ واجب مگر یہہ کہ چاہے مالک اوسکا تو بطریق نفل کی دے پس جسوقت کہ ہوں پانچ اونٹ تو اون مین ہے ایک بکری اور جو شخص کہ ہوں اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون مین اونٹنی چار برس کی کہ پانچویں مین لگی ہو یعنی اکسٹھ سے پچہتر تک مین یہہ دینی آتی ہے اور نہو نزدیک اوسکے چار برس کے اور ہو اوسکے پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کی جاوے اوس سے تین برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اوسکے دو بکریان اگر میسر ہوں اوسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہوں اوس پاس اسقدر کہ واجب ہے اون مین اونٹنی تین برس کی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک مین یہہ دینی آتی ہے اور نہو اوس پاس تین برس کی اور ہو اوس پاس چار برس کے پس قبول کیجاوے اوس سے چار برس کی اور دیوے اوسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہوں اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون مین اونٹنی تین برس کی اور نہو اوس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے دو برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا دو بکریان یا بیس درم اور جو شخص کہ ہوں اوسکی پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اونمین اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک مین دینی آتی ہے اور ہو اوسکی پاس تین برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے تین برس کی اور دیوے اوسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہوں اوس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون مین اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اوسکی پاس اور ہے اوس پاس ایک برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے برس دن کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اوسکی بیس درم یا دو بکریان اور وہ شخص کہ ہوں اوس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون مین اونٹنی برس روز کی کہ پچیس سے پینتیس تک مین دینی آتی ہے اور نہیں وہ اوس پاس اور اوس پاس ہے دو برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے اور دیوے اوسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور اگر نہو نزدیک اوسکے اونٹنی برس روز کی قابل دینے کے اور ہو اوس پاس اونٹ دو برس کا پس قبول کیا جاوے اوس سے اور نہیں ساتھ اوسکے کوئی چیز اور واجب لینا نہ دینا ف قابل دینے کو کہا ابن ملک نے کہ اسکے معنوں مین تین احتمال ہین یا تو یہہ کہ نہو اوسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہ بھی کالعدم ہے یا اوسط درجہ کی نہو بلکہ نہایت خوب ہے بہر تقدیر اسکا حال تو یہہ ہوا اور ہو اوس پاس ابن لبون یعنی دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاوے گا اور اوسکے ساتھ کچھ اور جبر نقصان کے لیے لینا دینا نہیں آتا اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت انوثت کا جبر نقصان ساتھ زیادتی سن کے ہو جاتا ہے + ع **وَفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ** فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ

شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہہ زکوۃ بکریون کو کہ چرنیوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جسوقت زیادہ ہون ایکسو بیس سے دو سو تک پس اون مین دو بکریان اور جسوقت زیادہ ہوں دو سو پر پس اون مین تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہوں تین سو پر پس سو مین ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین اون مین زکوۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا تو بطریق نفل کے دی اور نہ دیجاوی زکوۃ مین بڈھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائین اور نہ بوک مگر اوسوقت کہ چاہی زکوۃ لینیوالا یعنی اگر وہ چاہی بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہی اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوۃ کے اور جو نصاب کے ہو دو شریکون مین پس وہ رجوع کرین آپس مین ساتھ برابری کے اور چاندی مین چالیسوان حصہ دینا فرض ہی اور اگر نہون اوس پاس مگر ایکسو نوے درم پس نہین اون مین کچھ زکوۃ مگر یہہ کہ چاہی مالک اوسکا بطریق نفل کے دی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** چرنیوالی ہون یعنی زکوۃ جانورون مین بکری ہو یا گائے یا اونٹ جبہی واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدھی برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چر یاتی ہون اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو تو اون جانورون مین زکوۃ واجب نہین ہی اور جبکہ ہون بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم مین کچھ زکوۃ واجب نہین جب چالیس ہون تو اون مین ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہی آگے تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہی اور جب زیادہ ہون تین سو پر یعنی ایکسو اور بڑھ جاوین چار سو ہو جاوین تو چار بکریان دینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہی اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑھیگی تین سو پر تو چار بکریان دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہہ کب ہی کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوی ایک اوسمین سے درمیانی اور نہ بوک لینی کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کو رکھتا ہی اور بعضون نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدبودار ہوتا ہی اور نہ جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی مین زکوۃ گلہ پر دینی آتی ہی اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابو حنیفہ کے مذہب مین اعتبار مالکون کا ہے نہ گلہ کا پس اگر مثلا ایک شخص کی بکریان اسی ہون گی دو گلون مین تو امام شافعی کے نزدیک دو بکریان لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک اور اگر دو شخصون کی اسی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام شافعی کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو لیوینگے پس معنی اس قول کے لا یجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعی کے یہہ ہین کہ یہہ نہی مالک کو ہی کہ اگر مثلا چالیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملا نہ دیوے واسطے کم کرنے زکوۃ کے یعنی اگر دو گلے چالیس چالیس کے ہونگے تو دو بکریان آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس جمع نکرے اور نہ جدا کرے کہ مثلا بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس بکریون مین ملی ہون تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوۃ کے اور نزدیک ابو حنیفہ کے یہہ نہی ساعی کے لیے ہی یعنی زکوۃ لینیوالے کے لیے کہ متفرق کو جمع نکرے مثلا دو شخصون کے پاس بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہون جب وے دونون ملین تو نصاب پوری ہو مثلا بیس بیس دونون پاس تو اونکو جمع نکرے زکوۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنی جسوقت کہ ہوں مثلا ایک شخص کے پاس اسی بکریان چالیس ایک جگہ اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے اونکو دو نصابین اور نہ لیوے اون مین سے دو بکریان بلکہ لیوے ایک ہی اسلیے کہ ملک ایک کی ہے آور جو نصاب کے ہوں الخ بیان اسکا یہہ ہی کہ مثلا دو آدمی ہین دو سو بکریون مین شریک ایک کی چالیس بکریان ہین اور دوسری کی ایک سو ساٹھ پس واجب ہوگی اول پر ایک بکری اور دوسری پر بھی ایک بکری یہہ نہین ہونیکا کہ واجب ہو پہلے پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر یعنی زکوۃ لینیوالا

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر وہ دونوں رجوع کریں آپس میں ساتھ برابری کے یعنی چالیس بکریوں والا ثلث حصہ اوس بکری کا دیوے
دوسرے شریک کو کہ جسکی ایکسو ساٹھ ہیں بھر سے لیس چالیس والی پر دو خمس بکریوں کے موافق اوسکے حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اوسکے حصہ کے پس یہ معنی ہیں
یتراجعان بینہما بالسویۃ کے یہ مولانا عبدالعزیز بن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وعن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اوس چیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشموں نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور وہ
زمین کہ پلائی گئی کوئیں کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اوس میں بیسواں حصہ روایت کی یہہ بخاری نے **ف** پانی پلایا آسمان نے
یعنی جس زمین میں مینہ اور نالوں اور نہروں کا پانی دیا اوس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسواں حصہ زکوۃ میں دیوے اور عثری اوس زمین کو کہتے ہیں
کہ پانی دیجاوے ساتھ عاثور کے اور عاثور کہتے ہیں ایک گڑھے کو کہ کھودا جاتا ہے زمین میں بطور تالاب کے اور اوسمیں سے پانی پہنچتا ہے کھیتی وغیرہ
میں اور بعضوں نے کہا کہ عثری کہتے ہیں اوس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کے ع ح **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس متفق علیہ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخم پہنچانا اوسکا معاف ہے اور کوئیں کھدوانے میں کوئی مرجاوے گر کر وہ معاف ہے
اور کان کھدوانے میں اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانور یعنی
گھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو اوسپر کوئی سوار یا ساتھ اوسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور
ہووے دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہے یعنی اوسکے مالک پر کچھ ضمان یعنی بدلہ نہیں اور اگر اوسپر کوئی سوار ہو یا اوسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا
یا کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اس لیے کہ اس میں تقصیر اوسکی ہے اور اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا دیگا کہ قصور مالک کا
ہے اسلیے کہ رات کو عادت ہے جانوروں کو باندھنے کی کیوں نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہہ قیدیں اور حدیثوں میں اور دلیلوں سے
نکالی ہیں اور کوئی اگر کسیکو مزدور بکولگا دے کنواں کھودنے کے لیے اور وہ مزدور اوسمیں گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ ضمان یعنی خون بہا نہیں آئیگا
اور اسیطرح اگر کنواں اپنی ملک میں کھودے یا موات میں یعنی زمین افتادہ میں کہ مالک اوسکا معلوم نہیں اور اوس میں کوئی آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان
نہیں اور اگر راستہ میں کھودے یا غیر کی ملک میں بغیر اوسکی اذن کے پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کھودنے والے کی آویگا اور اسیطرح حکم اسکا ہے کہ کوئی ایک
جگہ کھودواوے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہیں اونکو کہ جو اوسکے ساتھ ایک آقا کے ہاں نوکر ہوں مثلاً سپاہی کے
عاقلہ فوج کے سب سپاہی ہیں اور اگر وہ نہوں تو اوسکے قبیلہ کے لوگ عاقلہ ہیں اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہ کے کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کے
دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب تر ہیں ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کہ رکاز کیا ہے فرمایا سونا اور چاندی
کہ پروردگار نے پیدا کیا ہے زمین میں دن پیدائش اوسکی کے پھر جاننا چاہیے کہ کان میں سے جو چیزیں نکلتی ہیں تین قسم پر ہیں ایک تو جمی ہوئیں لائق پگلنے
اور منطبع ہونے کی یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکی اور دوسری وہ کہ جمی ہوئی نہیں ہیں مانند پانی اور رال او گندھک
کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہو سکیں مانند چونہ اور ہرتال کے اور تمام پتھروں کے مانند یاقوت وغیرہ کی پس نہیں واجب ہے خمس مگر قسم اول میں اور اوس میں گذرنا برس کا شرط نہیں اور
امام شافعی کے نزدیک فقط سونے چاندی میں ہے اور چیزوں میں نہیں ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** علی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درہما درہم ولیس فی تسعین

ومائۃ

وَمَا ئَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ هَاتُوْا رُبْعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعٌ وَفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی مینے زکوة گھوڑون مین سے اور غلامون مین سے یعنی اگر تجارت کے لیے نہون تو زکوة اونمین نہین اور گھوڑون مین جو اختلاف ہے بیان اوسکا اوپر ہوچکا پس دو زکوة چاندی کی ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم یعنی بعد اسکے کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دوسو درہم ہین اور نہین بیچ ایکسو نوے کے کچھ زکوة یعنی دوسو سے کم مین زکوة نہین پس جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس اون مین ہین پانچ درہم زکوة روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین حارث اعور سے کہ نقل کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا زہیر نے کہ راوی ہے حارث سے گمان کرتا ہون مین حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم اور نہین تمپر کچھہ یہانتک کہ پوری ہون دوسو درہم اور جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس اون مین ہین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دوسو پر پس اسی حساب اوسمین زکوة واجب ہوتی ہے اور بکریون مین ہر چالیس بکریون مین ایک بکری ہے ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہوا ایک اونپر پس دو بکریان دوسو تک اور جسوقت زیادہ ہوا ایک دوسو پر پس تین بکریان تینسو تک پس جسوقت زیادہ ہون تینسو پر یعنی اور ہو جاوین چارسو پس ہر سو مین ایک بکری ہے پس اگر نہو بکریان مگر انتالیس پس نہین تجھہ پر اونمین کچھہ اور بیچ گای کے ہر تیس مین ایک بیل برس روزہ کا اور چالیس مین ایک گای دوبرس کی اور نہین کام والون مین کچھہ **ف** پس جو زیادہ ہوا الخ مذہب صاحبین کا یہی ہے کہ جسقدر دوسو درہم سے زیادہ ہوا اوسکا حساب کر چالیسوان حصہ زکوة مین دے اور امام اعظم رح کے نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دوسو درہم سے چالیس درہم تو اون مین زکوة واجب ہوتی ہے اور اگر چالیس تک نہ پہنچین تو اون مین زکوة نہین وہی سو کی زکوة دے اونہون نے حمل کیا ہے اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونے سے دوسو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہم ہونیکا ہے تاکہ تطبیق ہوجاوے سب حدیثون مین اور بیل برس روز کا الخ اسمین زیادہ برابر ہین چاہے بیل دے چاہے گای جیساکہ آگے کی روایت مین آیا ہے جاننا چاہیے کہ گایون اور بکریون مین دینا مادہ ہی کا مقرر نہین ہے بخلاف اونٹون کے اس لیے کہ اونٹون مین مادہ افضل ہوتی ہے نسبت کائین کے کہتے ہین اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہون بیل یا گائین چالیس سے تو اون مین کچھہ نہین دینا آتا یہانتک کہ ساٹھہ ہون جب ساٹھہ ہونگے تو دو تبیعی یعنی برس برس روز کے بیل یا گائین دینی آوینگی پھر ہر چالیس مین ایک مسنہ یعنی گائین یا بیل دو دو برس کا اور ہر تیس مین ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلا ستر ہون گے تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہون تو دو مسنہ جب نوے ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ دے اسیطرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کرے انتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو اون مین کچھ نہین دینا آتا یہ مذہب صاحبین کا ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہون گی چالیس سے حساب کر زکوة اونکی بھی دیجاویگی ساٹھہ تک جب ساٹھہ ہون گی تو دو تبیعی دینگے باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگے یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنی انکی قیمت کا چالیسوان یا تیسوان حصہ دینگے اسیطرح اور زیادتی کو سمجھہ لے روایت معتبر ہماری مذہب کی نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین اونکی یہی ہے اور بھینس کی زکوة ایسی ہے جیسے گائین کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوة مانند زکوة بکری کی ہے اور نہین کام والون مین کچھہ یعنی جو جانور کام مین آوین مثلا بیل ہل چلانے

یا کہیں کہ پانی نکالتے ہیں یا لادتے ہیں گھر میں اگرچہ نصاب کو پہنچیں زکوۃ انمیں واجب نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے اور مذہب تینوں
اماموں کا یہی ہے لیکن امام مالک کے نزدیک ان میں بھی زکوۃ ہے ع ح **وعن** معاذ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى
الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاذ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا انکو طرف یمن کے یعنی حاکم کرکے حکم کیا انکو یہہ کہ لیویں
ہر تیس گائیوں میں سے ایک بیل برس روز کا یا گائے برس روز کی اور ہر چالیس گائیوں میں سے ایک گائے دو برس کی یا بیل دو برس کا روایت کی یہہ ابوداؤد
اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا رَوَاهُ
أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوۃ لینے میں یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے
مانند منع کرنیوالے زکوۃ کے ہے یعنی جیسے گناہ زکوۃ نہ دینے میں ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہے روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے **وعن** أَبِيْ سَعِيْدِ
الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت
ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غلہ میں اور نہ کھجور میں زکوۃ یہانتک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت
کی یہہ نسائی نے **ف** بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث میں ہو چکا ہے **وعن** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ
مُرْسَلٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہے معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ معاذ
نے کہا سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا حضرت نے اونکو یعنی معاذ کو یہہ کہ لیویں زکوۃ گیہوں اور جو اور انگور اور کھجور میں سے یہہ حدیث مرسل ہے روایت کی
یہہ شرح السنہ میں **ف** اسکے معنی یہہ نہیں ہیں کہ نہیں واجب زکوۃ مگر انہیں چار چیزوں میں بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کے اوس چیز میں کہ اوگے زمین
میں اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز میں کہ اوگے زمین میں قوت ہو یا نہو پس انہیں چار چیزوں کا ذکر اس لیے کیا کہ یہہ چیزیں وہاں اکثر ہوتی
تہیں ع ح **وعن** عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى
زَكٰوتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیچ زکوۃ انگوروں کے تحقیق کہ اٹکل کیے جاویں جیسے کہ اٹکل کیجاتی ہیں کھجوریں پھر دیجاوے زکوۃ اونکی درحالیکہ انگور خشک ہوں جیسے کہ دیجاتی ہے
زکوۃ کھجوروں کی درحالیکہ کھجوریں خشک ہوں روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی جبکہ پیدا ہووے انگور اور کھجوروں میں شیرینی تو اندازہ کرے ایک
شخص ماہر کہ یہہ انگور یا کھجوریں جب خشک ہوں گی تو کسقدر ہونگی جب خشک ہوں تو دسواں حصہ زکوۃ میں دیں امام صاحب کے نزدیک جسقدر کہ ہوں اور
صاحبین اور شافعی کے نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچیں تو دسواں حصہ ہے ع ح **وعن** سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جس وقت کہ اٹکل کرو یعنی کھجور و انگور کا پس لو
یعنی دو تہائی اور چھوڑو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف**
یہہ خطاب ہے زکوۃ لینے والوں کو کہ جب معین کرو مقدار زکوۃ کی تو اوس میں سے دو تہائی لے لو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو از راہ احسان کے اوسکے
اور ہمسایوں کو اور راہ گیروں کو کھلاوے یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہہ ہے کہ نہ چھوڑا جاوے زکوۃ میں سے

کچہ اور تاویل حدیث کی اونکے نزدیک یہ ہی کہ یہہ یہود خیبر کے حق مین فرمایا کہ حضرت نے مساقات کی تھی اونسے اسپر کہ آدہی کہجورین وہ لیوین اور آدہی حضرت پس حکم فرمایا
اندازہ کرنیکا انکو تجویز دو تہائی یا چوتہائی اندازہ احسان کر کے تقسیم کرنیکا تاکہ آدہی حضرتکو دین اور آدہی انکو ع **وعن** عائشة قالت كان النبي صلى الله
عليه وسلم يبعث عبد الله بن رواحة الى يهود فيخرص النخل حين يطيب قبل ان يؤكل منه رواه ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہیجے عبد اللہ بن رواحہ کو طرف یہود کی یعنی یہود خیبر کی پس اٹکل کرتے کہجوروں کا جس وقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اون مین پہلے اس سے
کہ وہ کہائی جاوین روایت کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في العسل في كل عشرة ازق
زق رواه الترمذي وقال في اسناده مقال ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كثير شيء اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوۃ شہد کے ہر دس مشکون مین ایک مشک ہی کہ روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور نہین صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین بہت سی روایتیں

ف علما مین اختلاف ہی امام شافعی کے نزدیک شہد مین زکوۃ نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اوس مین دسوان حصہ ہی کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین مین
ہو اور دلیل انکی یہہ حدیث ہی ما اخرجت الارض ففيه العشر اور جو شہد پہاڑ مین ہو اوس مین بہی عشر ہی امام صاحب کے نزدیک ح **وعن** زينب
امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر
اهل جهنم يوم القيامة رواه الترمذي اور روایت ہی زینب بی بی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس فرمایا اے گروہ عورتون کے نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اس لیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہہ ترمذی نے

ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہی ترک زکوۃ کے اور تشدد دینے کے اور اختلاف کیا ہی علمانے بیچ زکوۃ زیور عورت کے امام ابو حنیفہ کے
نزدیک مطلق زیور مین زکوۃ ہی اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور کہا مالک اور احمد نے کہ نہین ہی زکوۃ اوس زیور مین کہ مباح ہی استعمال اوسکا پس جسکا
استعمال حرام ہی اوس مین انکے نزدیک بہی ہی اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہی اور دلیل امام ابو حنیفہ رح کی یہہ حدیث ہی اور اور بہت سی حدیثین ع
زیور مباح اور غیر مباح کا بیان مطول اور کتابون شافعی مذہب کے مین ہی جو چاہی وہانسے دیکہ لے **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن
جده ان امرأتين اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ايديهما سواران من ذهب فقال لهما تؤديان زكوته
قالتا لا فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحبان ان يسوركما الله بسوارين من نار قالتا لا قال فاديا
زكوته رواه الترمذي وقال هذا حديث قد روى المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب نحو هذا والمثنى بن
الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء اور روایت ہی عمرو بن
شعیب کہ نقل کی اپنے باپ سے اون نے نقل کی اپنے دادا سے یہہ کہ دو عورتین آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکے ہاتہون مین کنگن
تہے سونیکے پس فرمایا حضرت نے اون دونون کو کہ دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونون نے کہ نہین فرمایا اون دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا دوست رکہتی ہو یہہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کنگنے آگ کے کہا انہون نے کہ نہین فرمایا پس دو زکوۃ اسکی یعنی سونیکی روایت کی یہہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث تحقیق روایت کی مثنی بن صباح کی نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی
ضعیف کیے جاتے ہین حدیث مین اور نہین صحیح اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہ **ف** یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ زکوۃ زیور
مین واجب ہی اور بہت حدیثین اس مین صحت کو پہونچی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین جو چاہی دیکہ لے **وعن** ام سلمة قالت كنت البس
اوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكي فليس بكنز رواه مالك وابو داؤد

اور روایت ہو ام سلمہ سے کہا تھی مین پہنتی ضح سونیکی کہ نام ایک زیور کا ہو پس کہا مینو یا رسول اللہ کیا گنج ہو یہہ پس فرمایا جو پہونچو اسقدر کو کہ دیجاوے زکوۃ اوسکی یعنی حد نصاب کو پہنچے پھر زکوۃ دیگئی پس نہین گنج روایت کی یہہ مالک اور ابو داؤد نے **ف** کیا گنج ہو یہہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہو مال جمع کرنے پر اس آیت مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہہ بھی اوس مین داخل ہو پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوۃ دیگئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اوس مال جمع کرنے پر وعید ہو کہ بغیر زکوۃ کے جمع کرے ع

وعن سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّ لِلْبَیْعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہو سمرہ بن جندب سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حکم کرتے ہمکو یہہ کہ نکالین ہم زکوۃ اوس چیز کی کہ تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے روایت کی یہہ ابو داؤد نے

وعن رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّۃِ وَہِیَ مِنْ نَاحِیَۃِ الْفُرْعِ فَتِلْکَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْہَا اِلَّا الزَّکٰوۃُ اِلَی الْیَوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہو ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ اونھون نے نقل کی بہت صحابہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہو جانب فرع کے پس وہ کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوۃ ابتک روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جاگیر کردین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دیدین تاجو کچھ اون مین سے نکالین اپنی وجہ معیشت کے کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کے اور قبل نام ہو ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہہ کا ہو درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوۃ کہ چالیسوان حصہ ہو یعنی نہین لیجاتی خمس جیسیکہ حکم کانو نکا ہو اور یہہ مذہب امام مالک کا ہو اور امام شافعی کا بھی بسبب ایک قول کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور شافعی کے بسبب ایک قول کے کانو مین خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعی سے یہہ ہو کہ اگر پاوے مشقت و محنت سے تو چالیسوان حصہ دے ورنہ خمس دے پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہو اسمین یہہ کہ حضرت نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہو یہہ کہ ہو یہہ حاکمو نکی طرف سے از راہ اجتہاد کے اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھہ کتاب و سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقات مین جو چاہے دیکھ لے ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْعَرَایَا صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْعَوَامِلِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْجَبْہَۃِ صَدَقَۃٌ وَقَالَ الصَّقْرُ الْجَبْہَۃُ الْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِیْدُ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت ہو حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون مین زکوۃ اور نہ عاریت کی درختون مین زکوۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوۃ اور نہ کام کرنیوالی جانورون مین زکوۃ اور نہ جبہہ مین زکوۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گھوڑا ہو اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دار قطنی نے **ف** نہین ترکاریون مین زکوۃ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا اور عرایا جمع ہے عریت کی عریت اوس کھجور کی درخت کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہو اوسکو مالک اوسکا محتاج کو اور اوسکی ملک مین کردیتا ہو کھجورین اوسکی تمام سال تک پس اوسمین زکوۃ نہین اس لیے کہ وہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پھل زکوۃ واجب ہونے سے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہوچکا ع

وعن طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِیَ بِوَقَصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ یَاْمُرْنِیْ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ الْوَقَصُ مَا لَمْ یَبْلُغِ الْفَرِیْضَۃَ اور روایت ہو طاؤس سے یہہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گایون کی یعنی تا زکوۃ اونکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اس مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنی کچھ زکوۃ اس مین نہین فرمائی روایت کی یہہ دار قطنی اور شافعی نے اور کہا شافعی نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نے وقص

زیر قاف کی وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا ئرخواہ درمیان دو فریضون کے انتہی ابتدا کی یہہ مثال ہو کہ گائین بیل تیس سے
کم ہون بیس وا ہین زکوۃ نہین واجب اور مثال درمیان دو فریضون کی یہہ کہ مثلاً تیس گائے بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہو اور جب تیس سے بڑہین
اور چالیس تک پہنچین انکی مابین کو بھی وقص کہتے ہین اون مین کچھ زکوۃ نہین جب چالیس ہوئین ان مین زکاۃ واجب ہو اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ
ساٹھ ہون تب بھی نہین زکوۃ واجب ہو انکو مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوۃ نہین اسیطرح ساٹھ سے بڑھین تو اون مین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو اون مین زکوۃ
ہو اسیطرح ہو آگی ہر دہائی کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہو درمیان دو دہاکون کے جتنی بیل گائین ہون انکو وقص کہتے ہین اون مین زکوۃ معاف ہو اور مراد
اس ہی قسم اول ہو یعنی تیس سے کم اس لیے کہ معاذ یا سے جو لائی تھی وہی تھی واللہ اعلم اور مابین دو فریضون کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب
نہین اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھ تک کے مابین مین ہو اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہو اور کہا
میرک نے کہ اسناد اسکی منقطع ہو اس لیے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سے ع + مولانا

باب صدقۃ الفطر

باب ہے بیچ بیان صدقہ فطر کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ متفق علیہ روایت ہو ابن عمر سے کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع
کھجور یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹی پر اور بڑی پر در حالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا
یہہ کہ دیا جاوے پہلے نکلنے لوگون کی طرف نماز کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہو نزدیک شافعی اور احمد کے اور سنت موکدہ
ہو نزدیک مالک کے اور واجب ہو نزدیک امام ابو حنیفہ کے پس اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہو شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور مالک
اوسکے معنی یہہ لیتے ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتے ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہین ہے پس یہہ فرض عملی ہو نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض
اور امام شافعی کے نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہو کہ ایکدن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور اون لوگون کا کہ جنکا اوسپر فرض ہو اور زائد بھی ہو
اس سے بقدر صدقہ فطر کے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہو یعنی سوای حاجت اصلی کے بقدر ساڑہے باون روپے کلدار کی اسباب
وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہو فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مر جاوے پہلے
فجر ہونیکے یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کے نہین واجب ہو فطرہ اوسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کے آتا ہو اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اوسکی طرف سے
صدقہ فطر کا دینا اوسکے مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اوسکی طرف سے دینا واجب نہین اور اسیطرح جو غلام بھاگ جاوے اوسکی طرف سے
بھی واجب نہین مگر بعد آنے اوسکی کے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اوسکے باپ پر واجب ہوتا ہو اگر مال نہ رکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین
بلکہ اوسکے مال مین سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کے ہو اور اسیطرح بڑے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب
نہین مگر از راہ احسان کے دیگا اونکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہو لفظ عبد سے اور اوسکے مابعد کے
لفظون سے پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہو کہ واجب ہوتا ہو اوسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہو
جو چاہے ہدایہ مین یا مرقات مین دیکھ لے اور پہلے نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ
پہلے دے تو بھی درست ہو اور تاخیر سے ساقط نہین ہوجاتا ع + ملتقی الابحر **وعن** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوۃ الفطر
صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب متفق علیہ اور روایت ہو ابی سعید خدری سے کہا کہ تھے ہم

نکالتے تھے صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہون ہین اور بہتیرے علما کہتے ہین کہ مراد طعام سے غلہ ہے سوائے گیہون کے پس عطف ما بعد کا اسپر قبیلہ عطف خاص کا
اوپر عام کے اور قروط اسکو کہتے ہین کہ دہی کو کپڑے مین باندہکر لٹکا دیتے ہین اوس مین سے پانی ٹپک جاتا ہے وہ مثل پنیر کے ہو جاتا ہے اور انگور خشک امام اعظم
کے نزدیک مانند گیہون کے ہین یعنی آدہی صاع دینی چاہیین اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنی ایک صاع چاہیین اور یہی روایت کیا ہے حسن نے
امام صاحب سے بھی ع م ملتقی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال في اخر رمضان اخرجوا صدقة صومكم فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر او شعير او نصف صاع من قمح على كل حر او مملوك ذكر او انثى صغير او كبير رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان مین نکالو زکوۃ روزون اپنی کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدہا صاع گیہون سے اوپر ہر آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورت یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** امام اعظم رح موجب اسی حدیث کے کہتے ہین کہ گیہون آدہی صاع دینی چاہیین ع م

وعنه قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر طهرة للصيام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزون کے بیہودہ بات سے اور کلام بُری سے اور لازم کی واسطے کھلانے مسکینون کے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی فطرہ اس لیے واجب کیا ہے کہ بسبب تقصیر و گناہ کے جو روزہ مین خلل آجاوے اس سے وہ خلل جاتا رہے اور وہ لائق قبولیت کے ہو جاوے اور اس لیے واجب ہوا کہ مسکین کہا کر بے پروا ہو جاوین سوال کرنے سے اوس دن اور زیادہ کیا ہے دار قطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلے نماز کے پس وہ صدقہ مقبولہ ہے اور جو کوئی ادا کرے اوسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے صدقون مین سے ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة الا ان صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مدان من قمح او سواه او صاع من طعام رواه الترمذي روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈہنڈورا مکے کے کوچون مین تا کہے خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا یا بڑا دو مد گیہون کے یا سوائے اوسکے انگور خشک مین یا چار سیر طعام سے یعنی اور غلہ سوائے گیہون کے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** دو مد یعنی آدہا صاع اس لیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے اور مدینہ مین قریب سیر بھر کے اناج آتا ہے پس گیہون دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہون کے بھی مثل گیہون کے ہین کہ دو سیر دے ح

وعن عبد الله ابن ثعلبة او ثعلبة بن عبد الله بن ابي صعير عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر او قمح عن كل اثنين صغير او كبير حر او عبد ذكر او انثى اما غنيكم فيزكيه الله واما فقيركم فيرد عليه اكثر مما اعطاه رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبد اللہ بیٹے ابی صعیر کے سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بر سے یا فرمایا قمح سے یعنی گیہون دو کی طرف سے کہ آدہا آدہا صاع ہر ایک کی طرف سے ہوا چھوٹے ہون یا بڑے آزاد ہون یا غلام ہون مرد یا عورت ہون اور جو غنی تمہارا ہے پاک کرتا ہے اوسکو اللہ اور جو فقیر تمہارا ہے پس دیتا ہے اللہ اوسکو زیادہ اوس چیز سے کہ دی روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مشکوۃ کے نسخون مین نام راوی کا اسی طرح لکہا ہے اور صواب یہہ ہے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور آخیر جملہ حدیث کے معنی یہہ ہین کہ غنی بھی فطرہ دیگا اور فقیر بھی

غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہو اور یہہ بات غنی کے لیے بھی ہے علی الخصوص لیکن تخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور عزت
دلانیکے لیے ہو **باب من لا تحل له الصدقة** باب ہے بیچ بیان ان شخص کے کہ نہین حلال ہے اوسکو زکوۃ
کھانی اور لینی **ف** یہہ کتنی مسائل ہین بیچ بیان اسکے کہ زکوۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہین **مسئلہ** دے زکوۃ آدمی اپنی اصل کو یعنی
باپ اور مان اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح اونکے اوپر کے بزرگ مان کی طرف سے ہون یا باپ کی طرف سے ان سبکو زکوۃ دینی درست
نہین اور نہ دے زکوۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پروتا اور پروتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دے اور خصم جورو کو
زکوۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوۃ دے تو درست ہے اور باقی ناتے دارونکو زکوۃ دینی
درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوۃ کے ہون یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہون بلکہ بہتر ہے غیرون سے انکو دینا اور بہتر ہے اس ترتیب سے دینا کہ پہلے
بہن بھائی کو دے پھر بعد انکے انکی اولاد کو پھر چچا اور پھپی کو پھر اولاد انکی کو پھر ماموں خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام ہو پھر ہمسائے کو
کہ اجنبی ہو پھر اپنے ہم پیشہ کو پھر اپنے ہم وطنون کو اور اسیطرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے کہ ترتیب سے انکو دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دے تو بھی درست ہے
لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلے اپنے ناتے دارون کو دے **مسئلہ** اپنے غلام لونڈی کو زکوۃ دینی نہین درست اونہین کے حکم مین ہے ام ولد یعنی حرم
کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بھی زکوۃ دینی درست نہین مالک اوسکو **مسئلہ** جو ناتے دار سسرال کی طرف کے ہون اونکو زکوۃ دینی
درست ہے ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ دار انکے ہون اسیطرح سے داماد بہو کو زکوۃ دینی درست ہے اور سوتیلی مان اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی
کو بھی دینی درست ہے **مسئلہ** نہین درست زکوۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اوسے
کہتے ہین کہ جو بڑھتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہ بموجب حکم شارع کے حکم ہوگا یعنی بڑھنے کا رکھتے ہین اور
مواشی سوداگری کے اور پلنے کی یہہ بھی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اوسے کہتے ہین جو مال بڑھتا نہو جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ
پس یہہ چیزین اگر زائد ہون حاجت اصلی سے اور بقدر نصاب کے ہون اور فارغ ہون قرض سے تو بھی زکوۃ لینی نہین درست اور حویلی فقط رہنیکی
اور کپڑے پہننے کے اور باسن پکانیکے اور کتابین پڑھنیکی علم والے کو اور ہتیار سپاہی کے اور اوزار کاریگرون کی حاجت اصلی مین
داخل ہین **مسئلہ** نہین درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی مین پانچ شخصون کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت خاتون سے ہون یا اور سے
اور دوسری حضرت جعفر کی اولاد اور تیسری عقیل کی اولاد اور چوتھی حضرت عباس کی اولاد اور پانچوین حارث بن عبد المطلب کی اولاد اور
انکے غلام اور لونڈیون کو بھی زکوۃ دینی درست نہین اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہون جب بھی زکوۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہین
مسئلہ کافر کو بھی زکوۃ دینی درست نہین کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنے باپ یا بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوۃ دی ہو اس گمان سے
کہ یہہ مستحق زکوۃ کے ہین یعنی وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہہ غنی ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا باپ ہے یا بیٹا ہے پھر معلوم ہوا اونکا احوال پس زکوۃ
ادا ہو گئی مالک کی ذمہ سے **مسئلہ** مال زکوۃ کا دینا مسجد کے بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادا ہے قرض میت کے لیے درست نہین اگر
کسی نے دیا تو اوس سے زکوۃ نہین ادا ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوۃ کے فقیر ہین اور حد فقیر کی یہہ ہے کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوۃ کا مسکین بھی
ہے اور مسکین وہ ہے کہ جسکے پاس کچھ نہو اور مستحق زکوۃ کا وہ بھی ہے کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوۃ لینے پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوۃ کی عاملی کا
پیسا لینا نہین درست اور مستحق زکوۃ کے وہ بھی ہین کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلین اور پیسا اونکے پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ اونکے وطن مین مال
بہت سا ہے اور اسیطرح سے اور مسافر کو بھی زکوۃ دینی درست ہے اگرچہ اوسکے وطن مین مال بہت سا ہو اور جسکے پاس ایکدن کا قوت ہو اوسکو

سوال کرنا درست نہین ✦ سوالنا مجھا اسحاق ح الفصل الاول فصل پہلی عن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة في الطريق فقال لولا اني اخاف ان تكون من الصدقة لاكلتها متفق عليه روایت ہی انس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور پر کہ راہ مین پڑی تھی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا مین یہہ کہ ہو کھجور زکوۃ کی البتہ کھاتا مین اوسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور لکھا ہی علماء نے کہ حضرت کو مطلق صدقہ کھانا حرام تھا خواہ واجب خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہی نہ نفل اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی کھانا اوس چیز کا کہ پاوے راہ مین اور وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہین کریگا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اولی ہی متقی کو بچے اوس چیز سے کہ شبہہ حرمت کا ہو اوس مین

ع ✦ ح وعن ابي هريرة قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم كخ كخ ليطرحها ثم قال اما شعرت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا لی حضرت حسن بن علی نے ایک کھجور کھجورون زکوۃ کے سے ڈالی وہ کھجور اپنے منہہ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کرتا پھینک دین اوسکو پھر فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہین کھاتے صدقہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا نہین جانتا تو یہہ استعمال کیا جاتا ہے ایک امر واضح مین اگرچہ نہ جانتا ہوا وسکو مخاطب یعنی کیونکر تجھہ پر یہہ بات پوشیدہ ہی باوجود ظاہر ہونے اسکی کے اور حضرت امام حسن کو باوجود خوردسالی کے اسطرح خطاب اس لیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنین اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتون سے اس لیے کہا ہی علما ہمارے نے کہ حرام ہی ماں باپ پر پہنانا لڑکیکو حریر اور زیور سونے چاندیکا ✦ ع وعن عبد المطلب بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الصدقات انما هي اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لال محمد رواه مسلم اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ صدقہ یعنی زکوۃ سوا اسکے نہین کہ وہ میل ہین آدمیون کے اور وہ نہین حلال واسطے محمد کے اور نہ اولاد محمد کے یعنی بنی ہاشم کو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** زکوۃ کو میل اس لیے کہا کہ جیسی میل کے اوتار نے سے آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہی ویسیہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتی ہین اموال و نفوس لوگون کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ زکوۃ لینی حضرت کو حرام تھی اور حضرت کی اولاد کو بھی خواہ عامل ہون زکوۃ کے یا محتاج ہون صحیح روایت ہمارے مذہب مین یہی ہی ✦ ع وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتي بطعام سال عنه اهدية ام صدقة فان قيل صدقة قال لاصحابه كلوا ولم ياكل وان قيل هدية ضرب بيده فاكل معهم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت لائے جاتے طعام پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہی یہہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہی فرماتے اپنے یارونکو یعنی سوا بنی ہاشم کے کھاؤ اور آپ نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہی تو دراز کرتے ہاتھ اپنا پس کھاتے ساتھہ یارون اپنے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ اوس مالکو کہتے ہین کہ فقیرون کو دیا جاتا ہی بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ مین ایک طرح کی ذلت ہوتی ہے لینے والیکو اس لیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوے ازراہ تعظیم و تکریم اوسکی کے اور شان ہدیہ سے یہہ ہی کہ بدلہ دیا جاتا ہی اوسکا آپس مین بیچ دنیا کے نہ صدقہ کا ✦ ع ✦ ح وعن عائشة قالت كان في بريرة ثلث سنن احدى السنن انها عتقت فخيرت في زوجها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم والبرمة تفور باللحم فقرب اليه خبز وادم من ادم البيت فقال الم ار برمة فيها لحم قالوا

بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ تھے بیچ بریرہ کے تین احکام ایک حکم یہہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکھنے خاوند اپنی کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق آزاد کیا واسطے اوس شخص کے ہے کہ آزاد کیا اور تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر مین اور ہانڈی جوش مارتی تھی ساتھ گوشت کے پس نزدیک کی گئی حضرت کی روٹی اور سالن گھر کے سالنون سے پس فرمایا کیا نہین دیکھی مین نے ہانڈی کہ اوس مین گوشت ہے عرض کیا گھر کے لوگون نے مقرر یون ہے کہ ہانڈی پکتی تھی لیکن یہہ گوشت صدقہ دیا گیا ہے بریرہ کو اور آپ نہین کھاتے صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تھے بیچ بریرہ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی تھی سبب اوسکے تین حکم شرعی وارد ہوئے ایک تو یہہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہے اپنے خاوند کے نکاح مین رہے کہ نام اوسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہووے اوس سے اسکو علما خیار عتق کہتے ہین کہ لونڈی جو کسی کے نکاح مین ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اوسکو اختیار ہے کہ چاہے اوسکے نکاح مین رہے چاہے نرہے امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کسیکا ہو تب اوسکو اختیار ہے اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونون صورتون مین مختار ہے اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونیکے نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکے عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اوسکے لیے ہے کہ جس نے آزاد کیا بیان اسکا یہہ ہے کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اوسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہہ کہہ دیا تھا کہ اتنے درہم دے تو آزاد ہے جب وہ عاجز ہوئی درہمون کے دینے سے حضرت عائشہ کے پاس آئی کہ اگر کچھ دین تو اونکو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اپنے مالکون سے کہہ کہ اگر وہ تجھے بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اونسے جا کر یہہ کہا اونہون نے کہا کہ بیچتے ہین بشرطیکہ ولا یعنی میراث اوسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ نے حضرت سے عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہین ولا اوسکے لیے ہے کہ آزاد کرے تو اے عائشہ خرید اور آزاد کر ولا اوسکی تیرے لیے ہوگی شرط اونکی باطل ہے اور تیسرا حکم آخر حدیث مین حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوٰۃ مین سے دیوے اور وہ فقیر اوسکو دے کہ زکوٰۃ لینی اوسکو جائز نہین تو وہ اوسکو حلال ہے اس لیے کہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دیوے روا ہے +ح

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اوسپر روایت کی بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کے البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میری ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کراع کہتے ہین بکری کی پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کرے بکری کے پانون کی کہ ایک چیز حقیر ہے تو بھی قبول کرون اور اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کرون اس مین اشارہ ہے اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ساتھ خلق خدا کے اور اس مین رغبت دلائی اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنیٰ چیز بھیجے تو بھی قبول کرے +ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پھرتا ہے لوگون پر پھیرتا ہے اوسکو ایک لقمہ اور دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجورین ولیکن مسکین وہ ہے کہ نہین پاتا مال کہ بے پروا کرے اوسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے یعنی بسبب نہ ظاہر کرنے حاجت

تا تصدق کیا جاوے اوسپر اور نہین اوٹھتا یعنی اپنے گھر سے تا مانگے لوگون سے نقل کیا ہے بخاری اور مسلم نے **ف** نہین ہے مسکین یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین وہی نہین ہے کہ جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجھتے ہین کہ جسکے دروازے پر جا کر ایک آدھا ٹکڑا دیکہ رخصت کردیا بلکہ مسکین کامل وہی ہے جو کہ ذکر کیا + مولانا عبد العزیز رح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَبِي رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِي رَافِعٍ اَصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابی رافع سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے زکوٰۃ لینے کو پس کہا اوس نے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پہونچے تو اوس زکوٰۃ مین سے پس کہا ابو رافع نے نہین ہونا مین ساتھ تیرے یہانتک کہ آؤن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اون سے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنی بنی ہاشم کے اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اوسی قوم مین سے ہے یعنی زکوٰۃ لینے کے حکم مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تھے حضرت نے اونکو زکوٰۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوٰۃ لینی نہین درست ویسے ہی تجکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلامون کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام اونکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہو گئے ہون + ح

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوٰۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کی نقل روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف** نہین حلال ہے زکوٰۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہے کہ جسکو زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہے کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہو اوسپر اور دوسرا وہ ہے کہ حرام ہوتی ہے اوسکو زکوٰۃ لینی اور واجب ہے تا ہے صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہے کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑھے باون روپے کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کی اور تیسرا وہ ہے کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہے کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت الخ یعنی نہین حلال ہے زکوٰۃ واسطے اوسکے کہ اعضا اوسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اوسکو اور عیال اوسکے کو شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اونکے نزدیک حلال نہین ہے زکوٰۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوٰۃ اسکو کہ مالک نصاب کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تھے صدقہ فقرا اصحاب اپنے کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتے اور اخیر تک اسپر عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہہ ہے کہ نہین لائق اوسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت یعنی زکوٰۃ کے + ع ح

وعن عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهٗ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوٰۃ پس مانگا اون دونون نے حضرت سے صدقہ مین سے پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرت نے ہم مین نظر اور پست کی یعنی سر سے پانون تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو

دو دن مین تمکو اور نہین ہی حصہ اس صدقہ مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کے روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** حجۃ الوداع اوس حج کو کہتے ہین کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگون کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک تھے اور معنی حدیث کے بموجب مذہب شافعی کے یہہ ہین کہ صدقہ کھانا تمکو حرام ہی اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دون تمکو یہہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہہ معنی ہین کہ نہین لائق لینا زکوۃ کا اوسکو کہ قوی و قادر کسب ہو ١٢ ح **وعن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَى الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ اور روایت ہی عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال زکوۃ غنی کو مگر واسطے پانچ شخصون کے یعنی یہہ اگر غنی بھی ہون تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنیوالے کے لیے راہ خدا مین یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل زکوۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنیوالے کے لیے چوتھے اوسکے لیے کہ خرید کی چیز زکوۃ کی ساتھ مال اپنی کے یعنی فقیر کو کسی نے زکوۃ کا مال یا تھا غنی نے خرید لیا اوسکو درست ہی پانچوان اوسکے لیے کہ ہو پاس اوسکے ہمسایہ غریب پس زکوۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے یعنی پس غنی کو اس صورت مین لینی درست ہی روایت کی یہہ مالک اور ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے ابی سعید سے بلفظ او ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر کو بھی دینا اوس روایت مین آیا ہی **ف** تاوان بھرنیوالے کے لیے یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی کہ مال اوسکا کفایت نہین کرتا تو اوسکو بھی زکوۃ لینی درست ہی اور مراد تاوان سے یہہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کیسا تھا اس نے آپس مین صلح کروانے کیلیے وہ قرضا اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اوسکے یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غارم غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہی اور ہمارے نزدیک درست نہین اس لیے کہ اور حدیث مین مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ لے اونکے اغنیا سے اور اونکے فقرا پر صرف کر یہہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہی اور اور باقیون کو دینی بالاتفاق درست ہی اس لیے کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور فقر اوس مین برابر ہی اور تاوان بھرنیوالیکا مال کالعدم ہی کہ اوس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور دو باقی کا حکم ظاہر ہی کہ اونکے ہاتھ مین پہونچ چکے اب ملک اونکی ہی جسکو چاہین بیچین چاہین ہبہ مین دین ١٢ ع ح **وعن** زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس بیعت کی مینے اون سے پس ذکر کی حارث نے حدیث لنبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوۃ مین سے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوۃ مین یعنی تقسیم کرنے زکوۃ مین کہ کسکو دینی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوۃ مین پس بیان کیے زکوۃ کے آٹھ مصرف پس اگر ہی تو اون آٹھ مین سے دون مین تجکو روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** آٹھ مصرف کا بیان یہہ ہے ایک فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوۃ لینی پر چوتھے واسطے الفت دلون کی کہ ایمان سے نہ پھرین اور پانچوین گردن چھڑانے مین یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنیوالیکو اور ساتوین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد والون کو اور حاجیون کو اور طالب علمون کو اور آٹھوین مسافرون کو آٹھون کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیت کریمہ

إنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ آخر تک + ع ۱۱ **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ فَسَأَلَ الَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ
مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي فَهُوَ هٰذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی زید بن اسلم سی کہا پیا عمر بن خطاب نے دودہ پس اچہا لگا اونکو وہ پہر پوچہا اوس شخص سے کہ پلایا تہا
اونکو کہان کا ہی یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ گیا تہا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس ناگہان کتنے اونٹ تہی اونٹون زکوۃ کے سے اور اونٹ والے
پانی پلاتے تہے اونٹونکو پس دوہا اونہون نے تہوڑا سا دودہ اونکا پہر ڈال لیا مینے اوسکو اپنی مشک مین سو یہی وہی دودہ ہے پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتہہ اپنا منہہ
مین پہر قی کی روایت کی یہہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یہہ حضرت عمر نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا والا اگر فقیر کسبب
یا تحقیق لاوے زکوۃ کا مال مین سے کسی سے اوسکو دیا ہو تو روا ہی کہانا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین کہ اوپر
گذر چکی بیان جواز کے لیے تہا + ح **باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له** باب ہی بیچ بیان اوس
شخص کے کہ نہین درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے کہ درست ہی اوسکو **ف** لکہا ہی علما نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا
اوسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈہکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہی اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈہکنے کو کپڑا نہ رکہتا ہو
تو حلال ہی کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دنکا حاصل ہی یا قادر ہی کسب پر اوسکو زکوۃ حلال ہی اور حرام ہی سوال اور مسکین کہ کچہ نہ رکہتا ہو
کہ قوت دن کا کرے اور قادر بہی کسب پر نہو حلال ہی اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کی مین کہ اتفاق رکہتے ہین علما اس پر
کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہی اور اختلاف کیا ہی علمانے بیچ سوال کرنے اوسکی کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہہ ہی کہ حرام ہی اور بعضے
کہتے ہین مکروہ ہی لیکن ساتہہ تین شرطون کے اول یہہ کہ ذلیل نکرے اپنے نفس کو دوسری الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال مین اور تیسری ایذا نہ دی
اوسکو کہ جس سے مانگتا ہی اور اگر ایک شرط بہی ان تین شرطون سے نہو تو حرام ہی بالاتفاق اور منقول ہی ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش
نہین آتا مجہکو کہ دیا جاوے اوسکو کچہ بہی اس لیے کہ دنیا ناکارا ہی اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اوس چیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ تعالی نے
یعنی دنیا کی پس کچہ نہ دیا جاوے ازراہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمد کے دے تو واجب نہین ہوتا دینا اوسکو اور جو کوئی کہ لیوے جہوٹی
حاجت ظاہر کرکر تو مالک نہین ہوتا اور ایسی ہی اگر کہے کہ مین سید ہون اور واقع مین نہ تہا اور اوس نے سید جانکر دیا مالک
نہین ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیکبختی کے دے اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بہی مالک نہین ہوتا اور حرام ہے
اوسپر وہ اور واجب ہی پہیر دینا اوسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچہ دیا جاوے بسبب بدزبانی اوسکی کے یا شر فعل چوری اوسکی کے تو حرام ہے
اوسپر اور اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسیکے پاس اور چاہے کہ ہاتہہ اوسکی چومتا کچہ وہ دیوے تو مکروہ ہی اور بہتر یہہ ہی کہ ہاتہہ نہ دے اوسکو
چومنے کے لیے اور نہ دینا چاہیے اوس سائل کو کہ طبل یعنی نقارہ یا ڈہول دروازون پہ بجاتا پہرے اور مطرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہی یہہ سائل
مطالب المؤمنین مین مذکور ہین + ع ح **الفصل الأول** فصل پہلی عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ
إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ
جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ

حتی یقوم ثلثة من ذوی الحجی من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتی یصیب قواما من عیش او قال
سدادا من عیش فما سواهن من المسئلة یا قبیصة سحت یاکلها صاحبها سحتا رواہ مسلم روایت ہے قبیصہ بن
مخارق سے کہا ضامن ہوا میں ایک دین کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سوال میں کرتا تھا آپ
اون سے ادای دین کیلیے پس فرمایا حضرت نے ٹھیرا رہ یہانتک آوے ہمارے پاس کچھ صدقہ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اوس کے پھر فرمایا
اے قبیصہ تحقیق سوال نہیں درست مگر واسطے ایک کے تین میں سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہے اوسکے لیے سوال یعنی بشرطیکہ
مبالغہ نکرے مانگنے میں یہانتک کہ پہنچے اوس ضمانت کو یعنی پہنچے اتنے مال کو کہ ادا کرے اوس سے مال ضمانت کا پھر بند رہے سوال کرنے سے اور دوسرا
شخص وہ ہے کہ پہنچے اوسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کردیا مال اوسکا پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو
گذران سے یعنی بقدر قوت ولباس کے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکے زندگانی میں اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کہ
پہنچے اوسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم میں یہانتک کہ کھڑے ہوں تین شخص صاحب عقل کے قوم اوسکی سے کہیں دالبتہ پہنچے
فلانے کو حاجت سخت پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو
بسبب اوسکے زندگانی میں پس جو کچھ کہ سوای ان تین صورتوں کے ہے سوال سو ای قبیصہ حرام ہے کہا جاتا ہے صاحب اوسکا حرام روایت کی یہہ مسلم نے
ف حمالہ اوس مال کو کہتے ہیں کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دینا آیا تھا اسنے اپنے ذمہ کرلیا اور قرضدار ہوگیا واسطے اصلاح آپس کی یعنی جماعت آپس میں لڑتے
تھے اور خونریزی کرتے تھے ایک شخص درمیان میں آیا اور صلح کروائی اور دیتیں کہ اونپر لازم آئی تھیں اپنے پر لیں یعنی ضامن ہوا اور بسبب
اوسکے قرضدار ہوا اور اخیر حدیث میں جو تین شخصوں کی گواہی کا ذکر کیا مراد اوس سے مبالغہ ہے بیچ ثبوت حاجت کے اور منع کرینگے سوال کرنے سے اور
سہل جاننے سے سوال کو ۱۲ ع **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سال الناس اموالهم
تکثرا فانما یسال جمرا فلیستقل او لیستکثر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص مانگے لوگوں سے مال اونکا یعنی کچھ مال ہوں سے واسطے بہتایت کے پس سوا اسکے نہیں کہ مانگتا ہے انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی یہہ مسلم نے
ف بہتایت کے لیے یعنی تا مال زیادہ ہو نہ واسطے دفع ضرورت حاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد یہہ ہے کہ وہ مال کہ سبب ہے دوزخ کی آگ میں
عذاب پاجاویگا اور کم مانگا یا بہت مانگے یہہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا ہے کم ہو یا بہت ۱۲ ع **وعن** عبد الله بن
عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یزال الرجل یسال الناس حتی یاتی یوم القیمة لیس فی وجهه
مزعة لحم متفق علیه اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے آدمی مانگتا لوگوں سے یہانتک
کہ آویگا دن قیامت کے اوس حالت میں کہ نہوگی اوسکے منہ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت کو آویگا ذلیل
وبی آبرو یا حقیقۃً بھی حال ہوگا کہ اصلا اوسکے منہ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کے اور فضیحت کرینگے لوگوں میں کہ یہہ مانگتا تھا دنیا میں اوسکی
سزا یہہ ملی ہے ۱۲ ع **وعن** معاویة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تلحفوا فی المسئلة فوالله لا یسالنی
احد منکم شیئا فتخرج له مسئلته منی شیئا وانا له کاره فیبارک له فیما اعطیته رواہ مسلم اور روایت ہے معاویہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کرو مانگنے میں پس قسم ہے اللہ کی نہیں مانگتا مجھسے کوئی تم میں سے کچھ پس نکال لے واسطے اوسکے سوال کرنا
اوسکا مجھسے کچھ اور حال یہہ کہ میں اوس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہوں پھر برکت دیجاوے واسطے اوسکے بیچ اوس چیز کے دی ہے میں نے

روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنی بہت جمع ہوا دنیا میں ناخوشی سے ساتھہ برکت کی یعنی جسکو دیتا ہون ناخوش ہوکر اوس مال مین برکت نہین ہوتی

وعن الزبير بن العوام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي بحزمة حطب على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من أن يسأل الناس أعطوه أو منعوه رواه البخاري اور روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہہ کہ لیوے ایک تمہارا رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیون کی اپنی پیٹھہ پر پس بیچے اوسکو پس رکھے اللہ بسبب بیچنے اوسکے آبرو اوسکی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر ہے واسطے اوسکے اس سے کہ مانگے لوگون سے دین اوسکو یا نہ دین نقل کی یہہ بخاری نے

وعن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم قال لي يا حكيم إن هذا المال خضر حلو فمن أخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه وكان كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا أرزأ أحدا بعدك شيئا حتى أفارق الدنيا متفق عليه اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا مجھکو پھر مانگا پس دیا مجھکو پھر فرمایا مجھکو اے حکیم تحقیق یہہ مال سبز ہے شیرین یعنی خوش نما نظر مین اور لذیذ دلون مین ہے چاہتا ہے پس جو کوئی لیوے اوسکو ساتھہ بے پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کیے اور بغیر حرص و طمع کے برکت کیجاتی ہے واسطے اوسکے بیچ اوس کے اور جو کوئی لیوے اوسکو ساتھہ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطے اوسکے اوس مین اور ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ کہاتا ہے اور نہین پیٹ بھرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہہ حال ہوتا ہے اور ہاتھہ اونچا یعنی دینیوالا بہتر ہے نیچے ہاتھہ سے یعنی جو مانگے کچھ کہا حکیم نے پس کہا مینے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھہ حق کی نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا کچھ یعنی کسی سے کچھ مانگونگا نہین بعد اس سوال کرنیکے آپ سے یہانتک کہ جدا ہون مین دنیا سے یعنی مرون نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة والتعفف عن المسئلة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة والسفلى هي السائلة متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس وقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھہ اونچا بہتر ہے ہاتھہ نیچے سے اور اونچا ہاتھہ وہ ہے خرچ کرنیوالا اور نیچا ہاتھہ وہ ہے مانگنیوالا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن أبي سعيد الخدري قال إن أناسا من الأنصار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاهم ثم سألوه فأعطاهم حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندي من خير فلن أدخره عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما أعطي أحد عطاء هو خير وأوسع من الصبر متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تحقیق کتنے آدمیون نے انصار میں سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا اونکو پھر مانگا اونہون نے اون سے پس دیا اونکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچھ کہ تھا حضرت کے پاس مین فرمایا جو چیز کہ ہوگی میری پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اوسکو تم سے اور جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہے اوسکو خدا یعنی ممنوع چیزون سے اور محتاج نہین کرتا لوگون کا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہے اپنی قوت پر اور ترک کرتا ہے مانگنا آسان کر دیتا ہے اللہ تعالی اوسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہے بے پروائی بے پروا کرتا ہے اوسکو اللہ یعنی جو بے پروا ہوتا ہے لوگون کے اموال سے اور بچتا ہے سوال سے اللہ تعالی اوسکا دل غنی کرتا ہے اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہے توفیق صبر کی اللہ تعالی سے اوسپر اللہ تعالی صبر آسان کر دیتا ہے اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہے ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کے سب عطاؤن مین بہتر عطا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتموله وتصدق بہ فما جاءك من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسك متفق علیہ

اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجھکو دنیا یعنی اجرت انکی عمل کی کہ عامل ہوئی تھی زکوٰۃ کی پس کہتا میں دیجیے یہہ زیادہ محتاج کو مجھسے پس فرماتے لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال مین یعنی اگر احتیاج ہو تجھے اور نہ دے اسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت تیری صدقہ کر دے تیری پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنیوالا ہو پس لے اوسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال کے نہاتھہ لگے پس نہ پیچھے لگا اوسکی نفس اپنے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہ مشتاق ہو تھا اوسکی طلب مین اور منتظر اوسکا رہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہے لا رد ولا کد اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھ بغیر سوال و طمع کی پھر پھیر دیا اوسکو پس گویا کہ پھیرا وہ اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد نے لیا کچھ بازار سے پس اوٹھایا اوسکو ہمان حمال نے پس جبکہ آئے گھر مین اور کھی تھی روٹی کھلی ہوئی ٹھنڈی ہونیکے لیے حکم کیا اپنے لڑکے کو یہہ دیوے ایک روٹی ہمان کو پس وہ دینے لگا روٹی ہمان کو پس انکار کیا اونھون نے اور نہ لے پس جب باہر نکلی ہمان گھر کی حکم کیا امام نے لڑکے کو کہ اوس پاس اور دے روٹی پس اوس نے جو دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لیلی پس پوچھا امام سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اوسکو طمع بمقتضای طبیعت بشری کی پس نہ اس لیے اور جب نکلا اور آئی اوسکو روٹی بغیر طمع کے لیلی ۔ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل کدوح یکدح بھا الرجل وجھہ فمن شاء ابقی علی وجھہ ومن شاء ترکہ الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے بسبب اوسکے آدمی مونہہ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبروریزی اپنی کرتا ہے کہ وہ مانند زخمی کرنے منہہ کے ہے پس جو شخص چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے منہہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکی سوال سے اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکے یہہ تہدید ہے سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اوس امر مین کہ ضرور ہو اوسکو روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اوسکی تصرف مین بیت المال ہو پس مانگے اوس سے حق اپنا دیویگا وہ اگر ہوگا بہہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہے بیچ عطای سلطانی کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے اور لینا اوس سے ورلا حلال ہے اور ضرور ہے اوسکو یعنی ایسا امر پیش آیا کہ بغیر سوال کے چھٹکارا نہین ہوسکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہے جیسیکہ کسیکا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہے تا ہے سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنے کو کپڑا نہو خواہ بھوک کی طرف سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہے بغیر کھائے اور کہا غزالی نے کہ اسیطرح واجب ہوتا ہے سوال اوسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ گیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اوسکو چاہیے کہ لوگون سے خرچ راہ مانگ کر جاوے ۔ع

وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیمۃ ومسئلتہ فی وجھہ خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ ما یغنیہ قال خمسون درھما او قیمتھا من الذھب رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگون سے اور رہا ہو اوسکے ہو وہ چیز کہ غنی کرے اوسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اوسکا اوپر منہہ اوسکی کے خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہے اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اوسکی سونے سے روایت کی یہہ

ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** خموش جمع خمش کی ہے اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضے علماء نے کہ یہ الفاظ قریب المعانی ہیں کہ حاصل ان سبکو معنی نکا زخم ہے اور لفظ او شک راوی کا ہے کہ راوی کو شک ہے کہ حضرت نے یہہ لفظ فرمایا یا یہہ اور بعضون نے کہا کہ تینوں میں فرق ہے یعنی ہر ایک کے معنی جدا جدا ہیں خدش کے معنی ہیں پوست چھیلنا ساتھ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا ساتھ ناخون کے اور کدح پوست چھیلنا دانتوں سے اشارہ ہے اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر وسط کی درجہ کا سوال کریگا زخم بھی اوسط کے درجہ کا ہوگا ۱۲ ح **وعن** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا تَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ شِبَعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اوسکے پاس ہو اسقدر جو کہ غنی کرے اوسکو سوا اسکے نہیں کہ طلب کرتا ہے بہت آگ یعنی جو کوئی جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورۃ کے پس گویا کہ جمع کرتا ہے اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویوں اس حدیث کے بیچ اور جگہ کے یعنی اور روایت میں کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہے حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اوسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اوس چیز کی کہ ہو اوسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت کا اسطرح روایت کیا ہے کہ ہو واسطے اوسکے بقدر پیٹ بھرنے ایک دن کے یا رات و دن کے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہہ روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** نفیلی اوستاد ہیں ابو داؤد کے اور کرے اوسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکے پاس قوت ایک روز و شب کا ہو وہ غنی ہے اوسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہے اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہو یہہ ہے کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکی کا اور حدیث آیندہ میں عطا سے کہ مالک ہو ایک اوقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہے اور اس حدیث میں یہہ ہے کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہے اور بعضون نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہ نے دوسری پر کہ جسکے پاس ایکروز کا کھانا ہو وہ غنی ہے اوسکو حرام ہے سوال کرنا اونکے نزدیک یہہ حدیث ناسخ ہے اور حدیثوں کی واللہ اعلم ۱۲ ح **وعن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم میں سے اور واسطے اوسکے ہوں چالیس درم یا برابر چالیس درم کے یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** بطریق الحاح کے یعنی زیادتی کی بغیر اضطرار کے کہ برا اور ممنوع ہے چنانچہ قرآن شریف میں فقرا کی مدح میں فرمایا ہے لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے بطریق الحاح کے ۱۲ ع **وعن** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کے یعنی جسکے پاس قوت ایکدن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے ولیکن حلال ہے واسطے فقیر کے کہ زمین میں ملا دے یعنی فقر نے اوسکو یا حلال ہے واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگوں سے تاکہ بڑہا دے بسبب مانگنے کے مال اپنا ہوگا سوال زخم منہ اوسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اوسکو دوزخ میں پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مدقع الا یہ کنایہ ہے نہایت محتاجگی سے کہ محتاج ہو کر لوٹتا ہے خاک میں اور کہا ہے اور اوٹھ نہیں سکتا اور اخیر حدیث میں امر تنبیہہ تہدید کے لیے ہے جیسے اس آیت میں فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ

فَلْيَقُلْ فَاِنَّمَا اَغْنَى اللّٰهُ الدِّيْنَ یعنی جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمیشہ طلب کی جو کا فرمان ہے

وعن اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ فَقَالَ اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا قَالَ فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْاَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ ایک شخص آیا انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں تیرے گھر میں کچھ کہا ہان ایک کملی ہے موٹی آدھا اوسکا ہم پہنتے ہین کچھ اوس مین سے اور بچھاتا ہون مین کچھ اوس مین سے اور ایک پیالہ ہے پیتا ہون مین اوس مین پانی فرمایا لا اون دونونکو پس لایا وہ حضرت کے پاس اون دونونکو پس لیا اون دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونونکو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون ان دونون کو ایک درہم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہے درہم سے دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون انکو دو درہمونکو پس دے دو دونون اوس شخص کو پس لیکر حضرت نے دونون درہم پھر دین دونون انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے انمین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال اوسکو طرف اہل اپنے کے اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلہاڑی پھر لا اوسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑی پس مضبوط ٹھونکدی اوس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیون کو اور بیچ اور نہ دیکھون مین تجکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ رہ بلکہ اس کام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیان بیچتا تھا پھر آیا حضرت کی پاس اوس حال مین کہ پہنچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھ بعض کے اون مین سے کپڑا اور ساتھ بعض کے اون مین سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان برا بیچ منہہ تیرے کے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر واسطے تین شخصون کے واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین مین ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری اور فضیحت کرنیوالا رکھتا ہو اور واسطے صاحب خون کے کہ درد پہنچا دے یعنی دیت دینی آتی بدلے خون کے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور وہ اوسکی دیت کا بھی ضامن ہے اور مقدور اوسکے ادا کرنیکا نہیں رکھتا تو سوال کر کر ادا کرے نقل کی یہہ ابوداود نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قول یوم القیمۃ تک **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًى اٰجِلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پھر ظاہر کیا اوسکو لوگون پر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی اون سے نہیں روا کیجائیگی حاجت اوسکی اور جس نے عرض کیا اوسکو اللہ سے جلدی پہنچا دیگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت گویا بسبب موت جلدی کے یا دولتمندی دیر کی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے

ف لفظ عاجل بیچ جملہ غنی عاجل کے عین سے ہے اکثر نسخون مصابیح کے مین اور جامع الاصول مین یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاویگا بسبب دولتمندی جلدی کے یعنی جلدی مالدار کردیگا اور سنن ابوداود اور ترمذی مین غنی آجل ہے ہمزہ سے اور یہہ صحیح تر ہے چنانچہ صاحب ترجمہ نے معنی اوسکے لکھے ہین اور یہہ

حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سی وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنی جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالیٰ سی کر دیتا ہی اللہ اوسکو لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہ سے کہ گمان نہیں رکھتا ہی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر بس وہ کفایت کرتا ہی اوسکو ۔ع

الفصل الثالث فصل تیسری عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِیِّ اَنَّ الْفِرَاسِیَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی ابن فراسی سی کہ تحقیق فراسی نی کہا کہ کہا مینی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا مانگوں میں یا رسول اللہ یعنی لوگوں سی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ مانگ یعنی کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنی والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کی احتیاج مانگنی کی پڑی تو پس مانگ نیک بختوں سی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی **ف** اس لیی کہ حلال مال ہوتا ہی اونکی پاس اور بردبار اور مہربان ہوتی ہیں خلق پر اور پردہ دری نہیں کرتی چنانچہ اس لیی فقرا بغداد کی مانگتی تھے امام احمد بن حنبل سی کہ وہ اسطرح کا تقویٰ رکھتی تھے کہ ایک بار اونکی گھر کے لوگوں کو احتیاج خمیر کی پڑی اونکی بیٹی کی گھر سی مانگ لیا اور وہ تھی قاضی اور حال اونکی صلاح و تقویٰ کا بھی یہہ تھا کہ گھر کے دروازی کے پاس بیٹھتے تھے تا کوئی حاجت والا نہ پھر جاوی پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سی معلوم ہوا کہ اس میں شبہہ ہی پس گھر والوں سی پوچھا اونہوں نی حال بیان کیا پس نہ کھایا اور گھر والوں نی بھی انکی اتباع سی نہ کھایا اور پوچھا کہ فقیروں کو دیویں کہا ہاں و لیکن بشرط ظاہر کرنے عیب اوسکی کے پس نہ لیا فقرا نی بھی پھر ڈال دیا اونہوں نی دریا میں بغیر حکم اونکی کے ۔ع

وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِیْ عُمَرُ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْھَا وَاَدَّیْتُھَا اِلَیْہِ اَمَرَ لِیْ بِعُمَالَۃٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰہِ وَاَجْرِیْ عَلَی اللّٰہِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِیْتَ فَاِنِّیْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِکَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیْتَ شَیْئًا مِّنْ غَیْرِ اَنْ تَسْاَلَہٗ فَکُلْ وَتَصَدَّقْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابن ساعدی سے کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمر نی زکوٰۃ لینی پر پس جبکہ فارغ ہوا میں اوس سی اور پہنچائی مینی زکوٰۃ طرف حضرت عمر کی حکم کیا واسطی میری ساتھ مزدوری زکوٰۃ کی پس کہا مینی نہیں کیا مینی عمل مگر اللہ کے لیی اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لی تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا مینی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس دی مجکو مزدوری یعنی ارادہ کیا دینی کا پس کہا مینی مانند کہنی تیری کی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوی تو کچھ بدون مانگنی کے پس کہا اور اللہ دی یعنی جو کچھ کہ بغیر تیری حاجت سے روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کی اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب و تدریس کے بلکہ واجب ہی امام پر کہ خبر گیران ہو انکا او جو کہ انکی حکم میں ہیں بیت المال سی اور ظاہر اس حدیث سی اور اوس سے کہ پہلی گذری ہے اسیطرح کی مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچھ دی بغیر سوال کے اور بغیر طمع کرنی اوسکی کے تو واجب ہے قبول کرنا اوسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا بھی ہے اور جمہور نی حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر یا اباحۃ پر واللہ اعلم ۔ع

وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ سَمِعَ یَوْمَ عَرَفَۃَ رَجُلًا یَّسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ فَخَفَقَہٗ بِالدِّرَّۃِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یہہ کہ اونہوں نی سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگوں سی پس کہا حضرت علی رض نے کیا اس دن میں اور اس مکان میں مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتھ درے کی نقل کی یہہ رزین نے **ف** اس دن میں کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات میں کہ بابرکت ہی سوای اللہ تعالیٰ کے اور سے مانگتا ہی اور اسیطرح مسجد میں بھی سوال نکرنا چاہیی ۔ع

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ اَیُّھَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاَنَّ الْاِیَاسَ غِنًی وَاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَیِسَ عَنْ شَیْءٍ اسْتَغْنٰی عَنْہُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی عمر رض سی کہ کہا جانو تم ای آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامید ہونا یعنی آدمیوں سی تونگری اور بی پروائی ہی اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہی ایک چیز سے

بے پروا ہوتا ہی اوس سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** طمع محتاجگی ہے یعنی محتاجگی ہے جو بے بالکل محتاجگی کی اور نا امید ہونا تو انگری ہو کہا سید ابو الحسن شاذلی نے
جبکہ طلب کیا گیا اونسے علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمون مین ہی دور ڈال خلق کو نظر اپنی سے یعنی کسی سے امید نرکھہ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہہ کہ دے تجکو غیر اوسکے
قسمت مین کیا ہی تیری اور معنی طمع کے مین نظر رکھنا ایک مال پر کہ شک ہو اوسکو ہو تجھ مین یعنی کسی پر خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہی یا نہین دیتا اور اگر کسی
پر ایک حق لازم ہو یا بحکم محبت و کرم کے یقین ہو اوسکو دینے کا وہ طمع نہین ہے ع ح **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من یکفل لی ان لا یسأل الناس شیئا فاتکفل له بالجنة فقال ثوبان انا فکان لا یسأل احدا شیئا رواہ ابوداؤد
والنسائی اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھہ میرے یہہ کہ نہ مانگے آدمیون سے کچھہ پس ضامن ہون مین
اوسکے لیے جنت کا پس کہا ثوبان نے مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھہ یعنی اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہہ
ابوداؤد اور نسائی نے **ف** ضامن ہون مین بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اس مین اشارہ ہی طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے
نہ مانگنے والیکے اور استثنا کیا گیا ہی اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اس لیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہانتک کہ مر جاویگا تو
مریگا گنہگار ع **وعن** ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یشترط علی ان لا تسأل الناس شیئا قلت نعم
قال ولا سوطك ان سقط منك حتى تنزل اليه فتأخذه رواه احمد اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور حال یہہ کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھہ پر کہ نہ مانگ لوگون سے کچھہ کہا مینے کہ ہان یعنی شرط کی مینے آپ سے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی سے
کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجسے یہانتک کہ اوترے تو طرف اوسکی پس لے تو اوسکو نقل کی یہہ احمد نے **ف** یہہ کمال مبالغہ ہی سوال کے ترک مین کہ واقع مین
یہہ مانگنا نہین ہی اس لیے کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگتا ہی لیکن از بسکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا

باب الانفاق وکراهية الامساك

باب ہی بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی هريرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذهبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منه شیء الا
شیء ارصده لدین رواه البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے
سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ نگذرین مجھپر تین راتین اور رہوے پاس میرے اوس مین سے کچھہ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادای دین کے لیے نقل کی یہہ
بخاری نے **ف** یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھہ اوس مین سے نہ رکھتا مگر
کچھہ ادای دین کے لیے رکھہ لیتا اس لیے کہ ادای دین مقدم ہی صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اونپر حقوق لوگون کے
چڑہے ہوتے ہین اونکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اس مین بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہی اور ترغیب ہی امت کو اوس پر ع ح
وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیه الا ملکان ینزلان فیقول احدهما
اللهم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللهم اعط ممسکا تلفا متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوس مین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی ایک ان دونون کا یا الٰہی دے خرچ کرنیوالے کو بدل یعنی عوض کہ مال جو
خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین مال یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو مال جمع کرتا ہی یا بے محل خرچتا ہی
اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی
فیحصی اللہ علیك ولا توعی فیوعی اللہ علیك ارضخی ما استطعت متفق علیه اور روایت ہی اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

خرچ کر یعنی جس خرچ میں رضا اللہ کی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجھپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب ظلم کرنے
برکت کو اور کم دیگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کی یا محاسبہ لیگا تجھسے اور تجھپر آخرت مین اور نہ روک رکھہ تھیلی مال کو حاجت سے زیادہ ہو پس روکیگا
اللہ تجھسے زیادتی اپنی اور دیوے ... نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ لا تحصی کو معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوئے اور ایک معنی
یہہ بھی ہین کہ نہ گن مالکو جمع کرنیکے لیے اور مت چھوڑ خرچ کرنا اوسکا اللہ کی راہ مین اور دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیے
کہ وہ اللہ کے نزدیک و میزان اعمال مین بہت ہے ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی
انفق یا ابن ادم انفق علیک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالی خرچ کر ای
بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجھپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی یہہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تا کہ پاوے اموال عالیہ عقبی مین اور بعضون نے یہہ
معنی کہی ہین کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ دیا ہے مینے تجھکو تا کہ دون مین تجھکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کی وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ یعنی
جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اوسکا ع **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابن ادم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدا بمن تعول رواہ مسلم اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مالکو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور
بند رکھنا تیرا اوسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر
یعنی پہلے خرچ کرنے اوس مال کے کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہین ہے
اگر نہ دیوے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور ازمان و احوال کے یعنی بعضون کا
قوت کم ہوتا ہے اور بعضونکا زیادہ اور اسیطرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہے اور بعضون مین کچھ اور بعضے حالت مین کچھ ہوتا ہے اور بعضے مین کچھ اور عیال اپنی کے
یعنی جنکا نفقہ تجھپر لازم ہے پہلے دینے مین اونہین سے کر جب اون سے بچے تب بیگانون کو دے یہہ نکر کہ وہ محتاج رہین اور اورونکو دے اور ظاہر یہہ ہے
کہ یہہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اوسکے نہین ہین اور احتمال یہہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ح ع **وعن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیہما جنتان من حدید قد اضطرت
ایدیہما الی ثدیہما وتراقیہما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ وجعل البخیل کلما ھم بصدقۃ
قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانہا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ
دینے والے کا مانند حال دو شخصون کی ہے کہ ہون اونپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چمٹائی گئی ہون ہاتھہ اونکی طرف چھاتی اونکی کے اور چنبر گردن اونکی کی یعنی سینہ تنگی زرہ ہونگے پس
شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اوس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا ٹل جاتے ہین
اور مچ جاتے ہین سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی اسکے یہہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنیکا فراخ ہوتا ہے سینہ اوسکا
بسبب اوسکے اور فرمان برداری کرتے ہین اوسکے ہاتھ اوسکے کہ دراز ہوتے ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہے اور ہاتھ اوسکے سمٹ جاتے ہین خلاف اسکا
یہہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہے خیر کا آسان کی جاتی ہے خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمۃ واتقوا الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملہم علی ان سفکوا دماءھم واستحلوا
محارمہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہونگے دن قیامت کے

اور بچو بخیلی سے اس لیے کہ بخیلی نے ہلاک کردیا ہے اون لوگون کو کہ تھے پہلے تم سے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل
کی یہہ مسلم نے ف یعنی ظلم کرو ہین کہنا ایک چیز کا نہ ہو جگہ اوسکی کے پس یہہ شامل ہے سب گناہونکو یعنی جو گناہ ہے وہ ظلم ہے اور ظلم اندہیرے ہونگے یعنی
کہ یہہ محمول ہے ظاہر پر کہ ہوگا ظلم باعث ہونے اندہیرے کا ظالم پر نہین راہ پاویگا بسبب اونکے جیسے کہ مومن اور ہادیگر کہ دوڑتا ہوگا نور اون کا آگے اونکے اور داہنے
سے شدائد اور ہول قیامت کہ ہین یعنی ایک ظلم سبب ہے سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی اسکو جدا
اس لیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جانے حرام کا اس لیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب ہے
آپس کی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہے
اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوجاتا ہے کہ دشمن کی عورتون کو اور مالکو اور آبروریزی وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہے + ع **وعن** حارثۃ بن وھب قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا فانہ یاتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلھا یقول الرجل
لو جئت بھا بالامس لقبلتھا فاما الیوم فلا حاجۃ لی بھا متفق علیہ اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو اس لیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کرے اوسکو کہیگا آدمی کہ لاتا تو اسکو کل البتہ
قبول کرتا مین اسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجکو اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دو یعنی غنیمت جانو اب دینے کو کہ قبول
کرنیوالے بہت ہین دیکر ثواب پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرنیکا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بیرغبت
ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کی یہہ بات اخیر زمانہ مین یعنی زمانہ حضرت امام مہدی کی ہوگی + ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رجل
یا رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی ولا تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم
قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے
از روی ثواب کے فرمایا یہہ کہ تصدق کرے تو اوس وقت کہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو جمع کرنے مالکی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور
نہ ڈھیل کر یہانتک کہ جسوقت پہنچے جان حلق مین کہے تو فلانیکے لیے اتنا اور فلانیکے لیے اتنا اور حال یہہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانیکے نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنی دے دے حالت تندرستی مین کہ اوسوقت بسبب امید درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے
محتاجگی سے کہ اگر دونگا تو محتاج ہوجاونگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے مین ڈھیل نکر یہانتک
کہ جب حلق مین جان آوے کہنے لگے کہ فلانیکو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہوگیا ہے فلانیکا یعنی وارثونکا حق متعلق ہوگیا ہے حاصل
یہہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنیکا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا دیدے تو بہت ثواب نہین + ع **وعن** ابی ذر
قال انتھیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رانی قال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت
فداک ابی وامی من ھم قال ھم الاکثرون اموالا الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ
وعن شمالہ وقلیل ما ھم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ مین جب کہ
دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہے پروردگار کعبہ کے پس کہا مین نے قربان ہو تمہارے باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت
جمع کرنیوالے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر اور ادہر اور ادہر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے
اور بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ابو ذر صحابی نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے اونکی تسلی کر کے

یہہ حدیث بیان فرمائی اس مین اشارہ ہو طرف افضلیت فقر کے + ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگون سے یعنی سب دوست رکھتے ہین اوسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچہ کہ واجب ہے اوسپر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگون سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جاہل سخی سے مراد ہے ضد عابد یعنی جو کہ ادا کرے فرائض نوافل اور مراد عابد سے وہ ہے کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو + ع **وعن** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيٰوتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہے اوسکے لیے اللہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنی کے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی تندرستی مین تھوڑا اسا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت + ع **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ اَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِي يُهْدِي اِذَا شَبِعَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کے کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے اپنی کے یا آزاد کرتا ہے یعنی بردہ وقت مرنے کے مانند اوس شخص کے ہے کہ تحفہ بہیجتا ہے یعنی طعام جسوقت کہ پیٹ بھر چکتا ہے نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی نے اوسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت اللہ دینے اور آزاد کرنے بردے کے مین ثواب کم ہوتا ہے جیسے کہ کم ثواب ملتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اس لیے کہ اللہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہے جیسے کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہے + ع **وعن** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی لائق نہین ہے کہ مومن کامل مین یہہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہے کہ اس مین نہین پائی جاتین یہہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اوس سے جدا نہوون اور وہ راضی ہو ساتہہ اونکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہہ ہے کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہہ کہ جو لوگون مین مشہور ہے جھکنا اور سہولت کرنے امور مین اس لیے کہ بعض اللہ شاخون اسلام سے ہے + ع + ح **وعن** اَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ اللہ دیکر احسان رکہنے والا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہے کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی اوسکے ہین کاٹنے والا یعنی جو ناتیدارون سے انقطاع کرے اور مسلمانون سے صحبت نرکہے + ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتوں کو کہ آدمی میں ہوتی ہیں دو خصلتیں ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی ہے ابوداؤد
نے **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيثَ اَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث
ابی ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب جہاد میں اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ
اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا
قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ
زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ
لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ بعضی بی بیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے کونسی ہم میں سے جلدی ساتھ آپ کے ملنے والی ہے یعنی بعد آپ کی وفات کے کون ہم میں سے پہلے مرے گی فرمایا جو لنبی ہو تم میں سے
ہاتھ کی یعنی جو للہ بہت دیتی ہے پہلے مریگی بعد میرے پس لی کھپانچ کہ ناپتی تہیں اوس سے اور تہیں سودہ کہ بیوی تہیں حضرت کی
لنبی ہاتھ میں پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے کہ مراد لنبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تہیں جلد ملنے والی ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور تہیں زینب دوست
رکھتی تہیں خیرات کو نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں یہہ ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جلد تم میں سے ملنے والی ساتھ میرے جو لنبی ہو تم میں سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہ نے اور تہیں بی بیاں حضرت کی ناپتی تہیں
آپس میں لنبان ہاتھوں کے کہ کون سی اون میں سے لنبی ہاتھ کی ہے کہا عائشہ نے پس تہیں ہم میں سے لنبی ہاتھ کی زینب اس لیے
کہ تہیں وہ کام کرتیں ساتھ ہاتھ اپنی کے اور للہ دیتیں **ف** پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر پر حمل کیا تھا
لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینب پہلی مریں تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنی لنبی ہاتھ کی وہ ہے جو خیرات بہت کرے
اور آیا ہے کہ حضرت زینب باغت کرتی تہیں چمڑوں کو اپنے ہاتھ سے پھر بیچتیں اور للہ دیتیں قیمت اونکی **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا
يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا
فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ
بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَاُتِيَ
فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا
الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کہا ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی
جسکی نیت کی تھی تا کہ دے کسی مستحق اوسکو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ میں یعنی بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق نہیں اوسکا پس صبح کی لوگوں
نے اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو
پس کہا اوس شخص نے کہ یا اللہ تیرے واسطے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی اور صدقہ دونگا تا کہ وہ مستحق کو پہونچے پس نکالی

اوس نے خیرات اپنی پس رکہا اوسکو بیچ ہاتہہ زنا کرنیوالے کے پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تہے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زنا کرنیوالیکو
پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زنا کرنے والی کے البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی
خیرات غنی کے ہاتہہ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تہے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے تعریف ہے
اوپر خیرات کرنے چور کے اور زنا کرنیوالے کے اور دولتمند کے پس کہا گیا وہ خواب دیکہا پس کہا گیا واسطے اوسکے یعنی صدقہ تیرا سبب
مقبول ہوا اسے پہ خیرات تیری چور پر پس فائدہ اوسکا ثواب تو ہے پس شاید کہ چور باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال اکتفا کرے اور اوپر
زنا کرنیوالی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اوپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوس مین سے کہ دیا اوسکو اللہ نے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی بخاری کے ہین **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تہی کہ شکر ہے اللہ کا تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا بطریق تعجب کے
یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہہ ہے کہ صدقہ دینا ہر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پائیگا ع **وعنه**
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل بفلاة من الأرض فسمع صوتا في سحابة اسق حديقة فلان فتنحى ذلك
السحاب فأفرغ ماءه في حرة فإذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فإذا رجل
قائم في حديقته يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان الاسم الذي سمع في السحابة فقال
له يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال إني سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان
لاسمك فما تصنع فيها قال أما إذا قلت هذا فإني أنظر إلى ما يخرج منها فأتصدق بثلثه وآكل أنا وعيالي ثلثا وأرد
فيها ثلثه رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوسوقت کہ ایک شخص کہڑا تہا بیچ
جنگل کی زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پہر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتہرولی
زمین مین پس ناگہان ایک نالا اسنے اون نالیون مین سے یعنی جو کہ اوس زمین مین تہین تحقیق جمع کیا وہ
پانی سارا پس پیچہے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی مین سے پانی بہنے لگا اوسکے ساتہہ وہ شخص بہی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ
مین پانی پہنچا ہے وہ کون ہے ناگہان ایک شخص تہا کہڑا ہوا اپنے باغ مین پہیرتا تہا پانیکو ساتہہ بیلچے اپنی کے پس کہا اوس شخص نے
واسطے اوسکے ای بندے خدا کی کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تہا ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچہنے
والے کو ای بندے خدا کے کیون پوچہتا ہے تو مجہسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تہی مینے آواز اوس ابر مین کہ یہہ پانی اوس ابر
کا ہے کہتے تہے وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تہی وہ کہتا تہا اوس ابر کو پانی دے فلانیکے باغ کو واسطے نام تیری کے پس کیا کرتا ہے
تو یعنی اپنے باغ مین بہلائی کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اسنے پر اسوقت کہ کہا اور پوچہا تو نے یہہ تو کہتا ہون تجہہ سے
کہ پس تحقیق مین دیکہتا ہون طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس ثلث دیتا ہون تہائی اوسکا اور کہاتا ہون مین اور
کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغ مین تہائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کرنا یہہ
کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسا کہ آگے آتا ہے صریحا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تہا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے
نام تیری کے یعنی کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیری کے اور بدلا اوسکا حاصل یہہ کہ ہاتف نے نام لیا تہا اور سامع نے کنایہ
کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کر دیا کہ مینے تیرا نام سنا تہا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ع **وعنه** أنه سمع النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیْ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیْ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑہی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہہ کہ آزماوے اونکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا طرف اونکے ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑہی کے پاس پس کہا اوس نے کون سے چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑہی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھناتے ہین مجھسے لوگ یعنی کوڑہ جاتی رہے فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسپر پس دور ہوئی اوس سے گھن اوسکی یعنی کوڑہ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہہ کہ کوڑہی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اون مین سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائین یعنی شک فقط تعیین مین ہے کہ اوس نے لیا کہا اور اوس نے کیا کہا فرمایا حضرتؐ نے پس دیا گیا اونٹنیان حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس مین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا بال اچھے اور دور ہو جاوے مجھسے یہہ چیز کہ گھن کہاتے ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوس سے گنج فرمایا حضرتؐ نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حاملہ کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجکو ان مین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا یہہ کہ دے اللہ طرف میری بینائی میری پس دیکھون مین ساتھ اوسکے لوگون کو فرمایا حضرتؐ نے پس پھیرا فرشتے نے اوسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچہ دینے والیں پس بچے دیے کوڑہی نے اور گنجے نے اونٹونکے اور گاؤنکے اور بچے لیے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑہی کے لیے ایک جنگل اونٹونکا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایونکا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریون کا **قال** ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ اِلَى الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهُ كَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ

الاقرع فی صورتہٖ فقال ... علیہ مثل ما ردّ علی ھذا فقال ان کنت کاذبًا فصیّرک اللّٰہ الٰی

ما کنت واتی الاعمٰی فی صورتہٖ وھیئتہٖ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ

الیوم الّا باللّٰہ ثم بک اسألک بالذی ردّ علیک بصرک شاۃً اتبلّغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمٰی فردّ اللّٰہ

الیّ بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فواللّٰہ لا اجھدک الیوم بشیء اخذتہٗ للّٰہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم

فقد رضی عنک وسخط علٰی صاحبیک متفق علیہ فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑہی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیأت اپنی کے

یعنی جس صورت و ہیأت مین پہلے اوس پاس آیا تھا اسیطرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجسے اسباب سفر

میرے سے نہین پہنچنا ہوسکتا مجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون تجسے بواسطہ اوس

ذات کے جسنے دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہون اونٹ کہ پہنچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنی کے مقصود اپنے کو

پس کہا کوڑہی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اوس نے یہہ بات جھوٹ کہی اوسکو ٹالنے کے لیے

پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑہی کہ گھنیاتے تھے تجسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے

دولت مال پس کہا کوڑہی نے سوا اسکے نہین کہ وارث گردانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہو تو جھوٹا

پس کردے تجکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑہی محتاج فرمایا حضرت نے آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلے صورت اپنی مین پس کہا

اوسکو مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑہی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑہی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہو تو جھوٹا پس کردے

تجکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون

اور مسافر ہون جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میری کے پس نہین پہنچنا ہوسکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب

تیرے مانگتا ہون مین تجسے بواسطہ اوس ذات کی کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پہنچون مین بسبب اوسکے سفر اپنی مین پس کہا

اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی

نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطے پھیرنے اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنی

اپنے پاس پس سوا اسکے نہین کہ آزمایش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے

ہو یا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یار دن تیری کے یعنی کوڑہی اور گنجے سے اللہ نا خوش ہوا بسبب

ناشکری اونکی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھر بسبب تیرے اسیطرح جائز ہے یہہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہون حاجت اپنی

اللہ تعالیٰ سے پھر تجسے اور یہہ درست نہین کہ کہے عرض کرتا ہون خدا سے اور تجسے ؏ **وعن** ام بجید قالت قلت

یا رسول اللّٰہ ان المسکین لیقف علٰی بابی حتّٰی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہٖ فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ

علیہ وسلم ادفعی فی یدہٖ ولو ظلفًا محرقًا رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہے مجسے یہانتک کہ مین

حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکے ہاتھ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اوسکے ہاتھ مین

اگرچہ کھر جلا ہوا نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** مقصود مبالغہ ہے

صلى الله عليه وسلم يعجبه اللحم فقالت للخادم ضعيه في البيت لعل النبي صلى الله عليه وسلم
يأكله فوضعته في كوة البيت وجاء سائل فقام على الباب فقال تصدقوا بارك الله فيكم فقالوا بارك الله فيك
فذهب السائل فدخل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا أم سلمة أعندكم شيء أطعمه فقالت نعم فقالت للخادم
اذهبي فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك اللحم فذهبت فلم تجد في الكوة إلا قطعة مروة فقال النبي صلى الله
عليه وسلم فإن ذلك اللحم عاد مروة لما لم تعطوه السائل رواه البيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہے غلام آزاد حضرت
عثمان کے سے کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا انکو گوشت پس کہا
ام سلمہ نے لونڈی کو کہدے اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس کہدیا لونڈی نے اوسکو گھر کی طاقچہ مین اور آیا
مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر پس کہا اے گھر والو صدقہ دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دیوے اللہ تجکو یعنی یہہ جواب دیا سائل کو جیسے یہان کہتے
ہین سائل کو برکت ہو شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمھارے پاس کچھ چیز ہے کہ
کھاؤن مین اوسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہان کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پر
نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہوگیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے کی سائل کو نقل
کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بشر الناس منزلا قيل نعم
قال الذي يسأل بالله ولا يعطي به رواه أحمد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون
مین تمکو ساتھ بدترین آدمیون کے مرتبہ مین نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا
کے اور نہ دیوے ساتھ اوس سوال کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اوس نے نہ دیا تو
وہ سب لوگون مین برا ہے مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت
سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہین ہونیکا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق اوس مال کا ہو اور اوس پاس مال
زیادہ حاجت سے ہو ح **وعن** أبي ذر أنه استأذن على عثمان فأذن له وبيده عصاه فقال عثمان يا كعب إن عبد الرحمن
توفي وترك مالا فما ترى فيه فقال إن كان يصل فيه حق الله فلا بأس عليه فرفع أبو ذر عصاه فضرب كعبا وقال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما أحب لو أن لي هذا الجبل ذهبا أنفقه ويتقبل مني أذر خلفي منه ست
أواق أنشدك بالله يا عثمان أسمعته ثلث مرات قال نعم رواه أحمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ اونھون نے پروانگی مانگی حضرت
عثمان سے آنے کی پس پروانگی دی اونکو اور تھی اونکی ہاتھ مین لاٹھی اونکی پس کہا حضرت عثمان نے اے کعب یعنی وہ وہان حاضر تھے تحقیق
عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اوسکے حق مین یعنی کثرت مال کی اوسکو کمال کے لیے مضر تھی یا نہین پس کہا
کعب نے اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن اوس مین حق اللہ کا یعنی زکوۃ وغیرہ پس نہین ڈر اون پر پس اوٹھائی ابو ذر نے لاٹھی اپنی اور مارے
کعب کو اور کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہو واسطے میرے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا
اور یہہ پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرون مین اوسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجسے یہہ کہ چھوڑ جاؤن مین اوس مین سے چھہ وقیہ یعنی دو سو چالیس

قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی اے عثمان تینے بھی سنا ہی اسکو کہا یہہ کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت عثمان نے کہ ہاں نقل کی یہہ حدیث

ف ابوذر غفاری بہت زاہد تھے اور زہد سے بھی مذہب انکا یہہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ جمع نہ کیجیے سب خرچ ڈالیے پس غلبہ غالب آیا

اور یہ مذہب کعب کا اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکے قبول کیا

جاوے اس میں مبالغہ ہے کہ اتنا دوست اور باوجود اسکے بھی کا شک قبول ہو اور لفظ او ساتھ حذف ان کے مفعول ہے احب کا یعنی اگر اتنا مال

ہو اور اسکو اللہ کی راہ میں خرچ کروں اور قبول ہو تو بھی نہیں دوست رکھتا کہ بقدر چھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤں ح وعن عقبۃ بن

الحارث قال صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی بعض

حجر نسائہ ففزع الناس من سرعتہ فخرج علیہم فرای انہم قد عجبوا من سرعتہ قال ذکرت شیئا من تبر عندنا

فکرہت ان یحبسنی فامرت بقسمتہ رواہ البخاری وفی روایۃ لہ قال کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقۃ ف

کرہت ان ابیتہ اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا پڑھی میں نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں نماز عصر کی پس سلام پھیرا

حضرت نے پھر کھڑے ہوئے جلدی کرنیوالے پھر پھلانگتے ہوئے گردنیں لوگوں کی متوجہ ہوئے طرف بعضی حجروں عورتوں اپنی کی پس گھبرا گئے

لوگ جلدی کرنے حضرت کے سے پھر نکلے حضرت اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے اونکی سے فرمایا یاد کی میں نے ایک چیز سونے کی

کہ نزدیک ہمارے تھی پس مکروہ جانا میں نے یہہ کہ روکے مجھکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا میں نے یعنی اہل بیت کو ساتھ بانٹ دینے اوسکی کے نقل کی

یہہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی میں ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا میں چھوڑ آیا گھر میں ایک ڈلا سونیکا زکوۃ میں سے پس مکروہ

جانا میں نے یہہ کہ رات کو رکھوں میں اوسکو ف اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوای اللہ کی طرف مقربوں کو بھی باز رکھتا ہے مقام قرب

سے یا یہہ تعلیم امت کے لیے تھا ح وعن عائشۃ انہا قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی فی مرضہ

ستۃ دنانیر او سبعۃ فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افرقہا فشغلنی وجع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم سالنی عنہا ما فعلت الستۃ او السبعۃ قالت لا واللہ لقد کان شغلنی وجعک فدعا بہا ثم وضعہا فی کفہ فقال ما ظن

نبی اللہ لو لقی اللہ عز وجل وہذہ عندہ رواہ احمد اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ اونہوں نے کہا تھیں حضرت رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے میرے پاس بیماری اونکی میں چھ اشرفیاں عرب کی یا سات پس حکم کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بانٹ دوں

میں انکو پھر باز رکھا مجھکو یعنی بانٹنے اونکی سے بیماری نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی فرصت نہ پائی اونکی بانٹنے کے بسبب بیماری

حضرت کے پھر پوچھا مجھے حضرت نے حال اونکا کہ کیا ہوئیں وہ چھ اشرفیاں یا سات کہا حضرت عائشہ نے نہیں بانٹیں

میں نے قسم ہے خدا کی تحقیق باز رکھا مجھکو یعنی اونکے بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے اون اشرفیوں کو پھر

رکھا اونکو اپنے ہاتھ میں پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عز وجل سے اور یہ اشرفیاں ہوں پاس اوسکے نقل کی یہ احمد نے

ف یعنی ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہے مقام نبوت کو ح وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی

بلال وعندہ صبرۃ من تمر فقال ما ہذا یا بلال قال شیء ادخرتہ لغد فقال اما تخشی ان تری لہ غدا بخارا

فی نار جہنم یوم القیمۃ انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

داخل ہوئے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہہ اے بلال

سے پر ہو کہ ذخیرہ کیا تھا اوسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ میں پیش آوے تو فرمایا کیا نہیں ڈرتا تو یہہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ میں دن قیامت کے خرچ کر تو اے بلال اور نہ ڈر یہہ کہ صاحب عرش سے فقر کا **ف** کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہو اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پہونچیگا طرف تیرے پس یہہ کنایہ ہو قرب سے او سکے دوزخ سے حاصل یہہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور آخیر حدیث کا حاصل یہہ ہو کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جسنے تمام عرش عظیم کو پیدا کیا ہو روزی پہنچا دیگا اور حضرت نے یہہ حکم فرمایا بلال کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جایز ہو ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کے لیے **ع وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ فَمَنْ کَانَ سَخِیًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْھَا فَلَمْ یَتْرُکْہُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَالشُّحُّ شَجَرَۃٌ فِی النَّارِ فَمَنْ کَانَ شَحِیْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْھَا فَلَمْ یَتْرُکْہُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَہُ النَّارَ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہو بہشت میں پس جو شخص ہو گا سخی پکڑیگا ٹہنی اوس میں سے پس نہیں چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت میں یعنی اگرچہ آخر الامر اور بخیلی درخت ہو دوزخ میں پس جو شخص کہ بخیل ہو پکڑیگا ٹہنی کو اوس میں سے پس نہ چھوڑے گی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخ میں نقل کین یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** درخت ہو یعنی سخاوت مانند درخت کے ہے مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھ اس لیے کہ جیسے درخت ہوتا ہو اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہو اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم قسمون سخاوت کے سے **ع وعن علیؓ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاھَا رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہو حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ للہ دینے کے یعنی موت یا بیماری سے پہلے دو للہ اس لیے کہ تحقیق بلا نہیں بڑہتی صدقہ سے یعنی للہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہے نقل کی یہہ رزین نے

باب فضل الصدقۃ

باب ہو بیچ بیان فضیلت صدقہ کے **ف** صدقہ اوس مال کو کہتے ہین کہ نکالا اوسکو آدمی اپنے مال میں سے اللہ تعالی کی رضامندی اور قرب حاصل کرنے کے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل

ع الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتَقَبَّلُھَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت وزن ہو یا قیمت میں کمائی حلال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہو اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہو اوسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہو ایک تمہارا بچھیرے اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہو صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہو وہ مال کہ جمع کیا ہوا اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث میں ہاتھ لگا یا ہبہ کیا کسی نے اور نہیں قبول کرتا اللہ مگر حلال اس میں اشارہ ہو طرف اسکے کہ غیر حلال نہیں قبول ہوتا اور حلال اچھی جا صرف ہوتا ہو چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین میں سے کماتا تھا اور پھر للہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ میں لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ میں پس آیا اونکے پاس ایک دنیادار اور کہا اے شیخ چاہتا ہوں میں یہہ کہ کچھ للہ دون میں پس بتا مجھکو مستحق کما اونہون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اون سے اس بات میں غنی نے تب کہا اونہون نے نکل جب ملے تو

پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا ہو گیا دیا اوسکو پھر دوسرے دن ایک

شخص ... کو ... دیا ... اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینے اوسکو شراب خواری مین فلانی بدکار ...

... ساتھ یہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو کہ جب نکلو تو گھر سے اور راہ اول جسپر تیری

نظر پڑے اوسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک دولتمند کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس شرما اوسکو دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے

... اوسکو دیا ... چلا اوسکے پیچھے ... دیکھا اوسکو داخل ہوا ایک کھنڈر مین نکلا

دوسری راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اوسکے اوس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اوس مین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا

اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہ کہ خبر دی مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اوس نے یہ کہ میرے ساتھ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکی پس مین مضطر

ہوا اور ... دیکھا مین نے یہ کبوتر مرا ہوا لیلیا مینے اوسکو اونکے لیے پس جب مجھ پر یہ فتوح ہاتھ لگی تو پھینکدیا کبوتر جہان سے لیا تھا

پس سمجھا وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جگہ خرچ ہوتا ہو اور حرام بری جگہ اور قبول کرتا ہو ساتھ داہنے ہاتھ کے یعنی خوش قبول کرتا ہو

... داہنے ہاتھ مین لینا اس لیے کہا کہ عادت ہو پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھ مین لیتا ہو اور پالتا ہے یعنی بڑہاتا جاتا ہے

... اوسکو اتنا بھاری ہو میزان اعمال مین ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ

وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندہ کو بسبب معاف کرنیکے تقصیر کسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے

مگر بلند کرتا ہو مرتبہ اوسکا اللہ تعالی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہو لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہو

کہ برکت زیادہ ہوتی ہے اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہو یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہو اور جو کوئی قصور کسیکا بخش دیتا

ہے باوجود قدرت کے اور بدلا نہین لیتا اوسکو اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہو دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہو کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنی

عاجزی کرتا ہو واسطے امید قرب الہی کے اور نہ کسی غرض کی تو اوسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہو دنیا و آخرت مین ح ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ

كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ

مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ

فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دوہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہ تو بلایا جاویگا

دروازون بہشت کے سے اور بہشت کے ہین کتنے ہی دروازے یعنی آٹھ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح

... پڑھتا ہو بلایا جاویگا دروازے نماز کے سے یعنی جو خاص اہل نماز ہی کے لیے ہو کہا جاویگا کہ اے بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی

ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی للہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا

دروازے صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزے سے یعنی روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے

کہ نام اوسکا ریان ہو پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہین ضرورت اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین سے یہہ کہ بلایا جاوے

سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو ہی نہین کوئی سب ہی دروازون سے بلایا جاوے اور اگر ایک ہی دروازے سے بلایا جاوے گا
مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہو حاصل ہو لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے
بھی فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہوویگا تو اون مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو جو چیز یعنی مثلاً دو دام
یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرہ ذلک آوے بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے داروغہ جنت کے
سب دروازون سے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہے کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون سے
ہوتا ہے اور ریان کے معنی ہین سیراب کہا گیا ہے کہ وہ دروازہ ایسا ہے کہ بلایا جاتا ہے روزہ دار اوس مین شراب طہور پلاتے پہنچنے کے
درمیان جنت مین تا کہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اوسکی عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک
روایت مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا قیامت
کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہہ دروازہ تمھارا ہے
پس داخل ہو تو اس مین ساتھہ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے
کہ غصہ پینے والے اور عفو کرنیوالے گناہ لوگون کے اوس مین سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہے کہ راضی برضا ہونے والے اوس مین
سے داخل ہونگے اور لفظ فہل یدعی کا اوپر کا جملہ تمہید ہے سوال کی یعنی فہل یدعی آخر تک کا اور ہوویگا تو اون مین سے یعنی اس لیے
کہ حضرت ابوبکر ؓ مین یہہ سب باتین پائی جاتی تہین ؁ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح
منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم
مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما
اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے
تم مین سے آج کے دن روزے سے کہا ابوبکر صدیق نے کہ مین ہون روزے سے فرمایا کون ہے تم مین سے کہ گیا ہے آج کے دن ساتھہ جنازے کے
کہا ابوبکر نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے کہ کھلایا تم مین سے آج کے دن مسکین کو کہا ابوبکر نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے تم مین سے کہ عیادت
کی بیمار کی آج کے دن کہا ابوبکر نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتین یہہ چیزین کسی شخص مین
مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہین جمع ہوتین یہہ چیزین یعنی ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی
بلا حساب الا نہ ایمان بھی کافی ہے مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہے گا اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہین ہے انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کے سوال کے
اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہے اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد اونکی یہہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی
اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ ؁ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن
جارۃ لجارتہا ولو فرسن شاۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتون
مسلمان نہ حقیر جانے ہمسائی یعنی تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنیکو واسطے ہمسائی اپنی کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی نہ باز رہے تم مین سے تحفہ بھیجنے یا للہ دینے سے ہمسائی کو حقیر جانکر اوس چیز کو کہ موجود ہو اوس پاس یعنی جو ہوسکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو

[illegible] کو جو بھیجنا ہے مگر حقیر جان کر تم میں سے کوئی ہمسایہ کے تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو اور اگرچہ کھر
[illegible] قابل [illegible] ہو اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اگرچہ تھوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتوں کو اس لیے کیا کہ انکو
[illegible] تحفہ [illegible] کا بہت [illegible] وَعَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ
[illegible] روایت ہے جابر و حذیفہ سے دونوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی ہے صدقہ ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کام نیکی کا ہے خواہ
[illegible] خواہ [illegible] موافق [illegible] کا ثواب ایسا ہے جیسا صدقہ دینے کا وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ
مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی سے کچھ چیز
اور اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرے خوش کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلا شبہ اچھا ہے
وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ
[illegible] فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنی بطریق شکر نعمت الٰہی کے کہا صحابہ نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق
کرے فرمایا پس چاہیے کہ کمائے مال دونوں ہاتھوں کے کسب سے پس نفع پہنچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکھے
[illegible] فرمایا پس مدد کرے یعنی بدن سے یا مال سے حاجتمند غمگین دادخواہ کو عرض کیا صحابہ نے پس اگر نہ کر سکے یہہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ
[illegible] نے پس اگر یہہ بھی نہ کر سکے فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنی تئیں بدی اور برائی پہنچانے سے لوگون کو پس تحقیق یہہ اوسکے لیے
صدقہ ہے یعنی [illegible] کا سا ثواب ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** برائی پہنچانے سے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا نہ دے
[illegible] صرف [illegible] نیت [illegible] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ
[illegible] عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلٰوةِ
صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو جوڑ ہیں آدمی کے بدن میں لازم ہے اوسپر یعنی اونکے مقابلہ میں صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہے اوس میں آفتاب عدل کرنا درمیان دو
شخصون کے یہہ بھی صدقہ ہے اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکی کے کہ سوار کرے اوسپر یا لاد دے اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہے اور بات اچھی
صدقہ ہے اور [illegible] اوسکو طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف [illegible] پیدائش میں حکمتیں اور نعمتیں بڑی بڑی ہیں انکے شکرانہ میں صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز بعد ازان
بیان کیا کہ صدقہ یہی نہیں ہے کہ مال اللہ دے بلکہ یہہ چیزیں بھی کہ مذکور ہوئیں صدقہ ہیں اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل
وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور اسکے حکم میں ہے جانا طواف کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازے کے
لیے اور طلب علم اور مانند انکے کے لیے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ

وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عن طريق الناس او شوكة او عظما او امر بمعروف
او نهى عن منكر عدد تلك الستين والثلثمائة فانه يمشي يومئذ وقد زحزح نفسه عن النار رواه مسلم اور
روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑوں کے
پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگوں کی
راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے کہے اور کرے یہ اقوال افعال
یا بعض موافق گنتی اون تین سو ساٹھ جوڑوں کی پس تحقیق وہ چلتا ہے اوس دن اس حالت میں کہ دور رکھا اپنی جانکو آگ سے نقل کی یہہ مسلم نے
ف لفظ اوس دن میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہہ کام ہر روز کرے تا کفارہ گناہوں کا ہو ۲ح **وعن** ابي ذر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان بكل تسبيحة صدقة وكل تكبيرة صدقة وكل تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وامر
بالمعروف صدقة ونهي عن المنكر صدقة وفي بضع احدكم صدقة قالوا يا رسول الله اياتي احدنا شهوته ويكون
له فيها اجر قال ارايتم لو وضعها في حرام اكان عليه فيه وزر فكذلك اذا وضعها في الحلال كان له فيها اجر رواه
مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ
اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہے
اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارے کی بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا
اپنی شہوت اور ہووے اوسکو اوس میں ثواب فرمایا خبر دو مجکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام میں آیا ہوتا اوسپر اوس میں گناہ پس اسیطرح جسوقت کہ
دفع کیا اوسکو حلال میں ہوگا اوسکے لیے اوس میں ثواب نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جیسے الحمد للہ کہنے میں ثواب ہوتا ہے ویسا ہی تسبیحات
[illegible] کہنے سے ثواب پاتا ہے اور صحبت کرنے بی بی سے اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہیں لیکن از بسکہ اوس میں ادا کرنا
حق بی بی کا ہے اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہے اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہے اوسکی اور باوجود اسکے اپنے کو بچا کر رجوع حلال کی طرف
کرتا ہے بسبب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہے صدقہ کا ۳ع **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الصدقة
اللقحة الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدو باناء وتروح باخر متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے دودھ پینے کے
اور اچھا صدقہ ہے بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبحکو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** عرب میں یہہ معمول ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریۃً دیتا ہے
تا وہ حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک کو پھیر دیتا ہے اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہے ۸ح **وعن**
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فياكل منه انسان او طير او بهيمة الا
كانت له صدقة متفق عليه وفي رواية لمسلم عن جابر وما سرق منه له صدقة اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اوس سے آدمی یا پرندہ یا چارپایہ یعنی اگرچہ بغیر اختیار
مالک کے کھاویں مگر ہوتا ہے اوسکے لیے صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے یہہ بھی ہے اور جو کچھ چورایا جاتا ہے

یعنی سبب سے کھایا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہے اوس سے اوسکے لیے صدقہ ہے **ف** یعنی صدقہ کا سا ثواب پاتا ہے اوسکا حاصل یہہ کہ کسی سبب سے کھایا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہے اوسکو ثواب اسمین متصل ہے اور اوسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہے ع **ف** اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہے اور یہان نیت نہو تو جواب یہہ کہ منظور اصلی کھیتی مین جسقدر نوع حیوان وانسان کی ہے مطلقاً بیچ کسی فرد کی ہو افراد حیوان و انسان کی سے متعلق ہوسے نیت اجمالی ساتھہ اس فرد کو بھی اور نیت اجمالی کافی ہے ثواب کو ہونے مین واللہ اعلم بالصواب مولانا عبدالعزیز **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامرأۃ مومسۃ مرت بکلب علی رأس رکی یلھث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفھا فاوثقتہ بخمارھا فنزعت لہ من الماء فغفر لھا بذلک قیل ان لنا فی البھائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کو کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اوسکو پیاس پس اوتارا اوس عورت نے موزہ اپنا اور باندھا اوسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اوسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اوسکے بسبب اسکام کے کہا گیا یعنی صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکے جانورون پر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنیکے ہر صاحب جگر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہے سوا موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ اور بچھو وغیرہ اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بھی اللہ تعالی بخش دیتا ہے مذہب اہل سنت کا ع **وعن** ابن عمر وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ھرۃ امسکتھا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمھا ولا ترسلھا فتاکل من خشاش الارض متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا اوسکو یہانتک کہ مرگئی مارے بھوک کے پس نہ تھی عورت کہ کھلاوے اوس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانورون زمین کے سے یعنی چوہہ وغیرہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ صغیرہ گناہ ہے اور جائز ہے عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہے عقائد مین ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر رجل بغصن شجرۃ علی ظھر طریق فقال لانحین ھذا عن طریق المسلمین لا یوذیھم فادخل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنی درخت کی پر کہ تھی اوپر راہ کے یعنی اوپر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے اونکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنۃ فی شجرۃ قطعھا من ظھر الطریق کانت توذی الناس رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا مین ایک شخص کو کہ پھرتا ہے اور چین کرتا ہے بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اوسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی برزۃ قال قلت یا نبی اللہ علمنی شیئا انتفع بہ قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین رواہ مسلم اور روایت ہے ابی برزہ سے کہ کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھلاؤ مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتھہ اوسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون کے سے نقل کی یہہ مسلم نے **وسنذکر** حدیث عدی بن حاتم اتقوا النار فی باب علامات

النبوۃ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کے کہ سرا اوسکا یہہ ہو اتقوا النار بیچ باب علامات نبوۃ کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجھہ عرفت ان وجھہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایھا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہو عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوا میں پس جبکہ دیکھا مینے چہرہ حضرت کا معلوم کیا مین نے یہہ کہ چہرہ حضرت کا نہیں ہے چہرہ جھوٹے کا پس تہا اول کلام یہہ کہ فرمایا اے آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام علیک کرو وہ سنے اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکو نکو اور سلوک کرو ناتیدارون سے اور پڑہو نماز رات کو اوس حالت مین کہ لوگ سوتے ہون یعنی تہجد داخل ہوگے بہشت مین ساتہہ سلامتی کے یعنی عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگے بہشت میں ساتھہ سلامتی کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفئ غضب الرب وتدفع میتۃ السوء رواہ الترمذی اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہی غضب پروردگار کو اور دور کرتا ہے مرنے بد کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بجھا دیتا ہی غضب رب کو یعنی دنیا میں عافیت سے رکھتا ہو کہ کوئی بلا نہیں اوتارتا اور مرنے بد کو یعنی بری حالت کو وقت مرنے کے یعنی وقت مرنیکے وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سے کہ باعث کفر وکفران کے ہو محفوظ رکھتا ہو حاصل یہہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے + ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہو صدقہ ہو اور بعضی نیکیون میں سے یہہ ہو کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھہ کشادہ چہرہ کے اور یہہ کہ ڈالدے ڈول اپنے سے پانی بیچ باسن بھائی اپنی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسمک فی وجہ اخیک صدقۃ وامرک بالمعروف صدقۃ ونھیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ ونصرک الرجل الردی البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک لک صدقۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہو ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنی کے صدقہ ہو اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہو اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہو اور بتلا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشان کے واسطے تیرے صدقہ ہو یعنی جس زمین مین بسبب بے نشان راہ کے لوگ رستہ بھولتے ہین اوس مین کسی راہ بھولے کو راہ بتا دینے سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہو اور مدد کرنے تیری یعنی ہاتھہ پکڑ کر پہنچانا اندہے کو یا کم سوجھے کو تیرے لیے صدقہ ہو اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہو اور ڈالنا پانی کا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نے

ایک کیا صدقہ اسپر ہے **ف** جب ڈول اپنے ڈول مین پانی ڈالے مین یہہ ثواب ملا تو جس صورت مین بھائی مسلمان پاس ڈول نہو اور تو اپنے ڈول
سے پانی دیوے اوسکو کیا کچھ ثواب پاویگا + ع **وعن** سعد بن عبادۃ قال یا رسول اللّٰہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ
افضل قال الماء فحفر بئرا وقال ہذہ لام سعد رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے سعد بن عبادہ سے کہ کہا اے
رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی میری ماں مر گئی ہے کونسا صدقہ بہتر ہے یعنی اوسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نے کنوان اور کہا یہہ
کنوان صدقہ ہوا واسطے ماں سعد کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** پانی بہتر ہے اس لیے کہ بہت کام آتا ہے امور دین و دنیا مین
خصوصا اوس شہر مین گرم مین + ع **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایما مسلم کسا مسلما
ثوبا علی عری کساہ اللّٰہ من خضر الجنۃ وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمہ اللّٰہ من ثمار الجنۃ وایما مسلم
سقی مسلما علی ظما سقاہ اللّٰہ من الرحیق المختوم رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کے سبز لباسون
مین سے اور جو مسلمان کھلاوے کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اوسکو اللہ میوون بہشت کے سے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر
پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کیے ہوئے مین سے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** یعنی شراب جنت کی کہ محفوظ ہے بسبب مہر کے
تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہے سوا اوسکے کوئی نہین پی سکتا اور مراد اس سے یہہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتے ہین اور مہر
اوسپر مشک کی ہے جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہے یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنی بجای موم وغیرہ کے مشک لگا کر اوسپر مہر کی گئی
ہے + ع **وعن** فاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوۃ
ثم تلا لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب الایۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت
ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال مین البتہ حق ہے سوا زکوۃ کے پھر پڑھی حضرت نے ساری آیت
نہین نیکی یہی کہ پھیرو مونھہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی زکوۃ تو فرض
ہی ہے مگر دینی چاہیے سوا زکوۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہے وہ بھی دیا کرے اور وہ یہہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو
اور دریغ نکرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینے سے
کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد حق سے وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنی احسان کرنا قرابتیون سے اور یتیمون
اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یون ہے ولکن البر من آمن
باللّٰہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب
واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ یعنی لیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر
اور دیا مال ساتھہ محبت اوسکی کے قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنے مین اور قائم
کی نماز اور دی زکوۃ پس یہہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی ہے اسواسطے کہ اس مین اول تو اللہ تعالی نے تعریف کی مومنون کے ساتھہ
دینے مال کے اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتھہ قائم کرنے نماز اور دینے زکوۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوا
دینے زکوۃ کے ہے اور وہ صدقہ نفل ہے حاصل یہہ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مال مین حق ہے سوا زکوۃ کے وہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول

صدقہ نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب ** وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ
مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ
قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ سے کہ کہا باپ نے اوسکے
نے یا رسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ نہین حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اوس سے فرمایا کہ پانی کہا اونے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہین حلال
منع کرنا کسیکو اوس سے فرمایا کہ نمک کہا اونے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائیکو بہتر ہی تیرے
لیے نقل کی یہہ ابو داود نے ف پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سی مالک کی اور نمک سی نہ منع کرے اس لیے کہ لوگون کو احتیاج
اوسکی بہت ہوتی ہی اور لوگ دیتے رہتے ہین اوسکو چندان قدر نہین رکھتا اور کلمہ اخیر کا جامع ہی سب بھلائیون کو یعنی دی جو کچھ چاہے
تو اور جو ہوسکی بھلائی کر نہین حلال تجکو باز رکھنا اپنی کو اوراور ونکو اس سے پس یہہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ لفظ لا یحل
بمعنی لا ینبغی کے ہے یعنی لائق نہین ہے منع کرنا ان چیزون سے ** وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنی کھیتی کرے زمین افتادہ مین پس اوسکے لیے اوس مین یعنی اوسکے آباد کرنے
مین ثواب ہی اور جو کچھ کہا جاوین جانور یا آدمی اوسکے حاصل مین سے پس وہ اوسکے لیے صدقہ ہی یعنی جبکہ راضی و شاکر ہوا و سپر نقل کی یہہ دارمی نے
وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ
عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریۃً جانور دودہ کا
یا قرض دیوے چاندی یعنی روپے وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولیکو یا اندہے کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے
نقل کی یہہ ترمذی نے ** وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ
لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ
قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا
بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ
وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ
وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اوسکا جابر
بن سلیم ہی کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکھا مینے ایک شخص کو کہ پھرتے ہین لوگ عقل اوسکی سے یعنی عمل کرتے ہین موافق فرمانے اوسکی کے جیسا
کہ راوی نے واضح کر کر کہا کہ نہین فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہین لوگ اوسپر کہا مین نے کون ہی یہہ کہا لوگون نے یہہ ہین رسول خدا کے کہا اونے
دو بار کہا مین نے علیک السلام یعنی تجپہ سلام ہی رسول خدا نے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہی مردے کی کہ السلام علیک نہی

[illegible] بیکار ہے تو اوسکو دور کرے ضرر کی چیز

[illegible] جانی [illegible] اور درخت ہو یا [illegible]

[illegible] کہا مین نے نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو

[illegible]

[illegible] آدمی کو [illegible] کو اور غلام کو اور [illegible] کو اور [illegible] کو یعنی آدمیون کو برا کہنا کیسا چوپایون کو بھی نہین برا کہا

جیسے کہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرت نے او رنہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی نیکی کوئی تجھسے کر یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر

نہ جان بلکہ اگر کوئی تجھسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہوسکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو

بھائی اپنے سے اور حال آنکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکی منہ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اوس سے تاکہ خوش ہو دل اوسکا بسبب

حسن خلق تیرے کی اس لیے کہ تحقیق یہہ بھی نیکی سے ہے اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لٹکانے

ازار کے سے اس لیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجکو اور عار دلاوے تجکو ساتھ

اوس عیب کی کہ جانتا ہے تجہ مین پس عار دلا تو اوسکو ساتھ اوس عیب کے کہ جانتا ہے تو اوس مین اس لیے کہ نہین ہے گناہ مگر اوسپر نقل کی یہہ ابو داؤد

[illegible] ترمذی نے اس حدیث مین سے حدیث سلام کی یعنی سرا حدیث کا کہ اوس مین ذکر سلام کا ہے اور باقی حدیث نہین روایت کی

اور ایک روایت مین [illegible] ترمذی کے بجای فانما وبال [illegible] کے یہہ ہے کہ ہوگا تیرے لیے ثواب [illegible] اور ہوگا وبال اوسکا اوسپر ف

یہہ جو دو بار سلام اس لیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نے سنا نہین یا جواب نہین دیا اگر ادب سکھانے کے لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہہ نہی تنزیہی

ہے اور کہنا علیک السلام کا دعا مردون کی ہے ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جب مردون کی زیارت کو جاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے

[illegible] کہتے ہین ولیکن تحقیق [illegible] کے لیے بھی السلام علیک ہے اس لیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ جب زیارت ہوتی تو تشریف لیجاتے

[illegible] السلام علیکم پس معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردون کی ہے یہہ ہین کہ دعا مردون کی تھی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہے کہ عرف عرب

مین یہہ تھا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیہ میت کا ہے موافق عرف عادت اونکی کے نہ یہہ مراد تھی حضرت کی کہ سلام کیا جاوے

مردون پر [illegible] السلام علیک اس لیے کہ یہہ افضل ہے اور جابر نے جو کہا کہ بعد اسکے نہین کسیکو برا نہین کہا یہہ بات سد باب کے لیے

تھی [illegible] افضل یہی ہے کہ مشغول ہو ذکر رحمن مین اور کسیکو برا نہ کہے اسلیے

کہ خطرہ آنا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہے اور کسیکو برا نہ کہنے مین کچھ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنے شیطان کے مین بہی اور جیسی پانچہ

ٹخنون سے نیچے کر [illegible] گناہ اوسکا اگر اوسپر تو برا ہے کیونکہ ٹخنون سے نیچے مال بہین پڑتا ہے بہت بدی ہے اور مال یا شد جزا

اگر مردی آحسن الی من [illegible] عبارت نقل کی [illegible] [illegible] ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی

ہے اس لیے بعضی حواشی مین لکھا ہے کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہے ولیکن الفاظ اوسکے اور ہین اس کتاب مین جو روایت ہے ساتھ

الفاظ ابی داؤد کے ہے ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا

قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ اہلبیت یا اصحاب

نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اوس مین سے کہا حضرت عائشہ نے کہ نہین باقی رہا اوس مین سے مگر

شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کردیا سوای شانہ [illegible] سب سوای شانے کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث

صحیح ہے **ف** یعنی باقی وہ ہی کہ جو لوگوں کو دیا کہ ثواب اوسکا وہاں ثابت ہی اور جو کچھ گھر میں رہا فانی ہی اس میں اشارہ ہی طرف اس آیت
کی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ پاس ہی باقی ہے ؏ **وعن** ابن عباس قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ
خرقۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان
کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنی ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہو جاتا ہی بیچ حفاظت میں اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اوس پر اوس کپڑے میں سے
ایک ٹکڑا بھی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** یہہ فائدہ تو دنیا میں ہی اور آخرت میں ثواب ان گنت ہی ؏ **وعن** عبد اللہ
بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبہم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیہا
اراہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غیر محفوظ احد رواتہ ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہنچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت
نے تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہی اونکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال میں کہ تلاوت کرتا ہو قرآن کی یعنی نماز میں یا غیر نماز میں
اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنے ہاتھ اپنے سے چھپاوے اوسکو کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں
حضرت کو کہ فرمایا بائیں ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر میں پس شکست پائی یاروں اوسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی
یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنی ضعیف ہی ایک روایت کرنیوالا اسکا ابو بکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے
ف داہنے ہاتھ اپنے سے اس میں اشارہ ہی طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے دے یا اوسکو دے کہ دائیں طرف ہو اوسکے اور چھپاوے
اوسکو بائیں ہاتھ سے یعنی داہنے ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو خبر ہو ارادہ کیا گیا ہی ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہہ ہیں کہ دائیں
طرف والیکو دے تو بائیں طرف والیکو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالی کی رضامندی اور خوف ریا کے لیے اسطرح چھپاکر دینے کا بڑا ثواب ہی ؏
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم
اللہ فرجل اتی قوما فسالہم باللہ ولم یسالہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا
لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا
رءوسہم فقام یتملقنی ویتلو ایاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح
لہ والثلثۃ الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ و
لم یذکر وثلثۃ یبغضہم اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے
اونکو اللہ اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہی اونکو اللہ یہہ ہیں ایک تو دینے والا اوس شخص کا کہ آیا ایک
جماعت کے پاس پس مانگا اوسنے ساتھ قسم اللہ کے یعنی یوں کہا کہ قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اوسنے واسطے قرابت کے یعنی یوں نہ کہا کہ
دو مجکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان اوسکے اور درمیان اونکے ہے پس نہ دیا اونھوں نے اوسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے
یعنی اوسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم میں تھا اور آگے بڑھا پس دیا اوسکو چپکے سے نہ جانا دینے اوسکی کو مگر خدا نے اور اوسنے کہ دیا اوسکو
اور دوسرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہانتک کہ جسوقت ہو گئی نیند بہت پیاری طرف اونکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے پس سر رکھا

اوسم بہہ ٹھیرا ہوا وہ شخص کہ گرگڑاتا ہو میرے دربار میں اور پڑھتا ہو کہ آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی اور یہہ شخص متوجہ ہوا ساتھہ سینہ اپنی کے یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اوسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہی اون سے اللہ ایک تو بوڑہا ہوکر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنی جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو نہ دے یا کچھ اور ظلم کرے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے اور نہین ذکر کی نسائی نے یہہ عبارت وثلثۃ یبغضہم یعنی ذکر نہین کیا نسائی نے تین شخصونکا کہ دشمن رکھتا ہو اونکو اللہ تعالی بلکہ فقط محبوبان الہی ہی کا ذکر کیا **ف** گرگڑاتا ہو میرے دلالت کرتی ہو اول حدیث اسپر کہ یہہ حدیث کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہو اور آخر اسکے اسپر دلالت کرتی ہے کہ یہہ کلام الہی سے ہی توجیہ اسکی یہہ کی گئی ہو کہ بیان کیا اللہ تعالی نے اپنی نبی سے جو کچھ کہ واقع ہوتا ہی درمیان بندہ کے اور درمیان اوسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالی کا اور شیخ سے مراد یا تو بوڑہا ہو یا محصن ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسے کہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونون کو ضرور یہہ سزا ہی اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ غالب باحکمت ہو اور فقیر تکبر کرنیوالا اور مستثنی ہے اس سے تکبر کرنا اوسکا متکبر سے اس لیے کہ وہ صدقہ ہے یعنی فقیر اگر متکبر سے تکبر کرے تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علی رض کو خواب مین دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجکو اے امیر المومنین فرمایا کیا خوب ہی مہربانی کرنی تونگرون کو فقیرون پر واسطے طلب ثواب خدا کی اور بہت خوب ہی اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے بسبب اعتماد توکل کے خدا پر اور یہہ خصلتین مذکورہ سب کر لیے بری ہین لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب اسکا ظاہر ہی اس لیے دشمن خدا کی ہوئی ۱۲ ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن ادم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنی لگی پھر پیدا کیے پہاڑ پس ٹھیرایا پہاڑون کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتون نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیرے سے کوئی چیز سخت تر پہاڑون سے فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے اے رب ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہان پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہی آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہان ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھہ داہنے ہاتھہ اپنے کے چھپاتا ہے اوسکو بائین ہاتھہ اپنے سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہہ سب سے زیادہ سخت اس لیے ہے کہ اس مین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہی اور اور چیزون مین کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین

یہہ بات نہین اور اس مین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہے کہ نفس چاہتا ہو کہ لوگ میری خیر کو دیکھین اور میری تعریف
کرین اور اپنے ہم عصر پر فخر حاصل ہوے جب پس چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نے کہا کہ زیادہ
سخت اس لیے ہے کہ اس سے حاصل ہوتی ہے رضا مولی اور رضای مولی سب سے بڑی چیز ہے ح **وَذُكِرَ** حَدِيثُ
مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ فِي كِتَابِ الْاِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہو گناہونکو کتاب الایمان مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ
يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ اِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ
قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہو ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگے اوسکا دربان بہشت
کے ساری پکارینگے اوسکو طرف اوس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے کہا ابو ذر نے کہ کہا مین نے کسطرح سے ہے یہہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون
اونٹ پس دیوے دو اونٹ اور اگر ہووین گائین تو دیوے دو گائین نقل کی یہہ نسائی نے **ف** اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی
جگہہ مین خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند اونکی کے اور طرف اوس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے یعنی اچھی نعمتین
جنت کی یا ہر دروازے کی طرف بلاتے ہونگے دربان وہان کے **وَعَنْ** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ رَوَاهُ
اَحْمَدُ اور روایت ہو مرثد بن عبد اللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے نے یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی جیسے سایبان
گرمی دہوپ سے بچاتا ہے ویسیہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہہ کہ صدقہ گویا ثواب اوسکو بصورت سایبان کے
بنا کر دینے والے کے سر پر تانین گے تا گرمی اوس دن کے سے بچے ع **وَعَنْ** اِبْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ
كَذٰلِكَ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت
ہو ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبے پر خرچ کرنے مین دن عاشورے کی کشادگی کریگا اللہ تعالی
اوسپر باقی سال اوسکے مین کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہے ہمنے اسکا پس پایا ہمنے اوسکو اسیطرح نقل کی یہہ رزین نے اور نقل
کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہے اسکو بیہقی نے **ف** بیہقی نے
اسکو ضعیف کہکر یہہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ طرق اسکے ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہے اور حدیث سرمہ لگانے کی دن
عاشورے کی جو بعضون نے نقل کی ہے کچھ اصل اوسکی نہین اور اسیطرح اور دس افعال جو دن عاشورے کے کرنی نقل کیے ہین اونکی بھی کچھ اصل نہین
سوای روزے کی اور وسعت کرنی کہانیکی کہ یہہ ثابت ہین حدیث سے ع **وَعَنْ** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللهِ اَرَاَيْتَ
الصَّدَقَةَ مَا هِيَ قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللهِ الْمَزِيدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو ابی امامہ سے کہ کہا کہا ابی ذر نے اے نبی
خدا کے خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا ہے ثواب اوسکا فرمایا چند در چند ہے یعنی کئی کئی حصے ہے اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہے نقل کی یہہ احمد نے

ف کثرت ثواب صدقات کی معلوم ہوا کہ دس حصے سے سات سو تک ہے اور زیادہ بھی ہے کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے واللہ یضاعف لمن یشاء یعنی اللہ بڑہاتا ہے ثواب جسکو کہ چاہتا ہے ح

باب افضل الصدقة

بیچ بیان بہترین صدقہ کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ وحکیم بن حزام قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصدقة ما کان عن ظہر غنی وابدأ بمن تعول رواہ البخاری ورواہ مسلم عن حکیم وحدہ روایت ہے ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہے کہ ہو بے پروائی سے اور شروع کر ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے تجھ پر نفقہ اوسکا روایت کی یہہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے نری حکیم سے ف بے پروائی سے یعنی صدقہ دیا اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوے یعنی قوت اہل وعیال کا رکھ لے اور جو زیادہ اوس سے ہو تصدق کرے اور عیال کو محتاج اور بھوکا نہ رکھے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے تجھ پر نفقہ اوسکا اور تحقیق یہہ ہے کہ ضرور ہے صدقہ دینے والے کو کہ یا تو غنا بنفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کے دیتا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نہ کرے جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے تمام مال دیدیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنی عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اوسپر حضرت نے اونکی تعریف کی اور یا غنا بمال باقی رہے کہ دے تو اور پھر مالدار رہے مفلس نہو جاوے جیسے کہ اوپر گذرا حاصل یہہ کہ اگر توکل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے والا مقدم رکھے نفس وعیال کو تا نہ دے کہ آپ اور عیال بھوکے رہیں ح ع

وعن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم نفقة علی اہلہ وہو یحتسبہا کانت لہ صدقة متفق علیہ اور روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہے مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیوں پر اور وہ امید رکھتا ہے ثواب کی ہوتا ہے اوسکے لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبة ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اہلک اعظمہا اجرا الذی انفقتہ علی اہلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اللہ کی راہ میں یعنی حج یا جہاد یا طلب علم میں اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور ایک دینار ہے کہ صدقہ دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اپنے اہل پر بہت بڑا ان دیناروں میں از روی ثواب کے وہ دینار ہے کہ خرچ کیا تو نے اوسکو اپنے اہل پر نقل کی یہہ مسلم نے

وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ ودینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اوسکو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اوسکو اوپر عیال اپنے کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اوسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہو اوسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اوسکو اوپر یاروں اپنے کے اوس حال میں کہ وہ جہاد کرنیوالے ہوں اللہ کی راہ میں نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی خرچ کرنا ان تین پر افضل ہے اوروں پر خرچ کرنے سے ح ع

وعن ام سلمة قالت قلت یا رسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی ابی سلمة انما ہم بنی فقال انفقی علیہم فلک اجر ما انفقت علیہم متفق علیہ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا میں نے کہا یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہے خرچ کرنے میں اوپر بیٹوں ابی سلمہ کے سوائے اسکے نہیں کہ وہ بیٹے میرے ہیں

پس فرمایا خرچ کر اونپر پس تیرے لیو ثواب ہو اوس چیز کا کہ خرچ کریگی تو اونپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت ام سلمہ پہلے نکاح میں ابی ابو سلمہ صحابی کی تہین اون سے کئی بیٹے ہوے تہے عمر اور زینب اور درہ جب وہ مرے تو حضرت سے نکاح ہوا اونکا پس اون بچونکو ام سلمہ کچہ دیا کرتی تہین اوسکو پوچہا کہ مجہکو ثواب بہی ہوتا ہے اوسکے دینے مین یا نہین پس اس صورت مین مراد بیٹون سے بیٹے ہونگے ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تہے اونکے دینے کا حکم پوچہا اس صورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے ۱۲ ح

وعن زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتون کے اگرچہ ہو زیورون تمہارے سے کہا زینب نے پس پہر کر آئی مین یعنی حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کی پس کہا مینے کہ تحقیق تو مرد ہے سبک ہاتہہ کا یعنی فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو ساتہہ دینے صدقہ کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچہہ اون سے یعنی یہہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجکو تصدق کرنا تجہپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہہ تصدق کرنا تجہپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجہسے تصدق کرون تم پر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اوسکو طرف غیر تمہارے کے کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت کے پاس پس ناگہان ایک عورت انصار مین سے کہڑی تہی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اوسکی کے تہی یعنی وہ بہی یہی پوچہنے کو آئی تہی کہ آیا خاوند اور اوسکے متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تہی اون پر ہیبت کہا پس نکلے ہمپر بلال پس کہا ہمنے اونکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو اونکو یہہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچہتی ہین آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اونسے خاوندوان اونکے کو اور یتیمون کو کہ اونکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کر تو حضرت کو کہ کون ہین ہم یعنی مبالغہ کیا بیچ نفی ریا کے کہ اس مین بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچہا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہے انصار مین سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرت نے بلال کو کون سے زینب یعنی زینبین کئی ہین یہہ کون سی ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اونکے دوہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے

ف ڈالی گئی تہی اونپر ہیبت یعنی اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت دی تہی کہ لوگ اونسے

ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سلیمان بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے یعنی ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہے اور صدقہ دینا قرابتی کو دو ہرا ثواب رکھتا ہے ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے ناتے دار کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے یعنی اور چاہتا ہوں خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ کر اوسکو اپنے پر کہا اوس نے میرے پاس اور ایک دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اہل پر یعنی بیوی اور ماں باپ اور قرابتیوں پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنے خادم پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ تو دانا تر ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** تو تو دانا تر ہے یعنی اوسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہے جسکو مستحق جانے اوسکو دے + ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُّسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص کہ پکڑے ہوئے ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ مین یعنی سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھ کافرون کے ہے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ قریب ہو مرتبے مین شخص مذکور کے وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہے اپنی چند بکریون مین ادا کرتا ہے حق اللہ کا اون مین یعنی جنگل مین جا رہا الگ ہو کر لوگون سے اور بکریون ہی گذران اپنی کرتا ہے اور زکوۃ اونکی ادا کرتا ہے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین آدمیون کے وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہے ساتھ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہے اوس سے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتھ اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **ف** ساتھ بہترین آدمی کے یعنی اچھے لوگون مین سے ایک یہہ بھی ہے یہ اس لیے کہا کہ غازی سب لوگون سے افضل نہین ہے اور اسیطرح بدترین آدمیون سے بھی یہہ مراد ہے کہ برون مین سے ایک یہی ہے + ع **وَعَنْ** اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھ سم جلے ہوئے کے ہو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے معنی اسکے **ف** یہہ مبالغہ ہے بیچ پھیرنے سائل کے ساتھ ادنی اوس چیز کے کہ میسر ہو یعنی جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کی نہین مراد ہے اس لیے کہ کھر جلا ہوا قابل انتفاع کے نہین + ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اوسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنی کھانے کے لیے پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنی اگر کوئی مانع نہ

بدلہ دو اوسکا جو شخص کرے طرف تمہارے احسان یعنی بھلائی پس بدلا دو اوسکو یعنی تم بھی احسان کرو اوسپر جیسا اوس نے کیا پس اگر نہ پاؤ

مال اوسکا بدلا دو اوسکا پس دعا کرو واسطے اوسکے یہانتک کہ گمان کرو یہ کہ بدلا دیا تم نے اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** جو شخص

پناہ مانگے یعنی جو شخص پناہ مانگے تم سے اور چاہے کہ تم دفع شر اوسکا کرو یا بلا سے تم بچاؤ اور وقت پناہ مانگنے کے خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہہ کہ تم

کہ مجھے شر سے بچاؤ پس قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالی کے اور احتمال ہے کہ حرف ب صلہ استعاذہ کا ہو یعنی جو کوئی

پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور یہانتک گمان کرو الخ یعنی مکرر کرو دعا یہانتک کہ گمان کرو

تم کہ ادا کیا حق اوسکا اور ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکے احسان پس کہا اوس نے احسان کرنیوالے کو جزاک اللہ خیرا پس

تحقیق مبالغہ کیا ثنا میں پس دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اس لیے کہ اس کے

کہنے میں گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلا دینے میں اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اسکا ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکے ہوا اور عادت تھی

ام المومنین عائشہ کی کہ جب دعا کرتا اونکے لیے سائل تو وہ بھی اوسیطرح دعا کرتین اوسکے لیے پھر دیتین اوسکو مال پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا

فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون مین واسطے اوسکے تو البتہ ہو حق اوسکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میرے سے اوسپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی

ہون اوسکو لیے جیسی کہ وہ دعا کرتا ہے میرے لیے تاکہ بدلا ہو دعا اوسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ ؎ع **وَعَنْ**

جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُسْأَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی نہ مانگو لوگون سے

کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یعنی نہ کہو کہ دو مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اس لیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہے اس سے

کہ مانگی جاوے ساتھ اوسکے متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اوسکے جنت کہ یا اللہ مانگتے ہیں ہم تجہ سے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہہ کہ داخل کر تو ہمکو

جنت میں ؎ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ

نَخْلٍ وَّکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بِیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا وَیَشْرَبُ

مِنْ مَّاءٍ فِیْہَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ

بِیْرُحَاءُ وَاِنَّہَا صَدَقَۃٌ لِّلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْ بِرَّہَا وَذُخْرَہَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَہَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ

اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَہَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کے انصار

مین قسم کھجورون سے اور تھا بہت محبوب طرف اونکے سب سے طرف بیرحا کہ نام اونکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنی مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اوس مین اور پیتے پانی اوس مین کا کہ اچھا تھا یعنی شیرین یا حلال بلا شبہ کہا انس نے پس جب اوتری یہہ آیت

ہرگز نہ پہنچوگے نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوئے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے ہرگز نہ پہنچوگے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب

مال میرے سے طرف میرے بیرحا ہے اور تحقیق وہ صدقہ ہے واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اوسکے کی یعنی ثواب آید کریمہ کا اور امید ذخیرہ

ذخیرہ رکھو اوسکی کا نزدیک اللہ کے پس رکھو اسکو اے رسول خدا کہ جہان دکھلا دے تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہ مناسب جانیں خرچ کریں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہہ یعنی یہہ مال ہے نفع دینے والا اور تحقیق سنا مینے جو کہا تو نے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون یہہ کہ تقسیم کر دے اسکو اپنے قرابتیون مین یعنی محتاج قرابتیونکو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپ نے پھر تقسیم کیا اوس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اقارب کا یا اقارب سے سوائے انکے اور ناتیدار مراد ہون ✤ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہہ ہے کہ پیٹ بھر دے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ وغیرہ مستثنی ہین یعنی کھلانا انکا اچھا نہین ✤ع **بَابٌ** **ف** عادت ہے مولف کی کہ کہین تراباب ہی ذکر کرتا ہے بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہے اوس مین حدیثین متممات اور ملحقات پہلی باب کی چنانچہ یہہ باب بھی ویسا ہی ہے اور بعضے نسخون مین یون ہے باب ما ینفق المراۃ من مال زوجھا یعنی اس باب مین بیان ہے اوس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے مال مین سے ✤ع ✤ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِہَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَہَا اَجْرُہَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِہَا اَجْرُہٗ بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُہُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصدق کرتی ہے عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اوس حال مین کہ نہ اسراف کرنیوالے ہو ہوتا ہے واسطے اوسکے ثواب اوسکا بسبب خرچ کرنے اوسکی کے اور ہوگا اوسکے خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانے اوس مال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اسی کے یعنی کھانا جسکے حوالے ہے اوسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنیکے ایسا ہی ہوتا ہے جیسے میان بیوی کو نہین کم کرتے بعضے اونکے ثواب بعض کی کو کچھ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ محمول ہے اسپر کہ خاوند نے اذن دے دیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحًا یا دلالۃً اور بعضون نے کہا کہ یہہ حکم جاری ہوا اوپر عادۃ اہل حجاز کے کہ عادت اونکی یہہ ہے کہ اپنی بی بیونکو اور خادمون کو اذن دیدیتے ہین یہہ کہ ضیافت کرین وے مہمانون کی اور کھلاوین سائل و مساکین و ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کرین ✤ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ کَسْبِ زَوْجِہَا مِنْ غَیْرِ اَمْرِہٖ فَلَہَا نِصْفُ اَجْرِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہے عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اوسکی کے پس واسطے اوسکے ہے آدھا ثواب اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بغیر اوسکے حکم کی مراد بغیر حکم اوسکی سے یہہ ہے کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہے رضا خاوند کی بالاجمال صریحًا یا دلالۃً یعنی تھوڑی چیز ہو کہ اوسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے یہان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتی ہین ✤ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اوسکی یعنی صدقہ اور پورا تمام اوسکو تمام ازراہ خوشی دل اپنی کے سے پس دیوے اوس چیز کو طرف اوسکے حکم کیا گیا ہے اوسکے لیے ساتھ اوسکے

[illegible]

[illegible] سے ہیچ کی مالک ہوا نہیں اور تھی چنانچہ اوسکا کہ جسکو حکم کیا گیا ہے

[illegible] کا [illegible] اوسمین کا ایک یعنی

اور ایک [illegible] بھی ایک تصدق کرنیوالون میں سے [illegible] امانت دار ہو کہ جو کچھ مالک

دیکا حکم کرتا ہو لیا اوس [illegible] خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہوا اوسکو جسکے واسطے حکم کیا تو اوسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہے ۲ع **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ
تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق مان میری ناگہان

[illegible] اوسکو اگر بولتی کچھ صدقہ دیتے یا وصیت کرتے تو صدقہ دیتی کیا پس کیا ہے واسطے اوسکے ثواب اگر صدقہ دون مین اوسکی

طرف فرمایا ہان سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہے اور اسیطرح

دعا [illegible] کے سیتے فیہ ہے مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہے اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہے مانند نماز و تلاوت قران کے

اور [illegible] بھی ثواب پہنچتا ہے اور امام عبد اللہ یافعی رح نے لکھا ہے کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنیکے کسی نے خواب مین

دیکھا [illegible] دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہنچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اوسکو پایا ہے ح **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا
تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے مین کہ نہ خرچ کرے عورت

کچھ گھر خاوند اپنے کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے یعنی اذن صریحًا ہو یا دلالۃً کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہہ نفیس ترین

سب مالون ہمارے سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جب ادنی چیز طعام سے تصدق کرنے بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہوئی تو طعام

تو نفیس چیز ہے بطریق اولی نادرست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوسکی بعض حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدون کو

جو کوئی دیکھے گا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اس لیئے کہ اون سے تطبیق معلوم ہو جائیگی ۲ع **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كَلٌّ عَلٰى أٰبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا
وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے سعد سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ

قبیلہ مضر کی عورتون سے تھی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنے باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہے ہمارے لیئے مالون

اونکی سے یعنی بغیر اذن اونکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اوسکو بطریق تحفہ کے بھیجو اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مراد تازی مال سے

یہہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند اونکی کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہین پس ایسی چیزون مین حاجت اذن کی نہین

اس لیئے کہ عرف و عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنیکو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہے بخلاف خشک چیز کے کہ اوسمین

اذن و رضا ضرور چاہیئے ۲ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلٰى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِيْ مَوْلَايَ أَنْ

أن أقدّد لحمًا فجاءني مسكين فأطعمته منه فعلم بذلك مولاي فضربني فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت
ذلك له فدعاه فقال لم ضربته قال يعطي طعامي بغير أن آمره فقال الأجر بينكما وفي رواية قال كنت مملوكا فسألت رسول الله
صلى الله عليه وسلم أتصدق من مال موالي بشيء قال نعم والأجر بينكما نصفان رواه مسلم روایت ہے عمیر غلام آزاد ابی اللحم
کے سے کہا کہ حکم کیا مجھکو صاحب میرے نے کہ ٹکڑے کرون مین گوشت کو یعنی سکھانے کے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مینے اوسکو اوس مین سے
پس جانا یہہ صاحب میرے نے پس مارا مجھکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہہ واسطے حضرت کے پس بلایا حضرت
نے صاحب میرے کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہے طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب درمیان تم دونون کے ہے اور ایک روایت مین کہا کہ
عمیر نے تھا مین غلام کسیکا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ یعنی چیز
قلیل کہ وہ چیز کہ اذن ہے اوس مین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہے آدھون آدھ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ثواب
درمیان تم دونون کے یعنی اگر امر کرتا تو دینے کا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہہ نہین تھا کہ غلام کو حق تصرف ہے ملک مولی
مین علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو اسی امر پر کہ مولی کی حق مین اچھا تھا پس رغبت دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانے
ثواب کو اور درگذر کرے اوس سے غرض کہ یہہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کی لیکن تقریر یعنی جائز رکھنا فعل غلام کا + ع **باب من**
لا یعود فی الصدقۃ باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ لیوے صدقہ دیے ہوئے اپنے کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً
الفصل الاول فصل پہلی **عن** عمر بن الخطاب قال حملت على فرس في سبيل الله فأضاعه الذي كان عنده
فأردت أن أشتريه وظننت أنه يبيعه برخص فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره ولا تعد في
صدقتك وإن أعطاكه بدرهم فإن العائد في صدقته كالكلب يعود في قيئه وفي رواية لا تعد في صدقتك
فإن العائد في صدقته كالعائد في قيئه متفق عليه اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا سوار کیا مینے کسیکو گھوڑے پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پاس گھوڑا نہ تھا مین نے
اوسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اوس شخص نے کہ تھا گھوڑا اوس پاس یعنی بسبب بے غوری کے دبلا کردیا پس چاہا مینے یہہ کہ مول لون مین اوسکو اور گمان کیا
مینے یہہ کہ بیچیگا وہ اوسکو سستا پھر پوچھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اوسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو بدلے ایک
درہم کے یعنی یہہ عود صورت ہے حقیقۃً اس لیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ مین مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے اپنی قی کو اور ایک روایت مین ہے کہ نہ رجوع کر اپنے
صدقہ مین یعنی اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ مین مانند چاٹنیوالے کے ہے اپنی قی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
بیچیگا اوسکو سستا یعنی بسبب دبلا ہو جانیکے یا اسلیے کہا کہ مین محسن اوسکا تھا اور نہ خرید کر یہہ نہی تنزیہی ہے کہا ابن ملک نے گئے ہین بعضے عالم طرف اسکے
کہ صدقہ دینیوالے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہے بموجب ظاہر اس حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہہ مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ اس مین قبح لغیرہ ہے وہ یہہ ہے
کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہے وہ اکثر سستے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینیوالے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اوسکے کے پس گویا ہے مانند عود کرنیوالے کے
اپنے صدقہ مین بیچ اوس قدر کے کہ رعایت کیا گیا + ع **وعن** بريدة قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ أتته
امرأة فقالت يا رسول الله إني تصدقت على أمي بجارية وإنها ماتت قال وجب أجرك وردها عليك الميراث قالت
يا رسول الله إنه كان عليها صوم شهر أفأصوم عنها قال صومي عنها قالت إنها لم تحج قط أفأحج عنها قال نعم حجي
عنها رواه مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی اونکے پاس ایک عورت

دی ہے اور جس صدقہ کی تھی مینے اپنی ماکو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مرگئی یعنی پہر آئی باپون مین اوسکو اور عود کر گئی میرے ملک مین یا نہین
فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا اور صدقہ کرچکی اور پہیر دیا اوسکو تجہہ میراث نے کہا عورت نے یا رسول اللہ کے تحقیق تھی ماں پر روزے ایک مہینہ کے
کیا روزے رکہون مین اوسکی طرف سے یعنی حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزے رکہہ اوسکی طرف سے کہا اوس عورت نے تحقیق ماں میری نے نہین حج کیا کبھی
کیا حج کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اوسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہیر دیا میراث نے یہہ نسبت مجازی ہے یعنی پہیر اوسکو اللہ نے
تجہپر بسبب میراث کے اور معنی لونڈی ملک تیری ہوئی بسبب وراثت کے اور آئی تیرے پاس ساتہہ وجہ حلال کے حاصل یہہ کہ صدقہ مین عود کرنا جو منع ہے
یہہ اوس قبیل سے نہین ہے اسلیے کہ یہہ امر اختیاری نہین ہے اور روزے رکہہ یعنی حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہے مذہب جمہور علما کا یہی ہے
کہ روزہ رکہنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دین کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضاء روزون مین ہوگا
انشاء اللہ تعالی اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ عبادت کئی قسم پر ہے ایک قسم تو محض مالی جیسے زکوۃ اور دوسری محض بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی
اور بدنی سے جیسے حج پس مالی مین نیابت جائز ہے حالت اختیاری مین بہی اور ضرورت مین بہی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے
سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیے کہ مقصود مشقت مین ڈالنا نفس کا ہے اور وہ حاصل نہین ہوتا
نائب کے کرنے سے اور مرکب مین جائز ہے وقت عجز کے نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہے نائب کرنا حالت قدرت مین بہی اسلیے
کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور یہان حج کر یعنی برابر ہے کہ واجب ہوا تھا اوسپر یا نہین وصیت کی تھی اوسکو یا نہین وارث کو درست ہے کہ موت کی
طرف سے حج کروا دے یا آپ کرے بغیر اذن اوسکی کے اور غیر کو اذن شرط ہے واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوۃ ساتھہ مدد و توفیق اللہ تعالی کے اب
آگے اوسکے ہے کتاب الصوم نسأل اللہ اتمامہ ع ج

کتاب الصوم

کتاب ہے بیچ بیان روزون کے **ف** صوم کے معنی لغت مین ہین
مطلق بند رہنے کے اور شرع مین معنی اسکے ہین بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ
اوسکو حکم اندر کا ہے فجر سے غروب تک ساتہہ نیت کے اور روزہ رکہنے والا اہل بہی ہو یعنی مسلمان بہی ہو اور پاک بہی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنی رمضان
کا تیسرا رکن ہے اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالی نے بڑے بڑے فائدون کے لیے سب مین بڑے فائدے اسکے دو ہین ایک تو یہہ کہ خالی
ہوتی ہے نفس امارہ کو اور باقی رہتی ہے تیزی اوسکی اور سب اعضا آنکہہ و زبان اور کان اور ستر غیرہ سست ہو جاتے ہین بسبب اسکے پیش خواہش
گناہ کی کم ہوتی ہے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے کہ بہوکا ہوتا ہے نفس سیر ہوتے ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتے مناسبات کے اور جب
سیر ہوتا ہے نفس بہوکے ہوتے ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتے ہین مناسبات کے اور مناسبات سے مراد وہ چیز ہے کہ عضو اوسکے لیے پیدا ہوتا ہے
مثلاً آنکہہ دیکہنے کے لیے پیدا ہوئی ہے پس حالت بہوک مین کسی چیز کے دیکہنے کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بہرے پر ہوتی ہے اسیطرح
باقی کو سمجہہ لے اور دوسرا فائدہ یہہ ہے اس سے دل صاف ہو جاتا ہے کدورتون سے اس لیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور آنکہہ
اور اعضا کی ہوتی ہے یعنی کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکہنا بلاضرورت اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے لینے اور روزہ ان
چیزون کو مانع ہوتا ہے اور بسبب صفائی دل کے اچہے کام کرتا ہے اور درجات عالی حاصل ہوتے ہین اور اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ سبب رحم
ہوتا ہے مساکین پر اسلیے کہ بعض اوقات جو بہوک کا چکہتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اور کو بہوکا دیکہتا ہے تو رحم کرتا ہے اور فائدہ
اسکا یہہ ہے کہ موافقت کرتا ہے فقراکی اوٹھاتا ہے کبہی وہ چیز کہ اوٹھاتے ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہے مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالی کے جیسیکہ منقول ہے
بو قرصافی سے کہ ایک شخص انکی پاس گیا جاڑے مین اس پایا انکو کہ بیٹہے ہوئے کانپتے تہے اور کپڑے اونکے لٹکتے تہے پاس پہر کہا

اونکو ایسی وقت مین کپڑے اوتارو تمنے کہا ای بھائی فقرا بہشت ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبرگیری اونکی کرون کپڑون کی طرف ہوئیں موافقت کرتا ہون
اونکی ساتھ اوٹھانے تکلیف جاڑے کے جیسیکہ وہ اوٹھاتے ہین انتہی اور اسی لیے تھے کہتے بعضے اولیا عارفین وقت کھانے ہر نوالہ کے اللھم لاتواخذنی
بحق الجائعین یعنی یا اللہ مواخذہ کر مجہسے ساتھ حق بھوکون کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتے طعام سے سال قحط مین
باوجود کثرت غلہ کے کہ اونکے پاس تھا تاکہ نہ بھول جاوین بھوکون کو اور شامل ہون ساتھ اونکی تکلیف اٹھانے مین پھر ہوئی فرضیت
رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینہ مین کہ اٹھارہوان مہینا تھا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین فرض تھا
پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضون نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف
کیا ہے علمانے کہ نماز افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہہ ہے کہ نماز افضل ہے سب اعمال سے اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہے
اور منکر فرضیت روزہ رمضان کے کا کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا اشد گنہگار چنانچہ درمختار کی باب مایفسد الصوم مین لکھا ہے ولو اکل عمدا
شہرۃ بلا عذر یقتل یعنی جو شخص کھاوے رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان وبیباکانہ قتل کیا جاوے ع + ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی
روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ متفق
علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور
ایک روایت مین ہے کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک
روایت مین ہے کھولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہہ کنایہ ہے
اس سے کہ پے در پے رحمت نازل ہوتی ہے اور چڑھتے ہین اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہے اور کھولے جاتے ہین دروازے
بہشت کے یہہ کنایہ ہے اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیک کامون کی کہ باعث دخول جنت کے ہین اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے یہہ کنایہ
اس سے ہے کہ باز رہتا ہے روزہ دار ایسے کامون سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہون اس لیے کہ روزہ دار بچتا ہے کبائر سے اور بخشے جاتے ہین
اوسکے صغیرہ گناہ بسبب برکت روزے کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین یعنی زنجیرون مین باندھے جاتے ہین سرکش شیطانون مین سے اور
بعضون نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین لوگون کے بہکانے سے اور لوگ وسوسے اونکے نہین قبول کرتے اس لیے کہ بسبب روزے کے
جاتی رہتی ہے قوۃ حیوانیہ جو جڑ ہے غضب اور شہوت کی جو کہ باعث ہوتی ہین طرح طرح کے گناہون کے اور قوی ہوتی ہے قوۃ عقلیہ جو باعث ہوتی ہے
طاعات کی جیسیکہ دیکھا ہی جاتا ہے کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینون کے گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہے اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ
کہ ایک روایت مین آیا ہے بدلے فتحت ابواب السماء کے ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوئی + ع وعن سھل بن سعد
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منھا باب یسمی الریان لا یدخلہ الا الصائمون
متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھ دروازے ہین اون مین سے ایک دروازہ
ہے کہ نام رکھا گیا ہے اوسکا ریان نہ داخل ہونگے اوس مین مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ریان کے معنی ہین سیراب کے
اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین بتفصیل کیا گیا ہے جو چاہے وہان سے دیکھ لے + ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا

يغفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے یعنی سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ لوگون کے ڈر سے اور نہ سنانی دکھانی کے لیے رکھا بخشے جاوینگے اوسکے لیے جو کہ پہلے کیے تھے گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہین گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر میں یعنی ایمان رکھتا ہوا اوسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جائین گے اوسکے لیے جو پہلے کیے گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف اور کھڑا ہوا رمضان میں یعنی رمضان کی راتون مین تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عمرہ کرے اور مانند انکے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اوسکو یا نہ جانا اور بخشے جائینگے الخ کہا نووی نے کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ مٹانیوالے اگر گناہون صغائر کو مٹا دیتے ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتے ہین اور اگر گناہ اوسکے ذمہ نہین ہوتی تو بسبب مکفرات کے بلند ہوتے ہین درجے جنتون مین ۔ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن ادم يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله تعالى الا الصوم فانه لي وانا اجزي به يدع شهوته وطعامه من اجلي للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك والصيام جنة فاذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه احد او قاتله فليقل اني امرؤ صائم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہے ثواب اوسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اوسکے سات سو تک فرمایا اللہ تعالی نے مگر روزہ اس لیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہے اور مین ہی جزا دونگا اوسکی یعنی اوسکی جزا مین جانتا ہون آپ ہی دونگا نہ سونپونگا اوسکو طرف غیر اپنی کے چھوڑتا ہے خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنی بسبب امر میری کے اور قصد رضا میری کے اور ثواب میری کے لیے اور روزہ دار کو لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار اپنی کے اور ایک خوشی وہ ملاقات پروردگار اپنی کے یعنی بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ بو منہہ روزہ دار کے خوشتر ہے نزدیک اللہ کے بو مشک کی ہے اور روزہ سپر ہے یعنی اسکے سبب سے بچتا ہے شر شیطان سے دنیا مین اور آگ دوزخ سے آخرت مین پس جب ہووے دن روزے ایک تمہاری کا پس نہ بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کے پس اگر برا کہے اوسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اوسکا پس چاہیے کہ کہے تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**

ایک نیکی کے جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہہ ادنی درجہ ہے اور اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضے جا اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہے کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اوسکا بے نہایت ہے کہ مقدار اوسکی کوئی نہین جانتا سوای اللہ تعالی کے ایسی فضیلت روزے کی دو سبب سے ہے ایک تو یہہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہے یہہ خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ریا کو اس مین دخل نہین چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے فانہ لی یعنی روزہ خاص میری ہی لیے ہے اسلیے کہ روزے کیلیے صورت نہین ہے وجود مین بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ روزہ مین نفس کشی ہے اور نقصان بدن کا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات مین یہہ باتین نہین چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے یدع شہوتہ یعنی چھوڑتا ہے اون چیزون کو کہ دل چاہتا ہے یعنی جو چیزین منع ہین روزے مین وہ چھوڑ دیتا ہے اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوتہ کی ہے تخصیص بعد تعمیم کی یا شہوت سے مراد جماع ہے اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنیوالین اور ایک خوشی نزدیک افطار کے بسبب

نکلنے کے عمدہ حکم الٰہی سے یا بسبب خوبی نیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کے حالت بھوک اور پیاس مین اور بعضے حنفیہ کہتے ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اوسکو برا کہے اور نہ لڑے بلکہ کہے کہ مین روزہ دار ہون یہہ بات یا تو زبان سے کہے تاکہ باز رہے دشمن اس لیے کہ گویا اس نے کہا اوسکو جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز ہے مجھے لڑنا تجھسے پس نہین لائق تجھکو بھی آزمانا اسوقت اس لیے کہ یہہ خلاف مروت کے ہے پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہہ ہین کہ مین روزہ دار ہون پس نہین لائق تجھکو زبان درازی یا دست درازی اسلیے کہ مین اللہ تعالیٰ کے ذمہ مین ہون یا یہہ بات اپنے دل مین کہے کہ مین روزہ سے ہون مجھکو نہ چاہیے کہ برا کہون یا لڑون ۔ شرح لفظ الا الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نے لکھا ہے کہ کہا بعض شارحون نے کہ ہم جانتے نہین کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہے لیکن واجب ہے ہمپر تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتے تھے یعنی سجدہ وغیرہ اور کو کیے کرتے ہین ویسے روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے سواے اللہ تعالیٰ کے اور حق یہہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہ چھوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی حاصل کرتا ہے پس اسبات مین متخلق ہوتا ہے ساتھ خلق باری تعالیٰ کے یعنی جیسی باریتعالیٰ منزہ ہے کھانے پینے سے ویسی ہی یہہ بھی اپنے کو منزہ کرتا ہے کھانے پینے سے دنکو پس اس سبب سے خصوصیت ہے اسکی انتہیٰ ۔ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے اور یہان کے بعضے لوگون نے اونسے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے شرک کرنے مین کہ بعضے بزرگون کے روزے بھی رکھتے ہین بچاوے اللہ تعالیٰ ہم سبکو اس بلا سے مؤلف

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ کُلَّ لَیْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینہ رمضان کی تو قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کو اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہے اوس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند کیا جاتا اوس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنیوالا اے طلب کرنیوالے خیر کے یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور اے ارادہ کرنیوالے برائی کے بندرہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوے آگ سے یعنی اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہے بہت بندونکو آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کے پس شاید کہ تو بھی ہو اون مین سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنی رمضان کی شبون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** شیطانون کو قید کرتے ہین اس لیے کہ وہ وسوسہ نڈالین روزہ دارون کے دلون مین اور نشانی اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ تعالیٰ کے اور بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلے بہکانے شیاطین کے کہ بیٹھ رہی ہے اندر اونکے نفسون کے یعنی پہلے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہے اوس سے اب بھی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالیٰ کے یعنی بہت کوشش کر اوسکی عبادت مین اس لیے کہ یہہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بندرہ برائی سے یعنی باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ یہہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے ۔ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ

وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تمپر روزہ اوسکا کھولے جاتے ہین اوس مین دروازے
آسمان کے اور بند کیے جاتے ہین اوس مین دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہین اوس مین سرکش شیطانون کو واسطے اللہ کے اوس مین یعنے
رمضان کی راتون مین یا عشرہ اخیرہ رمضان مین ایک رات ہو بہتر ہزار مہینون سے یعنی عمل کرنا اوس مین افضل ہے عمل کرنے سے ہزار مہینون مین
کہ نہو اون مین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اوسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** سرکش
شیطانون سے کے سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہہ عجیب معنی ہین دور ہوجاتا ہے بسبب انکے اشکال پہلا پس ہوگا
عطف مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر و بیان اور محروم رہا بھلائی اوسکی سے یعنی نہ توفیق ہوئے شب بیداری کی اگرچہ اول
شب اور آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرتا اس لیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑھی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اونہین نے
حصہ اپنا لیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بھلائی سے اس مین مبالغہ ہے اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے ع **ف**
یہہ جو ملا علی قاری نے ذکر کیا کہ دور ہوجاتا ہے بسبب انکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہے جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدے مین گذرا کہ بعضون مین
جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے حاصل یہہ کہ اشکال یہہ وارد ہوتا ہے کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پھر گناہ کیون ہوتے ہین ایک تو اسکا جواب
اوپر کے فائدہ مین لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلی بہکانے شیطان کی ہے اور دوسرا جواب یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چھوٹے رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن
فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہین پس دوسرا جواب کچھ خوب نہوا ایک تقریر عمدہ استاد مکرم مولانا اسحٰق زاد اللہ شرفا نے بیان فرمائی
کہ وہ ان سب سے افضل ہے اور سے اشکال کچھ نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہوجاتی ہے وہ یہہ ہے کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہے اور مطلق
شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنی سرکش شیطان فاسقون کو بہکانے سے رک جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اور دونون کے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان بہکاتے
رہتے ہین اور مطلق شیاطین صلحا کو بہکانے سے رک جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہون سے باز رہتے ہین اور اگر کبھی کرتے ہین بمقتضای بشریت کر تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب
یہ ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضای نفس کے پس جو کہ شیطان کے بہکانے سے ہوتی اون سے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو کہ
بمقتضای نفس کے ہوتے ہین وہ اونمین بھی ہوتے ہین انتہی مولف **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ
وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو
سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مینے
منع کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق مین
اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا مینے اسکو نیند سے راتکو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی بیہقی
نے شعب الایمان مین **ف** قرآن یعنی پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ رمضان کی
شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلی ملینگے ع **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ
الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ مہینا آیا ہے تمپر اور اس مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینون سے یعنی جو کہ محروم
رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہوئی اوس مین اور قیام بعض شب کا بہی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین
محروم کیا جاتا خیر اوسکی سے مگر بد نصیب نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** آیا تمہارے پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکو آنے کو دنونکو روزہ
رکہو اور قیام کرو راتون کو اور مگر بد نصیب یعنی جو کہ بد نصیب سعادت سے ہے اور نہین ذوق ہے اوسکو عبادت مین وہی محروم
رہتا ہو اس سے **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ
لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ
كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ
رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ
اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ
مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ
خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهِ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَاَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایا ڈالا تمپر مہینے بڑے نے یعنی قریب آیا مہینا رمضان
کا مہینا ہی بابرکت مہینا ہی کہ اوس مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینے سے یعنی لیلۃ القدر کیا اللہ تعالی نے روزے اوسکے فرض اور کیا قیام رات
اوسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈہونڈہے اللہ کی اوس مین ساتھہ کسی خصلت کے نیکی سے یعنی انواع نفل سے ہوتا ہی مانند اوسکے کہ ادا کیا
فرض سوای رمضان کے یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین یعنی بدنی یا مالی ہوتا ہی
مانند اوسکے کہ ادا کیے ستر فرض سوای رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اوسکا بہشت ہی اور مہینہ غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ زیادہ کیا
جاتا ہی اوس مین رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو
یعنی کسب حلال سے ہوتا ہی اوسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اوسکی کے اور سبب آزادی ذات اوسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اوسکے
ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اوسکے سے کچھہ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ
افطار کرواوین ساتھہ اوسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہے اللہ تعالی یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار
کرواوے روزہ دار کو ساتھہ ایک گہونٹ لسی کی یا ایک کہجور کے یا ایک گہونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بہر دیگا روزہ دار کا
پلاویگا اوسکو اللہ حوض میرے سے یعنی حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ
مہینا ہی کہ پہلا اوسکے رحمت ہی اور بیچ مین اوسکے بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرت کا ہی اور آخر اوسکے آزادی ہی آگ سے یعنی یہہ تینون
چیزین مومنون ہی کے لیے ہوتی ہین نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجہہ لونڈی غلام سے مہینے رمضان کے مین
بخشتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے اور آزاد کرتا ہے اوسکو آگ سے **ف** اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری

اوسی واسطے تراویح پڑھو اور ماننا اوسکی کے سنت ہونکو پس جسنے کیا یہہ پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار ہوا اوسکی عتاب مین روایت کیا ابوداؤد مین بیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رویۃ ہلال رمضان کے آیا ہو فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا یعنی جب گواہی گذری رمضان کے چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو ندا کرنیکا پس ندا کی اونھون نے لوگون مین یہہ کہ قیام کرین یعنی تراویح پڑھین اور روزہ رکھین اور وہ مہینا صبر کا ہے کہ بند رہتا ہے آدمی کھانے پینے وغیرہ سے اور وہ مہینا غمخواری کا ہے کہ فقیرون اور بھوکون کی خبرگیری کرنی چاہیے اور یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاس نہین ہونیکی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا یعنی تحقیق تو نہین پیاسا ہونیکا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیکا کبھی اور پہلا اوسکا رحمت ہے یعنی وقت اوسکے نازل ہونے رحمت عام کا ہے اگر اوسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نرکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور ہلکا کیا بوجہ یعنی کام کم کر دیا اوس سے رحم کر کر بسبب روزہ دار ہونے اوسکے ٭ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو **ف** چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنی جو کہ قید کیے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالی کے یا واسطے حق بندون کے بندون کو حق کے لیے جو قید ہوتے اونکے چھوڑنے سے مراد یہہ ہے کہ اونکو اون سے کہکر چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہہ بھی ہے کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کے لیے ہوتے ہون اونھین کو چھوڑتے ہون اور دیتے ہر مانگنے والے کو حضرت سوای رمضان کو بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس بیان مراد یہہ ہے کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ٭ع ٭مولانا عبد العزیز وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہے واسطے آنے رمضان کے سر سال سے سال آیندہ تک کہا پس جسوقت کہ ہوتا ہے پہلا دن رمضان کا چلتی ہے باد نیچے عرش کے پتون بہشت کے سے اوپر سر حور عین کے پھر کہتی ہین حورین اے رب ہمارے کر دان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈی ہون یعنی لذت اوٹھاوین بسبب اونکے یعنی بسبب صحبت اونکی کے آنکھین ہماری اور ٹھنڈی ہون آنکھین اونکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** سر سال سے سال آیندہ تک سر سال غرہ محرم سے ہے اور بعید نہین ہے کہ یہہ سر سال غرہ شوال سے ہو حاصل یہہ کہ جنت تمام سال بناو کرتی رہتی ہے واسطے آنے رمضان کے اور واسطے اوس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہے یعنی کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنی جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتکو پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن رمضان سے مگر دیجاویگی ایک وجہ حور عین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالی نے حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ ٭ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِاُمَّتِهِ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهُ اِذَا قَضٰى عَمَلَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہے واسطے امت حضرت کے یعنی جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضان کے کہا گیا

یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہیں ولیکن کام کرنیوالا اسواسطے اسکو نہیں کہ پوری دیا جاتا ہے مزدوری اپنی جسوقت کہ کر چکتا ہی
کام اپنا نقل کی یہہ احمد نے ف یعنی یہہ مغفرت بسبب شب قدر کے نہیں بلکہ بسبب فراغت پانیکے ہے کام سے کہ وہ رکھتا روزونکا ہی اور اوپر
جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تھا اوسکو معنی ابو ہریرہ نے بیان کیونکہ لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہی یغفر لامتی ہے ہے **باب**
رؤیۃ الہلال باب ہی بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنی پہلی رات کے چاند کو **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْہِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ
فَاقْدُرُوْا لَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الشَّہْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَۃً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثَلٰثِیْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنی بہ نیت رمضان کی تیسوین شعبان
کو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اوسکو یعنی عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تمپر یعنی تیسوین شب کو بسبب ابر کی
یا دہوئین کی یا غبار کی یا کسی اور سبب سی پس اندازہ کرو واسطے اوسکے یعنی تیس دن پوری کرلو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے
مہینا ہوتا ہی کبھی اونتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنی بقصد رمضان کو یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پوری کرو گنتی تیس
دن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند الخ یعنی دیکھو چاند یا ثابت ہو تمہارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے
کہ تفصیل اوسکی دوسری فصل مین مذکور ہووے گی انشاء اللہ تعالی اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہی اونتیس رات کا اس مین رغبت
دلائی اوپر تلاش کرنے چاند کے تیسوین شب کو + ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا
لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا عِدَّۃَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس
پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کو تیس دن پوری کرو + ع
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّۃٌ اُمِّیَّۃٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّہْرُ ھٰکَذَا
وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَعَقَدَ الْاِبْھَامَ فِی الثَّالِثَۃِ ثُمَّ قَالَ الشَّہْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا یَعْنِیْ تَمَامَ الثَّلٰثِیْنَ یَعْنِیْ مَرَّۃً تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَمَرَّۃً ثَلٰثِیْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہین امی کہ حساب کتاب نہیں جانتے ہین
مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتھ کی اونگلیاں بند کر کر کھول کھول دین اور
تیسری بار مین تو اونگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے اونتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا
یعنی اس تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہے
اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** امی عرب کو اس لیے کہا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے
لکھنے پڑھنے نہیں سکتے اور یہہ بات باعتبار اکثر کے ہے کہ اکثر اہل عرب ایسے ہی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہہ ہی کہ اچھی طرح حساب
کتاب نہیں جانتے اور معنی حدیث کے یہہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کے ہمارا طریقہ نہیں ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتھ رویت چاند کے
پس دیکھتے ہین ہم اوسکو ایکبار اونتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونون جملے کہ جنکے سرون پر لفظ یعنی کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتھ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ
اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسری لفظ یعنی کی دونون اشارونکو کھول دیا + ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حجة متفق عليه اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان اور ذی الحجہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا
کہ عید اسکے قریب ہے اور معنی حدیث کے یہہ ہیں کہ ایک سال میں مہینا رمضان کا اور ذی الحجہ کا دونوں ناقص نہیں ہوتے ہیں یعنی انتیس انتیس دن کے
نہیں ہوتے یا یہہ معنی کہ حضرت کے زمانہ میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگرچہ گنتی میں ایک تیس کا
ہو اور ایک انتیس کا یا دونوں انتیس کے ہوں ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے ۴ع **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يتقدمن احدكم رمضان بصوم يوم او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صوما فليصم ذلك
اليوم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آگے رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ
ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی عادت اوسکی تھی کہ مثلا پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقا پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہیں اوسدن
روزہ رکھنے اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اس میں تنزیہی ہے اور منع اس لیے فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نجاویں اور مشابہت
ساتھ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزوں کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا دو
روزے ۱۲ع یہہ روزہ یوم الشک کا نہیں ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سواے روزے عادت
کے ۰۰ ولا **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
انتصف شعبان فلا تصوموا رواه ابو داود والترمذي وابن ماجة والدارمي روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذری آدہا مہینا شعبان کا پس مت رکھو روزہ نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف**
یعنی سواے روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھو بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت
امت کے تا ضعف لاحق نہو اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہوں اور کہا قاضی نے کہ یہہ نہی اوسکے حق میں ہے کہ جو طاقت
پے در پے روزے رکھنے کی نہ رکھے پس مستحب ہے اوسکو افطار کرنا جیسا کہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تاکہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اوسکو
کچھہ بھی نہیں اس لیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے میں روزے رکھتے تھے ۴ع **وعنه** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم احصوا هلال شعبان لرمضان رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی شعبان کے مہینہ کے دن گنتے رہو تاکہ جانو
آنا رمضان کا ۴ع **وعن** ام سلمة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا
شعبان ورمضان رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی تمام مہینے شعبان کے میں بھی روزے سے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع میں بیان
ہونگے انشاء اللہ تعالی ۴ع **وعن** عمار بن ياسر قال من صام اليوم الذي يشك فيه فقد عصى ابا القاسم
صلى الله عليه وسلم رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے عمار بن یاسر سے

کہ جو شخص کہ روزہ رکھو اوسدن کہ شک کیا جاتا ہی اوس مین پس تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دی چاند دیکھنے کی ایک شخص نے
رد کی جاوی گواہی اوس شخص کی یا وہ فاسق گواہی دین پھر رد کیجاوی گواہی اونکی اسکی صبح کو دن جو ہو اوسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ
احتمال ہی کہ رمضان کا دن ہو وہ اور یہہ بھی احتمال ہی کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اوسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین
پس دن شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور اور واجب کے مکروہ ہی اور اوسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہہ ہی کہ اگر ایک شخص اول
شعبان سے روزے رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اوس روز آپڑا ہی کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکھنا
اوسدن کا اور اسیطرح افضل ہے یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص
روزہ رکھین اوسدن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن عمر اور بہت صحابہ کا معمول تھا کہ جب اونتیس تو
شعبان کو گذرتی تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے
اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہی اسکو علما نے روزہ نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی ہین جو منع ہے روزہ تو مراد اس سے
یہہ ہی کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے نرکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نجانتے
ہون وہ عوام ہین اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اوسدن کے روزے کی اور نہ خیال آوے
اوسکے دل مین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہہ روزہ بھی رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضان
مین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہے لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہہ روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر
یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ
رمضان کا اگرچہ ثابت ہو اوسدن رمضان کا ہونا ح وفتاوی عالمگیری **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مینے دیکھا چاند یعنی
چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ محمد
پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے اے بلال پکار دے لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اوسکا معلوم نہو مقبول ہے
گواہی اوسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہی رمضان کے چاند مین چنانچہ
مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہی کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہی اور
مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اوس صورت مین ہی کہ ابر و غبار ہو اور
عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہی اور اگر ابر و
غبار نہو تو دونون مین شرط ہے گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھ خبر اونکی کے ظن غالب حاصل ہو اور تحدید

عدد کی شروط مین جو روایت ہے اوس امام کی اور بعضون کے نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کے لوگ ہین اور ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد
ہون ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ
وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا مین نے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگون کو ساتھ روزے کے نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ
مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عائشہ
سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اوس قدر کہ نہ گنتے سوائے شعبان کے پھر روزہ رکھتے
وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اوپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہہ ابو داود نے ف شعبان کے ایام بہت گنتے
تھے اس لیے کہ رمضان کے آنے مین غلطی نہ پڑے اور اور مہینون کے دنون کی اتنی محافظت نہ کرتے اس لیے کہ اور مہینون سے
کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کے مہینے سے البتہ ہے سو وہ نادر ہی نہین محتاج ہوتا طرف اوسکے ہر کوئی ہر سال ۴ع وَعَنْ
أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ
الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ فَقُلْنَا لَيْلَةَ
كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَ [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا
رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی البختری سے کہا نکلے ہم
یعنی اپنے شہر سے کہ قصد تھا عمرہ کرنے کا اُس لیے پس جب کہ اترے ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان [illegible] ان مکہ اور طائف کے جمع ہوئے ہم چاند دیکھنے کو
لیے پس کہا بعضے قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہے اور کہا بعضے قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہے پھر ملاقات کی ہم نے ابن عباس سے پس کہا ہمنے
تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہے اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکھا تمنے اوسکو
کہا ہمنے دیکھا ہمنے رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اوسکو کہ دیکھا تھا جس مین مثلا پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنی جب چاند دیکھیں رمضان کریں پس وہ اوس رات
کا ہے کہ دیکھا تمنے اوسکو اوس مین اور ایک روایت مین ابی البختری سے ہے کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق مین کہ نام
ایک جگہ کا ہے قریب بطن نخلہ مذکور کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچھے اونسے یعنی یہہ کہ کس رات کا ہے یہہ چاند
بسبب اختلاف مذکور کے پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دراز کی مدت شعبان
کی وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہہ مسلم نے
ف حاصل یہہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہے اعتبار اوسکے بڑے ہونیکا کچھ نہین بلکہ وارد ہوا ہے کہ بڑا ہونا ہلال کا قیامت کے علامتون
سے ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہین واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہون ذات عرق مین
اور اختلاف کیا ہو اوس مین پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباس کے پاس پس جواب مذکور دیا اونکو پھر جبکہ پہنچے ہون بطن نخلہ مین

مین پوچھا ہوا ون سے بالمشافہ پس جواب دیا ہو اونکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کو تیسوین تاریخ چاند دیکھو انکو پہلے زوال کے یا بعد زوال کے تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم رمضان ہونیکا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسطرح رمضان کی تیسوین کو دیکھو تو بھی شب آیندہ کا کہا جائیگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کی اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہہ تو لازم ہوگا سبہون پر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کو اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکھین اور اور جگہہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہے اور سب جگہہ وز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھو اور پھر رد کیا جاوی قول اوسکا تو اوسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اوس وز کو تو قضا لازم آئے گی فقط + ع **باب** باب ہی بیچ مسائل متفرقہ روزون کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اس لیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کی برکت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سحری کھاؤ یعنی کھاؤ سحر کے وقت کچھہ نہ کچھہ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور امر اس مین استحباب کے لیے ہے اور سحر کہتے ہین پچھلے حصے اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہی کھانے پینے اخیر شب کا اور ساتھہ پیش سین کے مصدر ہی یعنی کھانا کھانا اوس وقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھہ زبر کے ہی اور بعضون نے کہا صواب ساتھہ پیش کے ہے اس لیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت ہی اور مراد برکت سے یہہ ہے کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجا لانے سنت کے اور قوت ہوتی روزہ رکھنے کی + ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزون اہل کتاب کو یعنی یہود و نصاریٰ کو کھانا سحر کا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کی اور ہمارے ہان بھی ابتدائی اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنے اونکی شکر گذاری اس نعمت کی ہے + ع **وَعَنْ** سَھْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے لوگ ساتھہ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرین گے افطار مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوین اور علامت غروب ہونے آفتاب کے شہرون مین یہہ ہی کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنی جہان سے صبح صادق شروع ہوتی ہے وہانتک پہنچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے پہنچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت ہوتی ہے ساتھہ اہل کتاب کو کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گہن کے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہی یعنی رافضیون کی اونکی بھی مخالفت ہو جائیگی اس مین کہ یہہ بھی ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے + ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہہ سے یعنی مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اوٹھے اور جاوے دن اس جگہہ سے یعنی مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنی سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** چھپ جاوے آفتاب یہہ تاکید ہی پہلے جملون کی اور افطار کیا یعنی حلال ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہے کہ معنی یہہ ہون چاہیے کہ افطار کرے + ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزہ رکھنے سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طے کا روزہ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کون تم مین مانند میرے تحقیق مین رات گذارتا ہون کہ کھلاتا ہی مجھکو رب اور پلاتا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** طے کا روزہ اسکو کہتے ہین کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان مین افطار نکرے اس سے اسلیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہے اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہے اور اختلاف ہے علما کو اس مین کہ روزہ طے کا سواے حضرت کے اور ونکے لیے جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے بعضے تو کہتے ہین کہ جائز ہے اوسکے لیے کہ قادر ہوا وسپر اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہے اور سند اونکی یہہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگونکو وصال سے واسطے رحمت کے اونپر اور بعضے صحابہ سے مثل عبد اللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبد اللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہے اور اکثر کہتے ہین کہ جائز نہین ہے امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہے اسکو اور اختلاف کیا ہے کہ کراہیت تحریمی ہے یا تنزیہی ہے اور صحیح یہی ہے کہ مکروہ تحریمی ہے اور جمہور علما اسپر ہین کہ خصائص حضرت کے ہے اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہین افطار کرتے ہین ساتھ حلوا بانکے تا حقیقت وصال کی نکلجاوے واللہ اعلم اور کھلاتا ہے اور کھلانے پلانے سے مراد کیا ہے اس مین کئی قول ہین قول مختار یہہ ہے کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہین ہے بلکہ غذای روحانی مراد ہے کہ بسبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کے حاصل ہوتی تھی اوسکے سبب سے غذای جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا محبوبان مجازیہ اور مسرورون حسیہ مین کیا گیا ہے چہ جای محبت حقیقی اور مسرت معنوی ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَفَهٗ عَلٰی حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ عُیَیْنَةَ وَیُوْنُسُ الْاَیْلِیُّ کُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ روایت ہے حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نیت کرے روزے کی پہلے فجر کے پس نہین روزہ واسطے اوسکے یعنی کامل روزہ نہین ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داود نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا زہری سے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علما نے اختلاف کیا ہے اس مین مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہے نیت رات سے کرنی ہر طرح کی روزے مین اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسکے قائل ہین سواے نفل کے نفل مین امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونے کے پہلے تک بھی جائز ہے اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین مین جائز ہے نیت کرنی آدہے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدہا دن شرعی پہلے زوال کے ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق اور یہی شرط ہے نیت کرنے رات سے اور دلیلین سبہون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور سب نے یعنی معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہے زہری سے اور موقوف رکھا ہے حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہین ۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُکُمْ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِهٖ فَلَا یَضَعْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سنے اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور باسن ہو اوسکے ہاتھ مین یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانیکا رکھتا ہو پس نرکھدے باسن کو یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنی اوس سے

نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یہہ حکم اوس وقت ہی کہ یقینا جانے کہ صبح نہیں ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا یعنی اگر یقین ہو صبح ہونیکا یا
گمان ہو اسکا تو فقط سننے سے کھانا پینا موقوف نکر دے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہی یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک
نے یا اگر جانے طلوع ہونا صبح کا تو موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوتی ہے صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضون نے کہا کہ مراد
اذان سے اذان مغرب کی ہے یعنی اگرچہ برتن کھانا پینے کا وقت اذان کے سنو تو لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنو اور کچھ پیتا ہو
تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوے ٭ ع +ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى
احب عبادي الي اعجلهم فطرا رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی
نے بہت پیارا میرے بندون مین طرف میری وہ ہی کہ جلدی کرے افطار مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بہت پیارا ایسا اسلیے ہوتا ہی کہ متابعت کرتا ہی
سنت کی اور مخالفت کرتا ہی اہل کتاب کی اور روافض کی ٭ ع **وعن** سلمان بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور رواه احمد والترمذي وابو داود وابن
ماجة والدارمي ولم يذكر فانه بركة غير الترمذي اور روایت ہے سلمان بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کا ہے پس اگر نپاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق
پاک کرنیوالا ہی نقل کی یہہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور نہیں ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوائے ترمذی کے **ف** اس حدیث سے
استحباب کا ہے اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے مین یہہ ہی کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کھانے کی ہوتی ہی تو کھانے کو معدہ خوب قبول کرتا ہی
ایسی حالت مین جو شیرینی معدے مین پہنچتی ہی تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ شیرینی سے قوۃ قوی مین جلدی سرایت کرتی ہی خصوصا قوۃ باصرہ کو
شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب مین اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہی اور انکے مزاجونکو مناسبت اسکی ساتھ بہت ہی اسلیے اس سے افطار کرنیکو
فرمایا اور کھجور نپاوے تو پانی سے افطار کرے کہ اس مین نیک فالی ہی ساتھ طہارۃ ظاہر و باطن کے ٭ ح + ع **وعن** انس قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات
من ماء رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
افطار کرتے پہلے نماز مغرب سے چند تازی کھجورون سے پس اگر نہوتین تازین کھجورین تو افطار کرتے خشک کھجورون سے پس اگر نہوتین خشک
کھجورین تو پیتے چند چلو پانی کے یعنی تین چلو نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** ابو یعلی نے
روایت کیا ہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجورون سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہنچتی اوسکو آگ اور بعضون نے
بھی کہا ہی کہ سنت یہ ہی کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجورون پر یا ملاوے اسکو ساتھ اوس پانی کے یہہ قول مردود ہی اس لیے کہ یہہ اختلاف اتباع کی ہی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکہ مین رہے آپ سے یہہ نہیں نقل کیا گیا ٭ ع **وعن** زيد بن خالد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من فطر صائما او جهز غازيا فله مثل اجره رواه البيهقي في شعب الايمان ورواه محي السنة
في شرح السنة وقال صحيح اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرادے روزہ دار
کو یا سامان درست کر دے کسی غازی کا پس واسطے اوسکے ثواب مانند ثواب اوسکی ہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی یہہ محی السنہ نے
شرح السنہ مین اور کہا یہہ صحیح ہی **ف** یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنیوالے کو اور سامان جہاد

درست کرنیوالا کوئی بھی نہ ہوا اور بس یہ کیسے ہوگا ۔ اب اتنا ہو کہ ۔۔ ع **وعن** ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افطر قال
ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله تعالى رواه ابو داؤد اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس میں رغبت دلانی ہے طرف عبادت
پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہے اس لیے کہ جاتی رہتی ہے اور ثواب بہت ہے اس لیے کہ ثابت باقی رہتا ہے ع **وعن** معاذ بن زهرة
قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت رواه ابو داؤد مرسلا اور روایت ہے معاذ بن
زہرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب کہ افطار کرتے فرماتے یا الہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے نقل کی یہ
ابوداؤد نے بطریق ارسال کے **ف** کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لکت صمت کی جو لوگوں نے وبک آمنت وعلیک
توکلت زیادہ کر دیا ہے کچھ اصل اسکی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار کے ایک دعا ہے کہ رد نہیں
کی جاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفر لی اور کبھی پڑھتے تھے یہ بھی الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی
فافطرت

الفصل الثالث

تیسری فصل **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين
ظاهرا ما عجل الناس الفطر لان اليهود والنصارى يؤخرون رواه ابو داؤد وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جب تک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے میں اس لیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہیں افطار میں نقل کی یہ
ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** دیر کرتے ہیں افطار میں یعنی اسقدر کہ تارے گھنے نکل آویں اور ہمارے زمانہ میں پیروی اونکی رافضیوں نے کی ہے اور انکو
خلاف میں غلبہ اور شوکت دین کی ہے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کی ہے اور اونکی موافقت میں نقصان
دین کا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی اے ایمان والو
نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعض اونکے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی دوستی کرے اون سے تم میں سے تو تحقیق وہ انہیں میں سے ہے ع **وعن**
ابي عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقلنا يا ام المؤمنين رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل
الافطار ويعجل الصلوة والاخر يؤخر الافطار ويؤخر الصلوة قالت ايهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة قلنا عبد الله بن مسعود قالت
هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والاخر ابو موسى رواه مسلم اور روایت ہے ابی عطیہ سے کہا گیا میں اور مسروق حضرت عائشہ
پاس پس کہا ہم نے اے ماں مومنوں کی دو شخص ہیں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں ایک اون میں سے جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز
پڑھتا ہے اور دوسرا دیر کر کے افطار کرتا ہے اور دیر کر کے نماز پڑھتا ہے کہا حضرت عائشہ نے کون اون میں سے جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے کہا ہم نے
عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نے اسی طرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہے افطار میں اور نماز میں ابو موسی ہے نقل کی یہ مسلم نے
ف عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے اونہوں نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بھی بڑے صحابی تھے اونہوں نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا انکو
اور شاید کبھی کبھی کرتے ہونگے واللہ اعلم ع **وعن** العرباض بن سارية قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى السحور في
رمضان فقال هلم الى الغداء المبارك رواه ابو داؤد والنسائي اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے طرف سحری کے رمضان میں پس کہا آ طرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواه ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہے سحری مومن کی

کبھو نقل کیا ہے ابو داؤد نے **باب تنزیہ الصوم** یہ باب ہے بیچ بیان پاک کرنے روزہ کو **ف** یعنی اس باب مین بیان ہے اسکا کہ روزہ کس چیز سے
جاتا رہتا ہے اور کس چیز سے ثواب اوسکا باطل ہوتا ہے اور کس چیز سے ثواب اوسکا کم ہوتا ہے اس لیے واجب ہے پرہیز کرنا اون سے **ف** عرض کرتا ہے مولف
کتاب کا اگرچہ بعضی مفسدات وغیرہ روزے کے متفرق اگلی حدیثون مین مذکور ہین لیکن بہتر جانا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہ مسائل تفصیل ایک جگہ لکہ دون
تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج ہے بیچ ان دنون کے خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تہے اون مین سے
لکہے جاتے ہین اور بعضے در مختار مین سے بہی لکہے ہین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کے کہ روزے کو توڑتی نہین ہین اگر کہا لیوے یا پیوے یا
جماع کرے بہولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بہولکر پہر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹیگا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ
جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا ہے جب ہے کہ نہ حرکت دے نفس اپنے کو یعنی ذکر کو بعد یاد آنیکے یہانتک کہ منزل ہو جاوے
اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکے تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسے اگر نکال کر پہر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہے اور اگر جماع کرے قصدًا اسی فجر کو اور
پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہے نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹہیرنے ہی سے ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا
بخوف طلوع ہونے فجر کے پہر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنے کے نہین اوسپر کچہ اور اگر ایک شخص بہولکر کہاتا ہو اور ہے وہ قوی کہ قدرت رکہتا ہے روزے کے تمام کرنے
کی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلاوے اوسکو دیکہنے والا اور مکروہ ہے نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد دلاوے اوسکو کوئی کہانیکے وقت اور اوسکو نہ یاد آوے تو لازم آوے
گی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہے تو اولی یہہ ہے کہ نہ یاد دلاوے اور اگر منزل ہووے ساتھہ نظر کرنیکے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہین بلا اختلاف ہے
اس مین کہ منزل ہووے ساتھہ فعل بد کرنیکے جانور سے بعضون کے نزدیک اس سے ٹوٹتا ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا
بلا خلاف اور اگر ہاتہہ سے منی گراوے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا آتی ہے نہ کفارہ اور حلال نہین ہے یہ فعل غیر رمضان مین بہی اگر قصد کرے قضا شہوت کا اور
کرے تسکین شہوت کا امید ہے کہ نہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت کیلیے کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہو اور نہ نکالنے مین خوف زنا کا رکہتا ہو تو امید ہے کہ
گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہے اگر مداومت کرے اوسپر اور اگر درمیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہوجاوے تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل کرین
آپس مین قصدًا اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہوونگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوے تو روزہ نہین جاتا اس لیے
کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہے جیسے نہاوے اور ٹہنڈک جگر کو پہنچے اور سرمہ لگانے سے بہی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اوسکا حلق مین
یا رنگ اوسکا رینٹ مین یا تہوک مین اس لیے کہ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان
آنکہ کے اور دماغ کے راہ نہین ہے اور آنسو جو نکلتے ہین مسامات سے نکلتے ہین مانند عرق کے اور جو چیز داخل مسامات سے ہو منافی روزے کی نہین جیسے کہ پہلے ذکر کیا گیا اور اگر کہے آنکہ
مین دوا یا دوا ساتہہ تیل کے پہر پاوے مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہے روزہ اور اگر نکل جاوے کچہہ یعنی روئی وغیرہ کہ بندہی ہو ڈوری مین
اور ڈورہ اوسکے ہاتہہ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک ڈوری سے کہل کر گر پڑے جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق مین لکڑی مانند
اوسکے کے اور ایک سرا اوسکا اوسکے ہاتہہ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کرے اونگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹیگا
مگر تر ہو گی ساتہہ پانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہے اور نہ نیت کرنے افطار کی
اور افطار نکرے تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دہوان داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہین جاتا اس لیے کہ اوس سے بچ نہین سکتا اگرچہ منہ بند کرے تو ناک
سے جاتا ہے پس یہ مانند تری کے ہے کہ باقی رہتی ہے منہ مین بعد کلی کرنے کے اور قید بغیر اسکے فعل کے اس لیے لگائی کہ جو قصد کرکے دہوان داخل کریگا حلق مین
کسی صورت سے ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہے کہ دہوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا انکے کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلا کر دہوان اپنی طرف لگایا

ساقط ہوگا اور بخوشی کرے حالت جنون میں کفارہ نہیں لازم آئیگا اور قصداً کرے بھول چوک کر کریگا تو کفارہ نہیں آئیگا
جب یہ اتنی شرطیں پائی جاتیں گی اور ان چیزوں مفسدات میں سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزیں یہ ہیں
جماع کرنا فاعل و مفعول دونوں پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہے اور کہانا اور پینا خواہ از راہ غذا کے ہو خواہ دوا کے اور اوسکی تعریف میں علمانے اختلاف کیا ہے
بعضوں نے تو کہا ہے کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ خواہش کرے طبیعت اوسکی کہانیکی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکے اور بعضوں نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ لاوے
کہانے سے اصلاح بدن کی ہو اور بعضوں نے کہا غذا کی چیز وہ ہے کہ کہائی جاتی ہے عادة پس کفارہ آتا ہے اگر مینہ یا اولی یا برف نگل جاوے یا کہاوے کچا گوشت اگرچہ
مردار کا ہو یا کہاوے چربی یا کہاوے خشک کیا ہوا گوشت یا کہاوے گیہوں مگر یہ کہ ایک آدہ گیہوں چباوے اور منہ میں پھیل جاوے تو کفارہ نہیں آتا اور اگر
نگل جاوے تہوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہے اس لیے کہ خواہش طبع ہوتی ہے اس میں اور کسی کی تہوک نگلنے میں روزہ جاتا رہتا ہے اور کفارہ نہیں آتا فقط
قضا ہی آتی ہے اور تہوڑی سی نمک کہانے سے کفارہ آتا ہے نہ بہت سی بموجب روایت مختار کے کذا فی المستغنی اور خلاصہ بزازیہ میں لکہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ مطلق
نمک کہانے سے کفارہ آتا ہے یعنی تہوڑا ہو یا بہت اور اگر کہاوے جو بغیر بہنے پس نہیں کفارہ اوسپر اس لیے کہ نہیں کہائی جاتی ہیں کچی اور خشک جو کا حکم ہے اور اگر
تازی یا ملین سے نکال کر کہاوے تو کفارہ آتا ہے اور کفارہ آتا ہے کہانے گل ارمنی کے سے مطلق یعنی برابر ہے کہ عادة ہو اوسکے کہانیکی یا نہ عادة ہو اس لیے کہ وہ کہائی جاتی
ہے دوا کے لیے پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہے کہانے غیر گل ارمنی کے سے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اوسکے کہانیکی پس نہیں کفارہ ہے اوسپر کہ نہیں عادت کہانے کی
اوسکی اور اگر بعد غیبت کیے نیکی قصداً کہانا کہاوے تو کفارہ لازم آتا ہے برابر ہے کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نے فتویٰ دیا
ہو یا نہ دیا ہو اس لیے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہے اور حدیث الغیبة تفطر الصیام تاویل کی گئی ہے بالاجماع ساتہہ جاتی رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت
یعنی پچہنے لگانے کے کہ بعضے علمانے اسکے ظاہر پر بہی عمل کیا ہے مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کہاویگا بعد حجامت کے یا بعد چہونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتہہ شہوت کے
یا بعد ہمخوابی کے نیکے اور مباشرت فاحشہ کے بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانیکے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنیکے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے اور نکلنے کے دبر میں
اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزوں مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتویٰ دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنیگا پچہنے لگانے والے اور لینے والے نے حدیث
افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل اسکی بموجب مذہب کے نہیں کفارہ آویگا اور اگر پہنچ جائیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کر کے قصداً
کہایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکے بعد غیبت کے ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثروں کے نزدیک تو اسیطرح ہے لیکن ملتقی اور بحر الرائق
میں اسکو مانند حجامت کے کہا ہے اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کراوے ایک شخص سے کہ اوسپر جبر کیا تہا کسی نے صحبت کرنیکے لیے اور مرد پر نہیں آئیگا
اور ایک عورت نے چہپایا طلوع ہونا فجر کا اور چہپایا اسکو اپنے خاوند سے یہانتک کہ اوسنے صحبت کی اور وہ نہیں جانتا تہا کہ فجر ہوگئی ہے تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر مرد پر نہیں

فصل بیچ بیان کفارہ کے اور ان چیزوں کے کہ ساقط کرتے ہیں کفارہ کو ذمہ سے ایک عورت نے قصداً کہانا کہایا یا جماع کروایا بخوشی پہر اوسی دن اوسکو
حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہو جاتا ہے اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسی دن اسطرح کا کہ جائز ہے اوس میں افطار اور بیماری آپ سے ہوتی بغیر اسکے فعل کے
تو کفارہ ساقط ہو جائیگا اور یہہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی الخ اس لیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پہر زخمی کیا اپنے تئیں اور اوس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہیں روزہ
رکہہ سکتا اوس حالت میں یا ڈالا اپنے تئیں چہت پر سے یا پہاڑ پر سے تو اس میں اختلاف کیا ہے مشائخ نے بعضوں نے کہا کہ ساقط ہو جاتا ہے اوس سے کفارہ اور بعضوں
نے کہا کہ نہیں ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہہ ہے کہ نہیں ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہے جمع العلوم میں کہ اگر کسی نے رنج میں ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچہ کام کیا یہانتک
کہ بہت لگی اوسکو پیاس پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضوں نے کہا کہ کفارہ نہیں آئیگا اور یہی عمل کیا ہے بقالی نے کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہ ہے کہ آزاد
کرے بردہ اگرچہ ہو کافر پہر اگر نہ کر سکے یہ روزے رکہے دو مہینے پے در پے کہ نہ ہوں اون میں دن عیدین کے اور نہ ایام تشریق کے اس لیے کہ اون میں روزہ رکہنے منع ہے اور اگر

وہ مانند بھولنے والے کے کیا نہیں جانتا ہو تو کہ سونیوالا یا جسکی عقل جاتی رہی ہو اگر ذبح کرے نہیں درست اوسکا ذبح کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوے ذبح کے وقت اوسکا
ذبح کیا ہوا جانور کھانا درست ہے اور اگر روزے مین بھولکر کھانیکو کھایا پھر قصداً کھایا یا جماع کیا یا بھول کر بغیر قصد کے کیا یا کسی دوسرے کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا
جماع کیا قصداً یا رات سے نیت کی ایک روزے کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہین درست تھا اوسکا افطار بسبب ایک ذی نیت
روزے کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تھا اوسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور سفر مین
[illegible] نکالی کہ اگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کے لینے کے لیے اور قصداً کھاویگا اپنے مکان مین یا جدا ہونیکی آبادی مقام اوسکی ہے تو قضا
[illegible] لازم ہوگی اور اگر کھانا وغیرہ [illegible] تمام دن بغیر نیت روزے کے اور افطار کی یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال مین کہ شک رکھتا تھا بیچ
طلوع ہونے فجر کے اور فجر اوسوقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن غالب ڈوبنے آفتاب کے اور آفتاب وسوقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا
ہو کہ غروب مین ہے تو بیچ لازم ہونے کفارہ کے دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہے کہ نہ غروب ہوئیکا اور
افطار کر ڈالیگا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہو بسبب فعل بد کرنیکے جانور سے یا میت سے یا منی گرائے کسیکی ران مین یا ناف مین یا ہاتھ مین یا منزل
ہوا بسبب بوسہ لینے کی یا چھونے کسیکو یا توڑا روزہ غیر ادای رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسی نے سوتے مین اور روزہ ویسے تھی روزہ جاتا رہیگا اوس کا
اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نے رات سے نیت روزے کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہوگئی اور اوس سے جماع کسی نے کیا اوس عورت پر
بھی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ مین یا داخل کی کسی نے اوسکی انگلی بھیگی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور
پانی پہنچا دبر مین حقنے کی جگہہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہے کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کے استنجا کرنے مین قضا لازم آویگی اور اگر نکل آوین [illegible] والیہ
کو اور دہو ڈالے اونکو اگر خشک کر لیا اونکو پہلے اوٹھنے کے اور سے پھر اوپر چڑہ گئی نہین ٹوٹیگا روزہ اس لیے کہ پانی پہنچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہو گیا پہلے
پہنچنے کی طرف باطن کی بسبب عود کرنے مقعد کے اور اگر خشک نہونگی تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل
کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہو جاوین کل
یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ مین ہو یا عورت کی فرج خارج مین تھین فاسد ہوئیکا - اور اگر
نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتھ مین ہو پھر نکال لو نہین ٹوٹیگا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دہوان
اپنے فعل سے قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم بیچ دہوین جیسے عنبر اور عود کی ہے اور ان دونون کے دہوین مین بعید نہین ہے لازم آنا
کفارہ کا بھی واسطے فائدہ منہ اور دوا ہونے اوسکی کے اور اسیطرح حقہ کے دہوان داخل کرنے سے بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا - اور اگر قی قصداً کی اگرچہ منہ بھر کر
نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک منہ بھر کر آنا شرط ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر نگل جاوے قی آپ سے آئی ہوئی کو اور ہووہ منہ بھر کے
ہوئی یا کھا جاوے دانتون کی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہووہ بقدر چنے کے یا زیادہ یا نیت کرے روزے کی دن کو بعد کھا چکنے کے بھول کر پہلی نیت کرنیکے دنکو یا بیہوش
ہو جاوے اگرچہ مہینے بھر تک بیہوش رہے قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکرے اوس دن کی کہ جس مین بیہوشی شروع ہوئی ہے یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہے اس
لیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اوسنے رات سے نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہوگیا اوسکے بعد جتنے دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کریگا
اس لیے کہ امساک بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوس دن کی بھی قضا آویگی - اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے
مہینے دیوانہ رہا نہین قضا آویگی - اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا یا دن کو آرام ہوگیا بعد فوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہین
آئیگی کہ یہہ بھی پورے مہینے کے حکم مین ہے - اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نہ کی اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کے

ف - اور روزے [illegible] کھایا [illegible] جماع کیا بھول کر [illegible] نہین کفارہ ہے [illegible] امام اعظم کے خلاف صاحبین کے [illegible] افطار کا [illegible] قضا تو ہے نہین کفارہ [illegible] جانتا تھا افطار [illegible] یا جماع کیا قصداً [illegible] کفارہ [illegible]

[illegible]

چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تھوک دینا [illegible] اسکا کہ رنجیدہ ہوگا
تو نہیں دیا جاوے کا یا موافق [illegible] تو نہیں مکروہ - آور [illegible] بدخلق ہو [illegible] زیادتی
نمک پر تو درست ہے اوسکو بھی چکھ لینا کہانے کا تا اوسکے ملامت سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہیں درست اور ایسا ہی حال نوکر کا ہے اور یہی حکم
نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانے کے لیے ہوں - آور مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چباتی ہے روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے منہ مین
دیوے اگر کوئی ہمسایہ لڑکی یا حائضہ اوسکے پاس ہو تو اوس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بے روزہ دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی کرے کہ
اس صورت مین مکروہ نہیں اور مکروہ ہے چبانا مصطگی کا روزہ دار کو [illegible] مرد و عورت اس لیے کہ اوسکو چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہے اور سوا
روزہ کی حالت کے مردونکو لیے چبانا اوسکا مکروہ ہے مگر خلوت مین بسبب عذر کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا مباح ہے بخلاف عورتوں کے کہ اونکے لیے مستحب ہے
چبانا اوسکا اس لیے کہ یہہ اونکے لیے قائم مقام ہے مسواک کے اور مکروہ ہے بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورت کو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اور اگر ڈر ہو
انزال کا یا جماع کا اور اگر نہیں تو مکروہ - اور مکروہ ہے جمع کرنا تھوک کا منہ مین قصدًا اور پھر نگل جانا اوسکا - آور مکروہ ہے روزہ دار کو ایسے کرنا اوس چیز کا
کہ ضعف ہو اوس سے مانند فصد اور پچھنوں کے اور جو فصد وغیرہ ایسے ہوں کہ ضعف نہ لاوین تو نہیں مکروہ - اور نہیں مکروہ ہے سرمہ لگانا اور تیل لگانا
مونچھونکو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی مین - اور نہیں مکروہ ہے کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو
کے - اور نہیں مکروہ ہے غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتی بہ کے اس لیے کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ثابت ہوا ہے چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہین روزہ دار کے لیے تین چیزین سحر کہانا اور دیر کرنی سحری مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روز ابر کے
اور ابر کے روز احتیاط اولی ہے **فصل** بیچ بیان اون عوارض کے کہ مباح ہے بسبب اونکے افطار روزہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی
اور حمل اور دودھ پلانا آور بھوک اور پیاس اور بہت بڑہاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہے افطار اوس بیمار کو لیے کہ اگر روزہ رکھے تو ڈر ہو زیادتی مرض
کا یا دیر کر اچھے ہونیکا اس لیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبھی ہوتا ہے باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اوس سے احتراز - آور مرض ایک چیز ہے کہ
باعث ہوتی ہے تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہے اول باطن مین پھر ظاہر ہوتا ہے اثر اوسکا اور پس ظاہر ہے کہ ہو وہ مرض آنکہہ دکھنی کا یا زخم
یا درد سر کا غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونیکا تو جائز ہے اوس مین افطار - آور لکھا ہے علمانے کہ غازی جبکہ جانتا ہو
یقینًا کہ مین لڑونگا اعدا سے رمضان کے مہینے مین اور خوف ہو ضعف کا تو افطار کرے پہلے لڑائی کی افطار کرے مسافر ہو یا مقیم اور اسی طرح
کہا ہے علمانے اوس شخص کے حق مین کہ اوسکا دن باری کا ہو پس افطار کیا اوس نے بیچ آنے تپ کے بگمان اسکے کہ آج تپ آویگی ضعیف کردیگی
تو نہیں مضائقہ افطار کا اوسکو پھر اگر تپ آویگی تو صحیح تر یہہ ہے کہ نہیں آئیگا کفارہ - اور اسیطرح عورت نے حیض آنیکا گمان کر کر افطار کیا اور پھر
حیض نہ آیا تو صحیح تر یہہ ہے کہ کفارہ نہیں آئیگا اوسپر اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ دونوں صورتوں مین کفارہ آویگا - اور اسیطرح بازار والوں نے سنی
آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہے اور پھر افطار کر ڈالین پھر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہیں کفارہ اونپر

اور

زبردستی سے مراد یہ ہے کہ کوئی پچھاڑ کر منہ میں کچھ دیدے یا ڈر ہو نہ افطار کرنے میں مار ڈالنے کا یا سبب مارنے کا اور جائز ہے افطار حاملہ کو لیے اور دودھ والی
کو لیے اگر ڈر ہو نقصان عقل کا یا ہلاک ہونے کا یا بیماری کا خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو ان چیزوں کا یا بچہ پر اور دودھ والی خواہ ماں ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ مراد
دودھ والی سے دایہ ہی ہے یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث میں عام ہے دودھ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور
یہ کہ دودھ پلانا ماں پر واجب ہے دیانۃً خصوصاً جبکہ باپ مفلس ہو اور جائز ہے دودھ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہ بچہ کی بیماری کو فائدہ کریگی
اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے دو سبب سے ہوتا ہے کہ یا تو ظن غالب ضرر کا بسبب علامت یا تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کے کہنے سے کہ ضرر کریگا روزہ اور
جائز ہے افطار اوسکو لیے کہ ہوا اوسکو پیاس یا بھوک بہت کہ خوف ہوا اوسے ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا۔ اور جو یہ سبب مشقت میں ڈالنے نفس اپنے کے اگر
مر گیا ہو گا یہ سبب مشقت میں ڈالنے نفس کے مثلاً دوڑا اور پیاسا ہو کر افطار کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں لازم آئیگا۔ اور لیے جو کوئی عمل یا اجرت پر حرفہ کرنیوالا کرے
کہ جب جانے کہ اگر میں مشغول ہونگا حرفہ میں تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اوس میں افطار اور ہے وہ محتاج طرف حاصل کرنے نفقہ کے تو آیا مباح ہے اوسکو کھانا پہلے
بیمار ہونیکے یا نہیں پس منع کیا اوسنے قول اشد منع۔ اور در مختار میں لکھا ہے کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہیے کہ آدھے دن کسب کرے اور آدھے دن استراحت کرے
تاوجہ معیشت اسکی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے۔ اور جائز ہے افطار اوس مسافر کو کہ سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزہ میں
بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہیں مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اوسکے تو درست ہے اور بہر صورت قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر میں بغیر بیماری کے
توڑے خواہ بیمار ہو کے۔ اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نہ کرے اور یہ کب ہے کہ جب نہوں تمام رفیق اوس کے افطار کیے ہوئے اور نہ مشترک ہوں خرچ
کرنے میں پس اگر ہوں مشترک یا افطار کیے ہوئے تو افضل افطار ہی ہے واسطے موافقت جماعت کی۔ اور نہیں واجب ہے وصیت کرنی ساتھ فدیہ اوس روزے کی
کہ افطار کیا اوسنے پہلے مرنے کے پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذر ہو اور قضا کرے اون روزوں کی کہ قادر ہوا اونکی قضا پر اور اگر قضا نہ کرے
تو لازم ہے اوسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سے اور بقدر صحت کے مرض سے اور بقدر زوال عذر کے اور نہیں شرط ہے قضا روزوں میں پے در پے
رکھنا لیکن مستحب ہے تا کہ واجب جلدی ذمہ سے اوتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہے یہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے **تنبیہ** شرع میں روزے تیرہ قسم کے
آئے ہیں اون میں سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہیں مہینے رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارے یمین کے اور رمضان میں
جو قصداً افطار کرے اوسکے کفارے کے اور نذر معین کے اور اعتکاف واجب کے اور چھ قسم کے روزوں میں اختیار رکھتا ہے چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق
نفل روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے اور جائز ہے افطار کرنا شیخ فانی کو اور
بڑھیا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو کہتے ہیں کہ عاجز ہوا ہو فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اوسکا یہانتک کہ ناامید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور
لازم ہے شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم اور عذر والوں کو سوا انکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنی نذر مانی کہ میں ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر
عاجز ہوا اوس سے بسبب اشتغال معیشت کے تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز فدیہ یہ ہے کہ بدلے ہر دن کے آدھا صاع یعنی دو سیر گیہوں دے یا قیمت اوسکی اور شرط ہے ہمیشہ
رہنے عجز کی موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہے یہ کہ نہ واجب ہو اوس پر فدیہ مانند دوسروں کے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جس پر فدیہ
لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالیٰ سے اور جائز ہے فدیہ اور کفارہ میں اباحت طعام کی یعنی دونوں وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلا دے جیسے کہ جائز
ہے تملیک بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہے اوس میں تملیک مانند زکوٰۃ کے جانا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہے ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہے اوس میں تملیک اور
اباحت اور جو کہ مشروع ہے ساتھ لفظ ایتاء کے اور ادا کے شرط ہے اوس میں تملیک اور نہیں جائز ہے نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اوسکا بلا عذر اور روایت ہے
کہ توڑ ڈالنا روزے کا اور نماز کا بعد شروع کرنے کے مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع سے واجب ہو جاتا ہے پس کسی حالت میں توڑ دے واجب ہوتی ہے اوس پر قضا مگر جبکہ پانچ

دونوں میں نفل روزے رکھے دو دنوں عیدوں میں اور ایام تشریق میں تو نہیں لازم آتی ہے قضا اونکی تو ڑنے میں اس لیے کہ ان دنوں میں روزہ منع ہے پس
شروع سے واجب نہیں ہوتی اور اگر ان پانچ دنوں کے روزے کی نذر مانے یا تمام سال کے روزے کی نذر مانے تو ان دنوں میں افطار کرے اور قضا اونکی رکھے اور
دونوں میں اور حکم کیا جاوے لڑکے کا ساتھ روزہ رکھنے کے جبکہ طاقت رکھے اور سات برس میں ہو یا جاوے اور اوسکے ترک پر جبکہ ہووے دس برس کا مانند نماز کے **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ
فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور
کام کرنا برا یعنی روزے میں تو نہیں ہے اللہ کو کچھ حاجت اس میں کہ چھوڑا ہو اس شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری نے **ف** باطل بولنا کلام
باطل وہ ہے کہ جسکو بولنے میں گناہ لازم آوے یعنی باتیں کفر کی کرنے اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان
زنا کا ہو یا اور کچھ اور گالیاں دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند اونکے اور چیزیں کہ واجب ہے انسان کو پرہیز کرنا اونسے پس حاصل یہ کہ جس شخص نے
باطل بولنا اور برے کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعالی کو کچھ حاجت نہیں اسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ مقصود روزے سے
توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہے پس جب حاصل ہوا اوس سے یہ یعنی برے قول و فعل نہ چھوڑے تو نہیں پروا کرتا اللہ تعالی روزے
اوسکے کی اور اوسکی طرف نظر عنایت کی نہیں کرتا پس نہونے حاجت سے مراد ہے نہ التفات کرنا اوسپر اور نہ قبول کرنا اوسکے روزے کا اور کیونکر التفات
کرے اللہ تعالی اوسکی طرف کہ اوس نے ترک تو کیا اوس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے میں قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی اوسپر
ہر وقت میں اور مشائخ رح نے لکھا ہے کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ عوام کا ہے کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع سے اور ایک روزہ خواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رکھے
تمام اعضا اور حواس کو لذتوں اور خواہشوں حرام اور مکروہ سے بلکہ منہمک ہونے سے مباح میں بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہیں اور ایک روزہ اخص الخواص
کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رہے ہر چیز سے کہ جو سوا حق کے ہے اور نہ التفات کرے اوسکے غیر کیطرف + ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنی اپنی بی بیوں سے یہ معاملہ کرتے اوس حال میں کہ وہ روزہ دار ہوتے اور تھے حضرت بہت قادر تم سے واسطے حاجت اپنی کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاجت سے مراد شہوت ہے یعنی حضرت بہ نسبت تمہارے بہت قادر تھے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن لگانے
کے روکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور تمہیں روکنا مشکل ہے اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے
بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنے کا یا منزل ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہیں مکروہ + ع **وعنها** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پالیتی اونکو فجر رمضان میں یعنی کبھی ایسا ہوتا کہ وہ ہوتے تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے اور روزہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت کو نہانے کی
احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے اور پھر نہالیتے پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں نیت روزے کی کرنی اور صبح کو
نہانا منع نہیں اور بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اسمیں روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اوس میں بطریق
اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزے کی حالت میں بھی تو مضر نہیں اور بغیر احتلام کے اس لیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہیں ہوتا تھا
اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کے آنے کی خواب میں اور وہ امن میں تھے اوس سے + ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھری ہوئی کھچوائی

حالت احرام مین اور پھر ہوئی سینگی کہنچوائی روزیکی حالت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا شیخ جزری نے مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرت حالت احرام
مین روزے سے تھے اور پھر ہوئی سینگی لی یہہ مراد جانی ابو داؤد کی اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم محرما اور کہا مظہر نے کہ جائز ہے احرام والیکو سینگی لینا
بشرطیکہ بال نہ توڑ اور اسیطرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینون اماموں کے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ پھر ہوئی سینگی لگانیوالیکا اور لگوانیوالیکا
لیکن کفارہ نہین واجب آتا ہے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم
صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور وہ روزہ دار
پس کہا یا پیا پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہین کہ کھلایا اوسکو اللہ نے اور پلایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حکم عام ہے
ہر روزیکا فرض ہو یا نفل بھولکر کھالیوے یا پی لیوے تو روزہ نہین جاتا اور مذہب سب اماموں کا یہی ہے مگر امام مالک کہتے ہین کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان
کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنی جماع بھول کر کرے اوسکا بھی یہی حکم ہے **وعنہ**
قال بینا نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال مالک قال وقعت علی
امرأتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبۃ تعتقھا قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین
متتابعین قال لا قال ھل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا قال اجلس ومکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا نحن علی ذلک
اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال این السائل قال انا قال خذ ھذا فتصدق بہ فقال
الرجل اعلی افقر منی یا رسول اللہ فواللہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ اھلک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اوس وقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنی سبب گناہ کے نیکو فرمایا کیا ہوا واسطے تیرے کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنی جماع
کیا اور تھا مین روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اوسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے پس کیا طاقت رکھتا ہے تو یہہ کہ
روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینون کے کھلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے بیٹھہ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھ لا دے تو اوسکو دیجئے تا وہ کفارہ ادا کرے پس اوس وقت کہ ہم اسیطرح بیٹھے تھے آیا حضرت کے پاس ایک عرق کہ اوس مین تھین کھجورین
اور عرق کہتے ہین تھیلی بڑے کہ یعنی کھجور کے پٹھے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اوس مین پندرہ چو سیر دن سے لیکر بیس چو سیرون تک کھجورین آتی ہین فرمایا کہان ہے
پوچھنے والا کہا اوسنے کہ مین حاضر ہون فرمایا لے یہ کھجورین اور اللہ دے اونکو پھر کہا اوس شخص نے کیا اللہ دون مین ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسے یا رسول اللہ
یعنی مین سب سے زیادہ محتاج ہون فقیرونکو کسطرح دون پس قسم ہے خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے گھر والون سے
اور مراد رکھتا تھا دونون طرفون سے دو پہاڑیان کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کے ہین پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان
حضرت کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنی اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اس شخص آنیوالیکا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ
رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالے خواہ جماع کر کر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب کو کہ پہلے بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے
کے روزے رکھے پے در پے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو سرا سم دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو دے اور اگر پکا کر دے تو دونون
وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنی اہل کو یعنی اصول فروع کو دینا درست نہین اور حضرت نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اس مین اختلاف
کیا ہے علما نے کہ اوسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اوسکے واسطے تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ

اور اسکو منہ پر باسواسطے کہ واجب ہے کفارہ کھانا یا الفعل اوسوقت ہوگا اوسکا کھانا ذمہ سے گرجاویگا اور نہیں تو ذمہ پر رہتا ہے جب مقدور ہووے ادا کرے پس وہ محتاج تھا اوسکو حضرت نے اجازت دی کہ تو بھی اپنی اہل کو کھلا دے جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلہا وھو صائم ویمص لسانہا رواہ ابوداؤد روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان انکی نقل کی یہ ابوداؤد نے

ف یہ حدیث ضعیف ہے اور کہا گیا ہے تھوک نگلنے غیر کی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے سب کے نزدیک پس حضرت کے زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے یہ جواب دیا گیا ہے کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہونگے ع ح **وعن** ابی ھریرۃ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ واتاہ اخر فسالہ فنہاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ واذا الذی نہاہ شاب رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنی بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرت نے اوسکو اور آیا حضرت کے پاس ایک اور پس پوچھا اوس نے حال مباشرت کا پس منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اوسکو وہ بوڑھا تھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اوسکو وہ جوان تھا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بڈھا امن میں ہوتا ہے خوف جماع کرنیکا اوسکو نہیں ہوتا اس لیے اوسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہے اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہے اسمیں کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عیسی بن یونس وقال محمد یعنی البخاری لا اراہ محفوظا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کرے قے یعنی آپ سے آجاوے اور وہ ہو روزہ دار پس نہیں اوسپر قضا اور جو شخص قے لاوے یعنی انگلی وغیرہ حلق میں ڈالکر قصدًا پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی یہ ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کے سے اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے نہیں گمان کرتا میں اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہے **ف** قصدا جو کہا تو اس سے احتراز کیا نسیان سے یعنی قے لاوے اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہے اور بھولکر لاوے تو قضا نہیں اور یہ مسئلہ ابتدا باب میں مفصل ذکر کیا گیا ہے چاہیے وہاں سے دیکھ لے ع ح **وعن** معدان بن طلحۃ ان ابا الدرداء حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت لہ وضوءہ رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی اور روایت ہے معدان بن طلحہ سے یہ کہ ابو درداء نے حدیث کی اونکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا میں ثوبان سے دمشق کی مسجد میں اور کہا میں نے کہ ابو درداء نے مجکو حدیث کی ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نے اور میں نے ڈالا تھا حضرت کے واسطے پانی وضو کا نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی و دارمی نے **ف** یعنی روزہ نفل میں قصدا قے کرکے روزہ توڑ ڈالا سبب کسی عذر کے یعنی عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور علماء کی قید اسواسطے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اپنے عملوں کو باطل نہ کر ڈالو اور اخیر حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں امام ابو حنیفہ اور احمد وغیرہما کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور شافعی اور اور علماء کہ قائل نہیں ہیں وضو ٹوٹنے کے قے سے اونہوں نے وضو کرنے سے مراد لی ہے کلی کرنی اور منہ دھونا مونہہ کا واللہ اعلم ع ح **وعن** عامر بن ربیعۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک وھو صائم رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہیں گن سکتا مسواک

کرتے

کرتے تھے اور حالانکہ ہوتے روزہ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے مسواک کرنا روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک اور اور
بہت سی حدیثیں اسی طرح کی آئی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے امام ابوحنیفہ اور مالک جائز رکھتے ہیں مسواک کرنی خواہ مسواک تر
یعنی تازی ہو یا تر کی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اوسکے اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہے تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے بعد
زوال کے ع ح **وعن** انس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم قال اشتكيت عيني أفأكتحل وأنا صائم
قال نعم رواه الترمذي وقال ليس إسناده بالقوي وأبو عاتكة الراوي يضعف اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص حضرت کی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہیں آنکھیں میری کیا لگاؤں میں سرمہ اور میں ہوں روزہ دار فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث
کی نہیں قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہے **ف** اس میں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علما کا
مذہب ہے اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ مزا سرمہ کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کے نزدیک
مکروہ ہے اور امام مالک سے بعضوں نے کراہت نقل کی ہے اور بعضوں نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حدیثیں بھی آئی ہیں سب
ملکر قابل دلیل پکڑنے کی ہو جاتی ہیں ع ح **وعن** بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
بالعرج يصب على رأسه الماء وهو صائم من العطش أو من الحر رواه مالك وأبو داود اور روایت ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں کہ ڈالتے تھے سر پر پانی حالت روزہ میں واسطے دفع کرنے پیاس کے یا واسطے دفع کرنے گرمی کے نقل کی یہ
مالک اور ابو داؤد نے **ف** عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہیں مکروہ روزہ دار کو
یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہووے پانی میں اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اوسکی بیچ باطن اوسکے **ع** نور الایضاح میں کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہے لکھا ہے
کہ نہیں مکروہ ہے روزہ دار کو نہانا اور لپیٹنا تر کپڑے میں واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسی طرح در مختار میں لکھا ہے
وعن شداد بن أوس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى رجلا بالبقيع وهو يحتجم وهو آخذ بيدي لثماني عشرة
خلت من رمضان فقال أفطر الحاجم والمحجوم رواه أبو داود وابن ماجة والدارمي قال الشيخ الإمام محيي السنة رحمه
الله وتأوله بعض من رخص في الحجامة أي تعرضا للإفطار المحجوم للضعف والحاجم لأنه لا يأمن من أن يصل شيء إلى
جوفه بمص الملازم اور روایت ہے شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع میں کہ نام ہے مدینہ کے قبرستان کا
اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں کھچواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارویں تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نے کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی
کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو بعضوں نے
ان شخصوں میں سے کہ اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھچوانے کے یعنی قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھچوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا
اسواسطے کہ نہیں امن میں ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوے کچھ پیٹ اوسکے میں بسبب چوسنے سینگی کے **ف** شخصوں سے مراد جمہور یعنی اکثر علما ہیں مذہب
اکثر علما کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے روزہ دار کو اس لیے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنی بھری
ہوئی حالت احرام اور روزے میں اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا حدیث کا اونہوں نے یہی کہا ہے جو کہ مذکور ہوئی کہ
قریب افطار کے ہو جاتا ہے یعنی بھری ہوئی سینگی لوانے والے کو بسبب خون نکل جانے کے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ قریب ہے تا ہو افطار کرنے کے
یا ہلاک ہو جاوے اور [illegible] کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منہ سے چوسنی پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ

اسیر ہو تو لشکر میں بیمار ہو تو صحت ہو جاوے ایسے ہی فاعل و مفعول یعنی حجامت کرنے والے اور کرانے والے ...

خون بہت نکلنے سے ضعف ہو جاتا ہے ... ہو تو سینگی کھینچنے سے وقت پایا کہ دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ حکم

منسوخ ہے ۱۲ ح وعن اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِیْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہیں بدلا اوتارتا اوس سے روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزے رکھے تمام عمر نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے اور کہا ترمذی نے سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہتا تھا ابو المطوس راوی نہیں جانتا میں واسطے اوسکے سوا اس حدیث کے ف بدون رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے کہ حالت سفر وغیرہ ہے چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہے پہلی جملہ کی اور یہ حدیث بطریق مبالغہ کے اور تشدد کے فرمائی ... اگرچہ تمام عمر رکھے الا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بدلا اوسکا ایک روزہ پھر قضا ادا ہو جاویگا اور اگر کہے کہ توڑ ڈالا ہو ... کے روزے کی کفایت کریگا اور ابن حجر نے کہا ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور تمام عمر روزے رکھے تو نہیں کفایت کرے چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعود کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب ہے کہ کفایت کرتا ہے ایک دن بدلے ایک دن کے یعنی فرض ادا ہو جاتا ہے اگرچہ نہ رکھا ہو نہایت بڑے دنوں میں اور گرمی میں اور رکھے بدلا اوسکے چھوٹے دنوں میں اور سردی میں اور ظاہر یہہ ہے کہ نماز بھی روزے کے حکم میں ہے اس لیے کہ نہیں فرق ہے دونوں میں بلکہ نماز افضل ہے روزے سے سب علما کے نزدیک واللہ اعلم ۱۲ ح ومولانا **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَکَمْ مِنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہیں کہ نہیں اونکو حاصل روزے اون کے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے ہیں کہ نہیں اونکو قیام اونکے سے مگر جاگنا نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کے واسطے نہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی اور بہتان لگانے اور غیبت کرنے اور مانند اسکی کے اور ممنوعات سے ہوتی ہے اوسکو بھوک اور پیاس اور نہیں ہوتا ثواب اوسکو روزے کا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہوتا ہے اور اسیطرح جو رات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اوسکو کچھ بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے نماز زمین یا گھر چھینی ہوئی میں پڑھے تو اس میں کچھ ثواب نہیں ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض ساقط ہوتا ہے اور اسیطرح جو نماز پڑھے بدون جماعت کے بے عذر ذمہ سے اوسکے فرض ساقط ہوا قضا نہ آویگی لیکن اوسکو ثواب نہیں حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتیں مانند حج و زکوٰۃ وغیرہ کے اگر خلوص سے نہوں کچھ نہیں فائدہ اون سے سوا تضییع مال اور رنج بدن کے مولانا من الطیبی وغیرہ **وذکر** حَدِیْثُ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِیْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتوں وضو کے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا یُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدٍ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں افطار کرتیں روزہ دار کا سینگی اور قے یعنی جو قے آپ سے ہو اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں محفوظ اور عبد الرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں ف روایت کیا اس حدیث کو دار قطنی اور بیہقی اور ابو داؤد نے بھی اور حدیث ابو داؤد کی نسبت ساتھ صواب کے ہے ۱۲ ح **وعن** ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ قَالَ سُئِلَ

ترجمہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جہاد کو چلے ہم
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہویں رمضان کو بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا یعنی قویوں نے اور بعضوں نے ہم میں سے افطار کیا یعنی ضعیفوں
نے یا امیروں کو خادموں نے پس عیب کیا روزہ دار نے افطار کرنیوالے پر یعنی اسلیے کہ عمل کیا اوس نے رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالے نے روزہ دار پر اسلیے
کہ عمل کیا اوس نے عزیمت پر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا
قد ظلل علیہ فقال ما ہذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اوسپر یعنی دھوپ کے بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہہ کہا اونہوں نے
کہ یہہ روزہ دار ہے یعنی بسبب ضعف کے گر پڑا ہے پس فرمایا نہیں نیکی روزہ رکھنا سفر میں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی روزہ سے جب ایسی
حالت ہو جاوے تو سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں افطار ہی افضل ہے ع **وعن** انس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الابنیۃ وسقوا
الرکاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہب المفطرون الیوم بالاجر متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سفر میں پس بعضے ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم میں سے افطار کرنیوالے پس اوترے ہم ایک منزل میں بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزہ دار
یعنی بسبب ضعف کے لائق کاروبار کے نہ رہے اور کھڑے رہے افطار کرنیوالے یعنی خدمت میں مشغول ہوئے اور کھڑے کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹوں کو پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لے گئے افطار کرنیوالے آج کے دن ثواب نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ثواب یعنی ثواب کامل کے اس لیے کہ افطار اونکے حق میں اسوقت
میں بہتر تھا اور لفظ الیوم میں اشارہ ہے اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب مشقت کے تھی روزہ داروں کے تھی نہ مطلق اور اسمیں دلیل اسپر بھی ہے کہ خدمت صاحبوں کی
افضل ہے نوافل سے۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ع ح **وعن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ
الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدہ لیراہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ وذلک فی رمضان
فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیہ وفی
روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے طرف
مکہ کے یعنی جس سال میں مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے عسفان تک نام ہے ایک جگہہ کا دو منزل ہے مکے سے پھر منگوایا پانی پھر
اوٹھایا اوسکو ہاتھ میں یعنی ہاتھ میں لیکر بہت اونچا کیا اوسکو تا کہ دیکھیں اوسکو لوگ پھر افطار کیا یہانتک کہ آئے مکہ میں اور یہہ سفر تھا رمضان میں
پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے یہہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے **ف** تا دیکھیں اوسکو لوگ یعنی جانیں کہ جائز ہے افطار
کرنا یا اختیار کریں متابعت حضرت کی ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** انس بن مالک الکعبی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواہ ابو داؤد
والترمذی والنسائی وابن ماجۃ روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے موقوف کر دی مسافر سے
آدہی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانیوالی سے اور حمل والی سے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے **ف** موقوف کر دی
یعنی ساقط کی مسافر سے آدہی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑہی اور دو کی قضا نہیں اوسپر نہ یہہ کہ پہلے چار تھیں پھر دو ہو گئیں اور معاف کیا روزہ

یعنی واجب نہیں حالت سفر میں روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اوسپر اور دودھ پلانیوالی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہے اگر نقصان کرے
بچہ کو یا اونکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اونپر فدیہ بھی ۱۲ع **وعن** سلمۃ
بن المحبق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ حمولۃ تاوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکہ رواہ ابوداؤد
اور روایت ہے سلمہ بن محبق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے سواری کہ پہنچا دے منزل کو حالت سیری اور آسانی میں
یعنی اچھی حالت میں سفر کرتا ہے پس چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہاں آجاوے رمضان اوسکو نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یہہ حکم استحباب و فضیلت کے لیے ہے
والا جائز ہے سبھوں کے نزدیک افطار کرنا سفر میں اگرچہ مشقت نہو اور یہہ حدیث ضعیف بھی ہے ۱۲ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام
الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک
العصاۃ اولئک العصاۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے سال فتح مکہ کے مکہ کی طرف بیچ رمضان میں پس روزہ رکھا
یہانتک کہ پہنچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیوں نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اوٹھایا اوسکو یہانتک کہ دیکھا لوگوں نے طرف اوسکے پھر پیا
پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کے بعد اسکے تحقیق بعض آدمیوں نے روزہ رکھا یعنی روزہ ہی سے ہے افطار نکیا پس فرمایا یہہ میں گنہگار ہیں
یہ گنہگار نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب عسفان کے اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا
زیادتی جبر کے لیے اس لیے کہ حضرت نے یہہ فعل اس لیے کیا تھا کہ لوگ دیکھکر پیروی اونکی کریں یعنی قبول کریں رخصت اللہ تعالی کو پس جنھوں نے کہ روزہ
رکھا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی نہ اس لیے حضرت نے خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے
سفر میں ۱۲ع **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی
الحضر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنیوالا رمضان کا سفر میں
مانند افطار کرنیوالے کے ہے حضر میں یعنی گھر میں نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر میں برا گناہ ہے جیسا افطار
کرنا گھر میں لیکن یہہ حدیث اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے یا محمول ہے اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر میں اور خوف ہلاک کا ہو
مولانا من الشروح **وعن** حمزۃ بن عمرو الاسلمی انہ قال یا رسول اللہ انی اجد بی قوۃ علی الصیام فی السفر فھل علی
جناح قال ھی رخصۃ من اللہ عز وجل فمن اخذ بھا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ رواہ مسلم
اور روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ میں پاتا ہوں اپنے میں قوت روزہ رکھنے کی سفر میں پس کیا ہے مجھپر گناہ یعنی روزہ
رکھنے میں یا افطار کرنے میں فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہے اللہ عز وجل کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے
رکھنا پس نہیں گناہ اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس میں اشارہ ہے اسپر کہ افطار اولی ہے ۱۲ح

باب القضاء

باب ہے بیچ بیان قضا روزہ کے **ف** یعنی حکم اور آداب قضا کے اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد قضا روزے رمضان کے ہے اور رمضان کا روزہ جو افطار کرڈالے
اوسکے تین حکم ہیں اگر بھول کر افطار کرے تو نہ قضا ہے اور نہ کفارہ اور اگر قصدا ہو بغیر عذر کے کفارہ ہے اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ
کے اوس میں قضا ہے ۱۲ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن عائشۃ قالت کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع
ان اقضی الا فی شعبان قال یحیی بن سعید تعنی الشغل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم او بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

بعد ممکن ہونے قضا اوسکی کے اور جب سے فوت ہوگئے رمضان رہتے سے بے ممکن ہونے قضا کے پس نہین ہے اوسپر تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہے اور یہہ
اجماع ہے علما کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہے تدارک ساتھ روزہ یا فدیہ کے اگرچہ مر جاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی کے نزدیک
وصیت کرے یا نکرے دیا جاویگا مال سے ۔ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شہر رمضان فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکین رواہ الترمذی وقال
والصحیح انہ موقوف علی ابن عمر روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر نے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ
مر جاوے اور اوسپر ہون روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اوسکی طرف سے بدلے ہر روزے کے ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہے ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہے **ف** بدلے ہر روزے کے مسکین یعنی دو دو سیر گیہون دوسرے
یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور اسیقدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہے اور غالب یہہ ہے کہ یہہ حدیث ناسخ
حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھ اسکے جیسا کہ کہا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کے ہے اس لیئے کہ مانند اسکی نہین جانا جاتا
ہے عقل سے ۔ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** مالک بلغہ ان ابن عمر کان یسأل ھل یصوم احد عن
احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد رواہ فی الموطا اور روایت ہے مالک سے کہ پہنچا اونکو یہہ کہ ابن عمر
تھے پوچھے جاتے کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے یا نماز پڑہے کوئی کسیکی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے اور نہ نماز پڑہے
کوئی کسیکی طرف سے نقل کی یہہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے
درست نہین لیکن حنفیہ کے نزدیک یہہ جائز ہے کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچہہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا **باب**
صیام التطوع باب ہے بیچ بیان روزے نفل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رأیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رأیتہ فی شہر اکثر منہ صیاما فی شعبان وفی روایۃ
کان یصوم شعبان کلہ کان یصوم شعبان الا قلیلا متفق علیہ روایت ہے عائشہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہین دیکھا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہون روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان مین اور نہین دیکھا مینے حضرت کو کسی مہینے مین کہ
بہت روزے رکھتے ہون بہ نسبت شعبان کے یعنی شعبان مین اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینے مین اتنے نہ رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت مین ہے
کہا عائشہ نے کہ تھے حضرت روزے رکھتے تمام شعبان مین تھے روزے رکھتے شعبان مین مگر کم یعنی کم نہ رکھتے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
معنی ابتدائی حدیث کے یہہ ہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل مین یہہ تھی کہ ہمیشہ رکھیں کبھی کتنے دنون متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ
گمان کرتے اور کہتے کہ افطار نہین کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے تھے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھتے ہی کو نہین اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے سے
بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سے مراد یہہ ہے کہ اکثر شعبان مین رکھتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہہ ہے کہ آنحضرت روزہ رکھتے تمام
شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال ۔ح ۔ع **وعن** عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ أ کان النبی صلی

صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرا کلہ قالت ما علمتہ صام شہرا کلہ الا رمضان ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ
رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا میں نے واسطے حضرت عائشہ کے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تمام مہینے کہا نہیں
جانتی میں انکو کہ روزے رکھے ہوں کسی مہینے میں تمام مہینے سوا رمضان کے اور نہیں افطار کیے تمام مہینے یہانتک کہ روزے رکھتے کچھ اوس میں سے یہانتک کہ
وفات ہوئی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ او سال رجلا وعمران یسمع
فقال یا ابا فلان اما صمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین متفق علیہ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونہوں نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا ای باپ فلانیکے کیا نہیں روزے رکھے
تونے آخر شعبان کے کہا نہیں فرمایا جسوقت افطار کرے تو یعنی فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے
ف اس شخص نے واجب کیا تھا اپنے نفس پر دو روزے آخر ہر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے میں فرمایا
جب رمضان ہو چکے اور افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور بعضے نے کہا کہ اوسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایک دفعہ
آخر شعبان میں اتفاق روزے رکھنے کا نہوا پس حضرت نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھ دینا ۳ع **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد
الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روزے بعد روزے رمضان کے
روزے مہینے اللہ کے ہیں کہ محرم ہے اور بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ہے بعضے حفاظ نے کہ اکثر محدثین
جب کے روزوں کی موضوع ہیں اور پیچھے نماز فرض کے یعنی اور سنتوں موکدہ اوسکی کے یا کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے سنتوں موکدہ سے
باعتبار مشقت کے اور دور ہونیکی ریا و سمعہ سے اور سنتیں موکدہ افضل ہیں اس سے باعتبار بہت تاکید ہونے اونکی کے اور تابع ہونے فرضوں کے
اور داخل ہے فرض میں وتر بھی ۴ع **وعن** ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی
غیرہ الا ہذا الیوم عاشوراء وہذا الشہر یعنی شہر رمضان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہوں روزے کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہوں اوسکو اوسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزے دن عاشورہ کے کو اور اس
مہینے کو یعنی مہینے رمضان کے کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی حضرت کسی روزے کو اوسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سواے عاشورہ کے روزے کے
اور رمضان کے روزوں کے کہ انکو سب سے افضل فرماتے لکھا ہے علماء نے کہ یہہ فہم ابن عباس کا ہے کہ اونہوں نے حال و مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے ایسا سمجھا والا روزہ عرفہ اور روزہ اوسکا افضل ہیں عاشورہ سے اور روزہ اوسکے سے ۵ع **وعنہ** قال حین صام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیہود والنصاری
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا اوسوقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کا اور حکم کیا ساتھ روزے رکھنے اوسکی کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ
تحقیق یہہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہیں اوسکی یہود و نصاری یعنی اور ہم دوست رکھتے ہیں مخالفت اونکی پس کیونکر موافقت کریں ہم اونکی اسکے
تعظیم کرنے میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نویں کو بھی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
سال اخیر اس روزہ رکھنے کا فصل تیسری کی اول حدیث میں آتا ہے اور حکم کیا یعنی صحابہ کو اول ساتھ واجب ہونے اوسکی کے پھر بعد نسخ کے ساتھ

مستحب ہے نیکی بیچ اوسکے ہوا دسوان سال ہجری عرض کیا صحابہ نے جو کہ مذکور ہوا اوسکے جواب مین حضرت نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو نوین کو رکھونگا یعنی فقط نوین ہی کو یا نوین کو ساتھ دسوین کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول ظاہر تر ہے پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارھوین ربیع الاول کو پس ہوا نوین کا روزہ بھی سنت اسلیے کہ ارادہ کیا حضرت نے روزہ رکھنے کا اگرچہ رکھا نہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے روزہ عاشورہ کا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایکدن پہلے اوسکے یا بعد اوسکے پس اگر فقط دسوین کو رکھے مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھ یہود کے انتہی ۱۲ ع **وعن** امِّ الفَضْلِ بنتِ الحارثِ انّ ناساً تمارَوا عندَها يومَ عرفةَ في صيامِ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم فقالَ بعضُهم هو صائمٌ وقالَ بعضُهم ليسَ بصائمٍ فأرسلتُ إليهِ بقدحِ لبنٍ وهو واقفٌ على بعيرِهِ بعرفةَ فشربَ متفقٌ عليه اور روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی سے یہہ کہ کتنے شخص جھگڑے اونکے پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضون نے کہ حضرت روزہ سے ہین اور کہا بعضون نے کہ نہیں روزہ سے پس بھیجا مین نے طرف حضرت کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کے پس پی لیا اوس دودھ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ام فضل بیوی حضرت عباس کی تھین اور چچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنیوالی کو سنت نہیں اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہے ۱۲ ح **وعن** عائشةَ قالتْ ما رأيتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم صائماً في العشرِ قطُّ رواهُ مسلمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ سے بیچ دہے کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد دہے سے دس دن اول بقرعید کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوا دسوین کے نوین تک ثواب ہے برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا ہر شب مین انکی ہے برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی حدیث سے یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مینے نہین دیکھا اور نہ دیکھنا حضرت عائشہ کا دلیل نہیں اسپر کہ حضرت نے نہ رکھا ہو اور یا یہہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے ان دنونکا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہیں ہوا مولانا من المرقاۃ **وعن** ابي قتادةَ انّ رجلاً أتى النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم فقالَ كيفَ تصومُ فغضبَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم من قولِهِ فلمّا رأى عمرُ غضبَهُ قالَ رضينا باللهِ ربّاً وبالإسلامِ ديناً وبمحمدٍ نبيّاً نعوذُ باللهِ من غضبِ اللهِ وغضبِ رسولِهِ فجعلَ عمرُ يردِّدُ هذا الكلامَ حتّى سكنَ غضبُهُ فقالَ عمرُ يا رسولَ اللهِ كيفَ من يصومُ الدهرَ كلَّهُ قالَ لا صامَ ولا أفطرَ أو قالَ لم يصمْ ولم يفطرْ قالَ كيفَ من يصومُ يومينِ ويفطرُ يوماً قالَ ويطيقُ ذلكَ أحدٌ قالَ كيفَ من يصومُ يوماً ويفطرُ يوماً قالَ ذلكَ صومُ داودَ قالَ كيفَ من يصومُ يوماً ويفطرُ يومينِ قالَ وددتُ أنّي طوّقتُ ذلكَ ثمّ قالَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم ثلاثٌ من كلِّ شهرٍ ورمضانُ إلى رمضانَ فهذا صيامُ الدهرِ كلِّهِ صيامُ يومِ عرفةَ أحتسبُ على اللهِ أن يكفِّرَ السنةَ التي قبلَهُ والسنةَ التي بعدَهُ وصيامُ يومِ عاشوراءَ أحتسبُ على اللهِ أن يكفِّرَ السنةَ التي قبلَهُ رواهُ مسلمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہہ کہ ایک شخص آیا حضرت کے پاس پس کہا کس طرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصہ ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنے سے اوسکے پس جبکہ دیکھا حضرت عمر نے غصہ حضرت کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے غضب اللہ کے سے اور غضب رسول اوسکے سے پھر شروع کیا حضرت عمر نے کہ بار بار کہتے تھے یہہ کلام یہانتک کہ ٹھہر گیا غصہ حضرت کا پھر کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا حال ہے اوس شخص کا کہ روزہ رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اوس نے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنی برابر ہی کو

مشکل ہوا کہ وہ لفظ اسکے ہے یا یہ کہا حضرت عمر نے کیا حال ہے اوس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہے
اسکی کہا عمر نے کیا حال ہے اوسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہہ ہے روزہ حضرت
داؤد کا کہا کیا حال ہے اوس کا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہون مین یہہ
کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان تا رمضان
یہہ تین روزے ہمیشہ کے یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالے کو امید رکھتا ہون خدا سے
یہہ کہ اوتار دے گناہ اوس سال کے کہ پہلے اس سے ہے اور گناہ اوس سال کے کہ پیچھے اس سے ہے یعنی بچا دے گناہ کرنے سے اوس مین یا اگر واقع
ہون گناہ اوس مین بخشے جاوین اور روزہ رکھنا دن عاشورے کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہہ کہ اوتار دے گناہ برس روز کے پہلے اس سے ہے نقل
کی یہ مسلم نے **ف** غصے ہوئے یعنی نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہہ تھا کہ اوسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے
کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب دیتے حضرت جو کچھ کہ موافق حال اوسکے ہوتا نہ یہہ کہ حال حضرت کا سے سوال کرے اس لیے کہ حضرت کے
افعال مین بیچ قلت و کثرت کے اسرار اور مصالح تھے کہ ہر کسیکے افعال مین ویسی نہین ہو سکتی اور حضرت بہت روزے نہ رکھتے تھے اس لیے کہ مشغول
رہتے تھے مصالح مسلمین کے مین اور حقوق بی بیون اور مہمانون کے مین آور روزے رکھے ہمیشہ یعنی یہہ اچھا ہے یا برا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا
تھا اوسکو حضرت عمر نے ساتھ تفصیل کے ادب عاجزی سے پوچھا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعا بد ہے اوسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہے
کہ نہ روزہ رکھا اس لیے کہ شارع کے حکم سے نہین ہوا اور نہ افطار کیا اس لیے کہ نہ کہایا کچھہ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہہ اوسکے حق مین ہے کہ جو
ممنوع روزے بھی رکھے یعنی تمام سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نہ چھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اوسکو کچھ مضائقہ نہین
روزے رکھنے کا اس لیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوا ان دونون منع کیے گئے کے اور نہین انکار کیا اون پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہہ ہے کہ اس طرح سے کہ روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہے آدمی جہاد سے اور ادائے حقوق سے
پس جو کہ ضعیف نہو وہ اوس سے نہین مضائقہ اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اس لیے کہ ضعیف کر دیتے
ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین بھی لکھا ہے کہ صوم دہر مکروہ ہے اور کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہین
مضائقہ اوسکو یا پس یہ افضل ہے اور یہہ روزہ داؤد کا ہے یعنی یہہ نہایت معتدل ہے اور رعایت ہے اس مین عبادت و عادت کو کہا ہے بعضے
علما نے کہ کوشش کر علم مین اس طرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اس طرح کہ نہ منع کرے تجکو علم سے خیر الامور اوسطہا و تنہا
تفریطہا و افراطہا اس لیے وارد ہوا ہے افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا و علیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت
دیا جاؤن مین ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنیکی اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبادت مین اشارہ
ہوا اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجکو اسکا حاصل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کو بھی لیکن بسبب عدم طاقت کے عمل
مین نہین لائے اور تین روزے ہر مہینے مین یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے ہر
مہینے مین بھی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہے بموجب حدیث حضرت عائشہ کے کہ آگے آتی ہے ع **وعنہ** قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُّ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا سوال کیے
گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کے سے فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوے کتاب اوترنے

اسکو نقل کی ہیہ مسلم نے **ف** احتمال ہی کہ پوچھا سبب حضرت کو روزہ رکھنے کا پیر کو یا سبب اس روز کی روزے کے مستحب ہونے کا پوچھا بتقدیر سبب وسکا یہہ ہی
کہ بڑی نعمت اوس دن ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور دین اترا اوسکا ذکر یہین ہیہ کہتے ہین مترجم **وعن** معاذۃ العدویۃ انہا سالت
عائشۃ أکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلثۃ ایام قالت نعم فقلت لہا من ای ایام الشہر کان
یصوم قالت لم یکن یبالی من ای ایام الشہر یصوم رواہ مسلم اور روایت ہی معاذہ عدویہ سے یہہ کہ اوسنے پوچھا حضرت عائشہ
سے کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے مین تین دن کہا کہ ہان پھر کہا مینے واسطے حضرت عائشہ کے کون سے دنون مین مہینے کے
روزے رکھتے کہا نہ پروا کرتے کسی دن مین مہینے کے روزہ رکھنے کے یعنی جسدن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی ہیہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزے ہر مہینے مین جب چاہے رکھے کچھ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثین اور آثار اون مین کہ
واقع ہوئے ہین پس وہ افضل ہین اور اور بھی کئی طرح آئی ہین ان روزون کے آگے منقول ہونگے + ح **وعن** ابی ایوب الانصاری
انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدہر رواہ
مسلم اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سے یہہ کہ ابو ایوب نے بیان کی حدیث یعنی راوی سے کہ عمر بن ثابت ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اوسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے مین ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی ہیہ مسلم نے **ف** امام شافعی
کے نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہی یعنی دوسری تاریخ سے ساتوین تک مین رکھے اور امام اعظم رح کے نزدیک متفرق رکھنے افضل ہین کہ
سارے مہینے مین رکھے **وعن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر
متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے اور نحر کے نقل کی ہیہ
بخاری مسلم نے **ف** نحر سے مراد جنس ہے یعنی سب دن نحر کے اور اوس مین تغلیب ہی اس لیے کہ تشریق کے دنون مین بھی حرام ہی اور بیان
اسکا یہہ ہی کہ دن نحر کے تین ہین اور ایام تشریق کے بھی تین ہین اور سب چار دن ہوتے ہین اس لیے کہ دسوین ذی الحجہ کو نحر ہی فقط اور دو دن بعد اوسکے
یعنی گیارہوین بارہوین نحر بھی ہی اور تشریق بھی اور ایکدن بعد اون دو دنون کے یعنی تیرہوین تشریق ہی فقط حاصل یہہ کہ پانچ روزے حرام ہین
دو روزے دونو عیدون کے اور تین روزے بعد عید الضحی کے تیرہوین تک + ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صوم
فی یومین الفطر والاضحی متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے روزہ بیچ دو دن کے
یعنی دو وقتون کے دن فطر کے اور عید قربان کے یعنی چار دن تیرہوین تک نقل کی ہیہ بخاری و مسلم نے **وعن** نبیشۃ الہذلی قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی نبیشہ ہذلی سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہین نقل کی ہیہ مسلم نے **ف** ایام تشریق
کے تین ہین گیارہوین بارہوین تیرہوین اور اس مین تغلیب ہی اس لیے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہی بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اوسکے
پس یہہ چارون روزے حرام ہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی روزہ رکھنا نوروز اور مہرجان کو اس لیے کہ اس مین تعظیم ہوتی ہی اون دنون کی
اور منع ہی مگر جسکا روزہ معمولی آپڑے اوس دن تو نہین مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہین یعنی باوجود کھانے اور پینے کے غافل ذکر خدا سے نہو
اس مین اشارہ ہی اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہی تکبیرات نمازون کی بعد کی اور وقت ذبح اور
رمی جمار اور سوا اوسکے + ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم

الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی تنہا دن جمعہ کو مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اوس سے یا روزہ رکھے پیچھے اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تنہا دن جمعہ کو روزہ نرکھے بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوے اور اگر دونون دن رکھے بہتر ہے اور یہہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہیں مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنیکے درمیان راتون کے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے دنون مین مگر یہ کہ ہووے جمعہ بیچ دن روزہ دون کو کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کیلیے اور نصاریٰ اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اوسکو عبادت کیلیے اسلیے حضرت نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کیلیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاریٰ کے ساتھ حقیقی تعظیم و تخصیص شرع سے ہوتا ہی ہو وہ تو ثابت ہو کر لی جاتی ہے اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص کرے یا سبب منع کا یہہ کہ بندیکو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادت و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اور اوقات مین معطل بیٹھنا کچھ نہین واللہ اعلم اور مگر یہ ہو روز جمعہ الخ یعنی مثلاً عادت تھی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھتا تھا اوس روز جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ ماننا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سے روز جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین نہی صریح ہے خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اوسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے علما نے اوپر مکروہ ہونے اس نماز بدعت کے کہ نام اوسکا صلوٰۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑھتے ہین اور علما نے بہت سی کتابین اوسکی برائی مین اور گمراہی اوسکے نکالنیوالے کی بیچ لکھی ہین ۔ تم شد نہی روز جمعہ کے روزہ رکھنے مین جو شارحین رحمہ اللہ نے توجیہات لکھی ہین تو یہہ بموجب مذہب انکے ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھ نہین اسلیے کہ اونکے نزدیک یہہ مکروہ نہین چنانچہ فتاویٰ عالمگیری مین لکھا ہے کہ جائز ہے روزہ جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا اسکو پس اونکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ آگے آتی ہے ناسخ ہے ان حدیثون کو کہ جنسے منع معلوم ہوتا ہے ۔ مولانا **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن راہ خدا مین دور کریگا اللہ مونہہ اوسکا یعنی ذات اوسکی آگ سے مقدار مسافت ستر برس کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا خالصۃً للہ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ وَاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبداللہ

کیا

کیا نہیں خبر دیا گیا ہین یعنی خبر پہنچی ہے مجکو یہہ کہ تو روزے رکھتا ہے دن کو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہے تمام رات یعنی ہر شب
پس کہا مین نے مقرریا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا نکر روزے بھی رکہ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اسواسطے
کہ واسطے بدن تیری کے تجہ پر حق ہے یعنی بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکہون تیری
کے تجہ پر حق ہے یعنی کبھی سو یا بھی کرتا آنکھین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجہ پر حق ہے یعنی اوسکے ساتھ
سوا اور صحبت اور مخالطت کر اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجہ پر حق ہے یعنی کلام کر اون سے اور خاطر داری کر اور کھانا
کہا اونکے ساتھ نہ روزہ رکھا جس نے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزے تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین
روزے رکہہ ہر مہینے مین تین دن یعنی ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑہ قرآن مہینے مین یعنی ختم ہر مہینے مین
کر لیا کر کہا مین نے طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکہہ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن
اور افطار کرنا ایک دن اور پڑہ قرآن بیچ سات رات کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اس پر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس نہ کر اس لیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل
پڑتا ہے اور ہر مہینے مین تین روزے رکھنے سے ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کا اس لیے لکھا جاتا ہے کہ ہر نیکی کی دس
نیکیان لکھی جاتی ہین پس تین روزون کی تیس لکھے گئے گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا + ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم الاثنین والخمیس
رواہ الترمذی والنسائی روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم روزہ رکھتے پیر اور جمعرات
کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال
یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین دن پیر اور جمعرات کے
پس دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین ہون روزے سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف**
عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتے ہین اور عرض ان دونون مین ہوتے ہین پس تعارض نہ رہا اس حدیث مین اور اوس حدیث مین
کہ بلند کیے جاتے ہین عمل رات کے پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہون اور مجمل ان دونون مین ع
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اذا صمت من الشھر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ
وخمس عشرۃ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے ابو ذر جس وقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکہہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو نقل کی یہہ ترمذی
اور نسائی نے **ف** یہہ تین روزے مہینے کے کسی طرح بر آتے ہین لیکن افضل اسیطرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے
ہین ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرۃ کل شھر ثلثۃ ایام
وقلما کان یفطر یوم الجمعۃ رواہ الترمذی والنسائی ورواہ ابو داؤد الی ثلثۃ ایام اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم روزہ رکھتے یعنی کبھی اول مہینے کے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کرین دن جمعہ کو نقل کی یہہ ترمذی

اور نسائی نے اور روایت کی ابو داود نے لفظ ایام تک **ف** پہلی حدیثین گذرین اون سے معلوم ہوا کہ نرے جمعہ کو روزہ نرکھو اور اس سے
کہنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہو کہ یا ایکدن پہلے یا ایکدن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کو فقط روزہ رکھنا خاصہ حضرت کا تھا
جیسے روزے طے کے رکھو یا مراد روزے سے روزہ لغوی ہو یعنی بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے نماز جمعہ تک ع یہہ تاویل بموجب مذہب اونکی ہے کہ
جو مکروہ کہتے ہین نرے جمعہ کے روزے کو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچہہ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اس روزے کا ثابت کرتے ہین مولانا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے
مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک دوسرے مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** حضرت عمل کرتے تھے کہ سب دنون
ہفتہ کے مین روزہ رکھتے اسلیے کہ سب دن اللہ تعالی کے ہین مناسب جانا کہ بعض مین رکھین اور بعض مین رکھین جمعہ کا روزہ پہلی حدیث مین
ذکر کیا گیا اور باقی چہہ دنونکا اس مین ع

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم حکم فرماتے مجکو یہہ کہ روزے رکھون مین تین دن ہر مہینے سے پہلا اون مین سے پیر یا جمعرات نقل کی یہہ ابو داود و نسائی نے **ف** لفظ
والخمیس مین واو بمعنی او کے ہے یعنی تین روزے رکھہ کہ اول اونکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدھ یا اول اونکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ ہفتہ
چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہے غرضکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہے کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونون دن متبرک ہین
ع ح

وَعَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذًا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے مسلم قرشی سے کہ کہا پوچھا مین یا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل
تیری کے تجپر حق ہے روزے رکھہ رمضان کے اور اون ایام کے کہ متصل اوسکے ہین یعنی شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اوسوقت تو نے
روزے رکھے ہمیشہ نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی نے **ف** واسطے اہل تیری کے تجپر حق ہے یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہے اور اوس سے
اونکی ادای حقوق مین قصور آتا ہے اور اسیطرح اور عبادتون کے کرنے مین بھی خلل پڑتا ہے پس اسی لیے یہہ مکروہ ہے اور جسکو اس سے
ضعف نہو اوسکے لیے نہین مکروہ بلکہ مستحب ہے اور اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثون کے اور درمیان فعل بعض سلف
کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ یہہ حدیث پہلے فرمائی ہو گی اوس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزونکا
ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزون کے ہر مہینے سے ع ح - اور ایک فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کی نقل کی گئی اون سے معلوم ہوا
کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہین اور در مختار مین بھی لکھا ہے کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہین اور یہان جو ملا علی ق نے لکھا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین اور نہین تو نہین تطبیق انمین یون دیجاوے کہ وہ روایتین بھی محمول ہین خوف ضعف پر
مولانا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات مین نقل کی یہہ ابو داود
ف اس لیے کہ بسبب ضعف کے وہان کے افعال مین قصور واقع ہو گا اور یہہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ نقل کی انہی بہن سے کہ نام اوسکا صماء تھا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتہ کے یعنی اکیلا مگر اوس صورت مین کہ فرض کیا جاوے تم پر پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اوسکو نقل کی یہہ احمد نے ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** فرض کیا جاوے تم پر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسی کے حکم مین ہین وتر و سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزے معمولی پس اگر ان روزون مین سے کوئی روزہ ہفتہ کے دن آپڑے تو منع نہیں ہے پس چاہیے کہ چباوے اوسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتہ کا اگر کہانا اور اگر او کچھ نپاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے تو توڑ ڈالے اور سبب منع کا روزے ہفتہ کے یہہ ہے کہ اس مین تعظیم اوسکی لازم آتی ہے اور اوسکی تعظیم کرنے مین مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ وہ روزہ نہین رکہتے بسبب عید اوسکے کے لیکن تعظیم کرتے ہین اور یہہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکہے ایک خدا کی راہ مین گردانتا ہے اللہ تعالی درمیان اوسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان زمین کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا عمرہ مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنے کے لیے اور خندق یعنی رکاوٹ بڑا اور پردہ شدید ۱۲ ع **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہے عامر بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکہنا جاڑے مین ہے یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہے نقل کی یہہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث مرسل ہے

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے باب مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ مین پس پایا یہودیون کو روزہ رکھتے دن عاشورے کے پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہہ دن جسمین روزہ رکہتے ہو تم کہا یہودیون نے یہہ دن بڑا ہے نجات دی اللہ نے اسمین موسی کو اور قوم اوسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکھا اوسدن موسی نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکہتے ہین اوسدن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک ہین ساتھ موسی کے تم سے پس روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزے اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے

اور اتوار کو اکثر اون مہینون مین روزہ رکہتے اور دونون دن اونکو فرماتے تحقیق یہہ دو دن عید کے ہین واسطے مشرکون کے یعنی وہ انہین روزہ نہین رکہتے بسبب عید ہونیکے پس مین بہت دوست رکہتا ہون یہہ کہ خلاف کرون مین اونکا نقل کی یہہ احمد نے **ف** مشرکون کے یعنی یہود و نصاریٰ کے اور اونکو مشرک اس لیے کہا کہ یہود کہتے تہے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاری کہتے تہے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جس مین منع کیا روزہ رکہنے سے ہفتے کو یہہ ہے کہ یہہ خصوصیات حضرت کے سے ہے اور وہ خصوصیات امت کے سے یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہے کہ ہو بطریق تعظیم کے اور روزہ محبوب ہے کہ بطریق مخالفت کے ہو ع **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بصيام يوم عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يأمرنا ولم ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده رواه مسلم

اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتہہ روزہ دن عاشورا کے اور رغبت دلاتے ہمکو اوسپر اور خبرگیری کرتے ہماری یعنی نصیحت کرتے نزدیک آنے اوس دن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سے اور نہ خبرگیری رکھی ہماری وقت آنے اوس دن کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوۃ کے مین بغیر لفظ نا کی ہے مگر صحیح مسلم مین موجود ہے **وعن** حفصة قالت اربع لم تكن يدعهن النبي صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشر وثلثة ايام من كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائي اور روایت ہے حفصہ سے کہ کہا چار چیزین ہین کہ نہ چھوڑتے تہے اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتون موکدہ سے ہین روزہ رکہنا عاشورا کا اور دہے ذیحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دنکا ہر مہینے سے اور دو رکعتین فجر سے پہلے یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہہ نسائی نے **وعن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفطر ايام البيض في حضر ولا سفر رواه النسائي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض مین نہ گہر مین نہ سفر مین نقل کی یہہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتون کے ہین یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتون کی ہے ان راتونکو بیض اسواسطے کہتے ہین کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اس لیے کہتے ہین کہ روزے انکے دور کرتے ہین گناہون کو اور روشن کرتے ہین دلونکو یا اسواسطے بیض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اوترے تو اونکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنون مین رکھو جب تیرہوین کو روزہ رکہا تو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودہوین کو روزہ رکہا تو دو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرہوین کو رکہا تو تمام بدن روشن و سفید ہوگیا اور جاننا چاہیے کہ تین روزے جو مہینے مین کہ سنتون مین بیان ہے طرح پر آئی ہین ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے مین جب چاہے جب رکہہ لے اور دوسری یہہ کہ تین روزے اول مہینے کے یعنی پہلی سے تیسری تک اور تیسری ہفتہ اور اتوار اور پیر اور چوتہی منگل بدہ جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودہوین پندرہوین اور چھٹی یہہ کہ اول اونکا دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹہوین نو چند اپیر اور دو جمعراتین اور نوین نوچندی جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پہر دوسری ہفتہ کی اور گیارہوین ہر عشرہ مین ایک روزہ اور بارہوین تین روزے اخیر مہینے مین اور سب روزے مسنون جس مین اکیاون ہین تیس تو یہی ہین حساب فی مہینے تین روزے کی اور نو روزے ذیحجہ کے یعنی پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ عاشورہ کا اور ایک قبل عاشورہ کے یا بعد اوسکے اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چہہ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہین سے ع مولانا قلاگ من لب تحديث **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل شيء زكوة وزكوة الجسد الصوم رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہے اور زکوۃ بدن کی روزہ رکہنا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف**

واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہے یعنی جیسا کہ دیا جاتا ہو بعض اوسکا یا طہارت ہو کہ طہارت کی جاتی ہے ساتھ اوسکے اور زکوۃ بدن کی روزہ ہے کہ گھٹاتا ہو بعض ان اوس کا تصفیہ تا ہوا اوس سے اور پاک ہوتا ہو گناہوں سے سبب اوسکے یعنی زکوۃ عبادت مالیہ ہو اور روزہ طاعت بدنیہ ع

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کو پس کہا گیا یارسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کی بخشش کرتا ہو اللہ تعالی ان دونوں میں واسطے ہر مسلمان کے مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہیں فرماتا ہو اللہ تعالی چھوڑ دو انکو یہانتک کہ صلح کریں نقل کی احمد و ابن ماجہ نے **ف** بخشش کرتا ہو الخ یعنی روزہ رکھتا ہوں انہیں سبب بزرگی ان دونوں کی اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کے اور فرماتا ہو یعنی فرشتوں کو جو کہ معین ہوئے ہیں واسطے انہوں پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کے اور صلح کریں یعنی آپس میں پس جب مغفرت کیجاوے گی اونکی ح ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھا ایکدن واسطے طلب کے رضامندی اللہ تعالی کے دور رکھتا ہو اوسکو اللہ تعالی دوزخ سے مانند دور رکھنے کوے اوڑتے ہوئے کے اور وہ بچہ یہانتک کہ بوڑہا ہو کر مر جاوے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے **ف** کہا گیا ہو کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہو پس مراد یہ ہو کہ اگر اوڑے ابتدائی عمر سے اخیر عمر تک اوڑتا ہو تو دیکھا چاہیے کہ کسقدر مسافت طے کریگا جتنی وہ مسافت طے کریگا اوتنا ہی اللہ تعالی روزہ دار کو دوزخ سے دور رکھتا ہو ح ع اور بیہقی سے منقول ہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہو اور چپ رہنا اوسکا تسبیح ہو اور عمل اوسکا مضاعف ہو اور دعا اوسکی قبول ہو اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہو اور یہہ بھی منقول ہو بیہقی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے وحی کی طرف ایک نبی کے بنی اسرائیل میں سے یہہ کہ خبر دے قوم اپنی کو کہ نہیں کوئی بندہ کہ روزہ رکھے کسی دن واسطے طلب کے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہوں جسم اوسکا اور بہت دیتا ہوں ثواب اوسکو اور خطیب نے روایت کیا ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھے کہ مطلع ہو اوسپر کوئی نہیں راضی ہوتا اللہ تعالی واسطے اوسکے ساتھ ثواب کے سوا جنت کے یعنی اوسکا ثواب یہی ہو کہ جنت میں داخل کرتا ہو اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ایک خوان ہو [illegible] نہیں کسی آنکہ نے دیکھیں ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی کے دل میں خطرہ اوسکا آیا ہو نہیں بیٹھیں گے اوسپر مگر روزہ دار یہ باب ہو یعنی بیچ نکلنے روزہ نفل کے بیچ بیان اون چیزوں کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو عائشہ سے کہا داخل ہوئے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہو نزدیک تمہاری کچھ یعنی کھانیکی چیز کہا ہم نے کہ نہیں فرمایا تحقیق میں اسوقت [illegible] ایکدن تشریف لائے پس ہم نے پوچھا کہ تمہارے پاس

پھر ہم نے عرض کیا کہ ہدیہ بھیجا گیا ہے ہمکو حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تھی مینے روزہ سے پھر کھالیا نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
یعنی اسوقت روزہ دار ہوں یعنی نیت روزہ کی کر لی ہے اس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن مین کر لی جائز ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اماموں کا
لیکن امام مالک کہتے ہین کہ رات سے نیت کرنی واجب ہے ہر طرح کی روزہ مین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور حیس نام ایک کھانیکا ہے کہ مثل
مالیدہ کے ہوتا ہے کھجور اور گھی اور قروت کا بنتا ہے اور قروت اوسکو کہتے ہین کہ دہی یا چھاچھ گاڑہی کو کپڑے مین باندھکر لٹکا دیتے ہین اوسکا
پانی ٹپک جاتا ہے اور پس کھایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزہ نفل کا بغیر عذر کے جائز ہے اور اسپر ہین اکثر علما اور امام ابو حنیفہ اور
علما اونکے کہتے ہین کہ واجب ہے تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے اور واجب ہے قضا اوسکی
اگر افطار کرے پس اس حدیث مین تاویل کرتے ہین کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل اونکے مذہب کی آگے آتی ہے ع ح

وعن انس قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم على ام سليم فاتته بتمر وسمن فقال اعيدوا سمنكم في سقائه وتمركم في وعائه فاني صائم ثم قام الى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم واهل بيتها رواه البخاري

اور روایت ہے انس سے کہا تشریف لیگئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرت کے لیے کھجور اور گھی
پس فرمایا رکھو گھی اپنا بیچ مشک اوسکے کے اور کھجور اوسکے باسن مین اسلیے کہ تحقیق مین روزہ سے ہوں پھر کھڑے ہوے طرف کونیکی
گھر کے اور پڑھی نماز نفل ہے سواے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والون اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ظاہر حضرت نے
نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہیں ہونگی اور اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہ آیا نفل روزہ والے کے
لیے ضیافت عذر ہو یا نہیں صحیح یہہ ہے کہ ضیافت عذر ہے مہمان اور مہمانی کرنیوالے کو لیے اگر صاحب اوسکا نہ حاضر ہونے سے بغیر شریک ہونے کے
کھانے مین راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہہ کہ اگر اوسکے نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہے روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے
کہ ملول نہین انکا تو فقط حاضر ہی ہووے اور روزہ نہ توڑے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے مہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا کرے
مہمانی کرنیوالے کے لیے ع در مختار

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم الى طعام وهو صائم فليقل اني صائم وفي رواية قال اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصل وان كان مفطرا فليطعم رواه مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا
طرف طعام کے اور وہ روزہ سے ہو پس چاہیے کہ کہے مین ہوں روزہ سے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا
پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووے روزہ دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر نہو روزہ سے پس چاہیے کہ کھاوے نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
واجب نہین افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب کھانیکے دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنیوالا خوش ہوگا
بسبب کھانے اسکی کے اور نہیں تشویش مین پڑیگا بسبب کھانیکے تو مستحب ہے اور اگر دونوں امر برابر ہوں اوسکے نزدیک تو افضل ہے یہہ کہ کہے
انی صائم یعنی مین روزہ سے ہوں برابر ہے کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہووے واللہ اعلم ع

الفصل الثاني

فصل دوسری

عن ام هانئ قالت لما كان يوم الفتح فتح مكة جاءت فاطمة فجلست على يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم وام هانئ عن يمينه فجاءت الوليدة باناء فيه شراب فناولته فشرب منه ثم ناوله ام هانئ فشربت منه فقالت يا رسول الله لقد افطرت وكنت صائمة فقال لها اكنت تقضين شيئا قالت لا قال فلا يضرك ان كان تطوعا

رواه

رواہ ابوداود والترمذی والدارمی وفی روایۃ لاحمد والترمذی نحوہ وفیہ فقالت یا رسول اللہ اما انی کنت
صائمۃ فقال الصائم المتطوع امیر نفسہ ان شاء صام وان شاء افطر ۔ روایت ہے ام ہانی سے کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا
آئیں حضرت فاطمہ اور بیٹھیں بائیں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کے پس لائی ایک لونڈی باسن اور بیچ
تھی کچھ پینے کی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرت کو پس پیا اوس سے پھر دیا وہ باسن حضرت نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی نے اوس سے پس کہا
یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا میں نے اور تھی میں روزہ سے پس فرمایا واسطے اوسکے کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ یعنی یہہ روزہ قضاء رمضان کا یا
نذر کا تھا کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی
کی مانند اسکی اور بیچ اوسکے پس کہا ام ہانی نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق میں تھی روزہ سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہے
نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے **ف** مالک ہے نفس اپنے کا یعنی ابتداءً اگر چاہے روزہ رکھے یعنی نیت روزہ کی
کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ نہ رکھنے کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہے نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے
روزہ کو اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت میں تاویل اسکی یہہ ہے کہ نفل روزہ والے کو پہنچتا ہے کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسے
کوئی ضیافت کرے یا وارد ہوا ایک قوم پر اور جانتا ہے کہ اگر افطار نہ کریگا تو لوگ وحشت میں پڑینگے پس اوسکو پہنچتا ہے کہ افطار کرے تا انس و
الفت ہو آپس میں پس اس میں دلیل نہیں اسپر کہ قضا نہیں ہے بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا ہے حدیث آیندہ میں اور اس حدیث
ام ہانی کے میں کلام کیا ہے محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور منذری نے کہا کہ ثابت نہیں اور اسکی
اسناد میں اختلاف بہت ہے ع +ح **وعن** الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کنت انا وحفصۃ صائمتین
فعرض لنا طعام اشتھیناہ فاکلنا منہ فقالت حفصۃ یا رسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتھیناہ
فاکلنا منہ قال اقضیا یوما اخر مکانہ رواہ الترمذی وذکر جماعۃ من الحفاظ رووا عن الزھری عن عائشۃ
مرسلا ولم یذکروا فیہ عن عروۃ وھذا اصح ورواہ ابوداود عن زمیل مولی عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ اور روایت
ہے زہری سے کہ اونہون نے نقل کی عروہ سے اونہون نے نقل کی عائشہ سے کہا عائشہ نے تھی میں اور حفصہ روزہ دار پس پیش کیا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنے اسکی
پس کھایا ہمنے اوس میں سے پس کہا حفصہ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم تھیں روزہ دار پس پیش کیا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنے اوسکی پس
کھایا ہمنے اوس میں فرمایا قضا کرو تم دونوں ایکدن اوس کے بدلے اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظوں سے کہ روایت
کیا اونہوں نے زہری کو زہری نے روایت کیا عائشہ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اوس میں واسطہ عروہ کا اور یہہ صحیح تر ہے اور روایت
کیا اسکو ابوداود نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہے کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہ سے **ف** یہہ حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ اونکے
نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے تو لازم ہے قضا اوسکی اس لیے کہ ظاہر امر وجوب کے لیے ہے اور شافعیہ کہتے ہیں کہ یہہ امر استحباب کے لیے ہے اور انکے مذہب
میں واجب نہیں قضا نفل کی اور بطریق ارسال کی ارسال یہاں بمعنی سقوط راوی کے ہے اسناد سے یعنی منقطع ہے کہ پہلے روایت میں جو واسطہ
عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کے تھا وہ اس میں نہیں یہہ بھی ایک اصطلاح ہے اور مشہور یہہ ہے کہ مرسل اوس حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی
روایت کرے بغیر ذکر صحابہ کے ح **وعن** ام عمارۃ بنت کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا فدعت لہ
بطعام فقال لھا کلی فقالت انی صائمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم اذا اکل عندہ صلت

عليه الملئكة حتى يفرغوا رواه احمد والترمذي وابن ماجة والدارمي اور روايت ہے ام عمارہ بنت كعب سے يہہ كہ
پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم آئے اوسكے پاس پس منگوايا اوس نے واسطے حضرت كے كھانا پس فرمايا حضرت نے اوسكو كہا تو كھا اونے كہا ميں روزہ سے ہوں
پس فرمايا نبي صلى الله عليه وسلم نے تحقيق روزہ دار جس وقت كہ كھايا جاتا ہے نزديك اوسكے يعني اور رغبت كرتا ہے دل اوسكا كھانے پر اور دشوار ہوتا ہے
[illegible] رحمت بھيجتے ہيں اوسپر فرشتے يہاں تك كہ فارغ ہوں كھانے والے نقل كي يہہ احمد و ترمذي و ابن ماجہ و دارمي نے

الفصل الثالث

عن بريدة قال دخل بلال على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الغداء يا بلال قال انى صائم يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نأكل رزقنا وفضل رزق
بلال في الجنة اشعرت يا بلال ان الصائم يسبح عظامه وتستغفر له الملئكة ما اكل عنده رواه البيهقي في
شعب الايمان روايت ہے بريدہ سے كہا داخل ہوئے بلال حضرت رسول خدا صلى الله عليه وسلم كے پاس اور وہ طعام صبح كا كھاتے تھے پس فرمايا
رسول خدا صلى الله عليه وسلم نے حاضر ہو كھانے كے ليے اے بلال كہا بلال نے تحقيق ميں روزہ دار ہوں يا رسول الله پھر فرمايا رسول خدا صلى الله
عليه وسلم نے كھاتے ہيں ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال كا جنت ميں ہے كيا جانا تو نے اے بلال كہ تحقيق روزہ دار تسبيح كرتے ہيں ہڈياں
اوسكي اور بخشش چاہتے ہيں اوسكے ليے فرشتے جب تك كہ كھايا جاوے نزديك اوسكے نقل كي بيہقي نے شعب الايمان ميں

باب ليلة القدر

[illegible] كے ف يعني يہہ باب ليلة القدر كي فضيلت كا اور اوسكے وقتوں كا كہ جنميں توقع قوي ہے اوسكي ہونے كي اور اوسكو ليلة القدر
كہتے ہيں كہ لكھے جاتے ہيں اوس ميں رزق اور اجليں اور احكام كہ سال بھر ميں واقع ہوں گے اور بعضوں نے كہا كہ يہہ نام ہوا بسبب عظيم القدر
[illegible] تعيين اس شب كي بہت قول آئے ہيں اور اكثر حديثوں سے معلوم ہوتا ہے كہ ليلة القدر رمضان ميں ہے خصوصا طاق راتوں
عشرہ اخير كي ميں خصوصا ستائيسويں شب ميں چنانچہ اكثر علما كے نزديك يہي ہے اور ليلة القدر خاص اسي امت كے ليے مقرر ہوئي اس ليے كہ باوجود
[illegible] دين كے ثواب بہت سا پاويں چنانچہ ايك روايت ميں آيا ہے حاصل اوسكا يہہ ہے كہ آنحضرت صلى الله عليه وسلم كو جب احوال اگلي امتوں كي عمروں كا
معلوم ہوا تو افسوس كيا كہ ميري امت كے لوگ تھوڑي سي عمر ميں اون كے سے عمل نہيں كر سكنے كے پس دي اونكو الله تعالى نے ليلة القدر كہ ہزار
مہينے سے بہتر ہے اور ايك اور روايت ميں آيا ہے كہ ايك روز حضرت نے ذكر كيا چار شخصوں كا بني اسرائيل ميں سے كہ انہوں نے عبادت كي تھي
الله تعالى كي اسي اسي برس اور نہ نافرماني كي تھي ايك لحظہ وہ شخص يہہ تھے حضرت ايوب اور حضرت زكريا اور حضرت حزقيل اور حضرت يوشع بن
نون پس تعجب كيا اصحاب رسول خدا صلى الله عليه وسلم كے نے اس سے پس آئے حضرت كے پاس جبريل اور كہا اے محمد تعجب كيا آپ كي امت نے
عبادت كرنے [illegible] اسي اسي برس پس تحقيق اوتاري الله تعالى نے خير بہتر اوس پر انا انزلناه في ليلة القدر ساري
سورة يعني ليلة القدر افضل ہے اوس چيز سے كہ تعجب كيا آپ نے اور آپ كي امت نے پس خوش ہوئے رسول خدا صلى الله عليه وسلم روايت كي يہہ
ابن ابي حاتم نے جانا [illegible] برس اور چار مہينے ہوتے ہيں اسي ليے فرمايا ليلة القدر خير من الف شهر يعني ليلة القدر بہتر ہے ہزار
مہينے [illegible] برس اور چار مہينے ہوتے اور ليلة القدر ميں تجلي رحمت خاص جناب باري تعالى كے آسمان دنيا پر وقت غروب سے
صبح تك رہتي ہے اور [illegible] اوترتے ہيں ملائكہ اور روح واسطے ملاقات صلحا اور عابدين كے اور اس ميں نزول قرآن كا ہوا اور اس ميں پيدائش
ملائكہ كي ہوئي اور اس ميں جمع ہونا مادہ آدم كا شروع ہوا اور اس ميں درخت جنت ميں لگائے گئے اور اس ميں دعا قبول ہوتي ہے اور اس
[illegible] بہت ہوا اور حكمت اوسكے پوشيدہ ہونے ميں يہہ ہے كہ تا لوگ كوشش كريں طاعت ميں اور اعتماد نكريں اوسپر اور لكھا ہے

على

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور اس رات کو ڈھونڈتے

[illegible] سے اور روایت ہے کہ دو آدمی ایک دوسرے سے لڑے اور دونوں میں جھگڑا ہوا ایک کو کچھ معلوم ہوا ان

چیزوں میں سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہ ہے کہ توفیق ہوا سے زیادہ عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع و حضور

واخلاص کی اور مختار یہ ہے کہ جب شب بیدار رہنا اکثر شاق ہو اور اگر تمام رات شب بیدار رہے اور باعث ہو ملال و کسل کا اور فرائض

اور سنتوں موکدہ میں تو افضل و اکمل ہے والا جس قدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے ولیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا

رزقنا اللہ ع + ح مولانا ناقلا من الدر المنثور وغیرہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری روایت ہے عائشہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتوں کے اخیر دہے رمضان کے نقل کی یہ بخاری نے **ف**

طاق راتوں سے یعنی اکیسویں شب اور تئیسویں شب اور پچیسویں شب اور ستائیسویں شب اور انتیسویں شب **وعن** [illegible]

اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی [illegible]

رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر متفق علیہ اور روایت ہے [illegible]

کتنے شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دکھلائی گئی شب قدر خواب میں بیچ سات راتوں اخیر کے پس [illegible]

وسلم نے دیکھتا ہوں میں تمہارے خوابوں کو کہ متفق ہوئے ہیں اوپر سات راتوں اخیر کے پس چاہیے کوئی تلاش کرے

اوسکو بیچ سات راتوں اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل ہیں کے [illegible] شب

ستائیسویں شب تک یا سات راتیں سب سے اخیر کی یعنی تئیسویں شب سے انتیسویں شب تک اس لیے کہ انتیس کا چاند [illegible]

موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہے واللہ اعلم **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا

فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی [illegible]

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو اوسکو بیچ دہے اخیر کے رمضان سے یعنی شب قدر کو بیچ نویں رات کے کہ

باقی رہی یعنی اکیسویں شب بیچ ساتویں رات کے کہ باقی رہے یعنی تئیسویں شب بیچ پانچویں رات کے کہ باقی رہی یعنی پچیسویں شب نقل کی یہ بخاری

نے **ف** یا گنا شروع کیجیے آخر سے یعنی تلاش کرو بیچ نویں رات کو بعد بیسویں شب کے کہ وہ انتیسویں شب ہے اور بیچ [illegible]

بعد بیسویں شب کے کہ وہ ستائیسویں [illegible] بیچ پانچویں رات کے بعد بیسویں [illegible] پچیسویں شب ہے ظاہر [illegible]

کہا [illegible] راتیں مذکورہ یہ ہیں بائیسویں شب اور چوبیسویں شب و چھبیسویں شب **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع راسہ فقال انی

اعتکفت العشر الاول التمس ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر فمن

كان اعتكف معي فليعتكف العشر الاواخر فقد اريت هذه الليلة ثم انسيتها وقد رأيتني اسجد في ماء وطين من
صبيحتها فالتمسوها في العشر الاواخر والتمسوها في كل وتر قال فمطرت السماء تلك الليلة وكان المسجد على عريش
فوكف المسجد فبصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى جبهته اثر الماء والطين من صبيحة احدى
وعشرين متفق عليه في المعنى واللفظ لمسلم الى قوله فقيل لي انها في العشر الاواخر والباقي للبخاري وفي رواية عبد الله
بن انيس قال ليلة ثلث وعشرين رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلے
دہے میں رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے میں بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق میں نے کیا تھا اعتکاف پہلے دہے میں
تلاش کرتا تھا میں شب قدر کو پھر اعتکاف کیا میں نے بیچ کے دہے میں پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے آخر
کے ہے پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخر کے میں پس تحقیق میں دکھلایا گیا خواب میں یعنی شب قدر
کو پھر بھلایا گیا میں یعنی جبریل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن میں بھول گیا اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں یعنی خواب میں کہ سجدہ کرتا ہوں کیچ
میں اس کی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا میں کہ کون سے رات تھی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہے آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر
کو بیچ ہر طاق رات کے یعنی اخیر دہے کی طاق راتوں میں کہا راوی نے کہ برسا مینہ اوس رات کو یعنی جس رات کہ حضرت نے دیکھا اوسکو اور تھی
چھت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھوں میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ اونکی پیشانی پر تھا
نشان پانی اور کیچ کا صبح اکیسویں شب کو متفق ہیں اسکی نقل کرنے میں بخاری اور مسلم بیچ معنون کے اور لفظ واسطے مسلم کے اس قول تک فقیل لی
انها في العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبد اللہ انیس کی کہ کہا تیئیسویں شب یعنی عوض صبح اکیسویں شب کے
نقل کی ہے مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمہ کی کہ نمدے کا بنتا ہے چھوٹا سا کہ اوسکو فارسی میں خرگاہ کہتے ہیں اور من صبیحتہا میں حرف من کا معنی فی
کے ہے اور متعلق ہے ساتھ قول بصرت کے اور حاصل کلام راوی کا یہہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا تو یہہ بھی دیکھا تھا کہ میں کیچ
اور پانی میں سجدہ کرتا ہوں لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہ بھی برسا تھا یہی علامت اونہوں نے پائی اوس خواب کی رات میں کہ اکیسویں
شب یا تیئیسویں شب تھی معلوم کیا اوس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسویں شب یا تیئیسویں شب ہے ع - مولانا

وعن زر بن حبيش قال سألت ابي بن كعب فقلت ان اخاك ابن مسعود يقول من يقم الحول يصب ليلة القدر
فقال رحمه الله اراد ان لا يتكل الناس اما انه قد علم انها في رمضان وانها في العشر الاواخر وانها ليلة سبع
وعشرين ثم حلف لا يستثني انها ليلة سبع وعشرين فقلت باي شيء تقول ذلك يا ابا المنذر قال بالعلامة او
بالاية التي اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لا شعاع لها رواه مسلم اور روایت ہے زر بن حبیش سے
کہا اوس نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے پس کہا میں نے کہ تحقیق بھائی تمہارے یعنی دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال
تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے اونکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا کہ نہ اعتماد کریں لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعود
جانتے تھے کہ شب قدر رمضان میں ہے اور تحقیق وہ دہے آخر کی میں ہے اور تحقیق وہ ستائیسویں رات ہے پھر قسم کھائی ابی بن کعب نے ایسی کہ
ان شاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہے پس کہا میں نے ساتھ کس دلیل کی کہتے ہو یہ اے ابو منذر کنیت ابی بن کعب کی ہے کہا بسبب علامت
کے یا کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اوس دن نہیں روشنی ہوتی واسطے اسکے

دن عید اونکی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی سبب اونکے اللہ تعالی فرشتون اپنی سے یعنی اون فرشتون سے کہ جنھون نے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس
فرماتا ہی ای فرشتو میرے کیا ہی بدلا اوس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتے ای رب ہمارے بدلا اوسکا یہہ ہی کہ پوری دیجاوے مزدوری
عمل اوسکی کی فرماتا ہی اللہ تعالی ای فرشتو میری غلامون میرے اور لونڈیون میرے نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اون پر یعنی روزہ پھر نکلے یعنی
گھرون سے طرف عیدگاہ کے چلاتے ہوئے ساتھ دعا کے قسم ہی عزت اپنی کے اور بزرگی اپنی کے اور جود اپنی کے اور بلند قدری اپنی کے
اور بلندی مرتبہ اپنی کے البتہ قبول کرونگا مین دعا اونکی پس فرماتا ہے اللہ تعالی پھر جاو یعنی اپنے گھرون کو تحقیق بخشا مین نے تمکو اور بدل دین
مینے برائیان تمھاری نیکیون سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفۂ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہین لوگ اوس حالت مین
کہ بخشش کیجاتی ہی واسطے اونکے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الاعتکاف

باب ہی بیچ بیان اعتکاف کے

ف اعتکاف کے معنی لغت مین ہین ٹھہرنا ایک جگہہ اور شرع مین ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور نیت معتبر ہے
مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت مؤکدہ ہی اس لیے کہ ہمیشہ حضرت
اعتکاف کرتے رہے اوس مین اور درمختار مین لکھا ہی کہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہی یعنی بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے اور تارک اوسکے
ملامت نہین کیے جاتے اور واجب ہے اعتکاف ساتھ نذر کرنیکے زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسے کہے کہ مینے اپنے پر اعتکاف
اتنے دنون کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ مینے نذر مانی یہہ کہ اگر میرا یہہ کام ہو جائیگا تو مین اتنے دنون کا اعتکاف
کرونگا اور سوا ان دونون قسمون کے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کی لیے حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرے
جائز ہی اور اقل مدت مین اختلاف ہے کہ کیا ہے امام محمد کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی
ظاہر روایت ہی امام اعظم سے اور اسی پر فتوی ہے پس لائق ہے آدمی کو کہ جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اس طرح
کہ نیت اعتکاف کی کی مینے جبتک کہ رہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتھ سے نجاوے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر روز ہی یعنی آدھی دن سے
زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سے سوا ظاہر روایت کی یہہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایک دن ہی ع ح درمختار

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه
الله ثم اعتكف ازواجه من بعده متفق عليه روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہے رمضان کے
مین یہانتک کہ قبض روح اونکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا اونکی بی بیون نے پیچھے اونکے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** پھر اعتکاف
کیا حضرت کی بی بیون نے یعنی اپنے گھرون مین اس لیے کہا ہے فقہا نے کہ مستحب ہے عورتون کو یہہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر
مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گھر مین مسجد ٹھہرا کر اوس مین اعتکاف کرین پس وہ اونکے حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہی بلا ضرورت اوس مین سے نکلین
اور عورت کو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ع ح عالمگیری درمختار **وعن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبرئيل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه
وسلم القرآن فاذا لقيه جبرئيل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین تھے جبرئیل ملاقات کرتے
حضرت سے ہر شب رمضان مین و جبرئیل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھ تجوید کی پس جس وقت ملاقات کرتے حضرت سے

وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کو بیچ رمضان کے پس نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہے اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابوہریرہ سے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ نوافل موکدہ قضا کیے جاویں جبکہ فوت ہوں جیسے کہ قضا کیے جاتے ہیں فرائض انتہی تشبیہ ہی قضا کرنے میں ہے بعد فوت ہونیکے والا قضا فرض کی فرض ہے اور قضا نوافل کی نفل ہے۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت عائشہ سے ہے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنیکا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہے اور چاروں اماموں کے نزدیک یہہ ہے کہ داخل ہو پہلے غروب آفتاب کے اگر ارادہ کرے اعتکاف ایک مہینے یا عشرہ وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز میں بعد غروب آفتاب کے پس اونکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہہ ہے کہ آنحضرت ساتھ نیت اعتکاف کے پہلے غروب کے مسجد میں آتے تھے اور شب کو وہاں رہتے جب نماز صبح کی پڑھتے تو اوس حجرہ میں کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تا الگ رہیں لوگوں سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہ میں صبح کو [illegible] **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھتے بیمار کو اوس حالت میں کہ ہوتے اعتکاف میں یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جسطرح کہ ہوتے نہیں ٹھہرتے پوچھتے اوس سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** پس گذرتے یعنی گذرتے اوسی ہیات پر کہ ہوتے وہ اوسپر نہ میل کرتے اور طرف اور نہ ٹھہرتے بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان ہے اوسکے کہ پہلا کا [illegible] یعنی فلا یعرج کے یہہ معنی ہیں کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راہ سے اور طرف اور لفظ یسال بیان ہے یعود کا بطریق استیناف کے [illegible] جائز ہے معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چاروں اماموں کے جبکہ نکلے قضاء حاجت کے لیے اور اتفاق پڑے اوسکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ ٹھیرا ہو راہ سے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے تو نہیں باطل ہونیکا اعتکاف اور اگر ٹھیرا ہوگا راہ سے اور زیادہ ٹھہریگا قدر نماز سے باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کرکے جنازہ کے لیے اور نماز جنازہ کے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلیگا ان چیزوں کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر شرط کرے وقت نذر کے اور التزام کے یہہ کہ نکلونگا عیادت مریض اور نماز جنازہ اور حاضر ہونے مجلس علم یعنی وعظ سننے کے لیے تو جائز ہے یہہ ع عالمگیری **وَعَنْهَا** قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنت ہے یعنی طریقہ لازم ہے اعتکاف والے کو یہہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنی ساتھ قصد کے اور ٹھہرنیکے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازہ کے یعنی خارج مسجد کے مطلقًا اور نہ صحبت کرے عورت سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اوس کام کے لیے کہ ضروری ہے یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کے لیے اور نہیں ہوتا اعتکاف مگر ساتھ روزے کے اور نہیں اعتکاف مگر مسجد جامع میں نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** نہ مباشرت کرے مباشرت سے مراد وہ چیزیں ہیں کہ باعث جماع کے ہیں مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کے اور یہہ افعال کرنے معتکف کو حرام

ہین لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بھولکر ہو اور

اور جائز ہی معتکف کو مسجد مین کہانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر اسباب

کا مکروہ تحریمی ہی اور یہہ خرید و فروخت اگر اپنے نفس یا کے لیئے ہو یا اپنے ہوتو درست ہی اور تجارت [illegible] معتکف

کو اسطرح خرید و فروخت بھی درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادت جانکر اسکو اور چپ رہنا بری باتون

سے واجب ہی اور کلام مباح بلا ضرورت مکروہ ہی اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر مین ہی فتح القدیر مین لکھا ہی کہ کلام کرنا بلا ضرورت مسجد مین ایسا حسنات

کو کہاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی جیسے آگ خشک لکڑیون کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہی پس معتکف کو چاہیئے کہ تلاوت قرآن [illegible]

کتابون حدیث و تفسیر اور سیر انبیا اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہے یا لکہتا رہے انکو اور نیت اعتکاف مگر ساتھ روزہ کے یہہ دلیل حنفیہ کی

ہی یعنی شرط ہونے روزہ کی اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنی جس مین لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہون امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا

اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑہی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل

کا ہی لکہا ہی علماء نے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اوس مسجد

مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعی رح کے نزدیک درست ہی اعتکاف سب مسجدون مین ع ح درمختار

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ [illegible] وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ

اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا

اونکے لیئے بچھونا اونکا یا رکھی جاتی اونکے لیئے چارپائی اونکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ستون توبہ نام ہی ایک ستون کا

ستونون مسجد نبوی کے سے یہہ نام اسواسطے ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی اونہون نے اپنے تئین اوس ستون سے باندہ دیا تھا کئی روز تک

بندھے رہے بعد کئی دنکے توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کھول دیا ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت

ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنیوالے کے حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہون سے اور جاری کی جاتی ہین

واسطے اوسکے نیکیان مانند کرنیوالے سب نیکیون کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** بند رہتا ہی گناہون سے یعنی چونکہ مسجد مین گہرا رہتا ہی اوسکی

شان سے ہی یہہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سے اور لفظ یجری ساتھ جیم اور رے مہملہ کے ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نے کہا معروف کا یعنی جاری

کیی جاتی ہین اور ہمیشہ رہتی ہین اعتکاف کرنیوالے کے لیئے ثواب اون نیکیون کے کہ باز رہتا ہی اون سے بسبب اعتکاف کے مثل عبادت وغیرہ کے

مانند ثواب کرنیوالے اون نیکیون کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ جیم اور زے معجمہ کے ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب اون نیکیونکا

کہ باز رہتا ہی اون سے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض کے اور ساتھ جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے مسلمانون کے اور سوا اونکی کے

جیسے کہ دیا جاتا ہی ثواب کرنیوالے اون نیکیون کے کو اور اور خوبیان اعتکاف کی یہہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد

کرتا ہی نفس اپنا طرف مولی کے اور ہمیشہ عبادت اور خانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الہی نازل ہوتی رہتی

ہی اور گویا اللہ تعالی کے قلعہ مین رہتا ہی کہ مکر شیطان سے بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہوا

عرض حاجت اپنی کرتا ہی پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہی کہ اے مولی میرے تیرے دروازے سے ٹلنے کا نہین جبتک تو مجھے بخشیگا نہین اور

میری سب مقاصد پر لاویگا نہین اور میری غم کو دور نہین کریگا ع امداد الفتاح

کتاب فضائل القرآن

کتاب ہے بیچ بیان فضیلت قرآن کے **ف** جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہے خصوصًا جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اوسکا ایسا ہے کہ تحقیق نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس ۲۵ اور پڑہنا قرآن کا نزدیک کرتا ہے خدا سے اور روشن کرتا ہے دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین بھی قرآن ہے اور مقصد اعلی تلاوت سے یہہ ہے کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانے امور دین اور آخرت کے ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کے احکام الٰہی یاد و مستحضر ہون تا اوسپر عمل کیا جاوے اور عبرت اوس سے پکڑی جاوے نہ یہہ کہ نری آواز و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین ہو پس جو کوئی قرآن پڑہے اور عمل اوسپر نکرے قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ یعنی بعضے قرآن پڑہتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہے اونکو اور وہ پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیے کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوای پڑہنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کے اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہے اور کم پڑہنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے کہ بیچ ادا کرنے حق قرآن کے ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہے اور عبادت کے لیے بھی سات روز سے کم مین نچاہیے اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کے نجانے اوسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکہے کہ یہہ کلام خدای تعالی کا اور احکام اوسکے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سنتا ہے

آداب تلاوت کے یہہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کرکے اچھی جگہہ مین متواضع اور رو بقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کے ہے دعا شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہکر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالی کا بیواسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑہے اور آیت وعدہ و رحمت پر خوشدل ہوکر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہے اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنی جب آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اوسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑہنے کے رووے اور اگر رونا نہ آوے بتکلف غمگین ہوکر اپنے کو رونہاسا کرے اور درپے اسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اس لیے کہ کم پڑہنا ساتھ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہے زیادہ پڑہنے سے کہ خالی ہوان چیزون سے اور زیادہ پڑہنے مین سوای ختم شماری کے کچہ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہے اور یہہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہے کہ ایک وزن کے ختم کرنے پر اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہے **بیت** خواجہ پندارد کہ طاعت میکند ۔ بیخبر کز معصیت جان میکند ۔ اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑہنا منقول ہے وہ کرامت ہے اونکی اور ونکو اونکی پیروی اس بات مین اچھی نہین پس جسقدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اوسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نکرے اور اگر ضرور ہو اور اوس جگہہ مینہ نہو تو آہستہ پڑہے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ پڑہنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسیطرح مصحف مین دیکھکر پڑہنا یاد پڑہنے سے افضل ہے اس لیے کہ اس مین آنکھین اور اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کہانے اور پینے اور سب کامون سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کرکے کلام کرے بعد ازان پھر اعوذ باللہ پڑہکر شروع کرے اور غلط پڑہنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑہے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نکرے مگر عالم باعمل اور استاد اور والدین کے لیے جائز ہے قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور محب اور اپنے قرابتیون کو اوس وقت حاضر کرے اور دعا مین مشغول رہے کہ وقت قبولیت کا ہے اور بعد ختم قرآن کے پھر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑہکر ختم کرے کہ افضل ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑہنا جائز ہے

لیکن افضل یہی ہی کہ مودب بیٹھکر پڑھے اور اسیطرح راہ مین پڑھنا جائز ہی اگر جنگل ہو پکارکر پڑھے والا چپکے پڑھے اور بیچ جگہ نجس اور مکروہ کے مانند حمام اور کھیل اور کودنی وغیرہ کے پڑھنا مکروہ ہی اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نکرے تا حرمت اوسکی کم نہو اگرچہ بسبب ضرورت کے ہیکلیان اور مانند اوسکی لی جائز ہین اور قرآن کو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین نہ لیجائے اور تا یاد اکافرون نہ اوسکو پڑہے اور وہ بی حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک شخص ما بین مشرق اور مغرب کے حفظ کرے تو سبکے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانون پر واجب ہی کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اوسکے احکام اور فقہ کا اولی ہی نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پانون پھیلانے مصحف کی طرف اگر سامنے پانون کے ہو مکروہ نہین اور اسیطرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو ادہر پانون پھیلانے منع نہین اور مصحف خرجی مین رکھکر اوسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اوس مین جماع کرنے کا مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَكَلَامُكَ

یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہہ کتاب تیری ہی اوتاری گئی ہی تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت بہیجے اللہ ان پر اور انکی آل پر اور اصحاب پر اور تابعون پر سب پر اور کلام ہی تیرا بولتا ہوا

النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّكَ جَعَلْتَهٗ هَادِیًا مِنْكَ لِخَلْقِكَ وَحَبْلًا مُتَّصِلًا فِیْمَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِیْهِ عِبَادَةً وَقِرَاءَتِیْ فِیْهِ

ناطق تیرا ہی اوپر زبان نبی تیرے کے کیا تونے اوسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سے اپنی خلق کو اور واسطہ متصل درمیان اپنے اور درمیان بندون اپنی کے یا اللہ پس کر نظر میری کو بیچ اوسکے عبادت اور قراءۃ میری کو بیچ اوسکے

فِكْرًا وَفِكْرِیْ فِیْهِ اعْتِبَارًا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

فکر اور فکر میری کو بیچ اوسکے عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہی رحم والا اے رب میرے پناہ مانگتا ہون تجھ سے وسوسون شیطانون کے سے اور پناہ مانگتا ہون تجھ سے اے رب میرے اوس سے کہ حاضر ہون شیطان پاس میرے

بعد اس کے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہکر کہے

اَللّٰهُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَهٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِیْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا لِبَصَرِیْ وَشِفَاءً لِصَدْرِیْ وَذَهَابًا لِهَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَیِّضْ بِهٖ وَجْهِیْ

یا اللہ ساتھ حق کے اوتارا تونے اوسکو اور ساتھ حق کے اوترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری بیچ اوسکے اور کر اسکو تو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میرے کا اور سبب جانے فکر و غم میرے کا اور سفید کر ساتھ اسکے منہ میرے کو

وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ وَفَهْمَ مَعَانِیْهِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور نصیب کر مجھکو تلاوت اسکی اور سمجھنا معانی اسکے ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت مہربان مہربانون کے

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہہ دعا پڑھے ہاتھ اوٹھاکر

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَفِی الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَفِی الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَفِی الْقِیَامَةِ صَاحِبًا وَعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَفِی الْجَنَّةِ رَفِیْقًا وَمِنَ النَّارِ سِتْرًا

یا اللہ کر قرآن کو میرے لیے دنیا مین ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنیوالا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سے پردہ

اور اور جو دل چاہے دعا کرے کذا فی مغنی الطالب اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے قرآن دعا کرتے کھڑے ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر نیکی کو اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی اس حال مین کہ وہ کھڑے ہوتے پھر کہتے

خلق السموت ... ت والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون
... كذب العادلون بالله وضلوا ضلالا بعيدا لا اله الا الله وكذب المشركون بالله من العرب والمجوس
واليهود والنصارى والصابئين ومن ادعى لله ولدا او صاحبة او ندا او شبها او مثلا او سميا او عدلا فانت ربنا اعظم من
ان نتخذ شريكا فيما خلقت والحمد لله الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من
الذل وكبره تكبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا والحمد لله الذي انزل على عبده الكتب
ولم يجعل له عوجا قيما لينذر باسا شديدا من لدنه ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصلحت ان لهم اجرا حسنا
ماكثين فيه ابدا وينذر الذين قالوا اتخذ الله ولدا ما لهم به من علم ولا لاباءهم كبرت كلمة تخرج من افواههم
ان يقولون الا كذبا الحمد لله الذي له ما في السموت وما في الارض وله الحمد في الاخرة وهو الحكيم الخبير يعلم ما
يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو الرحيم الغفور الحمد لله فاطر السموت والارض
جاعل الملئكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث وربع يزيد في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما يفتح الله
للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له من بعده وهو العزيز الحكيم الحمد لله وسلام على عباده
الذين اصطفى آلله خير اما يشركون بل الله خير وابقى واحكم واكرم واعظم مما يشركون فالحمد لله بل اكثرهم
لا يعلمون صدق الله وبلغت رسله ... على ذلكم من الشاهدين اللهم صل على جميع الملئكة والمرسلين
وارحم عبادك المؤمنين من اهل السموت والارض واختم لنا بخير وافتح لنا بخير وبارك لنا في القران العظيم
وانفعنا بالايات والذكر الحكيم ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم درمنثور

الفصل الاول

فصل اول عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم من تعلم القران وعلمه رواه البخاري روایت ہی عثمان
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں ہی وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے ف
یعنی جو کوئی سیکھے قرآن جیسکہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اوسکو وہ سب سی بہتر ہے اور حق سیکھنے سے مراد یہہ ہی کہ احکام حقائق
اور دقائق قرآن کے سیکھے ع وعن عقبة بن عامر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في الصفة
فقال ايكم يحب ان يغدو كل يوم الى بطحان او العقيق فياتي بناقتين كوماوين في غير اثم ولا قطع رحم فقلنا
يا رسول الله كلنا نحب ذلك قال افلا يغدو احدكم الى المسجد فيعلم او يقرأ ايتين من كتاب الله خير له من
ناقتين وثلث خير له من ثلث واربع خير له من اربع ومن اعدادهن من الابل رواه مسلم اور روایت ہی عقبہ بن
عامر سے کہ کہا باہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوتری سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم میں سے دوست
رکھتا ہے یہہ کہ جاوے ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوے دو اونٹنیاں بڑی کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے
ناتے کے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہیں یہہ فرمایا کیا نہیں جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کے پس سکھاوے یا پڑھے
دو آیتیں کتاب اللہ سے بہتر ہی واسطے اوسکے دو اونٹنیوں سے اور تین آیتیں بہتر ہیں واسطے اوسکے تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں
بہتر ہیں واسطے اوسکے چار اونٹنیوں سے اور گنتی آیتوں کی سوا اسکے بہتر ہی گنتی اونٹنیوں کی سے یعنی زیادہ چار آیتوں سے بہتر ہیں

زیادہ چار اونٹنیوں سے مثلا پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیوں سے اسیطرح بعد اسکے اور سمجھ لے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوپر چبوترہ
سایہ دار کے ایک چبوترہ پٹا ہوا تھا سامنے مسجد کے اوس مین فقراء مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک [illegible] ہے
مدینہ مین اور عقیق بھی نام ہی ایک جگہہ کا دو کوس پر سے ان دونون جگہون مین بازار لگتا تھا اور اونٹ اوس مین [illegible]
بہت دوست رکھتے ہین خصوصا عرب کو ہان کے پس حضرت نے سوال مذکور کر کے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات [illegible] رغبت دلانی [illegible]
درپیش کر کیا یہہ بطریق تمثیل کے اور اونکے سمجھانے کے لیے ورنہ تمام دنیا کچھہ قدر نہین رکھتی مقابلہ مین ایک آیت کے **وَعَنْ**
اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ
سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَءُ بِهِنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا جسوقت کہ پھرے طرف گھر اپنے کے
یہہ کہ پاوے اپنے گھر مین تین اونٹنیاں حاملہ الی بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑھے اونکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہے
واسطے اوسکے تین اونٹنیون حاملہ والیون بڑی موٹیون سے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھہ فرشتون لکھنے والون بزرگ نیکوکار کے ہے اور وہ
شخص کہ پڑھتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوس مین اور قرآن اوس پر مشکل ہوتا ہی واسطے اوسکے دو ثواب ہوتے ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ماہر قرآن وہ ہی کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکی نہین پڑھنے مین اور نہ دشوار ہو پڑھنا اوسپر اور مراد فرشتون سے وہ فرشتے ہین کہ لکھتے ہین
لوح محفوظ سے اللہ تعالی کی کتابین لکھتے ہین یا وہ فرشتے کہ اعمال بندون کے لکھتے ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتھہ اونکے ہی یعنی دنیا مین اونکا
سا عمل کرتا ہی اور آخرت مین اوسکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا اوس مین رفیق اون فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا
اور دوسرا ثواب مشقت [illegible] پڑھنے اور یہہ معنی اسکے نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے
ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی [illegible] ہر ثواب افضل ہی ہر نیکی اٹک کر پڑھنے والے
کو بھی اتنی مشقت کو ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ہے [illegible] **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ [illegible]
لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ
وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [illegible] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حسد مگر اوپر دو شخصون کے یعنی کسی چیز مین رشک کرنا
خوب نہین مگر دو شخصون [illegible] آیات شب [illegible] اوسکا [illegible] وہ شخص قیام کرتا ہی ساتھہ
دن کے مین یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت [illegible] دیا اوسکو اللہ نے مال اور وہ [illegible] مین
کی مین اوقات دن کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** [illegible] حسد دو قسم ہے حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہی کہ [illegible]
کرے زوال نعمت کی کسیکے لیے اور وہ حرام ہی بالاجماع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکھ
کر اپنے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اوسکی کے اوس سے اسکو غبطہ کہتے ہین یعنی رشک پس اگر ہو یہہ امر دنیا مین مباح ہے اور
اگر ہو طاعت مین مستحب ہے یعنی مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتے دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہوتا مین بھی بناتا خوب ہی ثواب

یا تا ہو اسپر ... یعنی ... آتشی یعنی ان دو مین اور ما نند اکرین چنانچہ ابن ... کہا ہے
... یعنی نہیں لائق ... آدمی ... اوسکی نعمت نہیں ... پاس ہو مگر یہ کہ ہو نعمت ایسی قریب آتی حاصل ہو سبب
اوسکے باعث تلاوت قرآن اور تصدیق کرنیکی اوسکی ... اور بہلا ... انتہی اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہوا اوسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور
وہ قیام کرتا ہو ساتھ اوسکے یعنی تلاوت کرتا ہو اوسکی اور یاد کرتا ہو معانی اوسکے یا تامل کرتا ہو اوسکے احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہو اوپر
دن ... اور ... رات ... ساتھ اوسکے ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ
لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ
كَالْأُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے حال مسلمان کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہے کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اوسکا اچھا ہوتا ہے اور حال اوس مسلمان کا کہ نہیں
پڑھتا ہو قرآن مانند حال کھجور کے ہے نہیں بو اوس میں اور مزہ اوسکا شیرین ہے اور حال اوس منافق کا کہ نہیں پڑھتا قرآن مانند حال اندرائن
کو پہل کے نہیں اوسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال اوس منافق کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال پہول خوشبودار کے کہ بو اوسکی اچھی اور مزہ
اوسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑھتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کے ہے
اور وہ مومن کہ نہیں پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہے اوسپر مانند کھجور کے **ف** مومن پڑھنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہے بسبب ثابت
ہونے ایمان کے اوسکے دل مین اور خوشبو رکھتا ہے کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سننے قراۃ اوسکی کے اور سیکھتے ہین قرآن اوس سے ع وَعَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہے ساتھ اس کتاب کے یعنی کلام اللہ
کی کتنے لوگونکو اور پست کرتا ہے ساتھ اوسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند کرتا ہے
اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہے اور عقبی مین داخل کرتا ہے اون لوگون مین کہ جنپر انعام کیا ہے اور جسنے قرآن پڑھا
اور نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہے ع ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ
اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ
قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ وَلَمَّا أَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا
مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ
قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ
فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ
قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ
بَدَلَ فَخَرَجَتْ عَلَى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اوسوقت کہ وہ بیچ مین پڑھتا تھا رات

کو سورۂ بقرہ اور گھوڑا اوسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اوسکے ناگاہ شوخی کی گھوڑے نے پس ٹھہر گیا پڑھنے سے یعنی تاکہ دیکھے کیا سبب ہے شوخی کا پس گھوڑا
بھی ٹھہر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہی شوخی کرتا تھا پھر شروع کیا پڑھنا پس جولانی کی گھوڑے نے پھر چپ ہوئے پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی
گھوڑے نے یعنی پھر جانا کہ یہہ شوخی کسی سبب سے ہے پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا اسید کا یحییٰ قریب گھوڑے کے پس ڈرا یہہ کہ کچل ڈالے گا گھوڑا اوسکو پس پھرا
اسید بیٹے کی طرف تاکہ سرکاوے گھوڑے کے پاس سے پس جب سرکایا اوسکو اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کی پس ناگہان ایک چیز مانند ابر کے اوس
مین ہین مانند چراغون کے پس جب صبح کی اسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرت نے پڑھے گیا ہوتا ای ابن حضیر کہا ابن
حضیر ڈرا مین یا رسول اللہ اس سے کہ کچلے گھوڑا یحییٰ کو اور تھا گھوڑا یحییٰ کے نزدیک پس پھرا مین طرف یحییٰ کے اور اوٹھایا مین نے سر
اپنا طرف آسمان کی پس تھی ناگہان ایک چیز مانند ابر کے اوس مین مانند چراغون کے پس نکلا مین یعنی اپنے گھر سے یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے اوسکو
یعنی چراغون کو فرمایا حضرت نے جانتا ہے تو کیا تھا یہہ کہا کہ نہین فرمایا یہہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے واسطے آواز قراۃ تیری کی اگر پڑھتا رہتا تو
البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اونکی نہ چھپتے اون سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین بدلے فخرجت
صیغہ متکلم کے یون ہے عرجت فی الجو یعنی چڑہ گئے ہوا مین درمیان آسمان و زمین کے **ف** گھوڑا شوخی کرتا تھا اون فرشتون کے ڈر سے
کہ اوتری تھی واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑہ جانے فرشتون کے آسمان پر حالت چپ ہونے مین اور لفظ اقرا کے معنی ابن حجر
نے یہہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑھتا رہ اسی سورہ کو کہ سبب ہے ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر درپیش آوے زمانہ آیندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو
بلکہ پڑھتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب یادتی کے ہین زمانہ ماضی مین یعنی گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور اسیلیے کہا اوسکے
جواب مین فاشفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسکی موافق کیا ہے اور ایک چیز ہے مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہہ ہے کہ ملائکہ ازدحام
کرتے ہین قرآن کے سننے پر یہانتک کہ ہوتے ہین مانند ایک چیز پردہ ہونیوالی کے درمیان اوسکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہہ چراغ
مونہہ اونکے + ع + **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ
سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ
فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورۂ کہف اور ایک طرف
اوسکے گھوڑا تھا بندھا ہوا ساتھ دو رسیون کے ڈھانک لیا اوس گھوڑے کو ایک بدلی نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا
گھوڑے اوسکے نے اوچھلنا کودنا پس جب صبح کی اوس شخص نے آیا حضرت کے پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا یہہ تھی سکینہ
اوتری تھی بسبب پڑھنے قرآن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سکینہ کہتے ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اوسکے سبب
دل صاف ہوتا ہے اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہے اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے + ع + ح
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ
سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ
اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی سعید بن معلی سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مین نے اونکو پھر آیا

تین حضرت کی پاس پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو واسطی اللہ کے اور رسول کے اور آگے ہات
کرو حکم اوسکی جسوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورۃ قرآن مین پہلے اسکے کہ نکلو تو مسجد سے پھر پکڑا حضرت نے
ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہ کہ نکلین کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن سے فرمایا
وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نمازمین اور قرآن ہے بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہہ بخاری نے
ف جواب دینا واسطے اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہین جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر خدا کے
سے نماز نہین جاتی اور سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اس لیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معنی اسکی بہت ہین
باوجود اختصار لفظون کے چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین بیچ قول ایاک نعبد وایاک نستعین کے بلکہ کہا ہے بعض عارفین
نے جو کچھ اگلی کتابون مین ہے وہ سب قرآن مین ہے اور جو کچھ قرآن مین ہے وہ سب سورۃ فاتحہ مین ہے اور جو کچھ فاتحہ مین ہے وہ بسم اللہ
مین ہے اور وہ سات آیتین ہین یہہ اشارہ ہے اوس آیت پر وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یعنی دی ہمنے تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑہی
جاتی ہین نمازمین یا ثنا کی گئی ہے اونکے ساتھ فصاحت کو اور اعجاز کے مراد اون سے سورۃ فاتحہ ہے اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بھی
فاتحہ ہے پس گویا یہہ جز اعظم قرآن کی ہے مبالغۃً فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھرون کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہے اوس گھر سے کہ پڑہی جاتی ہے اوس مین
سورۃ بقرہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہ ٹھہراؤ گھرون کو مقبرے یعنی جیسی مقبرے خالی ہوتے ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے
اسطرح گھرون کو نہ ٹھہراؤ کہ مردون کے مانند پڑے رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گھرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کے وہ
چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہے گھرون اور گھر والون کو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اس لیے
ذکر کیا کہ اس مین بہت سے اسرار اور احکام اللہ تعالیٰ کے ہین **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا
تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ
فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ پڑہو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا پڑہنیوالون کی پڑہو یعنی علی الخصوص دو سورتین چمکتی ہوئین
سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران پس تحقیق وہ دونون آوینگے دن قیامت کے گویا کہ وہ دونون ٹکڑے ہین ابر کے یا دونون سایہ کرنیوالی
ہین یا دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگے پڑہنیوالون اپنی کی طرف سے پڑہو سورۃ بقرہ
پس تحقیق مداومت کرنی اسکے پڑہنے پر اور تامل کرنا معانی اسکی مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہے یعنی نفع عظیم ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت ہے
یعنی قیامت کو اور نہین طاقت رکھتے اسکی حاصل کرنیکی اہل باطل کسلمند یعنی بسبب بیبازگی اسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
پڑہو قرآن یعنی غنیمت جانو پڑہنا اسکا اور مداومت کرو اوسکی تلاوت پر اور چمکتی ہوئین یعنی بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے
ان دونون سورتون کو یہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتون کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک منزلہ چاند کے ہین بہ نسبت تمام ستارون کے

اور

اور ٹکڑے ہین ابر کے کہ سایہ کرین گے اپنے پڑھنے والون پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنیوالی چیز سر پر ہوتی ہے یعنی ابر سوا اور کچھ اور دال [illegible] ہوگا
بہ نسبت اول کے اور قریب ہے کہ اپنے پڑھنے والون کے سر سے بطور بادشاہون کے سر پر سایہ کرین جیسے چتر وغیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا
طیبی نے کہ لفظ او الفاظ غیایتان وغیرہ پر تنویع کے لیے ہے یعنی قول اول یعنی بصورت ابر کے یہ سورتین واسطے ان لوگون کے ہونگی کہ پڑھا انکو اور نہ سمجھا معنی انکو
اور دوسرا یعنی بصورت سایہ کی چیز کے واسطے ان لوگون کے ہے کہ پڑھا انکو اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑیون کا واسطے ان لوگون کے کہ پڑھا اور
سمجھا معنی اور اور ونکو تعلیم بھی کیا ع وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ
بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہا سنا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے قرآن کے جو عمل کرتے تھے ساتھ اوسکے آگے
ہونگین سارے قرآن کے سورۂ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہین ابر کے یا دو ٹکڑے ہین ابر کے سیاہ درمیان مین اونکے ایک چمک ہے یا گویا
کہ وہ ٹکڑیان ہین پرندے جانورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والون کی طرف سے یعنی اپنے پڑھنے والون کی شفاعت کرینگی نقل کی یہہ مسلم
نے ف لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بناکر لایا جاویگا یا ثواب اوسکا لایا جاویگا اور عمل کی قید دلالت کرتی ہے اسپر کہ جسنے
پڑھا قرآن اور عمل نکیا اوسپر نہوا اہل قرآن سے اور نہوگا وہ شفاعت کرنیوالا اوسکا بلکہ قرآن حجت ہے اوسپر اور آگے ہون گے یعنی سارے
قرآن کے ثواب کے آگے ہوگا ثواب ان سورتون کا اور بعضون نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی اسکی کہ دیکھین گے اوسکو لوگ جیسی کہ صورت بنائی جاویگی
اور اعمال کی تولنے کے لیے میزان میں اور سیاہ یعنی بسبب تکاثف اور تہ بتہ ہونیکے سیاہ ہونگے اور ایسا ہی ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے
اور درمیان مین اونکے ایک چمک ہے یعنی باوجود دل دار ہونیکی نہین مانع ہونگے روشنی کے اور بعضون نے کہا کہ شرق کے معنی ہین درز
یعنی درمیان اون دونون سورتون کے فرق ہوگا اسلیے تمیز کے ساتھ بسملہ کے ع وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ
صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے ابو المنذر کہ کنیت ہے ابی کی کیا جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ تعالی سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا مینے کہ اللہ اور رسول اوسکا
داناتر ہے فرمایا اے ابو المنذر جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا مینے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری
آیۃ الکرسی کہا ابی نے کہ مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجکو علم اے ابا المنذر نقل کی یہہ مسلم نے ف اولی
یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرت کے اول ازراہ ادب کے اور جواب یاد دوسری بار واسطے پوچھنے حضرت کے پس جمع کیا ادب فرمان برداری کو
جیسا کہ طریقہ ہے اہل کمال کا اور بعضون نے کہا کہ منکشف ہوا انکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سے یا مدد سے رسول اوسکی کے بسبب برکت تفویض اور
حسن ادب کے پس جواب دیا سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اس لیے کہا کہ اس مین بیان توحید و تعظیم الہی اور ذکر اسماء حسنی اور
صفات باری تعالی کا ہے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ
فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ

حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا دار وغہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنے یعنی جمع کرنے زکوۃ رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کہ تا جمع ہوویگی بانٹین حضرت فقرا کو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس شروع کین لیبین بھرنی غلہ مین سے یعنی لیکر اپنے پاس اور دامن مین رکھتا جاتا تھا پس پکڑا مینے اوسکو اور کہا مینے کہ البتہ پہنچاؤن گا مین تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوس نے کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میرے ذمہ پر نفقہ عیال کا ہے اور مجکو حاجت سخت ہے یعنی قرض وغیرہ ہے میرے ذمہ کہا ابو ہریرہ نے پس چھوڑ دیا مین نے اوسکو پس صبح کی مینے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خبر غیب کی دی کہ اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی مین تھا کہا مینے یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینے اوسپر پس چھوڑ دیا مینے اوسکو فرمایا حضرت نے خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا تجسے یعنی بیچ ظاہر کرنے حاجت کے اور وہ پھر آویگا یعنی پس ڈر تا رہ اوس سے پس جانا مینے کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا لیبین لینے لگا غلہ مین سے پس پکڑا مینے اوسکو اور کہا مینے کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اوس نے چھوڑ دے مجکو کہ مین محتاج ہون اور میرے ذمہ پر نفقہ کنبے کا ہے پھر نہ آونگا مین پس رحم کیا مینے اوسپر پس چھوڑ دی مینے راہ اوسکی **ف** اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنے اوسکی کہ پھر نہ آونگا والا ثابت ہوچکا تھا جھوٹ اوسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کی زبانی مخبر صادق کے ۱۲ ع **فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ** لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمٰتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَءْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمٰتٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ پس صبح کی مینے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مینے یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینے اوسپر چھوڑ دی مینے راہ اوسکی یعنی بسبب عہد اوسکی کے کہ پھر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا تجسے یعنی اس مین کہ پھر نہ آونگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا لیبین لینے غلہ سے پھر پکڑا مینے اوسکو اور کہا مینے البتہ لیجاؤن گا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ اخیر ہے تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہے کہ مین نہین آنیکا اور پھر آتا ہے تو کہا اوس نے چھوڑ دو مجکو سکھلاونگا مین تمکو کتنے کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اونکے جس وقت کہ جگہہ پکڑو طرف بچھونے اپنی کے یعنی سونے کے لیے پس پڑھو آیۃ الکرسی

اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک پڑہو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کی طرف سے نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین نزدیک ہونیکا تمہارے کوئی شیطان یعنی جن و انس سے واسطے ایذا دینے دینی و دنیوی کے صبح تک پس چہوڑ دیا مینے اوسکو پس صبح کی مینے پہر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینے کہ کہا قیدی نے یہہ کہ سکہلا دونگا تجکو کتنے کلمے کہ نفع دیگا تجکو اللہ بسبب انکے فرمایا حضرت نے خبردار ہو تحقیق اوس نے سچ کہا تجسے یعنی اس سکہانے مین اور وہ ہے جہوٹا یعنی اور باتون مین جانتا ہے تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین راتسے کہا مینے نہین فرمایا یہہ شیطان تھا یعنی صدقات کو ناقص کرنیکے لیے آیا تھا نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا اوس وقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی جبرئیل نے آواز دروازہ کھلنے کی سی اوپر کی طرف سے پس اوٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نے یہہ دروازہ ہے آسمان کا کہولا گیا آج کے دن نہین کہولا گیا کبہی مگر آج پس اوترا اوس دروازے سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نے یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کے نہین اوترا کبہی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتے نے حضرت کو پہر کہا خوشوقت ہو تم ساتھ دو نور کے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے تم سے سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اون مین سے مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پس اوترا یہہ کلام راوی کا ہے کہ سنا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ساتھ دو نورون کے انکا نام نور اس لیے ہوا کہ یہہ روشنی ہونگے کہ چلین گے آگے پڑہنیوالے اپنے کے قیامت کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر یہہ ہے کہ مراد تمام سے للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورۃ تک ہے چنانچہ کعبؓ سے بہی منقول ہے اور کوئی حرف حرف سے مراد کلمہ ہے اور کلمے اس مین دو طرح کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جن مین دعا ہے مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوا اونکی کے اور دوسرے کلمے فقط حمد و ثنا کے ہین پس جو کلمہ دعا کا ہے پڑہیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اوس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا ہے پڑہیگا دیا جاویگا ثواب اوسکا جیسا کہ قرآن کے حرفون پر ملتا ہے **وَعَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر سورۃ بقرہ کی یعنی آمن الرسول سے آخر تک جو شخص پڑہے اونکو رات مین کفایت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتے ہین اوس سے شرارت جن و انس کے گویا کفایت کرتی ہین قیام لیل سے **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کے سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ اخیر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سے مراد ہے جہوٹا فریبیہ ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اوس مین یون ہے کہ جسنے پڑہین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے کہا بعضون نے کہ وجہ جمع کی انمین یہہ ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اوسکے سے اگر ملیگا اوس سے اور جو کوئی

[illegible] اور [illegible] ملاقات کا اشد ہوگا بسبب فقد عدم ملاقات کی [illegible]
[illegible] بیگا تغیر اوسکو ملنے کی لوگ اوس مین گرفتار
ہون گے [illegible] **وَعَنْ** [illegible] اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَأَ فِی لَیْلَةٍ ثُلُثَ
الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ [illegible] تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اور روایت ہے ابی درداء سے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے ایک تمہارا یہہ کہ پڑہے ایک رات
مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نے اور کیسے [illegible] تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے نقل کی یہہ مسلم نے اور نقل کی
بخاری نے ابی سعید سے **ف** قل ہو [illegible] تہائی قرآن [illegible] ہے کہ قرآن مین کئی مضمون ہین [illegible] اور توحید اس مین توحید ہے تو گویا
یہ مضمون [illegible] کہ ثواب اسکا مضاعف [illegible] قل ہو اللہ تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کے یہہ لازم آیا کہ تین بار پڑہنے سے ثواب ایک قرآن کا ہو
[illegible] **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّةٍ
وَکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلٰوتِہِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّہَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایک شخص کو امیر کر کر
ایک لشکر پر اور تہا وہ امامت کرتا اپنے رفیقون کی نماز مین اور ختم کرتا یعنی قراءت اپنی ساتہہ قل ہو اللہ احد کے پس جبکہ پہرے یعنی لشکر کے لوگ
ذکر کیا یہہ حضرت کو پس فرمایا پوچہو اوس سے کس واسطے کرتا ہے یہہ پس پوچہا اوس سے کہا اوس نے کرتا ہون مین یہہ اس لیے کہ تحقیق
اس مین ہے صفت رحمان کی اور مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ پڑہون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کے اس مین فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکہتا ہے اوسکو یعنی بسبب دوست رکہنا اسکی کے اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ختم کرنا ساتہہ قل ہو اللہ کے یعنی پڑہنا آخر رکعت ہر نماز کی مین بعد سورہ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نے کہ پڑہتا بعد فاتحہ کے یا
بعد فاتحہ اور سورہ کے ہر رکعت مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو ہمنے لکہے ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہے بالاتفاق ع **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ ہٰذِہِ السُّوْرَةَ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاہَا اَدْخَلَکَ
الْجَنَّةَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ مَعْنَاہُ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
تحقیق مین دوست رکہتا ہون اس سورہ کو مراد اوس سے سورہ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورہ سے داخل کریگی
تجکو بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور روایت کیا بخاری نے معنی اسکے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُہُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین ہین اوتاری گئین آج کی رات نہین دیکہی گئین
مانند اونکی کبہی یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْہِمَا فَقَرَاَ فِیْہِمَا قُلْ
ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِہِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَاُ بِہِمَا

عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچھونے اپنی کے ہر شب ملاتے دونون ہاتھہ اپنے پھر دم کرتے دونون ہاتھون مین پس پڑھتے اون مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونون ہاتھونکو بدن اپنے پر جہانتک ہو سکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھون کا اپنے سر پر اور اپنے منھہ پر اور اگلی جانب بدن اپنی کے پر یعنی بعد اسکے ہاتھہ اور جگہہ پھیرتے کرتے یہہ یعنی پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھہ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلے ہاتھون پر کرتے تھے اور پڑھتے تھے بعد اوسکے پس بعضون نے تو کہا ہی کہ یہہ اس لیے کرتے تھی کہ تا مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلے پڑھتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑھتے اور پھر دم کرتے ۔ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے ایک تو قرآن جھگڑیگا بندون سے اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہی اور باطن بھی اور دوسری نیچے عرش کی امانت اور تیسری ناتا پکاریگا ناتا یا ناتا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میری حق کی ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتھہ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میری حق کی نکی توڑیگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہوویگا اوس پر نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** نیچے عرش کے یہہ کنایہ ہی اس سے کہ کمال قرب و اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کریگا حق سبحانہ انکی حق کو اور ثواب اون لوگون کی کہ محافظت کرینگے انکی جیسا کہ حال بادشاہون کی مقربون کا ہوتا ہی اور جھگڑیگا بندون سے یعنی جنہون نے اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اون سے جھگڑیگا اور جنہون نے تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سے جھگڑیگا یعنی جناب الہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی یعنی معنی ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجھتے ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہی یعنی بعضے معنی قرآن کے محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کی کہ نہین سمجھتے اوسکو مگر خواص مقربین علماء عاملین سے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھہ اپنی کے ساتھہ قرآن کے مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اوسپر اور امانت سے مراد ہی حق اللہ تعالی کی اور بندون کی کہ لازم ہی ادا اونکا ۔ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجون پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے کہ پڑھیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی اور عمل کرتا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے اوسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اوسکا یہہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہی اوسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑھا اوسکو اور جسنے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑھا اوسکو اگرچہ پڑھتا ہو اوسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی چڑھتا جا درجات جنت پر

بقدر آیتوں کے کہ پڑھتا ہو وہ دنیا میں اور آیا ہی ایک روایت میں کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہیں پس اگر تمام قرآن پڑھے گا اونچے درجہ جنت کے پر کہ لائق حال اوسکے کے ہوگا چڑھیگا اور اس میں اشارہ ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہیں اونکا بڑا رتبہ ہوگا جنت میں اور آیتیں قرآن کی بسبب گنتی کوفیوں کے کہ اس دیار میں قراءۃ اور گنتی اونکی مروج ہی چھ ہزار اور دو سو چھتیس ہیں ۶۲۳۶ اور سوای اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہیں اس میں جو چاہے قراءۃ کی کتابوں میں سے دیکھ لے ح + ع ترجمہ العلام **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ شخص کہ نہیں اوسکے دل میں کچھ قرآن سے مانند گھر ویران کے ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہوا اور نہ ایمان رکھتا ہوا اوسپر یا جانتا ہوا اور ایمان نہ رکھتا ہوا اوسپر وہ مانند گھر ویران کے ہی اور جسکو قرآن آتا ہوا اور ایمان بھی رکھتا ہوا اوسپر اوسکا باطن آباد ہی نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکھے قرآن یاد میری سے اور مانگنے میری سے دیتا ہوں میں اوسکو بہتر اوس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلاموں کے مانند بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالے کے اس میں اوپر غیر اوسکی کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** جسکو باز رکھے قرآن یعنی جو کوئی مشغول ہی یاد کرنے قرآن کے میں اور جاننے اور سمجھنے معانی اسکے میں اور عمل کرنے میں اوس چیز پر کہ اوس میں ہی اور باز رہا ور ذکر و دعا میری سے کہ سوای کلام اللہ کے ہیں تو دیتا ہوں اوسکو زیادہ مانگنے والوں سے اور ظاہر یہہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہوں اوسکو زیادہ مانگنے والوں اور ذکر کرنیوالوں سے لیکن یوں نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والوں کے اس لیے کہ ذکر بھی حقیقت میں دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سے مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچھ ملے اوس سے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہی کہ تتمہ ہی قول اللہ تعالیٰ کا اور احتمال یہہ بھی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر ترکیبی سے ع + ح **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن میں سے پس واسطے اوسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نہیں کہتا میں کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کے کہنے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے **وَعَنِ** الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ

فقال اوقد فعلوها قلت نعم قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انہا ستکون فتنۃ قلت ما المخرج منہا یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم ھو الفصل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ وھو حبل اللہ المتین وھو الذکر الحکیم وھو الصراط المستقیم ھو الذی لا تزیغ بہ الاھواء ولا تلتبس بہ الالسنۃ ولا یشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولا ینقضی عجائبہ ھو الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتی قالوا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث اسنادہ مجھول وفی الحارث مقال۔

اور روایت ہے حارث اعور یعنی کانے سے کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیچ باتون بیفائدہ کے یعنی قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علی کے پاس پس خبر دی مینے اونکو پس فرمایا حضرت علی نے کیا تحقیق کی اونہون نے یہہ بات یعنی چھوڑ دیا اونہون نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتون مین کہا مینے کہ ہان فرمایا حضرت علی نے خبردار ہو تحقیق سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور بُری مذاہب نکالینگے کہا مینے کسطرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہے کتاب اللہ پر اوس مین خبر ہے پہلون تمہارے کی یعنی اگلی امتون کی خبرین اور خبر ہے اوس چیز کی کہ پیچھے تمہارے ہے یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اوس مین حکم ہے اوس چیز کا کہ واقع ہے درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت وگناہ اور حلال وحرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنیوالا ہے درمیان حق وباطل کے نہین بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جس نے ڈھونڈہی ہدایت اوسکی غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہے استوار یعنی وسیلہ قوی ہے معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہے مذکور باحکمت اور وہ راہ ہے سیدہی اور وہ ایسا ہے کہ نہین کج ہوتین بسبب اتباع اوسکے خواہشین حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتی اوس سے علماء اور نہین پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہ تمام ہوتی عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنون نے اوس وقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنے سنا قرآن عجیب اور بتاتا ہے طرف ہدایت کی پس ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جس نے کہا موافق اوسکے اوس نے سچ کہا اور جس نے عمل کیا ساتھ اوسکے ثواب دیا جائیگا اور جس نے حکم کیا ساتھ اوسکے یعنی درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لانے اور عمل کرنے کی اوسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدہی راہ کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہے اور حارث مین گفتگو کی ہے یعنی وہ جھوٹا ہے ف جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر ہلاک کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ گردن اوسکی اصل قصم کے معنی ہین توڑنا اور جدا کرنیکے پس معنی یہہ ہین کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی کیسی بخلاف اوسکے کہ عمل کرے قرآن پر اوسکو پہنچایگا اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جسنے ترک کیا عمل کو ساتھ ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر یعنی آیت وکلمہ کہ واجب ہے عمل کرنا اوسپر یا ترک کی قراءۃ اوسکی ازراہ تکبر کے کافر ہو جاتا ہے اور جس

پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و ضعف کے با وجود اعتقاد و تعظیم اوسکی کی پس نہین گناہ اوسپر و لیکن وہ محروم ہو ثواب سے اور نہین کچھ
ہو تین بسبب اتباع اوسکی کی خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہے گمراہی سے اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض
و خوارج وغیرہ بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب اونکی گمراہی کا یہہ ہے کہ وہ کامل دلیل
نہین پکڑتے ہین اس لیے کہ چھوڑ دین اونہون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہے اور تقلید کی اونہون نے اون کی
کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم جنہون نے پہچانا اونہون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اس لیے کہا ہے جنید نے کہ جو کوئی نہ یاد
کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے او ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ
مسخرہ ہے شیطان کا اس لیے کہ علم ہمارا مقید ہے ساتھہ کتاب سنت کے واللہ اعلم + اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین قادر ہوتے اہل ہوا
یعنی مبتدع اوپر تبدیل و تغییر و کج کرنے اسکی کے اس صورت مین تب تعدیہ کے لیے ہے اور نہین ملتبس ساتھہ اوسکے زبانین یعنی اور عبارت
اسکی مانند نہین ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے یا مراد یہہ ہے کہ قرآن دشوار نہین ہے مومنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب
خوش ہونے دلون کے اوپر تلاوت اوسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ + اور نہین سیر ہوتے اوس سے علماء
یعنی نہین احاطہ کر سکتے کنہ اوسکے کو علماء اسقدر کہ ٹھہر جاوین طلب سے اسکی سے مانند ٹھہر جانے اوس شخص کے سیر ہوتا ہے کھانے سے بلکہ جب مطلع ہوتے
ہین ایک چیز پر حقائق اوسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرأت اوسکی
کے اور سننے اذکار و اخبار اوسکی کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہے بندہ یا سنتا ہے اوسکو زیادہ پاتا ہے حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ
سمجھے معنی اوسکے ع **وَعَنْ** مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ
وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے معاذ جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن اور عمل کرے ساتھہ
اوس چیز کے کہ اوس مین ہے پہنائے جاوینگے ماں باپ اوسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اوسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سے بیچ گھرون
دنیا کے اگر ہووے آفتاب اندر گھرون تمہاری کے پس کیا گمان ہے تمہارا ساتھہ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتھہ قرآن کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے

ف پڑھے قرآن یعنی خوب طرح پڑھے اوسکو اور کہا ابن حجر نے یا د کرے اوسکو اور اگر ہووے آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمہارے گھرون مین اس مین
مبالغہ ہے بیچ روشنی کے کہ آفتاب با وجود اس روشنی کے اگر اندر گھرون کے ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اوسکے کہ ہے باہر اور اونچا اور آخیر
جملہ کا مطلب ہے کہ جب اوسکے ماں باپ کی یہہ قدر ہووے گی اوسکے سبب سے تو اوسکا کیا کچھ درجہ ہوگا + ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت
ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کردانا جاوے قرآن چمڑے مین پھر ڈالا جاوے آگ مین یعنی
بالفرض والتقدیر تو نہ جلے نقل کی یہہ دارمی نے **ف** بعضون نے کہا ہے کہ یہہ معجزہ قرآن کا حضرت کی زمانے مین تھا جیسے معجزے اور انبیا کی
اونکے زمانے مین ہوتی تھی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اوسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جائیگا پس مراد
چمڑے سے پوست و بدن آدمی کا ہے ح + **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ
فَأَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا جس شخص نے پڑھا قرآن پھر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکو اور حرام جانا حرام اوسکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت میں یعنی اول ہلہ میں اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصوں کے گھر والوں اوسکی سے کہ سب ایسی ہی ہوں گے کہ واجب ہوگی واسطے اونکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کے ہونگے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہیں قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز میں پس پڑھی سورہ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری ہے اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں اوتاری گئی توریت میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں کوئی سورہ مانند اسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتیں ہیں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم ہے کہ دیا گیا ہوں میں وہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے اور نہیں ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کے معنوں کی پہلی فصل میں ہوچکی ہے + **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اوسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اوس شخص کے کہ سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے اور ہمیشہ پڑھتا ہے یا عمل کرتا ہے اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہے ساتھ اوسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کی مشک سے کہ پہنچتی ہے بو اوسکی تمام مکان میں اور حال اوس شخص کا کہ سیکھا اوسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قرأت اور قیام سے یا عمل نہ کیا اور حال یہ کہ قرآن اوسکے دل میں ہے مانند حال تھیلی کے ہے کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکے کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہے انتہی اور فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جسقدر پڑھنا فرض ہے نماز میں اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن میں کہ زیادہ ہو فاتحہ سے افضل ہے نماز نفل سے اسلئے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور فتوی دیا ہے بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کے افضل ہے مشغول ہونے سے دوسرے علموں میں کہ جو فرض کفایہ ہیں نہ فرض عین یعنی فرض عین علم سے افضل نہیں ہے یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی ہے اسلئے یعنی سینہ قاری کا مانند تھیلی کے ہے اور قرآن اوس میں مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہے پہنچتی ہے برکت اوسکی گھر اوسکے میں اور سننے والوں کو اور حاصل جملہ کا یہہ مطلب ہے کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہنچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اوروں کو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اوسکا بند ہو سے نہیں پہنچتی خوشبو کسیکو ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حم کو اوسکو سورہ مومن کی تو تک الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکی یعنی سب آفات و بلیات ظاہر و باطن کی سے شام تک اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت اونکی کے صبح تک نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** الیہ المصیر تک آیۃ مذکور یوں ہے حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتوں کو ساتھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ میں پہلی پیدا کرنے آسمان و زمین کے دو ہزار برس اوتاریں اوس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا ساتھ اونکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور جس مکان میں پڑھی جاویں یہہ آیتیں تین رات تک نہیں نزدیک آتا اوسکے شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتیں اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** پہلی فصل میں ایک حدیث ابو درداء سے گذری ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہاں بیان کی گئی ہے اور دوسری وجہ جمع کی یہہ بھی ہو سکتی ہے کہ اول دس آیتوں کے یاد کرنیکی یہہ خاصیت مترتب ہوتی ہو بعد ازاں از راہ وسعت فضل کے تین آیتوں کو پڑھنے کے یہہ خاصیت ٹہری واللہ اعلم ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہے اور دل قرآن کا یٰس ہے اور جو شخص کہ پڑھتا ہے یٰس لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے بسبب پڑھنے اوسکی کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یٰس ہے اس لیے کہ احوال قیامت کے اور مقاصد عمدہ قرآن کے اس میں مذکور ہیں ع **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰئِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پڑھی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہزار برس پس جبکہ سنا فرشتوں نے قرآن یعنی پڑھنا انکا کہا خوشحالی ہے واسطے اوس امت کے کہ اوتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونوں سورتیں اوسپر اور خوشحالی ہے واسطے اون دلوں کے کہ اوٹھاوینگے یہہ

یعنی یاد کرینگے اور محافظت کرینگے اسکی اور خوشحالی ہو واسطے اون زبانون کو کہ پڑھین گے یہہ قرآن نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پڑھین یعنی طاہر و
یہہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت اونکی کا یا سمجھا یا اونکو پھر فرشتون کو [illegible] اور [illegible] اونکو [illegible] ذکر کیا بعض
فرشتون کو ساتھ پڑھنے اونکی کے باقی فرشتون سے تا وہ جانین بزرگی انکی اور جبکہ سنا فرشتون نے قرآن مراد قرآن و قراۃ ہے یعنی سنا پڑھنا اون
سورتونکا یا قرآن سے بھی طٰہٰ اور یٰس مراد ہین کہ قرآن نام جزو کل دونون کا ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ
عُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حم الدخان رات مین صبح کرتا ہے اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہہ ترمذی
نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہے ضعیف کیا جاتا ہے اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہے حدیث کا
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پڑھے حم الدخان رات جمعہ کی ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام
راوی ضعیف ہے حدیث مین **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ
اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ
مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے
مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق ان مین ہے ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی دارمی نے
خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکے سرے پر لفظ سبحان
یا سبح یا یسبح یا سبح کا ہے وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری بعبدہ اور سورۂ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلی اور ایک
آیت بہتر ہزار آیتون سے بعضون نے کہا کہ وہ آیت لو انزلنا ہذا القران ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ آیت ہو الاول والآخر والظاہر والباطن
وہو بکل شیء علیم ہے اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہے مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی یہہ قول صحیح تر ہے ع مولانا **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ
تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن مین تیس آیت کی ہے کہ شفاعت کی اون نے واسطے ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطے اوسکے
اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ شفعت کے
معنون مین دو احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اوسکی پس جب مرا تو شفاعت
کی اس نے اوسکی یہانتک کہ دور ہوا اوس سے عذاب آور یا یہ کہ شفعت معنی مستقبل کے ہے یعنی شفاعت کریگی یہہ سورۃ قبر مین اور قیامت مین اوس
شخص کی کہ پڑھیگا اوسکو ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ
لَا يَحْسَبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہِیَ الْمَانِعَۃُ ہِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتے تھے کہ یہ قبر ہے پس ناگہاں اوس میں ایک آدمی پڑھتا ہے سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پھر آیا کھڑا کرنیوالا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورۂ ملک منع کرنیوالی ہے وہ نجات دینیوالی ہے نجات دیتی ہے پڑھنیوالے کو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** سنا خیمہ کھڑا کرنیوالے نے اوس مردہ کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئے جیسے میں پڑھا کرتے ہیں اور ظاہر یہہ ہے اور منع کرنیوالی ہے یعنی بچاتی ہے عذاب قبر سے یا گناہوں سے جو کہ سبب ہیں عذاب قبر کے یا بچاتی ہے اپنے قاری کو اس سے کہ پہونچا اوسکو رنج محشر میں ۱۲ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ غَرِیْبٌ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور اسیطرح سے کہا محی السنۃ نے شرح السنۃ میں کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور مصابیح میں کہا کہ یہہ غریب ہے **ف** غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہیں اس لیے کہ غریب کبھی ہوتی ہے صحیح ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ یٰۤاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے اور انس بن مالک سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اذا زلزلت برابر ہے آدھے قرآن کے اور قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** قرآن بیان مبدأ و معاد کا ہے اور اذا زلزلت میں بیان معاد کا خوب ہے اس لیے برابر آدھے قرآن کے ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کے پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتھائی قرآن کے اس لیے ہے کہ قرآن میں بیان ہے مبدأ و نبوت اور احکام اور قصص کا اور اس سورۃ میں بیان توحید کا خوب ہے واللہ اعلم ۱۲ ح **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مَاتَ شَہِیْدًا وَمَنْ قَالَہَا حِیْنَ یُمْسِیْ کَانَ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے معقل بن یسار سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ سننے والا جاننے والا ہے شیطان راندہ ہوئے سے پھر پڑھے تین آیتیں اخیر سورہ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو سے آخر سورۃ تک متعین کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اوسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اوسکے لیے یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش چاہتے ہیں اوسکے گناہوں کے لیے شام تک اور اگر مر جاوے اوس دن میں تو مرے گا شہید ہوکر اور جو شخص پڑھے اسکو وقت شام کے تو ہوگا ساتھ اسی مرتبہ کے یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً وَلَمْ یَذْکُرْ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

جو شخص کہ پڑھے ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیے جاویں اوس سے یعنی اوسکے اعمالنامہ میں سے گناہ پچاس برس کے مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین نقل
کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت میں پچاس بار یعنی بجائے دو سو بار کے اور نہیں ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین ف مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین
اس استثناء کے دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ گناہ دین نہیں مٹایا جائیگا اور دوسرے یہہ کہ [illegible] گناہ [illegible] مٹائے جاتے
اس سورہ کی تاثیر نہیں کریگی اور ظاہر اول ہی معنی ہیں واللہ اعلم اور مراد دین سے حقوق بندوں کے ہیں [illegible] وعنہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ مائۃ مرۃ قل ہو اللہ احد اذا کان یوم القیمۃ
یقول لہ الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے
انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونیکا اپنے بچھونے پر پس لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑھے سو بار
قل ہو اللہ احد جس وقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اوسکو پروردگار اے بندے میرے داخل ہو اپنی داہنی طرف بہشت میں نقل کی یہہ
ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی [illegible] کروٹ پر لیٹا اور ایسی سورت پڑھی
کہ اوس میں صفات ہیں اللہ تعالی کی اوسکو بدلہ میں یہہ ملیگا اور اس میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ [illegible] اور اہل اوسکے داہنی طرف
افضل ہونگے بائیں طرف کے باغوں اور محلوں سے ع وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقرأ قل ہو
اللہ احد فقال وجبت قلت وما وجبت قال الجنۃ رواہ مالک والترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی [illegible] یعنی اسکے لیے [illegible] کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہہ مالک
ترمذی اور نسائی نے ف یہہ واجب ہونا جنت کا بسبب وعدہ اور فضل اللہ تعالی کے ہے نہ بطریق وجوب ع وعن فروۃ بن نوفل عن ابیہ
انہ قال یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اویت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایہا الکفرون فانہا براءۃ من الشرک
رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی اور روایت ہے فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلا دیجیے مجھکو کچھ کہ
کہوں میں اوسکو جس وقت کہ جاؤں میں طرف بچھونے اپنے کے فرمایا پڑھ قل یا ایہا الکافرون اس سبب سے کہ تحقیق وہ بیزاری ہے شرک سے یعنی پس
اوسکو پڑھ کر سوویگا تو پاک ہو کر سوویگا شرک سے اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے وعن عقبۃ
بن عامر قال بینا انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الجحفۃ والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبۃ تعوذ
بہما فما تعوذ متعوذ بمثلہما رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا اوس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابواء کے کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو باد نے اور اندھیری سخت نے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پناہ پکڑتے تھے ساتھ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونوں سورتوں کے پس نہیں پناہ پکڑی
کسی پناہ پکڑنیوالے نے ساتھ مانند ان دونوں کے یعنی قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس کے مقدم ہے پناہ پکڑنے کے سب سے
افضل ہیں نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف جحفہ اور ابواء نام ہیں مکانوں کے درمیان مکہ اور مدینہ کے وعن عبد اللہ بن خبیب
قال خرجنا فی لیلۃ مطر وظلمۃ شدیدۃ نطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادرکناہ فقال قل قلت
ما اقول قال قل ہو اللہ احد والمعوذتین حین تصبح وحین تمسی ثلث مرات تکفیک من کل شیء رواہ

الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہے عبداللہ بن خبیب سے کہ کہا نکلے ہم بیچ رات مینہ اور اندھیری سخت کے ڈھونڈھتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کہیں تشریف لیجاتے تھے ہم بھی ڈھونڈھتے ہوئے نکلے تا ساتھ جاویں پس پایا ہمنے اونکو پس فرمایا حضرت نے کہہ کہا میں نے کیا کہوں میں فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کے اور وقت شام کے تین بار کفایت کریگی تجکو ہر چیز سے یعنی دفع کرینگے ہر آفت و بلا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **وعن عقبۃ بن عامر** قال قلت یا رسول اللہ اقرأ سورۃ ھود او سورۃ یوسف قال لن تقرأ شیئا ابلغ عند اللہ من قل اعوذ برب الفلق رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ پڑھوں میں سورۃ ہود یا سورۃ یوسف یعنی بقصد پناہ پکڑنے اور دفع بلا کی فرمایا ہرگز نہ پڑھیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کے قل اعوذ برب الفلق سے نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** بہت پوری یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے واسطے دفع بلائی وغیرہ کے اس سورۃ کے برابر کوئی سورۃ کامل تر نہیں یہہ اس لیے سب سے زیادہ کامل ہے کہ اس میں ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے کہ دونوں سورتیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنے میں کامل تر نہیں اور کہا ابن ملک نے کہ مراد رغبت دلانی ہے پناہ پکڑنے پر ساتھ ان دونوں سورتوں کے انتہی حاصل ان دونوں کے قول کا یہہ ہے کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دونوں سورتیں سمجھی گئی ہیں ترقی ہوئی مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعربوا القرآن واتبعوا غرائبہ وغرائبہ فرائضہ وحدودہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کا اور پیروی کرو غرائب اوسکی کے اور غرائب اوسکے فرائض اوسکے ہیں اور حدیں اوسکی **ف** مراد فرائض سے مامورات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے کو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے سے منع فرمایا

وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قراءۃ القرآن فی الصلوۃ افضل من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ وقراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ افضل من التسبیح والتکبیر والتسبیح افضل من الصدقۃ والصدقۃ افضل من الصوم والصوم جنۃ من النار اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز میں بہتر ہے پڑھنے قرآن کے سے غیر نماز میں اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز میں زیادہ ثواب رکھتا ہے تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب کی ہے صدقہ دینے سے اور صدقہ دینا بہت ثواب کا ہے روزے سے اور روزہ ڈھال ہے آگ دوزخ کے سے **ف** جو نماز کھڑی ہو کر پڑھے اور اوس میں پڑھنا قرآن کا افضل ہے بیٹھنے اوسکے سے اور نماز میں کہ بیٹھ کر پڑھے اور تسبیح و تکبیر سے یعنی اوراد و ذکروں اور دعاؤں سے بھی افضل ہے اس لیے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اوس میں احکام اوسکے ہیں اور تسبیح یعنی اوراد اوسکا بہت ثواب کہتے ہیں صدقہ دینے سے مشہور یہہ ہے کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچے افضل ہے عبادت لازم سے کہ نفع اوسکا کرنیوالے ہی کو پہونچے ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہے ذکر اوس سے مستثنی ہے ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کے راہ خدا میں اور صدقہ دینا افضل ہے روزے سے یعنی نفل روزے سے اس لیے کہ نفع اوسکا متعدی ہے یعنی غیر کو پہونچتا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ ہر عمل بنی آدم کا دس گنا ثواب ہوتا ہے مگر روزہ میرے لیے ہے میں جزا دونگا اوسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزے سے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہے صدقہ سے

تطبیق ان مین یون دی گئی ہو کہ افضلیت باعتبار جہات کو ہو یعنی صدقہ افضل ہو باعتبار اسکے کہ متعدی ہو اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار صفت رحمان کو حاصل کرتا ہو کہ باز رہتا ہو کھانے پینے وغیرہ سے ع ح **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضْعَفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ اور روایت ہو عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی ہو کہ نقل کی اپنے دادا سے یعنی اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب پڑہنے آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنی یاد پڑہنا ہزار درجہ اور ثواب پڑہنے اوسکی کا مصحف مین یعنی دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہو اوپر ثواب یاد پڑہنے کے دو ہزار درجہ تک **ف** دیکھکر پڑہنے مین ثواب زیادہ اس لیے ہوتا ہو کہ تدبر اور تفکر اوس مین خوب تا ہو اور دیکھتا ہو قرآن کو اور ہاتھ لگاتا ہو اور اوٹھاتا ہو اوسکو اور یہہ آیا ہی ہو کہ دیکھنا قرآن مین عبادت ہو اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھکر پڑہتے تھے آیا ہے کہ حضرت عثمان کے پاس دو قرآن پھٹے تھے بسبب بہت پڑہنے کے اون مین اور کہا نووی نے کہ یہہ حکم مطلق نہین ہے بلکہ اگر قاری کو یاد پڑہنے مین تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہے دیکھکر پڑہنے سے تو یاد پڑہنا افضل ہے اور اگر دونون برابر ہون دیکھکر پڑہنا افضل ہو ع + **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ دل زنگ پکڑتے ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہو لوہا جس وقت کہ پہونچتا ہو اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہو جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑہنا قرآن کا نقل کین بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی بسبب کے گناہون کے اور واقع ہونے غفلت کے دل زنگ آلودہ ہو جاتا ہے موت کو بہت یاد کرنے سے اور قرآن کے پڑہنے سے جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہو جاتی ہو ع + **وَعَنْ** اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہو ایفع بن عبد الکلاعی سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسی سورۃ قرآن مین بہت بڑی ہو یعنی بیچ بیان صفات باری تعالی کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نے کونسی آیت قرآن مین بہت بڑی ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اوس نے کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکہتے ہو کہ پہونچے تمکو اور امت تمہاری کو یعنی ثواب اور فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ آخرۃ سورۃ بقرہ کا پس تحقیق وہ اوترے بیچ خزانون رحمت خدا کے سے نیچے عرش اوسکی سے دیا ہو وہ اس امت کو نہین چھوڑی کوئی بہلائی دنیا کی سے مگر شامل ہوا اوسپر نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پہلا ایک حدیث گذری اوس مین سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور اس مین قل ہو اللہ کو پس ان مین منافات نہین ہے اسلیے کہ وہ بڑی ہو باعتبار اسکے کہ مشتمل ہے حمد اور دعا و عبادت کو اور خلاصہ ہے قرآن کا اور یہہ اس باعتبار بڑی ہو کہ اس مین توحید خوب کور ہو اور خاتمہ سورۃ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک یعنی دوست رکھتا ہون یہہ کہ پہونچی مجکو اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کی اوسنے نہین چھوڑی کوئی بہلائی الخ آمن الرسول سے اشارہ ہو ایمان و تصدیق پر اور سمعنا اور اطعنا اشارہ ہو اسلام و احکام پر اور ایک الگ سے اشارہ ہو جزا عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہے

سا فی بیوتکم الحدیث ہے ع وعن عبد الملک بن عمیر مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبد الملک بن عمیر سے بطریق ارسال کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ مین شفا ہے ہر بیماری سے نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی اگر پڑہو اسکو ساتھ ایمان ویقین کے تو شفا ہوتی ہے ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکہہ کر لٹکانا اسکو یا چاٹنا بھی نفع کرتا ہے امراض کو ع وعن عثمان بن عفان قال من قرأ آخر آل عمران فی لیلۃ کتب لہ قیام لیلۃ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا جو شخص کہ پڑہے آخر آل عمران کا رات مین لکھا جاتا ہے واسطے اسکے ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۃ تک اور رات مین یعنی اول شب مین یا آخر رات مین اور ثابت ہوا ہے پڑہنا اسکا حضرت سے بعد جاگنے کے تہجد کے لیے پہلے وضو وغیرہ کے ع وعن مکحول قال من قرأ سورۃ آل عمران یوم الجمعۃ صلت علیہ الملئکۃ الی اللیل رواہما الدارمی اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا جو شخص کہ پڑہے سورہ آل عمران دن جمعہ کے دعا کرتے ہین اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیے فرشتے رات تک نقل کین یہہ دونون حدیثین دارمی نے وعن جبیر بن نفیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ختم سورۃ البقرۃ بآیتین اعطیتہما من کنزہ الذی تحت العرش فتعلموہن وعلموہن نساءکم فانہما صلوٰۃ وقرآن ودعاء رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہے جبیر بن نفیر سے یہہ کہ رسول خدا [illegible] نے فرمایا کہ اللہ تعالی [illegible] سورہ بقرہ دو آیتون سے یعنی امن الرسول سے آخر تک یا گیا مین وہ دو آیتین خزانہ اوسکے سے کہ نیچے عرش کے ہے پس سیکہو اونکو اور سکہلاؤ اونکو اپنی عورتون کو اس لیے کہ وہ آیتین رحمت ہین اور سبب نزدیکی کے ہین اور دعا ہین نقل کی یہہ دارمی نے بطریق ارسال کے وعن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرأوا سورۃ ہود یوم الجمعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے کعب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہہ دارمی نے وعن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ سورۃ الکہف فی یوم الجمعۃ اضاء لہ النور ما بین الجمعتین رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابی سعید سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہے سورہ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہے واسطے اوسکے نور یعنی نور ایمان وہدایت اوسکے دل مین درمیان دو جمعون کے نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین وعن خالد بن معدان قال اقرأوا المنجیۃ وہی الم تنزیل فانہ بلغنی ان رجلا کان یقرأہا ما یقرأ شیئا غیرہا وکان کثیر الخطایا فنشرت جناحہا علیہ قالت رب اغفر لہ فانہ کان یکثر قرأتی فشفعہا الرب تعالی فیہ وقال اکتبوا لہ بکل خطیئۃ حسنۃ وارفعوا لہ درجۃ وقال ایضا انہا تجادل عن صاحبہا فی القبر تقول اللہم ان کنت من کتابک فشفعنی فیہ وان لم اکن من کتابک فامحنی عنہ وانہا تکون کالطیر تجعل جناحہا علیہ فتشفع لہ فتمنعہ من عذاب القبر وقال فی تبارک مثلہ وکان خالد لا یبیت حتی یقرأہما وقال طاؤس فضلتا علی کل سورۃ فی القرآن بستین حسنۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے خالد بن معدان سے کہ کہا پڑہو یعنی اول رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر وحشر کے سے اور وہ سورہ الم تنزیل ہے اس لیے کہ پہونچا ہے مجکو یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکو اور نہ پڑہتا کسی چیز کو سوا اوسکے یعنی ورد اپنا نہین ٹہرایا تہا کچہہ سوا اوسکے اور تہا وہ بہت

گناہ گار پس پھیلائی اوس سورۃ نے بازو اپنا اوپر اوسکے اور کہا اے پروردگار میرے بخش اسکو پس تحقیق وہ تھا بہت پڑھتا مجھکو پس قبول کی شفاعت
اوسکی پروردگار تعالیٰ نے اوس شخص کے حق مین اور فرمایا لکھو واسطے اوسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اوسکے درجہ اور کہا خالد نے
کہ تحقیق یہہ سورت جھگڑتی ہے اپنے پڑھنیوالے کی طرف سے قبر مین کہتی ہے یا الٰہی اگر ہون مین تیری کتاب سے [illegible]
مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق مین اور اگر نہین مین کتاب تیری سے یعنی [illegible] اور کہا خالد نے تحقیق
سورت ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندہ کے رکھیگی بازو اپنے اوسپر پھر شفاعت کریگی واسطے اوسکے پس بازرکھیگی اوسکو عذاب قبر سے اور کہا
خالد نے بیچ حق سورۃ تبارک کے مانند اسکے اور تھے خالد نہین سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے یہہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئی
ہین یہہ دونون سورتین ہر سورت پر قرآن مین ساتھ ساٹھ نیکیون کے نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پہنچا مجھکو یعنی صحابہ سے خالد تابعی ہے [illegible]
صحابیون سے ملاقات کی ہے پس یہہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہے مرسل ہین لیکن حکم مرفوع مین ہین اسلیے کہ یہہ چیزین معلوم نہین
ہوتین مگر حضرت کے فرمانے سے اور پھیلائی بازو یعنی وہ سورت یا ثواب اوسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلا کر اوسپر تاکہ سایہ کرے اوسپر یا
بازو رحمت کے پھیلائے اوسپر یعنی اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اوسکی اور جھگڑتی ہے اپنے پڑھنیوالیکی طرف سے یعنی جو کہ بہت [illegible]
شفاعت کرتی ہے قبر مین واسطے تخفیف عذاب اوسکی کے اور فراخ کرنے قبر اوسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس تابعین سے ہین [illegible]
الخ یہہ منافی نہین ہے خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہے بعد فاتحہ کے اسلیے کہ اوسکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ اوس مین [illegible]
ہین اور انکو فضیلت اس جہت کر سے ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہہ دارمی نے یہہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کی ہین
ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اور انکو مؤلف نے جمع کر دیا ہے ع ح مولانا **وعن** عطاء بن ابی رباح قال بلغنی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ یس فی صدر النہار قضیت حوائجہ رواہ الدارمی مرسلا
عطاء بن ابی رباح سے کہا پہونچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین
اوسکی یعنی حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہہ دارمی نے مرسل **وعن** معقل بن یسار المزنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من قرأ یس ابتغاء وجہ اللہ تعالی غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فاقرؤہا عند موتاکم رواہ البیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہے معقل بن یسار مزنی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۃ یس واسطے طلب رضامندی
اللہ تعالی کے بخشے جاتے ہین واسطے اوسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے ہین پس پڑھو اس سورت کو نزدیک مردون اپنی کے نقل کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان مین **ف** گناہون سے مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہین اگر چاہے اللہ تعالی اور پڑھو نزدیک
مردون اپنی کے یعنی جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ سنین اسکو اور معانی اسکے سمجھین پس یہہ موجب ہے حکم پڑھنے اونکے کے اور ہووے
سبب مغفرۃ کے یا مراد یہہ ہے کہ پڑھو نزدیک قبرون موتی اپنی کی اسلیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہین مغفرت کی ع ح **وعن**
عبد اللہ بن مسعود انہ قال ان لکل شیء سناما وان سنام القرآن سورۃ البقرۃ وان لکل شیء لبابا وان
لباب القرآن المفصل رواہ الدارمی اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ اونھون نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہے
اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنی مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل [illegible]
ف بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ اسلیے ہے کہ بڑی ہے سب سورتون سے اور احکام بہت [illegible]

سُوْرَةً جَامِعَةً فَاقْرَأَ اِذَا زُلْزِلَتِ [illegible] حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ [illegible] رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ [illegible]

کہ جنکے اول مین الٓر ہے کہا بڑی ہے عمر میری اور سخت ہے دل میرا یعنی غالب ہوا اوسپر نہ حافظہ [illegible]

کلام اللہ نہیں یاد ہو سکتا خصوصًا بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہیں پڑھ سکتا [illegible] کہ اول اونکے حٰم ہے یعنی [illegible]

نسبت اونکے پھر کہا اوس نے مانند پہلے کہنے کے [illegible] اوس شخص نے یا رسول اللہ [illegible] ایک سورۃ [illegible]

باتین پس پڑھائی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہانتک [illegible] پھر پس کہا اوس شخص نے

قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اسپر یعنی اوپر عمل کرنے اوسکی کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اوس شخص نے پس فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** جن سورتون کو [illegible] سورتین

اور سورۃ اذا زلزلت جامعہ اسلیے ہے کہ اسمین ایک آیت جامعہ ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ

[illegible] کرنے کی آگئین ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْفَ

اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْهٰكُمُ [illegible]

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں طاقت [illegible]

تمہارا ایسا کہ پڑھے ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے یہہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے [illegible]

طاقت رکھتا ایک تمہارا ایسا کہ پڑھے سورۃ الہٰکم التکاثر نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی اگر یہہ سورہ پڑھے تو ثواب [illegible]

آیتون کا پاتا ہے اس لیے کہ اس مین بے رغبتی دلائی ہے دنیا سے اور رغبت دلائی ہے عقبی مین ع **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَ عِشْرِيْنَ

مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ

الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قل [illegible]

بنایا جاتا ہے اوسکے لیے بسبب اوسکے ایک محل بہشت مین اور جو پڑھے ہے بیس بار بنائی جاتی ہین اوسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت مین

اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائی جاتی ہین اوسکے لیے بسبب پڑھنے اوسکے کے تین محل بہشت مین پھر کہا حضرت عمر بن خطاب نے قسم ہے خدا کی

یا رسول اللہ اسوقت بہت بنا وینگے ہم محل اپنے یعنی جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھینگے اسکو تا بہت سے محل بنین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے اللہ بہت فراخ ہے اس سے یعنی ثواب وفضل اوسکا بہت [illegible] نقل کی یہہ دارمی نے

وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ [illegible] الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

وَمَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَتَيْ اٰيَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةِ اٰيَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِنَ

الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اوس سے قرآن اوس رات مین اور جو شخص کہ پڑھے رات مین سو
آیتین لکھا جاتا ہی واسطے اوسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانسو آیتین ہزار تک تو صبح کریگا اس حال مین کہ موتا ہی واسکے
بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینا نقل کی یہ دارمی نے **ف** نہین جھگڑیگا الخ یعنی
قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اوس کیساتھ جو نہ پڑھے اوسکو اور ملازمت نکرے اوسپر پس پڑھنا سو آیتون کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کے اور
ادای حق اوسکی کے اوس شب مین کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک بسبب نہ پڑھنے کے اور ایک بسبب عمل نکرنیکے
پس بسبب پڑھنے کے جو جھگڑیگا وہ پڑھنے سے رفع ہوگا اور بسبب عمل کرنے کے جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھیگا
اور عمل بھی کریگا بالکل اسکے جھگڑے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اوسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نے کہ دلالت
کرتی ہی حدیث اسپر کہ قراءت قرآن کی لازم و واجب ہی ہر انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا اوس سے پس نسبت جھگڑنیکی طرف
قرآن کے مجازا ہی حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنی بقدر گنتی قنطار کے یا بقدر وزن اوسکی کے مراد اس سے یہہ ہی کہ بہت ثواب پاتا ہے
ح + ع **ف** فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور در منثور سے لکھی جاتی ہین تا لوگ اونکے ثواب و فضیلت کے سننے سے خوشحال
ہوکر سرگرم بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے ہوویں لکھا ہی مولانا عبد العزیز رح نے کہ کہا ہی مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ
والسلام جب کشتی پر سوار ہوئے تو خوف غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانیکے غرق سے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہا کشتی اونکی غرق سے
سالم رہی پس جب بسبب آدھے کلمے کی نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کامکے
مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا + اور لکھا ہی علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے انیس حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ہین سو بلا ہر
ہر حرف کے بلا ہر ایک کی اون مین سے دفع ہو سکتی ہے اور یہہ بھی لکھا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتیں ہین پانچ ساعتون کے لیے تو پانچ نمازین
مقرر فرمائین اور انیس باقی کے لیے یہہ انیس حرف دیے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان انیس ساعتون مین ہوت
برکت و عبادت حاصل کرے یعنی ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتیں بھی عبادت مین لکھی جاتی ہین اور یہہ بھی لکھا ہی علما نے کہ سورۃ برات
کو کہ مشتمل ہے اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
نہ کہین اس لیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اوسکی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے
اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہی کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ
ہوویگا اور خواص اس آیت کے سے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب آدمی پاخانہ کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع
ہو درمیان شرمگاہ اوسکی کے اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان دنیوی اوسکی کے پردہ ہوا تو امید ہی کہ درمیان
آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے کاٹے ہوؤنکو اور
مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتھ سورہ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنی پڑھکر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جائز
رکھا اور دار قطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہی کہ اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورت کے رقیہ فرمایا
اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورۃ کے اوپر مقام درد اونکے ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر اپنے پر دم کیں ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اسکی

مقدار ہو یعنی مسہیکے کوئی چیز نہین بچاسکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہے ابن عباس سے بطریق مرفوع کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے
ہے ثواب مین اور ابوالشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کہ چار چیزین گنج عرش سے مجکو دی گئی ہین اور کوئی چیز سوا ان چار کے اوس گنج سے کسی کو نہین پہونچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۂ بقرہ
کا اور سورۂ کوثر اور ابونعیم اور دیلمی نے ابو درداء سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی
ہے اوس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی ہے اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کے مین رکھی جاوے اور تمام قرآن دوسرے پلے مین البتہ
فاتحۃ الکتاب سات قرآن کے برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ
ابوالشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی مین وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنی سر پر چار بار اتفاق
پڑا اول اوس وقت کہ اوسپر لعنت ہوئی اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سے زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھی
جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابوالشیخ کتاب الثواب مین لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑہے اور بعد ختم کرنے کے
حاجت چاہے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اونکے پاس آیا اور شکایت درد گردے کی کی شعبی نے اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہے کہ
اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہ دم کر اوس نے کہا کہ اساس القرآن کیا ہے شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجرب مشائخ کے مذکور ہے
کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے ہر مطلب کے پڑہنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہین ایک تو یہہ ہے کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے میم بسم اللہ الرحمن الرحیم
کو ساتھ لام الحمد کے ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہے جو مطلب کہ ہوگا بر آویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفاء مریض کی یا سحرزدہ کی منظور ہو تو پانی
پر دم کر کے اوس مریض اور سحرزدہ کو پلا دے اور دوسری یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بی قید ملانے میم کے ساتھ لام کے
بعد ازان ہر روز اوسی وقت پڑہے اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہوا اگر اول مہینے مین مطلب حاصل ہو بہا والا دوسرے
اور تیسرے مہینے مین اسیطرح کرے اور لکہنا اس سورۃ کا چینی کے پیالہ پر ساتھ گلاب مشک و زعفران کے پہر دہو کر پلانا اوسکا واسطے شفاء امراض
مزمنہ کے چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتون کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور دردون کے لیے سات بار پڑہ کر دم کرنا اوسکا مجرب ہے
اور سورۂ بقرہ کی بہی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم مین انس بن مالک سے منقول ہے کہ جب ہم مین کوئی سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا
تو اوسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتے تہے اور تعین امیر مین
تردد تہا ہر ایک لشکر والون کو اپنے سامنے بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورۃ قرآن کی پڑہی ہے ہر ایک کو جو کچھہ یاد تہا عرض کرتا تہا
حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چہوٹا تہا اوس سے بہی پوچہا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی یاد رکہتا ہے تو عرض کیا فلان فلان
سورۃ اور سورہ بقرہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بہی یاد رکہتا ہے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر ہے
اس لشکر کا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی نے سورۂ بقرہ کو ساتھ حقائق اور
دقائق اوسکے بارہ برس کے عرصہ مین پڑہا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کر کے طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون کو
کہلایا اور حضرت ابن عمر سے بہی منقول ہے کہ آٹھہ برس تک بیچ پڑہنے سورہ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھہ برس کے ختم کی غرض کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یارون کے نزدیک یہہ سورۃ ایسی عظمت رکہتی تہی کہ اور سورۃ ویسی نہ رکہتی تہی اور خواص مجربہ اس سورۃ

[illegible] جس موسم مین بچون کو چیچک نکلتی ہے جب [illegible] عافیت منظور ہو اوسکی یہ ہے [illegible] نہار مونہ اس معوذہ کو تجوید و ترتیل سے پڑہکر دم کر دے
اور وہ لڑکا بھی [illegible] فضل الٰہی سے اوس لڑکے کو اوس سال چیچک نہین نکلتی اور اگر نکلی بھی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہے
کہ جس وقت پڑہنا [illegible] تو اوسپر پانی یا دو چاول اور دہی اور کہانڈ [illegible] الکر اوسی مجلس مین کسی مستحق کو کہانیکو دیدے تمام ہوا
کلام مولانا عبد العزیز [illegible] شروع ہوا ہو ترجمہ در منثور کی حدیثون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے دس
آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور ایسی ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورہ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا
سورۂ کہف کی [illegible] وقت سونیکے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکے ہوگا اوسکے لیے نور نزدیک
[illegible] قدم [illegible] تک دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑہی سورۂ کہف دن جمعہ کے ہوتا ہے کفارہ اوسکے لیے
دوسرے جمعہ تک [illegible] کہ جس گہر مین پڑہی جاوے سورۂ کہف نہین داخل ہوتا اوس مین شیطان
اوس رات [illegible] فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہین چار رکعتین پیچہے عشا کی پڑہی پہلی دو رکعتون مین قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہے اوسکے لیے ثواب مانند چار رکعتون کے
لیلۃ القدر مین [illegible] اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑہے تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشا کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر
مین اور ایک روایت مین [illegible] کہ جسنے پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین اوسکے لیے ستر نیکیان اور دور کیجاتی
ہین اوس سے ستر برائیان اور [illegible] لکہی جاتی ہین اوسکے لیے ستر درجے اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑہی الم تنزیل اور تبارک الذی
[illegible] لکہتا ہے اوسکے لیے [illegible] ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کے اور روایت کی ابن ضریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے
[illegible] صدیق رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ یٰس نام رکہی گئی ہے توراۃ مین معمہ کہ مشتمل ہے بہلائیون
دنیا اور آخرت کی [illegible] پڑہنے والے کے لیے اور دور کرتی ہے اوس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کرے گی اوس سے ہول آخرت
کی اور نام رکہا گیا ہے [illegible] دافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہے مومنون کو اور پست کرتی ہے کافرون کو دفع کرتی ہے پڑہنے والے اپنے سے
ہر برائی اور روا کرتی ہے اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہے اسکو برابر ہوتی ہے اوسکے لیے بیس حجون کے اور جو کوئی سنے اسکو برابر ہوتی ہے
اوسکے لیے ہزار دینار کے کہ دے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو کوئی لکہکر پیوے اسکو داخل کرتی ہے اوسکے پیٹ مین ہزار دوائین
اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہے ہر کینہ اور دکہ اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورۂ یٰس میری امت کے ہر انسان کے دل مین ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جسنے مداومت کی اوپر پڑہنے یٰس کے ہر رات پہر مرگیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی یٰس اول روز
[illegible] کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ کہا جسنے پڑہی یٰس وقت صبح کے دیا جاتا ہے آسانی اوس دن کی شام تلک اور
جسنے پڑہی یٰس اول شب مین دیا جاتا ہے آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا جسنے پڑہی یٰس
مغفرت کی جاتی ہے اوسکی اور جسنے [illegible] مین سیر کیا جاتا ہے اور جسنے پڑہی یٰس اس حالت مین کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا
ہے اور جسنے پڑہی [illegible] جانور مین کہ جانور اوسکا کہا جاتا [illegible] پالیتا ہے اوسکو اور جسنے پڑہی یہ وقت کہانیکے کہ ڈرتا تہا کمی کہانے سے
کفایت کریگی اوسکو [illegible] کہ نزدیک میت کے آسانی کیجاتی ہے اوسپر اور [illegible] [illegible] سوار تہا اوسپر ہونا

سچکا آسانی ہوتی ہے اوسپر اور جسنے پڑہا اوسکو یس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہے اور دل قرآن کا یس اور کہا مقبری نے
پس پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑہو یس پس وہ چیز دفع کیجاوے گی تمسے بسبب اسکی آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہا یس اور والصافات دن جمعہ کے پھر سوال کیا اللہ تعالی سے دیتا ہے اللہ تعالی سوال اوسکا اور ابن عباس سے روایت
ہے کہ کہا تھے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھہ کہنے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک کی اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا پیچھے نماز کے سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھہ پیمانہ پوری کے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگے یہہ کہ لے ثواب پیمانہ پوری بیچ دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی کے جسوقت
کہ ارادہ کرے اوٹھنے کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طوال یعنی سات سورتین بڑی کہ اول قرآن
میں ہین جگہہ توریت کے اور دین مجکو الرآآیت طواسین تک جگہہ انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے اور
فضیلت دی مجکو ساتھہ حامیمون کے اور مفصل کے نہین پڑہا اونکو کسی نبی نے سے پہلے میرے آور ابن عباس سے ہے کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ ہے اور
خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین آور سمرہ بن جندب سے ہے بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کے سے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوینگی ہر حمیم ان مین سے کھڑی رہیگی ہر دروازے پر ان دروازون مین
سے کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سے اوسکو کہ ایمان رکہتا تھا مجپر اور پڑہتا تھا مجکو آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر درخت کے لیے پہل ہے اور پہل قرآن کے حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالے سیر کرنیوالے کے پس جو کوئی دوست رکہے یہہ کہ چرے
باغون جنت کے مین پس چاہیے کہ پڑہے حامیمین آور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے یہانتک کے
پڑہتے تبارک الذی اور حم السجدہ اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑہے شب جمعہ مین حم الدخان اوٹھے صبح کرتا ہے اس حال مین کہ بخشش
کیجاتی ہے اوسکے لیے آور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا جو کوئی پڑہے حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہے اوسکے لیے اللہ تعالی گھر
جنت مین آور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑہی سورہ دخان رات جمعہ کی مین صبح کرتا ہے اس حالت مین کہ مغفرت کیجاتی ہے اوسکی اور نکاح
کیا جاویگا اوسکا حور عین سے آور جو کوئی پڑہے سورہ دخان رات مین بخشی جاتے ہین پہلے گناہ اوسکے آور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے پڑہی الم تنزیل آور یس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور
بلند کیجاویگی اوسکے لیے درجے دن قیامت کے آور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے اقتربت الساعۃ
ہر رات مین اوٹھاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے اس حال مین کہ منہہ اوسکا مانند چودہوین رات کے چاند کی ہوگا آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ قاری سورہ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہے بیچ رہنے والون آسمان و زمین کے ساکن الفردوس یعنی یہہ جنت فردوس
مین کہ اعلی جنت ہے رہیگا آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہے پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اولاد اپنی کو آور
ایک روایت مین ہے کہ سکہاؤ اسکو بیبیون اپنی کو آور حضرت عائشہ سے ہے کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کرے ایک تمہاری کو یہہ کہ پڑہے سورہ واقعہ
آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے اخیر سورہ حشر کا پھر مرجاوے اوس رات مین یا اوس دن مین تو ورکہا دینگی اوس سے
تمام خطائین کہ کی ہونگی آور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہہ کرے بچھونے اپنی کے یہہ کہ پڑہے سورہ
حشر اور فرمایا اگر مرے تو مریگا شہید آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھہ اللہ

آخیر سورۃ حشر کا پڑھتا ہو اللہ ستر ہزار فرشتے کہ دفع کرتے ہیں اوس سے شیاطین جن وانس کو اگر رات کو پڑھتا ہو صبح تک دفع کرتے ہین
اور اگر صبح کو پڑھتا ہو شام تک دفع کرتے ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھین حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پھر
مرا اوس دن یا رات مین تو البتہ واجب ہوا اوسکے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ سورۃ تبارک الذی
بیچ دل ہر انسان کے امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے پڑھا مینے یعنی قرآن اسمٰعیل کے آگے پس جب پہونچا مین والضحیٰ کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ
نزدیک خاتمہ ہر سورۃ کو اخیر کلام اللہ تک پس کہا کہ مینے پڑھا عبداللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہونچا مین والضحیٰ تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک
اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اوسکا اور خبر دی ابن عباس نے اخذ کیا ابی بن کعب نے حکم کیا اسکا اور خبر دی مجکو ابی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہے آدہے قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہے آدہے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی پڑھے رات مین ہزار آیتیں ملیگا اللہ تعالیٰ سے اس حال مین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہے ہزار
آیتوں پڑھنے کی پس پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم الہٰکم التکاثر آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے کہ یہہ سورۃ
برابر ہے ہزار آیتوں کے روایت کی ابو الشیخ نے عظمۃ مین اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کی طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اونہون نے اے ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حما مسنون سے یعنی کیچڑ سڑی
ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دھوئین سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دی اپنے رب سے یعنی کیا ہے پس نہ جواب دیا
اونکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اونکے پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہ اللہ ایک ہے نہ اوسکی اصول و فروع ہین اور نہ شریک
اللہ الصمد اللہ بے پرواہ ہے نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا اور نہ احتیاج رکھتا ہے پڑہی ساری سورۃ یہہ سورۃ ہے کہ نہ اس مین ذکر جنت کا ہے اور نہ
آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنی پس یہہ خاص اوسکے لیے ہے جس نے پڑھا اسکو تین بار برابر
ہے وہ ساتھ پڑھنے تمام وحی کے اور جسنے پڑھا اسکو تیس بار نہیں افضل ہوئیگا کوئی اہل دنیا سے اوس دن مگر جسنے زیادہ پڑھا ہو اس سے اور جس نے پڑھا
اوسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے پڑھا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین دور ہوتا ہے اوس سے فقر اور ایک روایت مین
ہے کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑھتے تھے اسکو اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے
پڑھی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑھا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشی جاتی ہین اسکے گناہ دو سو برس کے
اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتے ہین اوسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہین اوسکے لیے ڈیڑھ ہزار نیکیاں اور دور کیے جاتے ہین
اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن ضریس اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل مین انس سے کہ کہا تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم شام مین پس اوترے جبرئیل اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آیا دوست رکھتے ہو تم یہہ کہ نماز پڑھو اوسپر کہا
ہان پھر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہوگئی اونکے لیے ہر چیز اور مل گئی زمین سے اور بلند کیا گیا اونکے لیے جنازہ اوسکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑھی اوسپر دو صفون نے ملائکہ سے کہ ہر صف مین چھ لاکھ
فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑھنے قل ہو اللہ احد کے تھا پڑھتا اوسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتے جاتے اور سوتے یعنی لیٹے اور ایک روایت انس سے
اسطرح آئی ہے کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے

کہ

کہ دیکہا تہا ہو اسکو پہلے اسکے پس تعجب کی ڈالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی روشنی و نور سے کہ ناگہان جبرئیل آگئے پس پوچہا جبرئیل سے
کیا ہی واسطے آفتاب کو کہ نکلا ہی ایسا روشن و نورانی کہ نہین دیکہا میںؐ اوسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا یہ اس سبب سے ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی
مرگیا ہی مدینہ مین آج پس بہیجی اللہ نے طرف اوسکی ستر ہزار فرشتہ کہ نماز پڑہین اوسپر کہا یہ کس سبب سے ای جبرئیل کہا تہا بہت پڑہتا قل ہو اللہ
احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتے اور اوقات اتاؤن مین بہت پڑہا اوسکو اس لیے کہ یہ نسبت ہی تمہارے رب کی اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند
کرتا ہی اللہ اوسکو پچاس ہزار درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکے لیے پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ
پڑہی اسکو زیادہ دیوی اللہ تعالی ثواب کہا جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لون تمہارے لیے زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ہان پہر نماز پڑہی
حضرت نے اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جو کوئی کرے اونکو واسطے پورا کرنے ایمان کو داخل ہوگا
جس دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے
دین خفیہ اور پڑہے پیچہے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اور اگر ایک کرے ان مین سے یا رسول اللہ فرمایا ایک
کرے انمین سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بہی یہی ثواب پاویگا ✽ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے
قل ہو اللہ احد ہر دن مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اپنی سے اے مدح کرنیوالے اللہ کے داخل ہو جنت
مین ✽ اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بہول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر
پس چاہیے کہ پڑہے قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد جس وقت
کہ داخل ہو گہر اپنے مین دور ہوتی ہے محتاجگی گہر والون سے اور ہمسایون سے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی میرے پاس جبرئیل اچہی صورت مین ہنستے ہوے خوش اور کہا ای محمد علی الاعلی تجہے سلام فرماتا ہی
اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی نسبت ہی اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال مین کہ پڑہی ہوگی قل ہو اللہ
احد ہزار بار کبہی وبنگا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیون کے حق مین
اون لوگون مین سے کہ واجب ہو گا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا مین اپنے نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی اور ایک روایت
مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑہے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
سات سات بار پناہ مین رکہتا ہی اوسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہی
پڑہنا اوسکا محبوب طرف اللہ کی ہزار گہوڑون بالگام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب احبار سے ہی کہ کہا کہ جو کوئی
پڑہے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالی گوشت اوسکی کو آگ پر اور کعب احبار سے یہہ بہی آیا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے اوپر پڑہنے قل ہو اللہ
اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات دن مین واجب کرے خوشنودی اللہ تعالی کی پہی اور ہوگا ساتھ انبیا اوسکی کے اور بچایا جاتا ہی
شیطان سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اوسکو اللہ جو کچہہ مانگے اور ایک روایت
مین ہی کہ جو کوئی پڑہے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنی آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہے
اسکو دو سو بار ہوتا ہی اوسکو لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت
علی کا حضرت فاطمہ سے منگایا پانی پہر کلی ڈالی اوس مین پہر لیا ہی علی کو ساتھ اپنی یعنی گہر مین اور چہڑکا وہ پانی انکے گریبان مین اور

درمیان دونون چند ہون اونکی سے کے اور اسکی پناہ مین دیا اونکو ساتھ پڑھنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے
اور ایک روایت مین ہے کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد ہر بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنے کے کسی سے اونسے ملائی جاتی ہین اوسکو لیوا وسدن مین عمل پچاس
صدیقون کے **بَابٌ** باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلی باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تا کہ بھولو نہین پس قسم ہے اوس ذات کے
کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہے سینون سے بہ نسبت اونٹ کی رسّی اپنی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسّی مین سے نکل بھاگتا ہے اسیطرح سے قرآن اگر نہ پڑہا کرے اسکو اور خبر نہ رکھے اسکی تو اوس سے
بھی زیادہ سینہ مین سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بھول جاتا ہے مولانا **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ
مِنَ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بری چیز ہے واسطے
ایک اونکی کے یہہ کہے کہ بھول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہہ کہے کہ بھلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہے سینہ لوگون
کی سے بہ نسبت چارپایون کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندھے ہون ساتھ رسّی اپنی کے **ف** بھول گیا کہنا اس سے
منع ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا مین بسبب بے پروائی کی اور اس کہنے مین کہ بھلایا گیا ظاہر کرنا حسرت اور تقصیر کا ہے بیچ حاصل
کرنے اس سعادت و نعمت کے ۱۲ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ
صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ پابندی کی اگر خبرگیری
رکھتا ہے اوسکی تھنبا تا ہے اوسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اوسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قرآن جب تک کہ خواہش کرین اوسپر
دل تمھارے پس جسوقت کہ آپس مین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کھڑے ہو اوس سے یعنی پڑہنا موقوف کرو نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ جس صورت مین کہ دل نہ لگے تو نہ پڑہنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑہنے سے لیکن یہان ایک نکتہ ہے
کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت مین ڈالے تا بہت پڑہنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہو اس لیے کہ کاہل اور آسودہ دل
کہ عادت ریاضت کی نہین رکھتے جلدی ملول ہو جاتے ہین ایک تو ایسے ہوتے ہین کہ ایک سیپارہ پڑہتے مین ملول ہوتے ہین اور ایک ایسے ہوتے ہین
کہ ایک سیپارہ ساتھ ذوق شوق کے پڑہتے ہین کہ ملول ہرگز نہین ہوتے ۱۲ح **وَعَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ
قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ
وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کس طرح سے تھی قرأۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قرأۃ دراز
کے ساتھ پھر پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے یعنی الف اللہ کو مد کرتے اصلی بقدر الف کے اور دراز کرتے تھے ساتھ

رحمن کی یعنی اسکی بھی الف کو اوسیطرح اور دراز کرتے تھے ساتھ رحیم کے یعنی ی کو مد کرتے اصلی یا عارضی نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی قراۃ دراز کی کے ساتھہ مراد یہہ ہی کہ حضرت مد کرتے حروف مد اور لین کو بقدر معروف کے اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب وقوف کے اور کہا طیبی نے کہ حروف مد کی تین ہین واو الف ی لیس جبکہ ہو بعد انکے ہمزہ مد کرے بقدر الف کے اور بعضون نے کہا کہ بقدر دو الفونکی یا پانچ الفون تک اور مراد بقدر الف کے بقدر درازی آواز کے جسقدر کہ کہو با یا تا او راگر ہو بعد انکے تشدید مد کرے بقدر چار الفون کے اتفاقا مانند دابۃ کے اور اگر بعد انکے ہو ساکن مد کرے بقدر دو الفون کے اتفاقا مانند صاد اور یعلمون کے اور اگر ہو بعد انکے غیر ان حروف کے نہ مد کرے مگر بقدر نکلنے اوسکی کے مونہہ سے مانند ایاک کے اور مدات بسم اللہ کے اسی قبیل کے ہین +ح+ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سننے کے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑہتا ہو قرآن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکھتا کسی چیز کو اون چیزون مین سے کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑہتا ہے قرآن +ح+ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکھتا ہے اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکھتا ہے واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھہ قرآن کے اوس حال مین کہ پکار کر پڑہے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھہ قرآن کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی خوب ہے خوش آوازی کرنی قرآن پڑہنے مین بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سے نہو اور راگ کے طور پر بھی نہو اور جو شخص کہ پڑہے قرآن کو جان کر راگ مین تو حرام ہے پڑہنا نہ پڑہنا چاہیے + مولانا + من الشرح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِقْرَاْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَاْتُ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰیَۃِ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّۃٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَاِذَا عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ منبر پر تھے پڑہ روبرو میرے کہا مینے پڑہون مین روبرو آپکے حال آنکہ آپ پر اوتارا گیا ہے قرآن فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ سنون قرآن غیر اپنے سے کہا ابن مسعود نے پس پڑہی مینے سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا مین اس آیت تک پس کیا کرینگے یہہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لادینگے ہم ہر امت مین سے ایک گواہ یعنی اونکے فعلون کی گواہی دیگا نبی اونکا اور لادینگے تجکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے بس موقوف کر پڑہنا اب یعنی اس لیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھہ فکر کرنیکے اس مین پہر التفات کیا مینے طرف حضرت کی پس ناگہان آنکہین حضرت کی آنسو بہاتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپ پر اوتارا گیا ہے یعنی قرآن پڑہنا حق آپ ہی کا ہے کہ جیسا اوتارا گیا ہے ویسا پڑہین گے اور کو کیا یارا کہ آپ کے روبرو پڑہے اور مین دوست رکہتا ہون یعنی بعضے وقت کہ حاصل ہوتا ہے عارف کو اوس مین سکوت جیسیکہ کہا گیا ہے من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہے کہ اوسکے حق مین یون کہا
جسنے پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اوسکی
گیا ہے من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہہ کہ بعضے وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہے سکوت کرتا ہے اور بعضے وقت ہوشیار ہوتا ہے
جسنے پہچانا اللہ کو دراز ہوئی زبان اوسکی

حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہے اور درس سننے مین فائدہ یہہ ہے کہ معانی خوب سمجھ مین آتے ہین اور فکر اور رسوخ کامل ہوتی ہے
اور مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہے اس لیے حضرت ہول اوس دن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روئے

آنحضرت بسبب شفقت اور عنایت فرمانے اپنی امت کے ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون ۔

ع ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہہ کہ
پڑھون تجپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے اللہ تعالی نے نام لیا میرا روبرو آپ کے فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک
پروردگار عالمون کے فرمایا کہ ہان پس بہے آنسو دونون آنکھون ابی کے سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت نے فرمایا ابی کو تحقیق
اللہ نے حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑھون تجپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا ہے میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑے قاری تھے کہ حضرت نے انکے حق مین فرمایا تھا اقرأکم أبی یعنی بڑے قاری تم مین
ابی ہین اور اللہ تعالی نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی اور گمنامی اپنی کے اور ازراہ تعجب کے کہے کہ مین
کہان لائق اس مرتبہ کے ہون یا ازراہ ذوق ولذت کے کہے کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ
وقت لطف وصال محبوب کے آتا ہے اور حقیقت مین غم آنکھون کی راہ سے باہر نکلتا ہے اور خاص لم یکن کے پڑھنے کا اس لیے حکم ہوا
کہ مختصر ہے اور فوائد اس مین بہت ہین کہ اصول دین کے اور وعد و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مستحب ہے پڑھنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم وفضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے ح س **وَعَنِ** ابْنِ
عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَإِنِّيْ لَا اٰمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے سفر کرنے سے مع قرآن کی طرف ملک دشمن کی یعنی دار الحرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے ہین یہہ ہے
کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اس لیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اوسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف
مین آنحضرت کے زمانے مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانے کے مقرر ہوا پس یہہ کیونکر ہے کہ حضرت نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے
جواب یہہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکھا گیا تھا ولیکن جو کچھہ نازل ہوتا ہے کوئی اپنے لیے صحیفہ مین لکھکر رکھ دیتا یا یہہ خبر غیب کی
دی کہ بعد میرے زمانے کے جو لکھا جاوے گا اوسکو ساتھ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علماء نے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا
طرف دار الکفر کے مکروہ ہے اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اوس مین آیت لکھے تو مضائقہ نہین اس لیے کہ حضرت نے ہرقل کے خط مین
یہہ آیت لکھی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا
إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ

فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ
اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ
لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ
بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا بیٹھا مین بیچ ایک جماعت ضعفا
مہاجرین کے یعنی اصحاب صفہ کے اور تحقیق بعضے اونکے البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعض کے بسبب ننگی ہونیکے اور پڑھنے والا پڑھتا تھا
قرآن ہمپر پس ناگہان آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ہمپر پس جبکہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوا پڑھنے
والا پھر سلام علیک کی حضرت نے پھر فرمایا حضرت نے کیا کرتے تھے تم عرض کیا ہمنے سنتے ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہے واسطے خدا کے کہ پیدا کیے
امت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا مین یہہ کہ ٹھیراؤن مین نفس اپنے کو ساتھ اونکے کہا راوی نے پھر بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسیکے پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو ہم مین پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ
کرکے بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئے مونہہ اونکے واسطے حضرت کے پس فرمایا خوشوقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے
جنت مین پہلے دولتمندون سے آدھے دن اور یہہ آدھا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف اور تحقیق بعضے اونکے الخ یعنی
جس پاس کپڑا کم ہوتا بہ نسبت کپڑے یار اوسکے وہ بیٹھتا پیچھے یار اپنے کے پردہ کرنیکے لیے اور مراد ننگے ہونے سے ننگا ہونا سوائے
ستر کے ہے اور پردہ اس لیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کھولے اوس چیز کو کہ عادت اوسکی کھولنے کی نہین اور مقصود
اس سے بیان کرنا فقر واحتیاج اونکا ہے کہ کپڑا بھی درست بدن پر نہ رکہتے تھے اور اوس سبب سے آپس مین ملکر بیٹھتے تا ایک طرح کی پوشیدگی
حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنے قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ ہے جیسیکہ فقہ مین مذکور
ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اوسکا لازم نہین اور کیا کرتے ہو حضرت نے
پوچھا اون سے جان بوجھکر تاکہ بشارت دین اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہہ اشارا ہے اس آیت کی طرف ؛ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ
مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ آخر آیت تک و معنی لیعدل الخ کے یہہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنیوالے ساتھ بٹھانے نفس اپنے کے بیچون بیچ
مین تاکہ قرب سب سے برابر ہو اور طیبی نے یہہ معنی کہے ہین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہون ہم سے اور پس
حلقہ باندھا یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کے اور ظاہر ہوئے مونہہ اونکے یعنی اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے مونہہ
کو اور ساتھ نور پورے کے اس مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ نور اغنیا کا نہین ہونیکا پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے
دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی
کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندون سے جاننا چاہیے کہ مراد فقرا سے فقرا صالح اور صابر ہین اور دولتمندون سے
دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنیوالے حق اموال اپنے کے پس وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین حساب کے لیے کہ کہان سے حاصل کیا
مال اور کہان صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اس لیے کہ پائی اغنیا نے لذت و راحت
دنیا مین اور وہ محروم ہے ؏ ح وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ
بِاَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد زینت دینو سی یہہ ہے
کہ ترتیل و تجوید سی اور نرمی آواز سی پڑہو اور راگ مین پڑہنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہے
اسطرح کا پڑہنیوالا فاسق ہوتا ہی اور سننیوالا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع کرنا اسواسطے کہ بہت بڑی بدعت ہی ۴ع **وَعَنْ**
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی شخص کہ
پڑہی قرآن پہر بہول جاوی اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کو کٹا ہوا ہاتہہ نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف**
بہولنا ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑہ سکی یا معنی یہہ ہین کہ چہوڑ دی پڑہنا اوسکا
بہولا یا نہ بہولے ۴ع + یا بہولنا استعداد والیکا یہہ ہی کہ یاد کیے ہوی کو یاد نہ پڑہ سکی اور بہولنا غیر استعداد والی کا یہہ ہی کہ دیکہکر
بہی نہ پڑہ سکی اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکہنے کے اور یاد کرنیکے بہولنا بہت گناہ ہی پس چاہیے کہ اوسکے پڑہنے سے تغافل
نکری اور ہمیشہ اور بہت پڑہتا رہی + مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ
قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا نے
درود ہو جیو اللہ کا اونپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجہا یعنی خوب نہین سمجہا وہ شخص کہ پڑہا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہہ ہی کہ سمجہا ظاہر معانی قرآن کو اور دقائق قرآن کے سمجہنے کو عمرین بہی نہین
کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کے بہی دقائق نہین سمجہ سکتا آدمی مراد نفی سمجہ کی ہی نہ نفی ثواب پہر سمجہین متفاوت ہین لوگون کی انتہی
جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سی کہ ختم کرتی قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتی ختم کرنا تین دن سی کم مین +
وہ یہہ سمجہی ہون کہ یہہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم + مولانا اور اورون نے
نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تہے ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضی دو بار اور بعضی تین بار اور بہتون سے
ایک رکعت مین بہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضی دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضی ہر مہینے مین اور بعضی دس دن مین اور
بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسی پر تہا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑہ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یہہ قید
ملا علی قاری نے اس لیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکہا ہی کہ روز جمعہ کو اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑہی اور روز ہفتہ
کے انعام سے آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طہ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے
آخر ص تک اور بدہ کو زمر سے آخر رحمٰن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑہے واسطے قضائے اکثر حاجات
کے اس ختم کو مجرب لکہا ہے علما نے اور اسیطرح ختم فمی بشوق کو واسطے کشائش رزق کے اور ادائے حاجت روائی کے
مجرب کہا ہی اور اسکو بہی جمعہ سے شروع کرنیکو کہا ہی کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم الاحزاب
اور اور ملا علی قاری کے قول کا حاصل یہہ ہی کہ ختم احزاب کی کتنی ہی ترتیبین علما نے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی پس
دونون ایک ہی ہوے مگر ترتیب اسکی فمی بشوق ہے منزلین سات دن مین اسطرح پڑہی کہ اونکے سرون پر حروف فمی بشوق کی

واقع ہوں بیان اسکا یہہ ہی کہ م سی اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کی اور میم سے طرف مائدہ کی اور ر سی طرف یونس کی اور ب سی طرف بنی اسرائیل کی اور شین سی طرف شعرا کی اور واو سی طرف والصافات کی اور ق سی طرف سورہ ق کی یہہ ترکیب حضرت علی کی طرف نسبت کرتے ہیں کیونکہ اونسے منقول ہی اور کہا نودی نے مختار یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتھ اختلاف اشخاص کی پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجہتی ہوں کلام اللہ کے وہ اقتصار کرے اوسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اوس چیز کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پہیلانی میں یا جہگڑوں کی فیصلہ کرنی میں پس وہ اکتفا کرے اوسقدر پر کہ نہ باز رکہی اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل و عیال کے میں مشغول ہو اوسکی لیے بہی یہی حکم ہی اور جو کہ ان میں سی نہو پس بہت پڑہی جسقدر پڑہ سکی بشرطیکہ حد ملال اور سرعة قراءة کو نہ پہونچے ع + ح + **وَعَنْ** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہنی والا قرآن کا مانند ظاہر دینی والی صدقہ کے ہی اور آہستہ پڑہنے والا قرآن کا مانند چہپا کر دینی والے صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی چہپا کر سے جو صدقہ نفل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینی کی پس اسیطرح چہپا کر پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنے سی کہا طیبی نے کہ حدیثیں پکار کر پڑہنی کی فضیلت میں بہی آئی ہیں اور چہپا کر پڑہنی کی فضیلت میں بہی پس تطبیق انمیں یہہ ہی کہ چہپا کر پڑہنا افضل اوسکے لیے ہے کہ ڈرتا ہو ریا سے اور پکار کر پڑہنا افضل ہے اوسکے لیے کہ نہ ڈر رکہتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دی کسیکو نمازیوں میں سی یا سوتے ہووں میں سی یا اور کسیکو اور پکار کر پڑہنا افضل اس لیے ہے کہ اوسکا نفع اوروں کو بہی پہنچتا ہی کہ لوگ سنتے ہیں یا سیکہتے ہیں یا ذوق پاتے ہیں یا افضل اسلیے ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین سی ہے اور بیدار کرتا ہی قاری کے دلکو اور اوسکی طرف دہیان جمع رکہتا ہی اور نہیں دیتا اوسکا اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنی والے کے دل سے اور اوروں کو شوق دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان تینوں میں سی کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑہنا اوسکو افضل ہے ع + **وَعَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایمان لایا ساتھ قرآن کی وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکی کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی **ف** جس نے حلال جانا اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہہ ہیں کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھ اون چیزوں کی کہ حرام ہیں قرآن میں یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزوں قرآن کا حق ایمان لانیکا قرآن پر یہہ ہی کہ عمل کرے اوسپر جیسیکہ حق محبت یہہ ہی کہ متابعت کرے محبوب کی ع + ح + **وَعَنِ** اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اونسی نقل کی یعلی بن مملک سی یہہ کہ اوس نے پوچہا ام سلمہ سے حال قراءة نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نے بیان کی قراءة واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** یعنی حضرت اسطرح پڑہتے تہے کہ ہر ایک حرف گنا جاتا مراد قراءة کا کیا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے پڑہتے تہے اور کہ ... نقل کر بیان کرنا ام سلمہ کا احتمال دو وجہ کو ہی ایک تو

سیہہ ہی کہ دونون قریبان کیا کہ حضرت اس اس طرح پڑہتے تھے اور دوسری یہہ کہ ام سلمہ نے پڑہی قراءۃ ترتیل سے جیسی حضرت پڑہتے تھے کہا ابن عباس نے کہ پڑہنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہی میرے نزدیک سارے قرآن کے پڑہنے سے بغیر ترتیل کے +ع **وَعَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ اور روایت ہی ابن جریج سے نقل کیا ابن ابی ملیکہ سے انہون نے نقل کی ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتے تھے اپنی قراءۃ پڑہتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑہتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا نہین سند اسکی متصل اس لیے کہ لیث نے روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اوس نے نقل کی یعلی بن مملک سے اوس نے نقل کی ام سلمہ سے یعنی جیسا کہ پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہی صحیح تر ہے **ف** کہا بعضون نے کہ یہہ روایت نہین ہی لائق حجت کے اور نہین پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام مالک یوم الدین پر ہی اسیلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہی ذکر کرہ الطیبی اور جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کے کہ متعلق ہین آپس مین ملانا اولی ہی اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہی وقف اور دلیل پکڑی ہے انہون نے ساتھ اسی حدیث کے اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور نے جواب یہہ دیا ہی کہ یہہ وقف اس لیے تہا کہ تا معلوم کروا دین سننے والون کو سری آیتون کو واللہ اعلم +ع +ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی جابر سے کہ کہا انہون نے نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک شخص اچھا پڑہتا ہی اور آوینگی ایک قوم سیدہا کرینگے قرآن کو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کو دنیا مین اور نہ کہین گے آخرت پر نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوای اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قراءۃ اون گنوارون کی اور عجمیون کی مانند اہل عرب کے نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سبکی قراءۃ اچھی اور لائق ثواب کی ہی اس لیے کہ اختیار کیا تمنے آخرت کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہون گے کہ سیدہا کرینگے قرآن کو جیسا سیدہا کیا جاتا ہے تیر یعنی خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے اور سنانے اور فخر و شہرت کے جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھین گے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑہین گے آخرت کے ثواب سے کچھ غرض نہ رکھین گے پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچین گے حاصل یہہ کہ قرآن کو پڑہنا چاہیے اور فکر کرنا اوسکے معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑہنا کچھ کام نہین آتا +ع +ح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُونَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيءُ بَعْدِي قَوْمٌ يُرَجِّعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةً قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينٌ فِي كِتَابِهِ اور روایت ہی حذیفہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قرآن بطور عرب کی اور آوازون اونکی سے اور بچو تم طور اہل عشق کے سے اور طور اہل کتابون کے سے اور آویگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑہین گے قرآن مانند بنانے راگ کی اور نوحہ کی حال اونکا یہہ ہوگا کہ نہ بڑہیگا قرآن حلقون اونکی سے یعنی قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑے ہون گے دل اونکے اور دل اون لوگون کے کہ اچہا لگیگا اونکو پڑہنا اونکا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین **ف** بطور عرب کہ اہل عرب بلا تکلف پڑہتے ہین اپنے دل کی امنگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اوسطرح تم بھی پڑہو اور لفظ واصواتہا عطف تفسیری ہے اور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑہتے ہین اور رعایت قواعد موسیقی کے کرتے ہین اونکے طور پر قرآن نہ پڑہو اور یہود و نصاری بھی اپنی کتابون کو پڑہتے تھے مانند اسکی اوس طرح پڑہنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہون گے دل اونکے یعنی مبتلا ہون گے حب دنیا مین اور لوگون کے اچہا کہنے مین

ع+ح **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے برا ابن عازب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑہو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑہو اسلیے کہ آواز اچھی زیادہ کرتی ہے قرآن مین خوبی نقل کی یہہ دارمی نے **وَعَنْ** طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے طاوس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمیون مین سے بہت خوب ہے از روی آواز کے واسطے پڑہنے قرآن کے اور بہت خوب ہے پڑہنے مین یعنی از راہ ترتیل کے و ادا کے فرمایا وہ شخص کہ جسوقت سنے تو اوسکو پڑہتے گمان کرے تو یہہ کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے کہا طاوس نے اور تہا طلق ایسا ہی نقل کی یہہ دارمی نے **ف** وہ ڈرتا ہے اللہ سے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہو اوسکی پڑہنے کی یا ظاہر ہون اوسپر نشانیان خوف الہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کی اور کثرت رونے کی اور طلق تابعی تہی اور مولف نے لکہا ہے کہ صحابی تھے ‡ ح **وَعَنْ** عَبِيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعَجَّلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبیدہ ملیکی سے اور تہے وہ صحابی حضرت کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑہو قرآن کو حق پڑہنے اوسکے کا اوقات رات اور اوقات دن کی مین اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑہو اوسکو اور فکر کرو اوس چیز مین کہ اوس مین ہے تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکی سے یعنی دنیا مین اوسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اوسکے ہے ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور ادای حقوق اوسکے سے بلکہ پڑہا کرو اور حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اوسکے اور عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہے تکیہ کرنا قرآن کو اور پاؤن پھیلانا اوسکی طرف اور رکھنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹھ کرنے اوسکی طرف اور روندنا اوسکو پھینک دینا اوسکو اور مکروہ ہے فال نکالنی اوس مین اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور پڑہو حق پڑہنے اوسکے کا حق پڑہنے اوسکی مین چار باتین چاہئین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست پڑہنا اور دوسری معنون کو سمجھنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اوسکی موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑہو اور

تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اون مین خوب فکر کرو مع مولانا

باب ف اکثر نسخون مین نرا باب لکھا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان اور متعلقات قرآن کو اور بعضے نسخون مین ہی باب اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنی باب ہی بیچ بیان اختلافات قراءت اور لغات اوسکی کے اور جمع کرنے قرآن کو اور مراد جمع قرآن سے لکھنا اوسکا ہی ایک صحف مین ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَأَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا سنا مینے ہشام بن حکیم بن خزام سی کہ پڑہتی سورہ فرقان غیر اوسکے کہ پڑہتا تھا مین اوسکو اور تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی تھی مجکو وہ سورۃ پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی لڑون اوس سی پہلے تمام کرنیکے پہر مہلت دی مینے اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوا پہر مینے پہر ڈالی مینے اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کھینچا اوسکو پہر لایا مین اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مینے سنا ہی اس سی کہ پڑہتا ہی سورہ فرقان اور غیر اوس طرح کہ پڑہائی تمنے مجکو وہ سورۃ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دی اسکو ای عمر اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا ہشام نے اوس طرح کا پڑہنا کہ سنا تہا مینے اوسکو پڑہتے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سی اوتاری گئی ہی پہر فرمایا مجکو کہ پڑہ تو پس پڑہا مینے پہر فرمایا اسی طرح اوتاری گئی ہی یہہ سورۃ تحقیق یہہ قرآن اوتارا گیا سات طرح پر پس پڑہو جو سہل ہو اوس مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین **ف** اس حدیث کے معنون مین علما کو بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کے آئی ہین ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سی ہی اسکے معنی خوب طرح سی ہر کسیکو معلوم نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قراءتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سی لیکن رجوع کرتے ہین طرف سات وجہون کے اختلافات سی پہلی وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اوسکی مین ساتھ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا ساتھ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرا اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہا اختلاف تصریف یعنی حروف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کے مانند میت اور میّت اور یقنط اور یقنِط اور یعرش اور یعرُش کے پانچوین اختلاف حرکات کا چہٹا اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نے پڑہا ہی ساتھ تشدید نون کے اور بعضون نے پڑہا ہی ساتھ تخفیف نون کے اور ساتوین اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کے اور کتاب العلم مین معنی اسکے مفصل لکھی گئے ہین بہ نسبت یہان کے ۱۲ مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا سنا مینے ایک شخص کو کہ پڑہتا تھا اور سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تھی خلاف اوسکے پس لے آیا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مینے اونکو پہر پہچانی مینے حضرت کی

چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑنے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونون اچھا پڑھتے ہو مت اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے
اختلاف کیا آپس مین یعنی جھٹلایا بعضون نے بعضون کو پس ہلاک ہوئے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مراد اختلاف سے یہان انکار ایک
وجہ کا وجوہ قرآن سے ہو کہ بھیجا گیا ہے قرآن اوسپر اور قراتین سب حق ہین کسیکا انکار نہ کرنا چاہیے اور اگر ایک کا اون مین سے انکار کیا
قرآن کا کیا اور بعضی قراتین متواتر ہین اور بعضی احاد متواتر یہہ سات قراتین ہین کہ پڑھی جاتی ہین + **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ
صَاحِبِهٖ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً
اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ
شَانَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ
اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ
اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْاَلَةٌ
تَسْاَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز
پڑھنے لگا پس پڑھی قراءۃ یعنی نماز مین یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا مینے اوسکا اوسپر یعنی دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک اور
شخص مین پڑھی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس یعنی اونکی نماز کی جگہہ کہ مسجد مین پڑھتے تھے یا حجری مین داخل ہوئے پس کہا مینے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قراءۃ کہ انکار کیا مینے
اوس قراءۃ کا اوسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اوس نے قراءۃ خلاف قراءۃ پہلے پڑھنے والے کی پھر حکم دیا اون دونون کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس پڑھا دونون نے پس تحسین کی قراءۃ اونکی پس ڈالا گیا میرے دلمین تردد وشبہہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد وشبہہ تھا
جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد وشبہہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہہ دلمین آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا
اوسنے مجکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل مین شبہہ پڑا مارا ہاتھ میرے سینے پر یعنی تا وسواس جاتا رہے دست مبارک کی برکت سے پس ہو گیا مین پسینہ پسینہ پس
گویا کہ مین دیکھنے لگا طرف اللہ کو مارے ڈر کے پھر فرمایا مجکو اے ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میری یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالی نے یہہ کہ
پڑھ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قراءۃ پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی مینے طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے مین
تنگی ہے کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میری دوسری بار یہہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی مینے طرف اوسکی یہہ کہ آسانی
کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میری تیسری بار یہہ کہ پڑھ اوسکو سات طور پر یعنی سات قراءۃ یا سات لغات
پر اور واسطے تیری عوض ہر بار کے کہ حکم کیا ہمنے اوس بار کا سوال ہے کہ کرے تو مجسے اوسکو پس کہا مینے یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا اے الٰہی
بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی مینے تیسرے سوال کو واسطے اوس دن کے کہ خواہش کریگی طرف میری تمام خلق یہانتک کہ
ابراہیم اونپر سلام ہو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہہ ہے کہ وہ نماز ضحی کی تھی یا کوئی اور نفل اور ڈالا گیا تردد اور شبہہ

ف قراءۃ متواتر کی انکار سے انکار قرآن کا لازم آتا ہے نہ انکار احاد سے پس مراد حضرت شیخ کی متواتر ہی ہے حاصل یہہ کہ انکار تو نہ احاد کا کفر ہے اور نہ متواتر کا لیکن کفر جو لازم آتا ہے متواتر ہی کے انکار سے آتا ہے اور انکار احاد کا فاسق ہوتا ہے ۱۲ مولانا

جھٹلانے سے یعنی بسبب اسکے کہ حضرت نے دونون قراتون کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر چاہیے اور کوئی ہر طرح پر کیونکر پڑھے یہ کیونکر درست ہوا اور
تردد اور شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تھا اور واقع ہونا جھٹلانے کا اوس حالت مین اتنا بعید و بڑا
نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے بڑا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے الخ یعنی تین بار کہ تونے سوال کیا اور پھیرا اوسکا جواب
دیا اونکے عوض مین سوال کر تا قبول کرون مین وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون سوال مغفرت ہی کی کیواسطے کہ اصل مغفرت ہے اگر مغفرت
نہو کسیکو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دو تو
اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنیوالے کے لیے مانگین اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین و آخرین سے کہ اوسکو شفاعت کبری کہتے ہین کہ
قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہون گے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرینگے حضرت سبکی شفاعت کرینگے اور خاص حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہی کو ذکر اس لیے کیا کہ افضل ہین سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ع+ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرَئِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي
حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ
فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھایا مجکو جبرئیل نے
ایک طور پر یعنی اول پس تکرار کی مینے اوس سے یعنی اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ رہا مین زیادہ کرواتا اوس سے یعنی طلب کرتا اللہ سے
زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءة کا یا جبرئیل
سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہنچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین بیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین
اختلاف حلال مین اور نہ حرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اختلاف قراءة سے حکم متبدل نہین ہوتا یعنی ایک قراءة
سے حکم ایک چیز کے حلال ہونیکا معلوم ہوا اور دوسری قراءة سے حکم اوس چیز کے حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قراءة سے
حکم ایک چیز کے حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قراءة سے بھی یہی حکم معلوم ہو قراءتون مین اختلاف لفظون کا ہے حکمون کا نہین یہ مولانا من
الشرح

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ
فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ مِنْهُمُ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ
كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ قَالَ لَيْسَ
مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ
جِبْرِيلُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہے ابی بن کعب سے
کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق مین بھیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ
کی کہ اون مین بڑھیا ہین اور بوڑھے بڑے ہین اور لڑکے اور لڑکیان اور اون مین ایسا شخص ہے کہ نہین پڑھی کتاب کبھی کہا جبرئیل نے
اے محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءة پر پس پڑھے ہر کوئی جو سہل ہو اوسپر نقل کی یہہ ترمذی
نے اور بیچ روایت احمد اور ابوداود کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہین اون طرحون مین سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی بیماری
کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہے کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے بیچ حجت ہونیکے صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ الزام دینے

منکرون کی اور یہہ روایت نسائی کی فرمایا حضرت نے تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میری پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میرے اور میکائیل
بائین طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑہو قرآن ایکطرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواو ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح
سے پڑہنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالی سے عرض کرکے زیادہ کرواوے پہر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی
امر قراءۃ یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنیوالی ہے **ف** طرقا مت ناخواندہ کے یعنی اچھی طرح پڑہ نہین سکتی
اور اگر پڑہا وین اونکو ایک قراءۃ پر نہین قادر ہونیکی اوسپر اسلیے کہ بعضے انمین ایسے ہین کہ جاری ہوتی ہے زبان اونکی امالہ پر یا فتح پر اور
بعضے ایسے ہین کہ غالب ہوتا ہے اونکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند انکیکے پس اونکے لیے کئی قراءتین چاہیین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو
وہ پڑہے اور باوجود اسکے بعضے اون مین بڑہیان ہین اور بعضے بوڑہے کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکھنے سے بسبب بڑہاپے کے اور لڑکے بسبب صغر سن کے

ع + **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ کہ وہ گذری ایک قصہ کہنیوالے پر اس حال مین کہ پڑہتا تہا قرآن اور پہر مانگتا تہا یعنی لوگون سے کچہہ پس انا للہ
وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اس لیے کہ یہہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پہر کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے
جو شخص کہ پڑہے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتہہ اوسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑہین گے قرآن مانگین گے بسبب قرآن کے لوگون سے نقل کی
یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کرے اللہ سے ساتہہ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگون سے یعنی اگر آیت رحمت پر یاد کرے
جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالی سے اور اگر آیت عذاب ور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالی سے اوس سے یا مراد یہہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ
قراءۃ کے ساتہہ دعاؤن ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بہلائی مومنین کے دین و دنیا مین +ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ پڑہے قرآن کہ کماوے بسبب اوسکے لوگون سے یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہین اوسپر
گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ
حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہنچانتے
تہے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اونپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت
کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کرنے کیلیے درمیان دو سورتون کے جیساکہ مذہب ہمارا ہے + ح **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ
كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَاَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَاْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تہے ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہے پس پڑہی ابن مسعود نے سورۃ یوسف پس کہا ایک
شخص نے نہین اس طرح سے نازل کی گئی پہر کہا عبد اللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑہی مینے یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پس فرمایا
حضرت نے خوب پڑہا تو نے پس اوسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تہا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اوس سے بو شراب کی پہر کہا ابن مسعود نے کیا شراب

یقینا اور خلاف کیا ہو قرآن کا اور یہ سلاتا ہو تو کتاب اللہ کو یعنی قرات اوسکی کو یا دا دا اوسکی کو پس مارے او سکو حد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ابن مسعود جو یہہ ہتے ہو اگر وہ قراءۃ مشہور تھی تو یقینا کتاب اللہ کی تکذیب انکار اوسکا کفر ہی یقینا اور اگر قراءۃ شاذ پڑہتے تھے تو
تغلیظا کہا اور ظاہر یہی ہو اس لیے کہ حکم مرتد ہونے اوسکی کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہہ تغلیظا کہا اس لیے کہ جھٹلانا
کتاب کا اور انکار قرات کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہے نہ انکار ادا کا حاصل یہہ کہ اوسنے انکار ادا کا کیا تہا نہ اصل قرآن کا اسی لیے جاری کی اوسپر
حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی پہر ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود نے ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتہ بو
کے اور یہی مذہب ہی ایک جماعت کا علما سے اور ہمارے اور شافعی کے مذہب میں بو کے آنے سے حد نہیں مارنی آتی اس لیے کہ بو سیب ترش کی اور
اور امرود کی مشابہ ہوتی ہے بو پینے شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اوسنے یا گواہ قائم ہوئے ہون شراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی + ع + ح **وَعَنْ**
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ
إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ
الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِذٰلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ
الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ
كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي
لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ
آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ
بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا بہیجا طرف میرے کسیکو حضرت ابو بکر نے بیچ دنون قتل اہل یمامہ کے پس گیا مین اونکے پاس
ناگہان عمر بن الخطاب بیٹھے ہوے تھے نزدیک ابو بکر کے کہا ابو بکر نے کہ تحقیق عمر آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے
ساتھ قاریون قرآن کے یعنی اس لڑائی مین بہت قاری مارے گئے ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت رہیگا مارا جانا قاریون کا کتنی جگہون
مین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکہتا ہون یہہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا مینے یعنی ابو بکر نے واسطے حضرت
عمر کے کس طرح کروگے تم ایک چیز کو نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمر نے یہہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمر گفتگو کرتے مجہسے
یہانتک کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکہی مین نے مصلحت اس مین جو کہ دیکہی عمر نے کہا زید نے کہا مجہکو ابو بکر نے
تحقیق تو مرد جوان ہے سمجہدار نہین تہمت جانتے تجہکو یعنی جو کہ نقل کرے تو اوس مین تہمت جہوٹ وغیرہ کی نہین لگا سکتی بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق
تہا تو لکہتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹہا کر اوسکو یعنی ایک مصحف مین پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے
مجہکو نقل کرنی پہاڑ کی پہاڑون مین سے نہ ہوتا بہت بہاری مجہپر اوس چیز سے کہ حکم کیا مجہکو ساتھ اوسکے جمع کرنے قرآن سے یعنی اس لیے کہ اس
مین محنت مین [illegible] کہ نہایت کرنی پڑیگی کہا زید نے کہا مینے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہین کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہا حضرت صدیق سے نے وہ قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابوبکر گفتگو کرتے مجھ سے یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوس چیز کے کہ کھولا تھا واسطے
اوسکے سینہ ابوبکر کا اور عمر کا پس ڈھونڈہا مینے قرآن کو درحالیکہ جمع کرتا تھا اوسکو شاخون کھجور کے سے اور سفید پتھرون سے اور لوگون کے یعنی حافظون
کے سینون سے یہانتک کہ پایا مینے آخر سورہ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا مینے اوسکو ساتھہ کسی کے سوا اونکے وہ آخر سورۃ کا یہہ ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورہ برات تک پس تھے صحیفے لکھے ہوئے نزدیک ابوبکر کے یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نے پھر نزدیک عمر کے اونکی زندگی
مین پھر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکر رض نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتھہ لشکر
کے وہان بہیجا اور وہان کے لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی اوس مین مارا گیا اور بہت قاری ایسے ہر کے مارے گئے بعضون نے
کہا سات سو اور بعضون نے کہا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر رض نے زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور
تھا تو لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اس لیے کہ لکھنے والے حضرت کے چوبیس تھے کہ اون مین خلفاء اربعہ بہی تھے پس معنی یہہ ہین کہ تم اسکی جمع کرنے
اور لکھنے مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف مین نہ تھا بلکہ پتھر کے ٹکڑون وغیرہ
پر تھا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر رض نے ساتھہ مشورہ حضرت عمر رض کے جمع کیا پس یہہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ
اون مین قرآن لکھا ہوا تھا اونکو جمع کر دیا اور جاننا چاہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے مین سورتون کی نہ تھی بعد حضرت کے ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے
اور ترتیب آیتون کی حضرت کے زمانے مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی برحسب واقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین
بعد فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بہی اسی ترتیب سے لکھا ہے اور وہان سے آسمان دنیا پر بہیجا اور وہان سے جبرئیل بحسب وقائع کے سورتین
اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہے اور جبرئیل ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے
دور کرتے اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دوبار دور کیا اور نہ پایا مینے اوسکو الخ حضرت کے زمانے مین یاد کیا تھا تمام کلام اللہ بعضے
صحابیون نے مانند ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانے سے ساتھہ کسی کے یہہ ہے کہ لکھا ہوا
کسی پاس نہ پایا سوائے انکے اور تھے صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نے ساتھہ اتفاق صحابہ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے یعنی جزون
کے لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف مین نہوا تھا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکر رض کے پاس رہتے تھے تا دم زیست پھر حضرت عمر رض کے پاس
رہے اونکی زندگی بہر پھر اونکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تھا اونکا پھر حضرت عثمان رض نے جمع کیا اونکو ایک مصحف مین اور لکھوا کے کئی مصحف شہرون
اسلام کے بیچ بہیجے جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہے + ع + ح **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ
وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ
حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ
عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ
فَاَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ
وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰى
كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

وَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰیَۃً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِہَا فَالْتَمَسْنَاہَا فَوَجَدْنَاہَا مَعَ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَاَلْحَقْنَاہَا فِیْ سُوْرَتِہَا فِی الْمُصْحَفِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس بن مالک سے یہہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمان کے پاس اور تھے حضرت عثمان کہ سامان جہاد درست کرنے تھے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کے پس خوف میں ڈالا حذیفہ کو لوگون کے اختلاف نے بیچ قراءۃ کے یعنی آپس مین ایک دوسرے کے قراءۃ سنکر انکا کرتا تھا پس کہا حذیفہ نے واسطے حضرت عثمان رض کے ای امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاری کے پس بہیجا حضرت عثمان نے طرف حفصہ کے یہہ کہ بہیج دی طرف ہماری صحیفہ کہ نقل کروادین ہم اونکو مصحفون مین پہر پہنچا دین گے اونکو طرف تمہاری پس بہیجے صحیفے حفصہ رض نے طرف عثمان رض کے پس حکم کیا حضرت عثمان رض نے زید بن ثابت کو یعنی انصار مین سے ہے اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سے پس نقل کیے سب نے وہ صحیفے مصحفون مین اور فرمایا حضرت عثمان رض نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تہے یعنی سوای زید کے اور اصحاب جو مذکور ہوے اونکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکہو اسکو موافق لغت قریش کے اس لیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے موافق زبان اونکی کے پس کیا سبنے اسیطرح سے یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکے صحیفے مصحفون مین بہیج دیے حضرت عثمان نے صحیفے طرف حفصہ رض کے اور بہیجے طرف ہر جانب کے ایک ایک مصحف اون میں سے کہ نقل کیے تھے اور حکم کیا ساتھہ قرآن کے کہ تہا سوای اون مصحفون کے بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید ابن ثابت کے نے یہہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی مینے ایک آیت سورۃ احزاب مین سے اوسوقت کہ نقل کیے ہمنے یعنی مینے اور قریشون نے مصحف تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے اوسکو پس تلاش کی مینے وہ آیت پس پائی مینے وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ پس ملا دی ہمنے وہ آیت بیچ سورۃ اوسکی کے یعنی احزاب کے مصحف مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کرمانی نے شرح

بخاری کے مین لکہا ہے کہ معنی بخاری کے یہہ ہین اے کان عثمان یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہاتین الناحیتین وفتحہما پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسکو موافق کیا ہے اور یہہ بہی کرمانی مین لکہا ہے کہ ارمینیہ قصبہ ہے نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکہا ہے اور قاموس سے ملا علی رح نے لکہا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہے مانند اختلاف یہود و نصاری کے یعنی جیسے توریت اور انجیل مین یہود و نصاری نے تغیر و تبدیل اور کمی اور زیادتی کی ہے مبادا قرآن مین بہی مسلمان کرین پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے کچہہ تدبیر کیجیے جب حذیفہ نے یہہ کہا تو حضرت عثمان رض نے لوگون کو جمع کیا اور وہ اوسدن پچاس ہزار تہے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہنچا مجکو یہہ کہ کہتا ہے بعض اونکا کہ قراءۃ میرے بہتر ہے قراءۃ تیری سے اور یہہ قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمان نے مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کرون لوگون کو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نے خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تمنے پس قصد کیا لوگون کے جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان اونکی کے پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پہر حضرت کے التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہے اب حضرت عثمان رض نے ساتہہ اتفاق صحابہ کے بخوف اختلاف لوگون کے بعد توقف کرنے اون لغات کا حکم کیا اور سب ہون کو لغت قریش مین پڑہنے کو فرمایا پس یہہ ہین معنی اونکے قول کی کہ لکہو اوسکو

لغت قریش مین کہا سخاوی نے پس اختلاف کیا لوگون نے لفظ تابوت مین پس کہا زید نے التابوہ اور کہا اورون نے التابوت پس رجوع کی
لوگون نے طرف عثمان کے پس کہا اونہون نے لکھو اسکو ساتھہ ت کے اس لیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہے اور پوچھا لوگون نے حضرت عثمان سے
لفظ لم یتسن پس کہا عثمان نے لکھو اوس مین ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے ظاہر امراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور مراد مصحف سے
وہ کہ اور بعضے لوگون نے جمع کیے تھے اور ہو سکتا ہے کہ بیشک اوسی ہو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حفصہ رض کے پاس جو صحیفے تھے بعد وفات ابی بکر و عمر کے
وہ بھی حضرت عثمان نے جلا ڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمان رض لکھوانے مصحف کے تو وہ صحیفے حضرت حفصہ رض کو پھیر دیے
اور سوا اونکے اور جتنے مصحف تھے اور مصحف جلا ڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہ کے پاس ہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اونکو جلانے کے لیے اونہون نے
نہ دیے جب حفصہ رض کا انتقال ہوا تو مروان نے انکے بہائی عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پہر اختلاف کرین گے
اور اختلاف ہے بیچ گنتی اون مصحفون کے کہ حضرت عثمان رض نے ہر طرف بہیجے کتنے تہے مشہور یہہ ہے کہ پانچ تھے اور ابو داود نے لکہا کہ سنا مین نے ابو حاتم
سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکے کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفے کو اور ایک مدینہ مین رکھا
اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ پرانے ورق مصحف کے کہ جب باقی رہے اوس مین نفع تو آیا اولی دہو ڈالنا ہے یا جلا دینا بعضون نے
کہا جلا دینا بہتر ہے اس لیے کہ دفع ہو جاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دہونے کے کہ روندا جاتا ہے دہوون اوسکا اور بعضون نے کہا کہ دہونا
اولی ہے اور ڈالا جاوے دہوون اوسکا پاک جگہہ مین بلکہ لائق ہے کہ پی جاوے پانی اوسکا اس لیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی
علتون کی اور حضرت عثمان رض نے جلایا بنا بر مصلحت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمان رض پر جب وارد ہو کہ نہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا
بی ادبی ہے جبکہ شرع مین یہہ آیا نہو اور اونہون نے بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون اونپر طعن کرین بحسب عادت اپنی کے تنبیہ لکہا ہے علمانے
کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تہا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت
ابو بکر رض کے ہوا منقول ہے حضرت علی رض سے کہ کہا بزرگترین لوگون کے بیچ مقدمہ مصحف کے ازروی ثواب کے ابو بکر ہین رحمت کرے اللہ ابو بکر
پر اور وہ اول جمع کرنیوالے ہین کتاب خدا عز وجل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو پہر لکہا مصحفون
مین ساتھہ لغت قریش کے اور جوانب و اطراف مین بہیجے یہہ بات سنہ پچیس ۲۵ مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان رض کے یہہ ہے کہ ابو بکر
نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچہہ جاتا رہے اور حضرت عثمان نے جمع اس لیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رض حقیقت مین جمع
کرنیوالے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالے ہین لوگون کو لغت قریش پر ع ح **وعن** ابن عباس قال قلت لعثمان ما حملکم
علی ان عمدتم الی الانفال وهي من المثاني والی براءة وهي من المئين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا سطر
بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في السبع الطول ما حملكم على ذلك قال عثمان كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم مما يأتي عليه الزمان وهو ينزل عليه السور ذوات العدد وكان اذا نزل عليه شيء دعا بعض من كان
يكتب فيقول ضعوا هؤلاء الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا فاذا نزلت عليه الآية فيقول ضعوا هذه
الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وكانت الانفال من اوائل ما نزلت بالمدينة وكانت
براءة من آخر القرآن نزولا وكانت قصتها شبيهة بقصتها فقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين
لنا انها منها فمن اجل ذلك قرنت بينهما ولم اكتب سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتها في السبع الطول

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کہ میں نے واسطے عثمانؓ کے کیا سبب ہے کہ آپ نے قصد کیا تم نے طرف سورۃ انفال کے اور وہ ہے مثانی میں سے اور طرف سورۃ براءۃ کے اور وہ ہے مئین میں سے پس نزدیک کیا تم نے ان دونوں سورتوں کو آپس میں اور نہ لکھی تم نے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونوں سورتوں کے اور رکھا تم نے سورۃ انفال کو بیچ سات سورتوں لمبیوں کے کیا باعث ہوا تم کو اسپر فرمایا حضرت عثمانؓ نے تھا ایسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا زمانہ اس حالت میں کہ اوترتی تھیں اون پر سورتیں آیتوں والی اور تھی حضرت جسوقت کہ اوترتا اونپر کچھ یعنی قرآن میں سے بلاتے بعضے اوسکے کو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھدو یہ آیتیں بیچ سورۃ کے کہ ذکر کیا جاتا ہے اوس میں ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اونپر کوئی آیت فرماتے رکھدو اس آیت کو بیچ اوس سورۃ کے کہ مذکور ہے اوس میں ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اول اون سورتوں کے کہ نازل ہوئی ہیں مدینہ میں اور تھی سورۃ براءت آخر قرآن اوترنے میں اور تھا قصہ سورۃ انفال کا مشابہ قصہ سورہ براءت کے یعنی دونوں میں ذکر ہے کافروں سے لڑنے کا اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہ کہ تحقیق براءت سورۃ انفال سے ہے پس سبب بیان کرنے حضرت کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونوں سورتوں کو اور نہ لکھی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور رکھدی ہمنے وہ اکٹھی دونوں سورتیں لمبی بیچ سات سورتوں کے یعنی ولیکن فاصلہ درمیان میں چھوڑا واسطے شبہ ہونے کے بیچ اتحاد اور تعدد دونوں سورتوں کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** قصد کیا تمنے طرف انفال کے اخ کلام اللہ کی سورتوں کو اسطرح سے تقسیم کر رکھا ہے کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ یونس تک کو طوال کہتے ہیں عربی میں طوال لمبی کو کہتے ہیں اور یہہ سورتیں لمبی لمبی ہیں اور سورۃ یونس سے سورۃ شعرا تک کو مئین کہتے ہیں اور مئین جمع مائۃ کی ہے مائۃ عربی میں سو کو کہتے ہیں اور یہہ سورتیں زیادہ سو سو آیتوں سے ہیں یا قریب قریب کے اس لیے انکو مئین کہتے ہیں اور سورۃ شعرا سے سورۃ حجرات تک کو مثانی کہتے ہیں وہ سو آیتوں سے کم کم کی ہیں اور قصے انمیں مکرر ہیں اس لیے مثانی نام ہوا اونکا اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لیے کہ ان سورتوں کے درمیان میں فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک ہے پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہے ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۃ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہیں اور والسماء ذات البروج سے سورۃ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہیں اور لم یکن سے آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہیں پس ابن عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی میں سے ہے اس لیے کہ سو آیتوں سے کم کی ہے اور براءۃ مئین میں سے ہے اس لیے کہ سو آیتوں سے زیادہ کی ہے پس انکو آپس میں نزدیک کر کر طوال میں کیوں رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو مثانی میں لکھتے اور براءۃ کو مئین میں اور خیر یہہ بھی کیا پھر بسم اللہ درمیان میں انکے لکھی حضرت عثمان نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اوسکا یہہ کہ بیچ امر ان دونوں سورتوں کے اشتباہ ہے ایک جہت سے تو یہہ دونوں سورتیں ایک سورۃ ہیں اس سبب سے رکھنا اونکا سبع طوال میں اور نہ لکھنا بسملہ کا درمیان میں اونکے درست ہوا اور ایک جہت سے دو سورتیں ہیں اس لیے فاصلہ درمیان میں چھوڑا ۱۲ ح ح

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب ہے بیچ بیان دعاؤں کے **ف** دعا کے معنی ہیں طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھ بطریق عاجزی کے اور کہا نووی نے کہ تمام شہروں کے اہل فتوی ہر عصر میں متفق رہے ہیں اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل اونکی ہے ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیاء صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتے رہے ہیں اور بعضے زہاد و اہل معارف نے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہے واسطے راضی ہونیکے اپنی قسمت پر اور راضی ہونیکے رضائے مولی پر یہہ قول بعضے زہاد کا محمول ہے ایک حالت پر کہ بعضوں کو ایک حالت ہوتی ہے کہ اوس میں غالب ہوتی ہے

رضا بقضا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنے کے آگ میں کہ جبرئیل نے دعا کے لیے کہا اونہوں نے کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہے مجھے حاجت سوال کی نہیں ہے مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی الی یوم القیمۃ وھی نائلۃ ان شاء اللہ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا رواہ مسلم وللبخاری اقصر منہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کے ایک دعا ہے کہ قبول کیجاتی ہے پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق میں نے چھپا رکھی ہے اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تاخیر دی گئی ہے دن قیامت تک پس وہ پہنچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اوس شخص کو کہ مرا امت میری سے کہ نہ شریک کیا ساتھ اللہ کے کسیکو نقل کی یہہ مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہے اس سے **ف** واسطے ہر نبی کے الخ یعنی حکم فرماتا تھا اللہ تعالی ہر نبی کو کہ اپنے مخالفین پر بددعا کر تباہی کے لیے اور وہ کرتے تھے اور اللہ تعالی قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بددعا کی اپنی امت کی ہلاکت کے لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نے بددعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتھ آواز جبرئیل کی اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہے اونکی ایذا پر اور بددعا نکی اس لیے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور اس دعا کو موقوف رکھا ہے قیامت پر کہ اوسکے بدلے شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ باایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار رہا ہو اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونیگے اور بعضے جلدی نکلینگے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہونگے جنت میں اور بعضوں کے درجے بلند ہونگے جنت میں اللھم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوۃ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اتخذت عندک عھدا لن تخلفنیہ فانما انا بشر فای المؤمنین اذیتہ شتمتہ لعنتہ جلدتہ فاجعلھا لہ صلوۃ وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا الیک یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی تحقیق مانگی میں نے تجھسے ایک حاجت بہرہ مند کر مجکو ساتھ اوسکے اور نہ ناامید کر مجکو اوس میں یعنی امیدوار ہوں کہ ضرور قبول ہی کر پس سوای اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں پس جس مومن کو ایذا دی ہو میں نے کہ برا کہا ہو میں نے اوسکو لعنت کی ہو میں نے اوسکو یا مارا ہو میں نے اوسکو پس کر ان سب چیزوں کو بیچ حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہوں سے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اوسکو بسبب ان چیزوں کے طرف اپنے دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہے عذر کی کہ میں آدمی ہوں کبھی کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہوں ساتھ حکم بشریت کی اور لفظ فای المومنین بیان اور تفصیل ہے اوس چیز کی کہ التماس کے حضرت نے ساتھ قول اپنے کے اتخذت عندک عھدا پس حاصل یہہ کہ جسکو میں ایذا وغیرہ دوں اوسکو سبب رحمت وغیرہا کا کر منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تھے حجرے اپنی سے نماز کے لیے کہ آئیں حضرت کے پاس حضرت عائشہ اور مانگی اونسے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے میں اور پکڑ لیا دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت نے اونکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرے پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہ نے حضرت کو اور بیٹھیں اپنے حجرے میں خفی ہوکر اور تنگدل پس جب پھر آئے حضرت اونکے پاس اوسیطرح دیکھا اونکو اسطرح فرمایا اونکے خوش کرنیکے لیے اللھم انی اتخذت عندک عھدا الخ پس سنت ہے اوسکو کہ بددعا کرے کسی پر یہہ کہ دعا کرے اوسکے لیے بدلے اوسکے ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفر لی ان شئت ارحمنی ان شئت ارزقنی ان شئت ولیعزم مسئلتہ انہ یفعل ما یشاء لا مکرہ لہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش واسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر مجھ پر اگر چاہے تو روزی دے مجھکو اگر چاہے تو اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے اپنے
مانگنے میں کہ شک کا نہ کرے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے نہیں زبردستی کرنیوالا اوسپر کوئی نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی عاجزانہ مانگو
اور ایسا شبہہ طلب جازم کے برخلاف ہے اور کہنا کہ اگر چاہے تو دے اس لیے کہ یہہ شک کرتا ہے قبول میں اور وہ اپنے وعدہ میں خلاف نہیں
کرتا ہے کہ کیا ہے دعا کا قبول کرنا اور نہیں کوئی زبردستی کرنیوالا اوسپر کہ کرے کسی کام کو بلکہ کرتا ہے جو چاہتا ہے پس بیفائدہ ہے یہہ کہنا
اگر چاہے تو دے ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفر لی ان
شئت ولکن لیعزم ولیعظم الرغبۃ فان اللہ لا یتعاظمہ شیء اعطاہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش مجھکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے یقین کہ کرے بغیر شک کے اور
بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہے وہ نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب للعبد ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال
قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہے یعنی دعا بندہ کی بعد شرطوں قبولیت کے جبتک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے
کی جب تک کہ نہیں جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی میں نے اور تحقیق دعا مانگی میں نے یعنی اکثر بار مانگی پس نہ دیکھا میں نے
کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھک جاوے نزدیک اسکے اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جبتک کہ دعا نہیں مانگتا گناہ کی جیسے کہ
کہے یا اللہ قدرت دے مجھکو فلانے شخص کی قتل پر اور حال یہہ کہ وہ مسلمان ہے یا کہے یا اللہ نصیب کر مجھکو شراب یا کہے یا اللہ بخش فلانے کو اور وہ
مرا ہو کافر یقیناً اور مانند انکے ہے مانگنا محال چیزوں کا جیسے کہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کا دنیا میں بیچ حالت بیداری کے اور توڑنے ناتے کے جیسے کہ کہے
یا اللہ جدائی ڈال مجھ میں اور میرے باپ میں حاصل یہہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک کہ گناہ کی اور توڑنے ناتے کی نہیں کرتا اور جلدی نہیں
کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہے نہیں قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہیں ہے بندے کو کہ تھکے دعا سے اس لیے کہ یہہ عبادت ہے
اور تاخیر قبولیت میں یا تو اس لیے ہوتی ہے کہ نہیں آتا وقت اوسکا اس لیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے ازل میں یا اس لیے کہ مقدر نہیں ہوتا
ازل میں قبول ہونا دعا اوسکی کا دنیا میں پس دیا جاتا ہے آخرت میں ثواب عوض اوسکا یا تاخیر کیجاتی ہے دعا اوسکی تا کہ مبالغہ کرے دعا میں
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے مبالغہ کرنیوالوں کو دعا میں ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دعوۃ المرء المسلم لاخیہ بظہر الغیب مستجابۃ عند رأسہ ملک موکل کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل
بہ آمین ولک بمثل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی مومن
اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہے نزدیک سر دعا کرنیوالے کی ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب دعا مانگتا ہے واسطے بھائی اپنے کے بھلائی کی کہتا ہے فرشتہ
کہ معین کیا گیا ساتھ اوسکے قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے ہے مانند اسکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پیٹھ پیچھے اور اسیطرح اگر سامنے بھائی مسلمان
کو دعا کرے اور اپنے دل میں چپکے تو بھی اسمیں داخل ہے بسبب خلوص کے اور کہتا ہے فرشتہ آمین یعنی فرشتہ عرض کرتا ہے جناب الٰہی میں کہ دعا اسکی
قبول کر بیچ حق بھائی اوسکے کے اور دعا کرنیوالے کو خطاب کر کر کہتا ہے کہ تجھکو بھی ہو مانند اسکے ع **وعن** جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ

سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو
اپنی جانون پر اور نہ بددعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بددعا کرو اپنی مالون پر یعنی غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اوس
ساعت کو کہ مانگی جاوی اوس مین بخشش پس قبول کرے واسطے تمھارے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بعضی اوقات ہوتے ہین دعا قبول ہونیکے ایسا نہو
کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہو اور تم بددعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پہر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت غصے اور
مصیبت کے اپنے لیے بددعا کرتے ہین خوب نہین ہے ع **وَذُكِرَ حَدِيثُ** ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فِي
كِتَابِ الزَّكَاةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی ڈرو دعا مظلوم سے کتاب الزکوۃ مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِي**
فصل دوسری **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نعمان بن
بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادت پہر پڑہی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا مانگو مجھسے قبول کرونگا
مین واسطے تمھارے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** ازراہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے
کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اوس مین حق تعالی کی طرف اور موہنہ پہیرتا ہی سوای حق سے اور امید و ڈر نہین رکہتا مگر اوسی سے
اور دعا مین ہے اخلاص اور حمد اور شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد
مانگنی اور فریاد کرنی پہر آیت کو سند اس حدیث کی اس لیے لائے کہ اوس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے یعنی حکم ہی اوسکے کرنیکا اور ہوتا ہی اوسپر ثواب
اور جو چیز ایسی ہوتی ہی وہ عبادت ہی اور آخر آیت مین بہی دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادت ہی کہ فرمایا اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ
جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ یعنی جو تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہی کہ داخل ہونگے دوزخ مین خوار و ذلیل ہو کر **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا گودہ ہی عبادت کا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اوسکا دعا ہی اس لیے کہ حقیقت عبادت کی
اور خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہی اور یہہ دعا مین حاصل ہی ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** نہین کوئی چیز الخ یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی
ہی یہہ قول اللہ تعالی کے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقَاكُمْ ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ
الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین پہیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مراد تقدیر سے اوترنا ایک چیز
مکروہ کا ہے کہ جس سے ڈرتا ہے آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہے بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوس سے اور
تقدیر دو قسم ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچہ تغیر و تبدیل نہین اور قضای معلق مین بعضے سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہی پس
یہان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان بہی یہی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہی لکہا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا اتنی عمر ہوگی اور

اگر نیکی کریگا [illegible] اور لکھا جاتا ہی لوح محفوظ میں کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونو کریگا
پس عمر اوسکی ساٹھہ برس کی ہوگی پہر جب نوبت اوسکی ساٹھہ برس تک پہنچی پس یہی عمر اوسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی انتہائی عمر اوسکی
سو کہ ساٹھہ برس تھے اور بعضوں نے معنی اسکے یہ کہے ہیں کہ جب نیکی کی تو نہ ضائع ہوئی عمر اوسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوس چیز سی کہ
اوتری ہی اور اوس چیز سی کہ نہیں اوتری ہی پس لازم کرو اپنی پر اے بندو اللہ کے دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ احمد نے معاذ بن جبل سی اور کہا
ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** اوس چیز سی کہ اوتری یعنی بلا کہ اوتری ہی اوسکو دعا دفع کر دیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہے
اللہ تعالی پس سہل ہوتا ہی اوس پر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سے یہہ نہیں چاہتا کہ یہہ نہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتھہ اوس بلا کی جیسی لذت پاتے
ہیں اہل دنیا ساتھہ نعمتوں کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو کہ نہیں اوتری یعنی اوسکو اوترنے نہیں دیتی روکتی ہی ۴ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَاَلَ اَوْ کَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَہٗ مَا لَمْ یَدْعُ
بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ مانگے دعا مگر دیتا ہی
اوسکو اللہ جو مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی ازل میں دینا اوسکا یا بند رکھتا ہی اوس سی برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگی خیر کی عوض نہ دینی کے
اگر نہیں مقدر ہوتا دینا اوسکا جبتک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتے کی نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا سے اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہی یہہ کہ مانگا
جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عبادت کی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** انتظار کرنا کشادگی کا
یعنی امیدوار ہی جانا بلا اور غم کا ساتھہ ترک کرنے شکایت کی طرف غیر اللہ تعالی کے یہہ اشارہ ہی صبر کی طرف اور بیشک جزا ہی صبر کی خدا دیتا
ہی ۴ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگی اللہ سی غضب ہوتا ہی اللہ اوس پر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف**
اس لیے کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغناء ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَہٗ مِنْکُمْ
بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَمَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا یَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یُّسْاَلَ الْعَافِیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ کہولا گیا واسطی اوسکی تم میں سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بسبب دعا کی مع شرائط و آداب کے
کہولی گئی واسطی اوسکی دروازی رحمت کی یعنی کبہی مانگی ہوئی چیز ملتی ہی اور کبہی دفع ہوتی ہی اوس سی برائی مانند اوسکی اور نہیں سوال کیجاتی
اللہ تعالی سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کی اس سی کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی اللہ تعالی عافیت کی
مانگنی کو بہت دوست رکہتا ہی اس سی اور چیز کی مانگنی کو نہیں دوست رکہتا اور عافیت کی معنی ہیں سلامتی تمام آفات اور بیماریوں اور بلاؤں
اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت میں پس یہ شامل ہی سب بلاؤں کو نسال اللہ العافیۃ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش لگے اوسکو یہہ کہ قبول کرے اللہ تعالی
دعا اسکی سختیون کے وقت پس چاہئے کہ بہت دعا کرے حالت فراخی مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کی
اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کی بھولنے والے کی سے یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے
ف یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اوسکی قبولیت کے یعنی اچھے کام کرتے ہو اور بُری باتون سے
بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یہانتک کہ ہو قبولیت اوپر دونون تمھاری کے غالب نہ قبول ہونے سے یا مراد یہہ ہے
کہ تم معتقد ہو اسکے کہ اللہ نہین ناامید کریگا تمکو بسبب فضل وسیع اپنے کے ۔ع **وعن** مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا سألتم اللہ فاسئلوہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظہورھا وفی روایۃ ابن عباس قال سلوا اللہ ببطون اکفکم
ولا تسئلوہ بظہورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم رواہ ابوداود اور روایت ہے مالک بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اوس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتون اپنے کی اور نہ مانگو اوس سے ساتھ اوپر
کی جانب ہاتون اپنے کے اور ایک روایت مین ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اوس سے
ساتھ اوپر کی جانب ہاتھون اپنے کے پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو اپنے موںھہ پر یعنی تا برکت جو ہاتھون پر اوتری ہے
موںھہ پر پہنچے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اندر کی جانب ہاتھون اپنے کی الخ یعنی دعا کرنے مین ہاتھ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھونکا سامنے
موںھہ کے رہے جیسا کہ معمول ہے دعا مانگنے مین اولٹے ہاتھ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سے مستثنی ہے اوسمین اولٹے ہاتھ سے دعا مانگنی آئی ہے
چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا مین ہو چکا ہے ۔ مولانا **وعن** سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم
حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفرا رواہ الترمذی وابوداود والبیہقی فی
الدعوات الکبیر اور روایت ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیا مند ہے
یعنی معاملہ کرتا ہے حیا مندونکا سا دینے والا بغیر سوال کے حیا کرتا ہے بندہ اپنے سے یہہ کہ پھیرے اونکو خالی جسوقت کہ اوٹھاتا ہے بندہ اپنے دونون ہاتھ طرف
اوسکے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **وعن** عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت اوٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دعا مین نہین جھکاتے انکو جبتک کہ نہ پھیرتے اونکو اپنے موںھہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ
ہاتھونکا اوٹھانا اور موںھہ پر پھیرنا سنت ہے دعا مین ۔ مولانا **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب
الجوامع من الدعاء ویدع ما سوی ذلک رواہ ابوداود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اچھا جانتے تھے اون دعاؤن کو کہ جامع ہون اور چھوڑ دیتے اون دعاونکو کہ نہ جامع تھین نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** دعا جامع وہ ہے
کہ لفظ اوسکے تھوڑے ہون اور معنی بہت شامل ہو امر دنیا اور آخرت کو جیسے یہہ دعائین ہین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار اور اللھم انی اسألک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ + اور مانند انکے بہت دعائین جامع آئی ہین

بالدعا مین ... مجھے عفو اور عافیت دین ودنیا اور آخرت مین ۱۲

حدیث شریف مین اور جو دعا ان کلمات جامع ہو دعا کا جامع ہونا مطلب دو جہان مین مذکور ہو وہ حضرت نے ذکر کی تھی مانند رزق نیک زوجہ حسنۃ یعنی دے مجکو
بیوی اچھی وغیرہ ذلک کی اور یہہ باعتبار اکثر کے ہے کہ حضرت اکثر دعائین جامع ہی مانگتے اور خاص مطلب کی نہ مانگتے ہو والا کبھی کبھی خاص مطلب بھی مانگنا ثابت
ہے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائب
رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونیوالی دعا غائب
کی ہے واسطے غائب کے یعنی پیٹھ پیچھے ترمذی اور ابو داود نے ف اسلیے کہ دعا غائب کے لیے خلوص سے ہوتی ہے خیال سنانے دکھانیکا نہین ہوتا ع وعن
عمر بن الخطاب قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک ولا
تنسنا فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا رواہ ابو داود والترمذی وانتہت روایتہ عند قولہ ولا تنسنا
اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا پروانگی مانگی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرہ کے پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو اے چھوٹے
بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا مجکو یعنی وقت دعا کے پس فرمایا حضرت نے ایک کلمہ کہ نہین خوش کرتا مجکو یہہ کہ واسطے میرے ہو بدلے اوسکے تمام
دنیا نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے اور تمام ہوتی روایت ترمذی کی نزدیک لفظ ولا تنسنا کے ف مراد کلمہ سے یا تو یہی بات ہے کہ جو حضرت نے اونکو فرمائی
یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہوا اور حضرت نے جو التماس دعا کی کی اوس مین ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہے مقام بندگی مین اور رغبت دلانی امتکو
کہ اچھے لوگون اور عابدون سے طلب دعا کی کرین اور تنبیہ ہے امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بھی دعا
مین خصوصا بیچ مقامون قبولیت کے اور اس سے بزرگی حضرت عمر رض کی بھی معلوم ہوئی +ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا ترد دعوتہم الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم یرفعہا اللہ فوق
الغمام وتفتح لہا ابواب السماء ویقول الرب وعزتی لانصرنک ولو بعد حین رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہے یعنی اس لیے کہ بعد ادائے
عبادت کی ہوتی ہے اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہے اور دوسرا سردار سب کا کہ عدل کرے یعنی اس لیے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ عدل ایک ساعت کا بہتر
ہے ساٹھہ برس کی عبادت سے اور تیسری دعا مظلوم کی اوٹھاتا ہے اوسکو اللہ تعالی اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہین واسطے دعا اوسکی کے دروازے آسمان
کے اور فرماتا ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کے یعنی ضائع نہین کرونگا حق تیرا اور نہین رد کرونگا
دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہہ ترمذی نے ف اوپر ابر کے اوٹھانا اور کھلنا دروازون کا کنایہ ہے اوپر چڑھنے سے اور جلدی قبول ہونے
سے ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث دعوات مستجابات لا شک فیہن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر
ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تین دعائین قبول کیجاتی ہین نہین شک اون مین یعنی اونکے قبول ہونے مین دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دے یا بد دعا کرے جلد قبول ہوتی ہے اور ماں کی دعا بطریق اولی قبول
ہوتی ہے بسبب نہایت شفقت اوسکی کے اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہے کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہے اوسکے حق مین کہ
جو احسان کرے اور ویسا ہی قبول ہوتی ہے اوسکے لیے کہ ایذا دے اور بد سلوکی کرے اوس سے یا یہہ کہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہے خواہ اپنے لیے
کرے یا اوروں کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دے اوسکو اور وہ دعا دے اوسکو یا جسنے ظلم کیا اوسپر اور

اس لئے کہ دعا اوسکو قبول ہوتی ہے ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْأَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ مُرْسَلًا حَتّٰی یَسْأَلَہُ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْأَلَہُ شِسْعَہٗ اِذَا انْقَطَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگے ایک تمہارا پروردگار اپنے سے ساری حاجتیں اپنی یہانتک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت مین ثابت بنانی سے بطریق ارسال کے یہانتک کہ مانگے اوس سے نمک اور یہانتک کہ مانگے اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیے تہا کہ یون کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا تاکید کے لئے تاکہ دلالت کرے اسپر کہ وہان نہ کا اور محرومی نہین ہے سائل کو اللہ نہایت مہربان ہے بندون پر دیتا ہے جو مانگتے ہین بیش التجا کرے بندہ مگر اوس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اوسپر کہا ابو علی دقاق نے کہ نشانیون معرفت کی سے یہہ ہے کہ نہ مانگے حاجتیں اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسکہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت الٰہی کے ہوئے تو کہا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ اور جب محتاج روٹی کے ہوئے تو کہا رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۔ **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتے ہاتہہ اپنے دعا مین یہانتک کہ دکہلائی جاتی سفیدی حضرت کی بغلون کی **وَعَنْ** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ یَجْعَلُ اِصْبَعَیْہِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْہِ وَیَدْعُوْا اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تہے حضرت کرتے اپنے دونون اونگلیان اپنی یعنی سر دونون ہاتہونکی اونگلیون کو برابر مونڈہون کے اور دعا مانگتے **ف** یہہ اوسط درجہ ہے ہاتہہ اوٹہانے کا اور اکثر اسیطرح اوٹہاتے تہے اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتہہ اوٹہانے آئے وہ محمول ہین بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین جیسے مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کو تو اتنے اوٹہاتے کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی ہے **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْہَہٗ بِیَدَیْہِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اوٹہاتے دونون ہاتہہ اپنے پہیرتے اپنے مونہہ پر دونون ہاتہہ اپنے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین دعوات کبیر مین **ف** کہا طیبی نے یہہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹہاتے ہاتہہ اپنے دعا مین نہ پہیرتے مونہہ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونیکے اور بعد کہانیکے اور مانند انکی کے جو حضرت سے دعائین منقول ہین اور اون مین ہاتہہ نہ اوٹہاتے تہے تو مونہہ پر بہی ہاتہہ نہ پہیرتے تہے **وَعَنْ** عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْاَلَۃُ اَنْ تَرْفَعَ یَدَیْکَ حَذْوَ مَنْکِبَیْکَ اَوْ نَحْوَھُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِیْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَۃٍ وَالْاِبْتِھَالُ اَنْ تَمُدَّ یَدَیْکَ جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ وَالْاِبْتِھَالُ ھٰکَذَا وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَجَعَلَ ظُھُوْرَھُمَا مِمَّا یَلِیْ وَجْھَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنیکا یہہ ہے کہ اوٹہاوے تو دونون ہاتہہ اپنے برابر اپنے مونڈہون کے یا قریب انکے اور ادب استغفار کا یہہ ہے کہ اشارہ کرے تو ساتہہ ایک اونگلی کے اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا مین یہہ ہے کہ دراز کرے تو دونون ہاتہہ اپنے اکٹہے یعنی اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت مین یہہ ہے کہا عاجزی کرنی اسطرح سے ہے اور اوٹہائے دونون ہاتہہ اپنے اور کی پیٹہہ ہاتہون اپنے کی قریب مونہہ اپنے کے یعنی جیسیکہ استسقا مین آیا ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اشارہ کرے تو ساتہہ ایک اونگلی کے یعنی سبابہ کے کہ جسکو اونگلی شہادت کی کہتے ہین مقصود اس سے ہے سب یعنی

عادت کر نفس اماره اور شیطان رجیم کا اور پناه ڈہونڈو شر انکر سے اور قید ایک کر اسلیے لگائی کہ مکروہ ہی اشاره کرنا دو انگلیون سے جیسا آیا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا دو انگلیون سے فرمایا اوسکو ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر اور اوٹھاتے دونون ہاتھ
اپنے یعنی اوٹھاتے دونون ہاتھ اپنے خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلونکی اور رہتے ہاتھ مقابل سر کے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ
اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر سے
یہہ کہ وہ کہتے تہے کہ تحقیق اوٹھانا تمہارا اپنے ہاتھونکو یعنی بہت اوٹھانا بدعت ہے نہیں زیاده کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ
تک اوٹھاتے تہے زیاده اوس سے نقل کی یہہ احمد نے **ف** انکار کیا ابن عمر نے اوپر اس لیے کہ اکثر اوقات بہت ہی اوٹھاتے تہے اور فرق نکرتے تہے حالانکہ تہی کبھی ایک امر
کے لیے سینہ تک اوٹھاتے اور مونڈہون تک اور امر کے لیے اور مونڈہون سے اونچے اور امر کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہو گئی + ع
حاصل یہہ کہ حضرت کا ہاتھ اوٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تہا کہ اکثر تو سینہ تک اوٹھاتے تہے اور بعضے امر کے لیے مونڈہون تک اور
بعضے امر کے لیے مونڈہون سے اونچے اور یہہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اوٹھاتے تہے اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتے تہے اس لیے ابن عمر نے
اونپر طعن کیا مؤلف **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتے
کسیکا پہر دعا مانگتے اوسکے لیے یعنی اراده کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب صحیح ہے
ف اس مین تعلیم ہے امت کو کہ اگر کوئی کسیکے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پہر اوسکے لیے مثلا کہے اللهم اغفرلی ولفلان + ع
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ
اِلَّا اَعْطَاهُ اللهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْٓءِ
مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مسلمان
کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہو اوس مین گناه کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوس دعا کے ایک تین چیزون مین سے یا یہہ کہ جلدی
دیوے اوسکے لیے مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیره کر رکہے دعا کو اوسکے لیے اور دیوے آخرت مین اور یا یہہ کہ پہیر دیوے اوس سے برائی مانند اوسکے عرض کیا صحابہ نے
اب بہت دعا کینگے ہم یعنی جس لیے کہ بڑے فائدے دعا کے سنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہے نقل کی یہہ احمد نے **ف** فضل اللہ کا بہت ہے یعنی جو کچہہ کہ تم دعا
مانگو سے زیاده فضل اوسکے پاس ہے اور وسعت کرم اوسکے بہت ہے اور جو کچہہ کہ دیتا ہے تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کے + ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ
وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ
لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ
دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہی واسطے اونکے دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلہ لیوے یعنی ظالم سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پہر
آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور اہل اپنے کے یا فارغ ہووے حج سے اور دعا جہاد کرنیوالیکی یا کوشش کرنیوالیکی بیچ طلب علم و عمل کی یہانتک کہ بیٹہے یعنی جہاد
کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کے یہانتک کہ اچہا ہو یا مرے اور دعا بہائی کی واسطے بہائی مسلمان اپنے کی غائبانہ پہر فرمایا بہت جلدی
قبول ہونیوالی ان دعاؤن سے دعا بہائی کی پس پشت نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین

باب ذکر الله عز وجل والتقرب اليه

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کی اور نزدیکی حاصل کرنیکی طرف خدا کی **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتھہ ذکر اللہ کی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنی ساتھہ نوافل کی طرف اوسکی اور ذکر اللہ تعالی کا دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی اور افضل یہہ ہے کہ دل اور زبان دونون سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہے پھر ذکر دل کا دو قسم پر ہے ایک تو فکر کرنے عظمت خدا مین اور جبروت و ملکوت مین اور نشانیون قدرت اوسکی مین کہ آسمان زمین مین ہین اوسکو ذکر خفی کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ ستر درجہ افضل ہے ذکر خفی وہ جو نہین سنتے اوسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکھنے والے جب قیامت کا دن اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو اونکے حساب کے لیے اور لاوینگے حفظہ اوس چیز کو کہ یاد رکھتے تھے اور لکھا تھا اوسکو فرماویگا اللہ تعالی اونکو دیکھو کیا باقی رہا ہے واسطے اونکے کچھہ پس کہین گے وہ نہین چھوڑا ہمنے کچھہ اوس چیز مین سے کہ جانا ہمنے اور یاد رکھا ہمنے مگر کہ جمع کیا ہمنے اوسکو پھر فرماویگا اللہ تعالی یعنی بندیکو کہ تحقیق تیرے لیے میری پاس ایک نیکی ہے کہ نہین جانتا تو اوسکو اور مین بدلا دونگا اوسکا تجکو اور وہ ذکر خفی ہے۔ ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کی اوسکو یاد کرتا ہے اور پہلی قسم افضل و اعلی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ذکر نہین ہوتا مگر ساتھہ زبان کے اور ادنی مرتبہ اوسکا بموجب قول مختار کے یہہ ہے کہ سناوے اپنے تئین بغیر اسکے معتبر نہین اور دل سے جو ہوتا ہے فعل دل کا ہے قسم علم و تصور سے ذکر نہین ذکر نام اوسکا ہے کہ زبان سے ہو لیکن یہہ بات خلاف ہے اوسکے کہ لغت کی کتابون مین لکھا ہے صحاح و قاموس مین لکھا ہے کہ ذکر ضد نسیان کی ہے اور یہہ خود فعل دل کا ہے ہان جو کچھہ کہ زبان سے ہو اوسکو بھی ذکر کہتے ہین پس شاید کہ لفظ مشترک ہے درمیان فعل دل اور فعل زبان کے اور کہا مشائخ طریقت رحمہم اللہ نے کہ ذکر دو نوع پر ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگتر اور بہت ہے ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کو یہہ ہو کہ جہان فی کر زبان سے کرنا آیا ہے شرع مین مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کے اور سوای انکے کے وہان دل سے ذکر کرنا کفایت نہین کرتا بلکہ زبان سے کرنا چاہیے نہ یہہ کہ اوسپر ثواب اخروی نہین مترتب ہوتا ۔

الفصل الاول فصل پہلی

عن أبي هريرة وأبي سعيد قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقعد قوم يذكرون الله إلا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گھیرتے ہین اونکو فرشتے یعنی جو کہ ڈھونڈتے پھرتے ہین حلقہ ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہے اونکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص الذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات کے لیے ہے اور اوترتی ہے اونپر سکینہ اور ذکر کرتا ہے اونکو اللہ تعالی اون شخصون مین کہ نزدیک اوسکے ہین یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سکینہ خاطر جمعی دل کی ہے کہ اوسکے سبب سے خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوای اللہ کی دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتھہ اللہ کے بہم پہنچتا ہے اور اوترنا سکینہ کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے ألا بذكر الله تطمئن القلوب ۔

وعن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في طريق مكة فمر على جبل يقال له جمدان فقال سيروا هذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون يا رسول الله قال الذاكرون الله كثيراً والذاكرات رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کی پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اوسکو جمدان پس فرمایا چلو یہہ ہے جمدان بیش دستی لیگئے مفردون عرض کیا صحابہ نے کون ہین مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرتے ہین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو بہت نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کی تنہائی نفس کی ہے اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہنچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے الگ ہو کر اور دوسرے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو حضرت نے فرمایا

اور گہ قریب پہنچا جملہ کا بعضو مفردون یعنی الگ ہونیوالے آگے پہنچ گئے صحابہ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہو کہ معنی ان
مفردون کی ظاہر ہین اس سے کہ یہ سوال نہ کرتی ہو بلکہ پوچھنے کیون کو سبقت کرنیوالون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے
لیے یعنی انقطاع کیا لوگون سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول ہوتے ہین اور مراد ہیت یاد کرنے سے یہہ ہو کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کے
اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھہ ذکر کرنے کے نمازون کے
بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند اسکی کے جسطرح منقول ہے حدیث شریف مین ۔ع **وعن** ابی موسٰی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر مثل الحی والمیت متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اوس شخص کی کہ نہین یاد کرتا مانند زندہ اور مردہ کی ہے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ذکر حیات قلب کی ہے اور غفلت موت اوسکی اور جیسا کہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی
ذکر کرنیوالا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنیوالا کہ اوسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مردہ کی ہے کہ اوسکو زندگی سے کچھہ بہرہ نہین ہوتا
بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ٭ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد ٭ علی فخر **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالٰی انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان
ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرماتا ہے اللہ تعالی کہ مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ ساتھہ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھہ اوسکے ہون جب یاد کرتا ہے مجھکو یعنی دل سے یا زبان
سے پس اگر یاد کرے مجھکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اوسکو اور متولی ہوتا ہون
آپ اوسکے ثواب کا اور کسی پر نہین کرتا اوسکو اور اگر یاد کرے مجھکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہو اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نزدیک
گمان بندے اپنے کے یعنی معاملہ کرتا ہون بندے سے موافق گمان اور توقع اوسکی کے اگر امید عفو کی رکھتا ہے عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہے
عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہے اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ بخشیگا مجھکو ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی
ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا ای رب میرے میرا گمان تیرے ساتھہ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالی
پہیر لاؤ اسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہہ ہے کہ عمل کرے اور پھر امیدوار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہے یعنی
بیفائدہ اور مین ساتھہ اوسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ٭ع ٭فخر **وعن** ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ
مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی
یمشی اتیتہ ھرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اوسکے ثواب ہوتا ہے
دس برابر اوسکے اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے اور جو شخص کہ لاوے
برائی پس بدلا اوسکا برائی کی برابر اوسکے یا بخشدیتا ہون جسکو نزدیک ہوتا ہے مجھسے یعنی ساتھہ طاعت کے ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے ایک گز یعنی پہونچاتا ہون
رحمت اپنی طرف اوسکی زیادہ اوس سے اور جو نزدیک ہوتا ہے مجھسے ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے مقدار پھیلانے دونو ہاتھون کے اور جو شخص کہ آتا ہے میرے پاس

چال چلکر آتاہون مین اوسکے پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجھسے مقدار زمین کے گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو ملاقات کرونگا مین اوس سے مانند اوسکے زمین کے بخشش سے یعنی اگر چاہونگا مین یہہ او سکے لیے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تھوڑی سی جمع کرتا ہی تو وہان سے توجہ اور التفات اور رحمت اوسکی زیادہ ہوتی ہی ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دی میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون مین اوسکو ساتھ لڑائی کے او نہین نزدیکی حاصل کی طرف میری بندے میرے نے یعنی مومن نے ساتھ کسی چیز کے یعنی اعمال سے کہ ہیت محبوب ہو طرف میری اوس چیز سے کہ فرض کیا مینے اوسپر او ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہی ساتھ قربِ فرائض کے نزدیکی ڈھونڈہتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈہتا طرف میرے ساتھ نفلون کے یعنی طاعتون کے زائد ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو یعنی واسطے جمع کرنے فرائض و نوافل کے اور جسوقت دوست رکھتا ہون مین اوسکو پس ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتھ اوسکے اور ہوتا ہون مین بینائی اوسکی کہ دیکھتا ہی ساتھ اوسکے اور ہاتھ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتھ اوسکے اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتھ اوسکے اور اگر مانگتا ہی مجھسے یہہ بندہ البتہ دیتا ہون مین اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتھ میرے یعنی برائیون اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سے کہ کرنیوالا ہون مین اوسکو مانند تردد میرے کی قبض کرنے جان مومن کی سے ناخوش رکھتا ہی وہ موت کو اور حال یہہ ہی کہ مین ناخوش رکھتا ہون ناخوشی اوسکی کو اور چارہ نہین اوسکو مرگ سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اوس سے بسبب ایذا ولی اپنی کے یا خبردار کرتا ہون ساتھ لڑائی اوسکی کے مجھسے پس گویا کہ وہ لڑنیوالا ہی مجھسے کہا اما ہون نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اوسکے کرنیوالے کو کہ وہ لڑنیوالا ہی ساتھ اوسکے سوا اس گناہ کے اور کہانے بیاج کے کہ اوس مین بھی فرمایا ہی فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہی اسلیے کہ لڑائی اللہ کی بندے سے دلالت کرتی ہی خاتمہ بد ہونے پر اس لیے کہ جس سے اللہ تعالی لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبھی اور فرض کیا مینے یعنی جو کچھ واجب کیا ہی مینے اوسپر یعنی فرمانبرداری کرنی امر کی اور بچنا مناہی سے اونکو ادا کر کے جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سے زیادہ محبوب ہے اوسکے برابر اور چیز ادا کر نزدیکی نہین حاصل کر سکتا اور ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی الخ کہا خطابی نے یعنی آسان کرتا ہون مین اوسپر افعال کہ نسبت کیے گئے ہین طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہون مین اوسکو اون افعال کی یہانتک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہوجاتا ہون اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالی حواس اوسکے اور اعضا اوسکے وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھ اوسکے الخ اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہی اللہ سلطان حب اپنی کو غالب اوسپر یہان تک کہ نہین دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اوسمین مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤن اوسکی کو اوس چیز سے کہ نہین پسند کرتا اوسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکھتا ہون اوسکو بارے مین بسبب اسکے کہ ناخوش آتا ہی اوسکو مرنا لیکن مرنے سے چارہ نہین اور وہ بھی پہنچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالی اور جنت اوسی سے حاصل ہوتی ہے اور تردد کے معنی ہین تحیر کرنا دو امر دن مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اون دونون سے اصلح ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالی کی ذات پر پس

یعنی بیچ میرے کرنے میں تاخیر و توقف نہیں کرتا کسی امر میں مانند تاخیر و توقف شخص متردد کی ایک کام میں مگر بیچ قبض کرنی روح بندہ مومن کی کہ توقف کرتا ہوں
بیچ اوسمین تا آسان ہو موت اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا طرف اوسکی اور مشتاق ہو ساتھ اوسکی پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کی اور جگہ پکڑے بیچ اعلیٰ علیین کی

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا
وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاۤءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ
رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ
رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ
تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ
لَا وَاللّٰہِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا
طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ
يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ
فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاۤءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ
الْجُلَسَاۤءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے
کئی فرشتے ہیں پھرتے ہیں راہوں میں یعنی مسلمانوں کی راہوں میں ڈھونڈھتے ہیں ذکر کرنیوالوں کو یعنی تاکہ ملیں اون سے اور سنیں ذکر اونکا
پس جبکہ پاتے ہیں ایک جماعت کو کہ ذکر کرتی ہیں اللہ کا پکارتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنی کی یعنی سننے ذکر کے اور ملنے ذکر کرنیوالوں کے
فرمایا حضرت نے پس گھیر لیتے ہیں فرشتے اونکو پروں اپنی سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچھتا ہے فرشتوں سے پروردگار اونکا حال
حالانکہ وہ بہت جانتا ہے فرشتوں سے حال اونکا کیا کہتے ہیں بندے میرے فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے تسبیح کرتے ہیں تیری یعنی پاکی سے
یاد کرتے ہیں تجکو اور بڑائی بیان کرتے ہیں تیری اور تعریف کرتے ہیں تیری اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتے ہیں تجکو فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اونہوں نے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم خدا کی نہیں دیکھا تجکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے تجکو ہوتے بہت تیری بندگی کرنیوالے اور ہوتے بہت واسطے
تیری بزرگی کے یاد کرنیوالے اور ہوتے بہت اعلیٰ تیری تسبیح کرنیوالے فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے ہیں مجھسے کہتے ہیں فرشتے
مانگتے ہیں تجسے بہشت فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اونہوں نے بہشت کو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی
اے پروردگار نہیں دیکھا اونہوں نے اوسکو فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرت نے
کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے اوسکو ہوتے بہت اوسپر حرص کرنیوالے اور بہت ہوتے اوسکو طلب کرنیوالے اور رغبت کرتے اوس میں رغبت یعنی اسلیے
کہ نہیں ہے بلند دیکھنے کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے
ہیں فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اونہوں نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے قسم ہے خدا کی اے پروردگار
ہمارے نہیں دیکھا اونہوں نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے
اگر دیکھتے [illegible] اوس سے بہت ہوتے واسطے بچنے چیزوں کے باعث داخل ہونے دوزخ کے ہیں اون سے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت

اوس سے ڈر نیوالے یعنی اپنے دلوں میں کہا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے گواہ کرتا ہوں میں تمکو کہ میں نے بخشا اونکو فرمایا حضرت نے کہتا ہے
ایک فرشتہ فرشتوں میں سے کہ ذکر کرنیوالوں میں فلانا شخص ہے کہ نہیں ہے ذکر کرنیوالا اسوا اسکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کے لیے پھر بیٹھ گیا اون میں
یعنی وہ لائق مغفرت کے نہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پوچھنا
فرشتوں سے پوچھتا ہے اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اونہوں نے بنی آدم کے حق میں کہا تھا کہ یہہ فساد و خونریزی کرینگے اور ہم تسبیح
اور تقدیس تیری کرتے ہیں اور اخیر حدیث میں رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہے کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس اگر نہ کر سکو یہہ
پس صحبت رکھو ساتھ اوسکے کہ صحبت رکھتا ہے اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہے ساتھ اللہ کے ۱۲ ع **وَفِي رِوَايَةٍ** مُسْلِمٍ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً
سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى
يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِنْ
أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ
قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَ
يَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا
يَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ
فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ اور مسلم کی روایت میں
ہے کہا تحقیق اللہ تعالیٰ کے کتنے فرشتے ہیں پھرنیوالے زیادہ یعنی اعمال لکھنے والوں وغیرہ کے سوا ہیں کہ اونکو مقصود سوائے حلقوں ذکر کے کچھ نہیں
ڈھونڈتے ہیں یعنی مجلسیں ذکر کے پس جب پاتے ہیں مجلس کہ اوس میں ہو ذکر غالبًا بیٹھتے ہیں ساتھ اونکے اور گھیر لیتا ہے بعضا اونکا بعض کو ساتھ
پروں اپنے کے یہانتک کہ بھر جاتی ہیں فرشتے درمیان ذکر کرنیوالوں کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جسوقت کہ جدا ہوتے ہیں ذکر کرنیوالے چڑھتے
ہیں فرشتے اور پہنچتے ہیں آسمان تک یعنی ساتویں آسمان تک فرمایا حضرت نے پھر پوچھتا ہے اون سے اللہ تعالیٰ اور وہ خوب جانتا ہے حال اونکا
کہانسے آئے تم پس کہتے ہیں فرشتے آئے ہم تیرے بندوں کے پاس سے کہ زمین میں ہیں تسبیح کرتے ہیں تیری اور کلمہ پڑھتے ہیں تیرا اور ساتھ بزرگی کے
یاد کرتے ہیں تجکو اور مانگتے ہیں تجھ سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھ سے بہشت تیری فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
کیا دیکھی ہے اونہوں نے بہشت میری کہتے ہیں فرشتے نہیں اے رب ہمارے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے وہ بہشت میری کہتے ہیں فرشتے
اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
کیا دیکھی ہے اونہوں نے آگ میری عرض کرتے ہیں فرشتے کہ نہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے آگ میری کہتے ہیں فرشتے طلب بخشش کی
بھی کرتے ہیں تجھ سے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا میں نے اونکو اور دی میں نے اونکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ
دی میں نے اونکو اوس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے اے پروردگار ہمارے اون میں فلانا بندہ ہے بڑا گنہگار سوا اسکے
نہیں کہ گذرا تھا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا ساتھ اونکے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور اوسکو بھی بخشا میں وہ قوم ہے کہ نہیں بدبخت
ہوتا بسبب اونکے اور برکت اونکی کے ہمنشین اونکا **ف** بخاری کی روایت میں جواب کیف لو رأوا جنتی وغیرہ کا مذکور ہے لو انہم رأوہا الخ
اور اس میں نہیں مذکور اس لیے کہ بخاری کی روایت میں یہہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہے اور اس میں تعجب اور تعجب لانیکے لیے ہے ۱۲ ع

(حاشیہ) اعلم بہم ۱۲ نسخہ اصل میں اعلم من ابن ہے اور بعض نسخوں میں اعلم بحالہم من ابن اور بعضوں میں اعلم بہم من ابن ۱۲ مرقاۃ

وعن حنظلة بن الربيع الاسيدي قال لقيني ابو بكر فقال كيف انت يا حنظلة قلت نافق حنظلة قال سبحان الله ما تقول قلت نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كانا راى عين فاذا خرجنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا قال ابو بكر فوالله انا لنلقى مثل هذا فانطلقت انا وابو بكر حتى دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت نافق حنظلة يا رسول الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك فقلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة كانا راى عين فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لو تدومون على ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملئكة على فرشكم وفي طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات رواه مسلم

اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھ سے حضرت ابوبکر نے پھر کہا کیا حال ہے تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اوپر چیز کہ سنی تونے حضرت سے آیا موجود ہے یا نہیں کہا مینے منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کی ہے نہ ایمان کے کہا حضرت ابوبکر نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی ازراہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر معنی اوس چیز کے کہ کہتا ہے تو کہا مینے یعنی عجب نہیں اس مین اس لیے کہ ہوتے ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہین ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب اوسکے کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتون اوسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہین جنت و دوزخ کو آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرت کی صحبت مین سنتے ہین اوس مین سے بہت کچھ بھول جاتے ہین وہ حالت نہیں رہتی کہ جو حضرت کی صحبت مین ہوتی ہے کہا ابوبکر نے یعنی جبکہ بیان کیا تونے یہہ پس قسم ہے اللہ کی تحقیق ہم بھی پہونچتے ہین مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہے پس چلا مین اور ابوبکر یہان تک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا مینے یا رسول اللہ ہوتے ہین ہم آپ کے پاس نصیحت کرتے ہین آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکھتے ہین آنکھون سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم آپ کے پاس سے مشغول ہوتے ہین ہم بی بیون اور اولاد اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت سی نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اوس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت فکر مین یعنی صاف دل اور ڈرانیوالے اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر بچھونون تمہارے کے اور بیچ راہون تمہاری کے ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہہ تین بار نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مصافحہ کرین تم سے فرشتے یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتے ہین فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر بچھونون الخ یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین اور ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت مین ہوتا ہے حضور تا ادا کرے حقوق پروردگار کے اور ایک ساعت مین غفلت تا ادا کرے حقوق نفس کے پس ایسی حالت ہونے مین منافق نہیں ہے تو ای حنظلہ اور کہا یہہ یعنی ولیکن یا حنظلہ الخ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انبئكم بخير اعمالكم وازكاها عند مليككم وارفعها في درجاتكم وخير لكم من انفاق الذهب والورق وخير لكم من ان تلقوا عدوكم فتضربوا اعناقهم ويضربوا اعناقكم قالوا بلى قال ذكر الله رواه مالك واحمد والترمذي وابن ماجة الا ان مالكا وقفه على ابي الدرداء

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دار کرون مین تمکو ساتھ بہترین عملون تمھاری کے اور بہت پاکیزہ عملون کے

نزدیک بادشاہ تمھارے کے اور بہت بلند عملون کے بیچ درجون تمھاری کے اور بہتر واسطے تمھارے خرچ کرنے سونے اور روپے کے سے اور بہتر واسطے تمھارے اس سے کہ ملو تم دشمنون سے

یعنی کافرون سے پہر مارو تم گردنین اونکی اور مارین وے گردنین تمھاری عرض کیا صحابہ نے ہان خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ

نے مگر یہہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے یہہ حدیث ابو درداء پر **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مراد ذکر سے بیان وہ ذکر ہے کہ دل اور زبان دونون سے ہو اور اس سے

معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملون سے افضل ذکر خدا کا ہے + ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ

تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اوسکے لیے یعنی بہتر ہے وہ کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور نیک ہوئے عمل اوسکے

کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا یہہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** تر ہونا ذکر اللہ سے تر ہونا زبان

کی کنایہ ہے روانی زبان سے جیسے کہ خشکی زبان کی کنایہ ہے رکنے اوس کی سے یا کنایہ ہے مداومت سے ذکر پر مرتے دم تک ذکر سے ہنوز زبان خشک

نہ ہوئی ہو کہ مرے اور ذکر شامل ہے جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہے قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے

اور دونون سے ہونا بہت ہی خوب ہے + ع + ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ

الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ گذرو تم بیچ باغون

بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہ نے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جہان بیٹہکے ہون ایک جماعت

پر کہ یاد کرتی ہون اللہ تعالی کو پس تم بھی اونکے ساتھہ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کے حلقون کو باغ جنت اس لیے کہا کہ اونکے سبب سے بہشت کے باغون

مین داخل ہوتا ہے آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسے مستحب ہے ذکر کرنا ویسے مستحب ہے بیٹھنا بیچ حلقہ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہوتا ہے اور کبھی زبان سے

اور افضل یہہ ہے کہ دونون سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہے بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے

نہین منقول ہے کہ ایک مرید نے اپنے شیخ سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہے اونہون نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنے

مشغول کیا تیرے ایک عضو کو اپنی یاد مین + ع + ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا

لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ رَوَاهُ

اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین

ہو گا بیٹھنا اوسکا اللہ کی طرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے اور قضا و قدر اوسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ مین

کہ نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین ہو گا اوسپر اللہ کی طرف سے افسوس و ٹوٹا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی ہر حال مین اوٹھتے بیٹھتے اور سوتے

اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سے ہو گا موجب حسرت اور ندامت کا ہو گا قیامت مین

[illegible] رم + بتسبیح نامت شتاب آورم + وگر نیم شب سر برآرم زخواب + ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب +

[illegible] + ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی قوم کہ کہڑی ہوں ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو
اوس مین مگر کہڑی ہوئی مانند مردار گدہی کے ہی اور ہوگی اوپر حسرت نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی جس مجلس مین یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار
گدہی کے ہے اور جو لوگ وہان ہی او نہون گویا وہ مردار کہا کر اوٹہی ہین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ
قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹہتی ہی کوئی قوم کسی مجلس مین ذکر کیا اللہ کا
اوس مین اور نہ درود بہیجا اپنی نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اوپر افسوس پہر اگر چاہی عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی یہہ
ترمذی نے **ف** اگر چاہی عذاب کری یعنی بسبب اونکی اگلی پچہلی گناہون کی اور اگر چاہی بخشے یعنی از راہ فضل و رحمت اپنی کی اور اس مین
اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہین اللہ تعالی کو تو نہین عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہی اونکو یقینا ع **وَعَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن
آدم کا وبال ہی اوپر نہیں نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتہہ نیکی کی یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہہ محمول ہی مبالغہ تاکید
پر بیچ منع کرنی ایسی کلام سی کہ نہین درست اور اس مین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبی کے نہین یا یون کہا جاوی کہ تقدیر
کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہی اوسپر نہین نفع اوسکی لیے اوس مین مگر ان چیزون مین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکی ہین
پس موافق ہوگی یہہ ساتہہ باقی احادیث مذکورہ کی اور اس سے اوٹہہ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ
اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو
کلام بغیر ذکر خدا کی اس لیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کی سبب ہے سختی دل کا اور بہت دور آدمیون کا اللہ سی سخت دل ہی نقل کی یہہ ترمذی نے
ف سبب ہے سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سنتا نہین اور خواہش کہتا ہی مخالطت خلق کی اور کم رکہتا ہی خوف خدا وغیرہ
اور بہت رکہتا ہی غفلت آخرت سی ع **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ
لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا جب نازل
ہوئی یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تہی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفرون اونکی مین پس کہا بعضے
اصحاب اونکی نے نازل ہوئی یہہ آیت بیچ مقدمہ سونے اور چاندی کی یعنی اور پہچانا ہم نے حکم اونکا اور مذمت اونکی کاش کہ جانین ہم کہ کونسا
مال بہتر ہی یعنی سوای سونے اور چاندی کی تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو فرمایا بہترین مال زبان ہی یاد کرنیوالی اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی
مسلمان کہ مدد کرے اوسکی اوپر ایمان اوسکی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال سی تہا لیکن مراد
اونکی یہہ تہی کہ ایسی چیز بتائی کہ نفع دیوے وقت درپیش آنے حاجتون کے پس اس لیے حضرت نے وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین آخرت اور اوپر ایمان

اوسکی سے یعنی وکار رہو اوسکو دین سے کہ یاد دلادے نماز روزہ اور اور عبادتین اور منع کرے اوسکو زنا اور تمام حرام چیزون سے ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهُ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِي جِبْرِيلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا نکلے معاویہ ایک حلقہ پر کہ تہا مسجد میں پہر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہے تمکو کہا اونہون نے بیٹھے ہیں ہم اللہ کو یاد کرنیکو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو مگر اسی نے کہا اونہون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو سوای اسکے نے کہا معاویہ نے خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنے کی تمپر یعنی تمکو جھوٹا جانکر قسم نہین دی ہے بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اونہون نے بہی اسیطرح کیا تہا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہے اور نہین تہا کوئی بیچ مرتبہ میری کے بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجہسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تہا احتیاط کے لیے کہ مبادا اونمین زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تہا اپنے نہ بہولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہے احتمال نسیان کا ہوتا ہے مین ایسا نہ تہا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پہر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کو یاد کرنیکو اور تعریف کرتے ہین ہم اوسکی اوپر اسکے کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکہی ساتہہ اوسکے ہمپر فرمایا حضرت نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا اونہون نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنے کی تمپر یعنی جہوٹ کے ولیکن آئے میرے پاس جبرئیل پہر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہے ساتہہ تمہارے فرشتون سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جانکر اور فخر کرتا ہے یعنی فرماتا ہے فرشتون کو کہ دیکہو میرے ان بندون کو کہ کسطرح مسلط کیا مینے اونپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف کیے جاوین زیادہ تم سے اس لیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہارے ایسی ہے جیسے اونکو دم آتا ہے ع

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے یہہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بسبب غالب ہو گئے ہین مجہپر یعنی بہت ہین کہ عاجز ہون سبکو کرنے سے بسبب ضعف اپنے کے پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیزون کے کہ بہروسا کرون مین ساتہہ اوسکے یعنی ایسا عمل فرمائیے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہو اوسکو ورد اپنا کرون بعد ادای فرائض کے اور مستغنی ہون بسبب اوسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا کے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** زبان سے مراد یا تو یہی زبان ہے یا دل کی ع

وعن اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیا گیا کہ کونسا بندہ بہتر ہے
یعنی بہت ساثواب [illegible] قیامت کو فرمایا یاد کرنیوالے مرد اللہ کو بہت اور عورتین یاد کرنیوالیان
بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنیوالے سے بھی افضل [illegible] ہو فرمایا اگر مارے تلوار اپنی کافرون اور مشرکون مین یہانتک کہ ٹوٹ جاوے
اپنی تلوار اور خضیب ہو جاوے خون سے یعنی وہ یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہے شہید ہو جانے سے پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہے اوس سے درجے مین
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی اگر جہاد اس طرح کا ہو تو بہتر ہے یاد کرنیوالا اللہ ہی کا افضل ہے جیسے جا
زخمی لڑائی مین ہے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا
ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کے پس جسوقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو یعنی دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جسوقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے
وسوسہ ڈالتا ہے نقل کی یہہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے **وعن** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّينَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُ
الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِي وَسَطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ يُرِيهِ اللّٰهُ
مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِيحُ بَنُو اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ
رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنیوالا خدا کا غافلون مین مانند لڑنیوالون
کی پیچھے بھاگنیوالون کے یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد اونکے ایک شخص لڑتا رہا کافرون سے یہہ بڑی فضیلت رکھتا ہے اور یاد
کرنیوالا خدا کا بیچ غافلون کے مانند ٹہنے سبز کے ہے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت مین مانند درخت سبز کے درختون کے درمیان مین
اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلون مین مانند چراغ کے بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلون مین دکھلاتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ ٹھکانا اوسکا
جنت مین حالت زندگی مین یعنی ساتھہ مکاشفہ کے دکھاتا ہے یا خواب مین یا یقین ایسا بخشتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اوسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلون
مین بخشے جاتے ہین واسطے اوسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مراد جانور نقل کی یہہ رزین نے
وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور
روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا نہین عمل کیا بندے نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اوسکو عذاب خدا سے ذکر خدا کے سے نقل کی یہہ مالک نے اور ترمذی اور ابن
ماجہ نے ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانیکا یعنی سب پر افضل ہے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ اَنَا مَعَ عَبْدِي اِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین ساتھہ بندے اپنے کے ہوں یعنی مدد کرتا ہوں اور توفیق دیتا ہوں
اور رحمت و عنایت کرتا ہوں جسوقت یاد کرتا ہے مجکو اور ہلاتا ہے ساتھہ ذکر میرے کے دونو ہونٹ اپنے یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہے نقل کی یہہ بخاری نے
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ
شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرماتی واسطی ہر چیز کے صفائی ہی اور صفائی دلون کی
یاد خدا کی اور نہین کوئی چیز کہ بہت نجات دینی اللہ کے عذاب سی ذکر اللہ کے سے عرض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہ یہہ کہ مارے
ساتھہ تلوار اپنی کو یہانتک کہ ٹوٹ جاوی نقل کی بیہقی نے دعوات کبیر مین ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہونچی تو بہتر ہی ذکر سے افضل تر

کتاب اسماء اللہ تعالی

کتاب ہی بیچ بیان نامون اللہ تعالی کے ف جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالی کے توقیفی ہین
یعنی موقوف ہین سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سی از راہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے اگرچہ دونون نام ایک معنی ہون مثلا اللہ تعالی کو عالم کہی نہ عاقل اور جواد کہی نہ سخی اور شافی کہی نہ طبیب اور بندے کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالی کی اپنے مین حاصل کرے جسقدر
ہو سکی چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کے لفظ نصیب بندہ کے اور بعضی جای ساتھہ اور عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیے کہ سعی کرے
اونکی حاصل کرنے مین اللہم وفقنا ویسر لنا حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اوسکو حکم کرتی کہ وضو یا غسل کر کر
آتا تو اوسکی آگے اسماء جناب باری تعالی کی پکار کر ساتھہ عظمت و جلال کی پڑھتی جس اسم مبارک کی تاثیر اوس مین دیکھتی وہی تعلیم کرتے جاتے
کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا ح مولانا

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالی تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدۃ من احصاہا دخل الجنۃ وفی روایۃ وھو وتر یحب الوتر متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطی اللہ تعالی کی ننانوین نام ہین یعنی ایک
کم سو جو شخص یاد کرے اونکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالی طاق ہی دوست
رکھتا ہی طاق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین حصر ننانوین پر نہین ہے نام اللہ تعالی کے بہت ہین چنانچہ بعد ان
اسماء مبارک کی کچھہ اون مین سی مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ ان نامون کے ہے
اور عالمون نے بیچ معنی احصاہا کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نے اور صحیح یہی ہے کہ معنی اوسکی یاد کیے ہین چنانچہ بعضی روایت مین لفظ
حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نے کہا پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکی پر کیا اور دوست رکھتا ہی طاق کو یعنی
اعمال و اذکار طاق کو مراد یہہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اون مین سی اونکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے ط ع مخ

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالی تسعۃ وتسعین اسما من احصاہا دخل الجنۃ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطی اللہ تعالی کے ننانوین نام ہین
جو کوئی اونکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو نامون کا اور
اس کلمہ کے کئی مراتب ہین ایک تو یہہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سی پس یہہ نفع دیتا ہی اوسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہے
جان اور مال اور اہل اوسکی اور آخرت کے لیے کچھہ مفید نہین اور دوسرا یہہ کہ ملا ہو اسکے ساتھہ عقیدہ دل کا ساتھہ محض تقلید کے اسکی صحت مین
اختلاف ہی صحیح یہہ ہی کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ کہ ساتھہ اوسکی اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت الہی سے اکثرون کی نزدیک
یہہ معتبر ہی اور چوتھا یہہ کہ اوسکی ساتھہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کی اور یہہ مقبول ہی اتفاقا اور پانچوان یہہ کہ ہو کہنی والا اس طرح کا کہ
دیکھی معنی اوسکی دل کی آنکھون سی اور یہہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہہ کلمہ فقط دل ہی سی کہی تو اگر کچھہ عذر رکھتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا
اور آخرت مین اور اگر کچھہ عذر نہین تو آخرت مین کچھہ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہین

مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہہ نام سب ناموں مین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کے لیے یہہ ہی کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر
کرین اسکو بطور خشیت و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنون مین اور جانین کہ اطلاق اسکا نہین لائق ہی مگر اوس معبود جامع صفات الوہیت
کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق کرین دل اپنا ساتھ اللہ کے پس نہ التفات کرین طرف کسی کے سوای اسکے اور نہ امید رکھین اوس سے نہ ڈرین مگر
اوسی سے اس لیے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور سوای اوسکے باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سچا کلمہ شاعرون کے
کلام مین کلمہ لبید کا ہی الا کل شی ما خلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہے صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے
سو بار پڑہے باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہووے الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو نامون سے یہہ ہے
کہ متوجہ ہووے اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کرے اوسپر اور مشغول رکھے باطن اپنا اوسکے ذکر مین اور بے پروائی کرے غیر اوسکے سے اور رحم
کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے ساتھ
نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجون مین
بقدر وسعت و طاقت کے **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالیٰ غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکی
دل سے اوٹہا دیوے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اوسپر مہربان و مشفق ہوں اَلْمَلِکُ بادشاہ حقیقی کہ ملک و جہان کا اوسکی قبضہ قدرت
مین ہی اور وہ بے نیاز ہی سب سے اور سب اوسکے محتاج پس جب بندے نے یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکی کا اور گدا گلی اوسکی کا ہووے اور طلب عزت
کی آستان خدمت اوسکی سے کرے اور واجب ہی کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر
نکرے احتیاج اپنی اون سے اور نہ ڈرے اور امید نرکہے اون سے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا
اور قویٰ اپنے کا اور مسخر کرے اونکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھ القدوس
کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اوسکے ملک کو قائم و دائم رکھے والا نفس اوسکا مطیع فرمان داراوسکا ہوگا اور اگر طالب عزت ہو تو پڑہے مجرب ہی
اور حضرت شاہ عبد الرحمن نے خاصیت اسکی یہہ کہی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور تونگر ہو اور بادشاہ مسخر اوسکے ہوں
اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے مجرب ہی اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہی تو آرزو
کرے اوسکی کہ پاک کرے اوسکو اللہ تعالیٰ عیبون اور آفتون سے اور پاک کرے نجاست گناہون سے ہر حال مین **القدوس** جو کوئی ہر روز
نزدیک زوال کے پڑہے دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کے روٹی کی ٹکڑی پر لکہکر کہا دے فرشتہ صفت ہو اور
واسطے پناہ حاصل ہونیکی دشمنون سے وقت بہاگنے کے جسقدر پڑہ سکے پڑہے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے کبہی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر
تین سو انیس بار شیرینی پر پڑہکر دشمن کو دے مہربان ہووے اَلسَّلَامُ سلامت دینے عیب اور نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ بے عیب ہووے بری اخلاق
سے اور بری کامون سے اور کہا قشیری نے کہ نصیبہ اس سے یہہ ہی کہ رجوع کرے اپنے مولیٰ کیطرف ساتھ قلب سلیم کے اور بعضون نے کہا یہہ ہے
کہ سلامت رہین مسلمان ہاتھ اوسکی سے اور زبان اوسکی سے بلکہ بہت شفقت کرے اوسپر پس جب اپنے سے بڑی عمر والے کو دیکہے تو کہے یہہ بہتر ہی مجہسے اسلیے
کہ نسبت میری طاعت بہت کی ہی اور مجہسے سبقت کیا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چہوٹے کو دیکہے تو اوسکو بہی کہے کہ یہہ بہتر ہی مجہسے اسلیے کہ نسبت میرے کے
گناہ کم کیے ہین اور اگر کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور **السلام** جو کوئی اس اسم کو
ایکسو گیارہ بار بیمار پر پڑہے حق تعالیٰ صحت و شفا دیوے اوسے اور اگر مداومت کرے اسپر خوف سے نڈر ہووے اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا نصیب بندے کا اس سے

یہہ ہی کہ امن مین رکہے خلق کو اپنی برائی سے اور غیر کی برائی سے + المؤمن اس اسم کو بہت پڑہے یا اپنے ساتہہ رکہے حق تعالیٰ اوسکو شر شیطان سے نڈر رکہے اور رکہے اوسپر قدرت شیاطین اور ظاہر و باطن اوسکا حق تعالیٰ کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑہے خلق مطیع و منقاد اوسکی ہووے المہیمن نگہبان حق کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہہ ہی کہ نگاہ رکہے دل اپنے کو بری عقیدون اور بری خلقون سے مانند حسد و کینہ و غیرہا کی اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ رکہے قوی اور اعضا کو مشغول ہونے سے اون چیزون مین کہ غافل کرین انکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے المہیمن جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایکسو پندرہ بار پڑہے او پر باطنون اور غیبون کے مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کرے تمام آفتون سے پناہ پاوے اور جملہ ہستیون سے ہووے العزیز غالب کہ مثل اوسکی کوئی غالب نہین نصیب بندہ کا یہہ ہی کہ غالب ہووے نفس و ہوا و شیطان پر اور بے مثل ہووے علم و عمل اور عرفان مین اور عزت دیوے اپنے نفس کو ساتہہ کے سوال کی مخلوق سے اور ذلیل نکرے اوسکو ساتہہ سوال کے اوسنے کہا ابو العباس نیسی نے قسم ہی اللہ کی نہین دیکہی مینے عزت مگر بیچ بلند رکہنے ہمت کے مخلوق سے اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اوسنے جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اوسکی کو اور جسنے سہل جانا اوسکے امر کو اوسنے نجانی عزت اوسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنٰفقین لا یعلمون + العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑہے دونیا اور عقبیٰ مین کسیکا محتاج نہو اور بعد خواری کی عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین عجیب و غریب مین الجبّار درست کرنیوالا کامون بگڑی ہووون کا اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہہ ہین لانیوالا بندونکا اوس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ نقصانون نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنے کمال و فضائل کے درست کرے اور نفس کش اپنے پر غالب ہوکر ساتہہ لازم کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کی کامل ہووے اور کہا قشیری نے کہ بعضی کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے بندے میرے ارادہ کرتا ہی تو اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچہہ ارادہ کرتا ہون مین پس اگر راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو اوس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو اوس چیز مین کہ ارادہ کرتا ہی تو پہر نہین ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہون مین انتہی الجبّار جو کوئی بعد مسبعات عشر کے اکیس بار یہہ اسم پڑہے ظالمون کی شر سے امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی سے نڈر اور امان مین ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کرکر پہنے ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کے دل مین قرار پکڑے المتکبّر بہت نہایت بزرگ نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ جب جانے کہ توفی بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کرے یعنی پرہیز کرے میل کرنے سے طرف شہوات کی اور آرام پکڑنے سے طرف الفت کی چیزون کی اس لیے کہ ان چیزون کی طرف رغبت کرنا کام جانورون کا ہی اگر رغبت کریگا شریک اونکا ہوگا بلکہ تکبر کرے ہر چیز سے باز رہے سے باطل حق سے اور حقیر جانے ہر چیز کو سوائے پہونچنے کی طرف جناب پاک اوسکی کی اور لازم کرے طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کرے اپنے سے تمام دعوی تکبر کے تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اوس مین بیٹہی لیس نہ باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتہہ غیر اللہ کے قرار لے المتکبّر اگر اسکو بیچ بستر حلال اپنی کی پہلے دخول سے دس بار پڑہے حق تعالیٰ اوسکو فرزند خلف اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر ابتدائے ہر کار مین بہت کہے مراد کو پہونچے الخالق اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کی + الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے تا اوسکے لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہہ اوسکا روشن و نورانی کردے اور شاہ عبد الرحمن رح نے لکہا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات مین بہت پڑہے دل اور منہہ اوسکا روشن ہو اور تمام کامون مین قوی ہو البارئ پیدا کرنے والا اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم البارئ پڑہے حق تعالیٰ اوسکو قبر مین نچہوڑے اور ریاض قدس کیطرف لیجاوے اور جو طبیب اسم البارئ پر مواظبت کرے جو علاج کہ کرے موافق پڑے المصوّر صورت بنانیوالا نصیب عارف کا ان تینون نامون سے یہہ ہی کہ نہ دیکہے کوئی چیز اور

نہ تصور کرے کوئی امر مگر کتا مل کرے جو بیچ قدرت اونکے اور عجائب کا اسی کے لیئے کہ اوس مین ہین اور جو عورت بانچ سو سات روز روزہ رکہے اور افطار کے نزدیک ایکسو بار المصور کو پڑہے اور پانی پر دم کرکے پیوے حقتعالی فرزند نیک ورزینہ عطا فرماوے اور جو کوئی بہت پڑہے کام دشوار اوسپر آسان ہوئے

الْغَفَّارُ بخشنے والا بندون کے گناہونکا اور ڈہانکنے والا عیبون اونکا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ پہچانی تو یہہ کہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر وہ اور ڈہانکے عیب لوگون کے اور بخشے قصور اونکا اور لازم کرے استغفار کو خصوصا وقت سحر کے + جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار کہے یا غفار اغفر لی ذنوبی حقتعالی اوسکو بہت جلد بخشے گیمون مین سے گردانتا ہے

الْقَهَّارُ غالب سب اوسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہین نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ غالب ہووے دو دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہے حقتعالی محبت دنیا کی اوسکے دل سے اوٹہا دیتا ہے اور خاتمہ اوسکا بخیر ہوتا ہے اور حقتعالی شوق و محبت اوسکے دل مین پیدا کرتا ہے اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑہے مہم اوسکی آسان ہو اور اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اوسکے دل سے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت و فرض کے سو بار پڑہے بہ نیت مقہوری دشمن کے دشمن مقہور ہووے

الْوَهَّابُ بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خرچ کرے جان و مال اپنا اللہ تعالی کی راہ مین بلا غرض بلا عوض + جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالی اوسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ حیران رہجاتا ہے اور جو کوئی لکہکر اوسکو اپنے پاس رکہتا ہے ایسا ہی پاتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑہے اور سر سجدہ مین رکہے اور سات بار پڑہے خلقت سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو آدہی رات کو درمیان صحن گہر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتہہ اوٹہاکر سو بار پڑہے حاجت اوسکی روا ہوتی ہے + واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑہے اور بعد از فراغت کے سجدہ مین جاوے اور سجدہ مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑہے اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑہے مولانا عبد العزیز

الرَّزَّاقُ رزق پیدا کرنیوالا اور پہونچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتے ہین کہ جس سے فائدہ اوٹہایا جاوے پہر وہ دو قسم پر ہے ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کہانے پینے کے چیزون کے اور اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہہ ہے کہ یقین کرے اسکا کہ نہین کوئی لائق رزق دینے کے سوا اللہ تعالی کے پس توقع رکہے اوسکی مگر اللہ ہی سے پس سعی کرے اپنے امور اپنے طرف اوسکی اور ہاتہہ اور زبان سے رزق جسمانی اور روحانی لوگون کو پہونچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعای خیر کرے و غیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین سے کہ کہان سے کہاتا ہے تو پس کہا جبسے پہچانا ہے خالق اپنے کو نہین شک کیا مینے بیچ رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہے قوت تیرا پس کہا ذکر حی الذی لا یموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گہر کے ہر چارون کونون مین دس دس بار پڑہے اوس گہر مین رنج اور مفلسی نہووے لیکن داہنے سے شروع کرے اور مونہہ قبلہ کی طرف کرے پہیرے

الْفَتَّاحُ حاکم کرنیوالا اور بعضون نے کہا کہولنے والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے مین درمیان لوگون کے اور یہہ کہ مدد کرے تو مظلومونکی اور ارادہ کرے تو لوگون کی حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت مین کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی کہولنے والا دروازون رزق و رحمت کا ہے اور میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ نہین لگاوے گا غیر اوسکے مین دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونو ہاتہہ سینہ پر رکہکر ستر بار اسکو پڑہے زنگ اوسکے دل سے جاتا رہے اور صفائی ارزانی ہووے

الْعَلِيمُ جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسینے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی جاننے والا ہے حال میرا تو صبر کرے اوسکی بلاؤن پر اور شکر کرے اوسکی عطاپر اور بخشش چاہے اپنی خطاؤن سے اور بعضی کتابون مین ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ اگر نہین جانتے تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو خلل ہے تمہارے ایمان مین اور اگر جانتے ہو تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنے مجکو حقیر تر دیکہنے والون کا کہ دیکہتے ہین تمکو یعنی اورون سے شرم کرتے ہین کہ کوئی

ہماری برائی پر مطلع ہو اور اللہ تعالی سے کچھ شرم نہین کرتے عیاذًا باللہ بندہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حقتعالی معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو
کوئی بعد از نماز کو سو بار کہے یا عالم الغیب حقتعالی اوسکو اہل کشف سے کرے ح اور اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا
کی سو بار سجدہ مین کہکر سووے ماہیت اوس کار کی اوسپر آشکار ہووے ع اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنیوالا روح
اونکی کا + جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار نوالون کے لکھکر کہا لیا کرے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن مین ہیگا ح اَلْبَاسِطُ فراخ
کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہہ ہے کہ نہ نا امید ہو اوس سے بلا مین اور نہ امن مین ہو عطا مین اور جان تنگی
کو عدل اوسکی طرف سے پھر صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا اور پھر شکر کر اور کہا قشیری نے کہ یہہ دونو صفتین وارد ہوتی ہین عارفون کے دلون پر پس
جب غالب ہوتا ہے خوف تنگ ہو جاتے ہین دل اور جب غالب ہوتی ہے امید فراخ ہو جاتے ہین منقول ہے حضرت جنید رحمہ سے کہ کہا اونہون نے خوف دل تنگ
کرتا ہے میرا اور امید کشادہ کرتی ہے دلکو اور حق جمع کرتا ہے مجکو یعنی حق تعالی کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہے اور خلق متفرق کرتی ہے مجکو یعنی اونکی
صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہی اور لائق ہے بندہ کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی مین اور چہوڑے خوشی اور بیادبی
کو وقت فراخی کے اور اس سے ڈرے ہین بہت بڑے لوگ جو کوئی وقت سحر کے ہاتھہ اوٹھا کر اسکو دس بار پڑھے اور ہاتھہ مونہہ پر پھیرے ہرگز اوسکو
حاجت اسکی نہووے کہ کسی سے کچھہ چاہے ح اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا کافرون کا ساتھہ خوار کرنیکے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی تین
روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑھے دشمن پر فتح پاوے ح اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنون کو ساتھہ مدد کرنیکے یا قریب کرنیکے
اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونو نامون سے یہہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال اپنے سے اور پست
کر اوس چیز کو کہ اللہ تعالی نے اوسکو پست کرنیکا حکم کیا ہے مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اوس چیز کو کہ حکم کیا ہے تجکو اللہ نے اوسکی بلند کرنے کا
مانند دل اور روح کے دیکھا گیا ایک شخص اوڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیونکر پہونچا تو اس مرتبہ کو کہا اوس نے کہ گردانی مینے ہوا یعنی خواہش
اپنی پیچھے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا + جو کوئی اس اسم کو آدہی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑھے حقتعالی اوسکو خلائق مین سے برگزیدہ کرے اور تونگر
و بے نیاز کرے ح اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از نماز شام کے ایکسو چالیس بار پڑھے اوسکے لیے خلق کی نظر مین
ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوائے حقتعالی کے کسی سے نہ ڈرے ح اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونو نامون سے یہہ ہے کہ عزیز رکھے اونکو کہ جنکو
عزیز کیا اللہ تعالی نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا
ہو پچہتر بار اسکو پڑھے بعد اوسکے سجدہ کرے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کے شر سے امان دے حقتعالی امان دیگا ح اَلسَّمِيعُ اَلْبَصِيرُ سننے والا دیکھنے والا
نصیب تیرا ان نامون سے یہہ ہے کہ کہنے اور سننے اور دیکھنے خلاف شرع کی چیزون سے پرہیز کر اور اللہ تعالی کو افعال و اقوال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام
غزالی نے کہ جس نے چہپایا غیر اللہ سے اوس چیز کو کہ نہین چھپاتا اوسکو اللہ سے پس حقیر جانا اوس نے اللہ کی نظر کو پس جس نے کیا گناہ اور وہ
جانتا ہے کہ اللہ تعالی دیکھتا ہے اوسکو کیا بڑی جرات کی اوس نے کیا بڑی جرات کی اوس نے اور جسنے گمان کیا کہ اللہ نہین دیکھتا اوسکو کیا بڑا کفر کیا کیا
بڑا کفر کیا اوس نے اور اس لیے کہا گیا ہے کہ جب گناہ کرے تو مولی اپنے کا پس کر ایسی جگہہ مین کہ نہ دیکھے وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہہ کہاں
ہے کہ جہان اللہ نہ دیکھے حاصل یہہ کہ نہ کر گناہ اَلسَّمِيعُ جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کے بعد از نماز چاشت کے پانسو بار پڑھے اور دلموجب ایک قول کے ہر روز
سو بار پڑھے وقت پڑھنے کے کلام نکرے اور بعد اوسکے دعا کرے دعا اوسکی قبول ہوگی ح اَلْبَصِيرُ جو کوئی اوسکو درمیان سنت و فرض فجر کے
ساتھہ اعتقاد درست کے ایک سو ایکبار پڑھے مخصوص ساتھہ نظر عنایت حق کے ہوگا ح اَلْحَكَمُ حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پھیر نہین سکتا اور

نصیب تیرا اس سے یہہ ہو کہ تو جب پہچانا کہ وہ حاکم ہو تو مان اوسکی حکم کو اور تابعدار ہو اوسکی قضا کا یعنی اگر تو نہ راضی ہوگا اوسکی قضا کا باختیار جاری
کریگا تجہپر بزبردستی اور اگر راضی ہو تو دل سے مہربانی کریگا تجہپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین محتاج ہوگا فریاد کرنیکا طرف غیر اوسکی کے جو کوئی اسکو
شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کے آدہی رات کو اتنا پڑہے کہ بیہوش ہوجاوے حق تعالی اوسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ح العدل انصاف کرنیوالا
نصیب تیرا اس سے یہہ ہو کہ جب جانا تو نے کہ وہ عادل ہو تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اوسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو اوسنے حکم فرمایا
ہے وہ حق ہے عین انصاف ہے پس آرام طلب کر ساتہہ توکل اور اعتماد کر اوسپر اور جو کچہہ کہ پہنچے تجکو اللہ تعالی کی طرف سے خرچ کر اوسکو اوس جگہہ مین کہ لائق
ہو خرچ کرنا اوس مین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اوسکے عدل سے اور امید رکہہ اوسکے فضل سے اور پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط و تفریط سے
اور لازم کر اوسط درجے کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیس لقمہ پر لکھکر کہاوے حق تعالی تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا ح
اللطیف باریک بین کہ دور و نزدیک اوسکے نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا بندون پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ غور کرے امور دین
و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار
نہو یا بیمار ہو اور کوئی بیمار داری اوسکی نکرے یا بیٹی رکہتا ہو اور کوئی درخواست اوس سے نکاح کی نہین کرتا ہو وضو اچہی طرح کرے اور دو رکعت
نماز کی پڑہکر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑہے حق تعالی مہم اوسکی کفایت کرے ح واسطے نصیب کہلنے بیٹیون کے اور صحت امراض کی اور کفایت
مہمات کی بعد از تحیۃ الوضو کے سو بار مداومت کرے اور عمل پیران خواجگان رح کا یہہ ہے کہ واسطے ہر مہم دینی اور دنیوی کے خالی جگہہ مین ساتہہ شرائط
دعا کے سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑہے مراد کو پہونچیگا ع الخبیر خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہہ ہے
کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بہیدون پر مطلع ہے اور جانتا ہے میرے دل کی باتین تو تو بہی اوسیکو یاد رکہہ اور بہول غیر اوسکے کو آگے یاد اوسکی کے اور
ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہون سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نکر اس ہین اور امور دین
و دنیا کی مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتہہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہے خلاصی پاویگا ح الحلیم بردبار کہ نہین جلدی کرتا مومنون کے
عذاب مین بلکہ ڈہیل دیتا ہے اونکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ تحمل کر ایذای بدبختون پر اور تامل کر زیردستون کی عذاب دینے
مین اور دور کر غصے کو اور کمال حلم کا یہہ ہے کہ نیکی کر اوس سے کہ برائی کرے تجہسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہکر دہووے اور پانی اوسکا کہیتی یا درخت پر
ڈالے آفتون سے امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اوس مین ہوگی ح ع العظیم بزرگ برتر ذات و صفات مین حد اوہام سے
نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ عظمت الہی کے آگے ملک کونین کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے سر نہ جہکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے
اوسکو اللہ تعالی کی خوشی کے لیے ساتہہ بجا لانے اوامر کے اور بچنے نواہی سے اور کوشش کرنیکے اون چیزون مین کہ دوست رکہتا ہے اللہ تعالی اونکو
جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح الغفور بہت بخشنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ لازم کر استغفار کو اوقات
رات اور دن مین خصوصا وقت سحر کے اور بخش اوسکو کہ ایذا دی تجکو جسکو کچہہ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اوسپر غلبہ کرے
اوسکو کاغذ پر لکہو اور روٹی پر اسکے نقش کو جذب کرے اور کہاوے حق تعالی شفا اور خلاصی اوسکو بخشے اور اگر اسکو بہت پڑہے سیاہی اوسکے
دل سے جاتی رہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے مین یارب اغفرلی تین بار کہے حق تعالی گناہ اگلے پچہلے اوسکے بخشیگا ح
جسکو درد سر اور یا کوئی بیماری اور یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفور کے لکہکر کہاوے شفا پاویگا ع الشکور قدردان اور دینیوالا
ثواب بہت کا تہوڑے عمل پر منقول ہے کہ ایک شخص دیکہا گیا خواب مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالی نے ساتہہ تیرے کہا حساب لیا

اللہ تعالیٰ نے مجھے پس نکلا ہوا پلنکیون میری کا ہیں پڑی اوس مین ایک تھیلی پھر بہاری ہوگیا وہ پس کہا میں کیا ہو یہہ کہا یہہ مٹی مٹی کی کہ ڈالی تھی تونے
ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہے کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اسطرح کہ سب نعمتون کو اوسکی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جسکے واسطے پیدا کیا ہے
اوس مین مصروف رکھے اور شکر ادا کرے لوگونکا اور احسان کرے اون پر حدیث شریف مین آیا ہے لایشکر اللہ من لایشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا
وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکہہ کے پیدا ہوا کتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑہے اور پیوے اور آنکہہ پر ملے شفا پاوے اور تونگر
ہو ح العلی بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہری و باطنی کے بیچ اور خرچ کرے طاقت اپنی حاصل کرنے علم و
عمل مین یہانتک کہ پہونچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکہتا ہے اعلیٰ امور کو اور مکروہ رکہتا ہے
ادنیٰ امور کو اور اسی لیے کہا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت ایمان سے ہے جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے یا اپنے پاس رکہے اگر خوار و بیقدر ہو بزرگ
ہو اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پہر وطن مالوف کو پہونچے ح الکبیر بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا
اس سے یہہ ہے کہ یاد رکہے تو بڑائی اوسکی ہمیشہ یہانتک کہ بہول جاوے بڑائی غیر اوسکی کی اور کوشش بیچ کامل کرنے نفس اپنی کے ساتھہ حاصل کرنے علم و عمل کے
یہانتک کہ پہونچے کمال تیرا اور ونکو اور مبالغہ کر تو اضع مین اور احتراز کر بیادبی سے ساتھہ لازم کرنے خدمت مولیٰ کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے
بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام و والی اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سرانجام پاوین ح الحفیظ نگاہ رکہنے والا عالم
کا آفتون اور ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ نگاہ رکہے اعضا اپنی کو گناہون سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کر تمام امور اپنے
مین ساتھہ تدبیر اوسکی کے اور راضی ہو اوسکی قضا و قدر پر قول ہے کسی بزرگ کا کہ جسکی محفوظ رکہے اللہ تعالیٰ نے اعضا محفوظ رکہا دل اوسکا اور
جسکا محفوظ رکہا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکہا بہید اوسکا اور منقول ہے کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک چیز ممنوع پر پس کہا الٰہی چاہتا تہا مین بینائی اپنی
واسطے عبادت تیری کے پس جب ہوئے سبب مخالفت امر تیری کی تو لیجا اسکو پس اندہے ہوگئے اور تہے وہ نماز پڑہتے رات کو پس محتاج ہوئی پانیکی طہارت
کے لیے پانی نہ ہاتھہ لگا پس کہا الٰہی کہا تہا مینے واسطے تیرے کہ لے لی بینائی میری پس رات مین محتاج ہوتا ہون مین اوسکا واسطے عبادت تیری کے پس
پہر سکہے ہوگئے جو کوئی اسکو لکہکر داہنے بازو پر باندہے خوف غرق اور جلنے اور دیو پری اور نظر بد کے سے نڈر ہووے ح المقیت پیدا کرنیوالا قوت بدنون اور
ارواح کا اور دینیوالا اوسکا اونکو نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ جب جانا تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینیوالا اوسکا ہے تو بہولے نہ ذکر قوت کا آگر
ذکر اوسکی کے جیسیکہ منقول ہے سہیل رح سے کہ وہ پوچہے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر حی الذی لایموت کا ہے اور نہ طلب کر قوت و قوۃ مگر مولیٰ اپنے سے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من شئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہمارے خزانے اوسکے ہین اور نہین اوتارتے ہم
مگر ساتھہ اندازہ مقرر کے اور دیتا ہے متعلق اپنی کو وہ قوت کہ مستحق ہے اوسکا پس ہووے طریقہ تیرا نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا
بہوکے کا اور کہا قشیری نے کہ مختلف ہوتے ہین قوت پس بعضے بندے ایسے ہین کہ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ قوت نفس اونکی کا توفیق عبادات کو اور قوت
دل اونکی کا ہونے مکاشفات کو اور قوت روح اونکی کا مداومت مشاہدات کو اور جب شغل کرتا ہے اللہ بندے کو اپنی طاعت مین قائم کرتا ہے اوسکے لیے
ایسے شخص کو کہ خبرگیری اور خدمت اوسکی کرتا ہے اور جب رجوع کرتا ہے طرف متابعت خواہش کی سونپتا ہے طرف قوت اوسکی کے اور اوٹھا لیتا ہے
اوس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسیکو غریب دیکہے یا خود اسکو غریبی پیش آوے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روے سات بار خالی کوزہ
یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑہ کر دم کرے اور بعد اوسکے پانی اوس کوزہ مین ڈالے اور پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیوے اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا
ہو بہول پر پڑہ کر سونگہے قوت پاوے گا اور ہر روز روزہ رکہہ سکیگا ح الحسیب کفایت کرنیوالا ہر حال مین یا حساب لینیوالا بندون سے دن قیامت کے

نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ کفایت کرے حاجت محتاجون کو اور کہا قشیری نے کہ کفایت کرنا اللہ کا بندے
کو یہہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر حال اور ہر شغل دلسکو مین اور جس نے پہچانا اللہ تعالی کا فی ہی تو پریشان دل ہو وے خلق کی متوجہ ہونے سے اور
بسبب اعتماد کرنیکے ساتھہ اوسکے کہ جو کچھہ قسمت کا ہی بہر حال پہونچیگا اگرچہ بے توجہی کرین مجہہ سے لوگ اور جو کچھہ کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچیگا اگرچہ متوجہ
ہوتے لوگ تیرے اور جو کوئی اکتفا کرے گا ساتھہ نیک سرانجامی اللہ تعالی کی ہر حال مین پس راضی کریگا اوسکو مولی اوسکا ساتھہ اوس چیز کے
کہ اختیار کریگا اوسکے لیے پس اختیار کریگا نہو نیکو ہو ئے پر اور فقر کو غنی پر اور آرام کیطرف نہو دے اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کے جو کوئی
کسی چیز یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہے حسبی اللہ الحسیب اور ابتداء روز پنجشنبہ
سے کرے اللہ تعالی اونکی شر سے نگاہ رکھیگا ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ع الجلیل بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہہ
کہ نفس اپنے کو آراستہ کرے ساتھہ صفتون کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھکر اپنے پاس رکھے یا کہا وے تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی
کرین ح الکریم بخشش کرنیوالا سخی اور بہت دینے والا کہ نہین ہوچکتا دینا اوسکا اور نہین خالی ہوتی خزانے اوسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ
ہووے بخشش کرنیوالا اور تغیر کرے برے اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر مین یہہ اسم بہت پڑہے یہانتک کے سوجاوے فرشتے دعا کرین اور کہین
اکرمک اللہ اور بزرگ اور معزز ہووے اور کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑہتے تھے اسی سبب سے اونکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
الرقیب نگہبانی کرنیوالا اور بعضون نے کہا کہ جاننیوالا احوال بندون کا اور افعال اونکو کا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ
رکہے تو اوسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اوسکی کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی اونکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اونکا حدیث شریف
مین آیا ہی کہ تم سب کوئی اپنی نگہبان ہو اور تم سب پوچہے جاؤگے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبرگیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی خبرگیری کا حال
پوچہا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہہ ہی کہ ہووے غالب بندے پر یاد رب کی ساتھہ دل کے
اور جانے یہہ کہ اللہ تعالی مطلع ہی میرے حال پر پس رجوع کرے اوسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اوسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا چہوڑتا ہی باتین خلاف
شرع از راہ حیا کی اللہ تعالی سے اور ہیبت اوسکی سے زیادہ اوس شخص سے کہ چہوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اوسکی کے اور جو کوئی
رعایت کرتا ہی اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اوسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی حساب لیگا مجہسے ہر عمل کا
خواہ تہوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے کہ اونکو خواب مین کسی نے دیکہا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ نے ساتھہ تیرے کہا
کہ بخشا اللہ نے مجکو اور احسان کیا مجپر مگر یہہ کہ حساب لیا مجہہ سے یہانتک کہ مواخذہ کیا مجہسے اس عمل پر کہ ایک دن تہا میں
روزے سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مینے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مینے اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ نہین ہی میری ملک پہر ڈالدیا
مینے اوسکو گیہون پر پس لے گئین میری نیکیون سے مقدار بدلے توڑنے اوسکی کے اور جسکو معلوم ہوگی یہہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیزون مین
عمر اپنی اور نہین کہو ئیگا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے
تم سے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہے اور اونکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے نڈر رہیگا ع
المجیب قبول کرنیوالا دعا بیچارون کا اور جواب دینے والا پکارنیوالون کا نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ فرمان برداری اللہ تعالی کی کرے
اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکہکر اپنے پاس رکہے
حق کی امان مین رہیگا ع الواسع علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سبکو پہونچی نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ سعی کرے فراخی علم اور

سخاوت

سخاوت اور معارف اور اخلاق ہین اور سبہون سے کشادہ پیشانی رہے اور نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے
حق تعالی اوسکو قناعت و برکت دیوے ✝ الحکیم استوار کار و دانا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنے کے اور علاقہ پکڑنیکو
ساتہہ کتاب اللہ کو اور محکم کرے کام اپنا اور چاہیے کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بے باعث تحقیق اور داعیہ باقی کرنیکے نکرے تا مستحق
اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذوالنون مصری سے کہ کہا سنا مینے کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتہہ علم و حکمت کے معروف مشہور ہے اوسکی زیارت کو گیا مین
چالیس روز اونکے دروازے پر پڑا رہا نماز کے وقت وہ مسجد مین آتے اور پریشان و حیران پہرتے اور میری طرف کچہہ التفات نکرتے اس حال سے تنگ آیا مین
کہا مینے اے جوانمرد چالیس روز ہوئے ہین کہ یہان ٹہیرا ہون مین اور تم میری طرف کچہہ التفات نہین کرتے اور کلام نہین کرتے مجکو کچہہ نصیحت کرو
اور کچہہ حکمت سکہاؤ تا یاد کرون مین کہا اوسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدا تعالی توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکہہ اور فقر کو
غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنیکو عطا جان اور ساتہہ غیر حق کے انس مت پکڑ اور صحبت نرکہہ اور خواری کو عزت جان اور
حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکہہ اور توکل کو اپنی معاش کر ؎ از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر ✝ الا کسی کہ میدہد از وی نشان ترا
جسکو کوئی کام پیش آوے کہ اوس سے سرانجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم کو مداومت کرے مہم اوسکی سرانجام پاوے ✝ الودود دوست رکہنے والا
فرمان بردارون کا یا محبوب دلیا کے دلون مین نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ دوست رکہے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے اپنے لیے اور احسان
کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا ایمان تک کہ دوست رکہے اپنے بہائی کے لیے
وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے اپنے نفس کے لیے اور دوست رکہنا اللہ تعالی کا بندونکو یہہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے اونپر اور تعریف کرتا ہے اونکی اور بہلائی
پہنچاتا ہے اونکو اور دوست رکہنا بندون کا اللہ تعالی کو یہہ ہے کہ تعظیم کرتے ہین اوسکی اور ہیبت رکہتے ہین اوس کی دلونمین اور آیا
رہے حدیث قدسی مین فرمایا اللہ تعالی نے کہ بڑا دوست دوستون مین طرف میری وہ ہے کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خاص
اوسی کی خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتہہ امید عطا کے اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار و ایکبار
طعام پر پڑہے اور جس جانب سے کہ ناموافقتی ہو اوسکو دیوے تا کہاوے اونکے درمیان مین اتفاق و الفت ہو جائیگی ✝ المجید بزرگ و شریف ذات
و افعال مین نصیب بندے کا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو آبلہ پا یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض مین روزے رکہے اور وقت
افطار کے بہت پڑہے اور پانی پر دم کرکے پیوے شفا پاویگا اور جسکو اپنے ہمجنسون مین عزت و حرمت نہو ہر صبح ننانوے ۹۹ بار پڑہے اور اپنے پر پہونکے عزت
و حرمت حاصل ہوگی ✝ الباعث اوٹہانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردون کا قبرون سے اور بیدار کرنیوالا دل غافلون کا خواب غفلت سے
نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتہہ نصیحت کرنے کی اور تعلیم کرنے کی اور بے رغبت کرنیکی دنیا سے اور رغبت
دلانیکی نعمتون آخرت کی مین پس ابتدا کرے ساتہہ نفس اپنی کے پہر اورونکے جو کوئی چاہے کہ دل اوسکا زندہ ہو وقت سونے کے ہاتہہ سینہ پر رکہے اور
اس اسم کو ایکسو ایک بار پڑہے حق تعالی دل مردہ اوسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ✝ الشہید حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نے
کہ اہل معرفت نہین طلب کرتے ساتہہ اللہ کے کوئی مونس سوا اوسکے بلکہ راضی ہوتے نہین ساتہہ اسکے کہ وہ دیکہتا ہے احوال ہمارا اور جانتا ہے
امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالی نے اولم یکف بربک انہ علی کل شیء شہید یعنی کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے
اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ نگاہ رکہے تو اوسکو یہانتک کہ نہ دیکہے تجکو اوس جگہہ کہ منع کیا ہے تجکو اوس سے اور نہ غائب دیکہے تجکو اوس جگہہ سے
کہ حکم کیا ہے تجکو اوسکا اور باز رہے تو بسبب علم اور دیکہنے اوسکی کے اس شے کہ پیش کرے تو حاجتین اپنی طرف غیر اوسکی کے اور باز رہے میل کرنے سے

درست عمل اوسکی کے اور خلق کی پے در پے رعایت کرنیوالا ہے کا جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی بغیر صلاح ہر صبح کو وقت ساتھ
اوسکی پیشانی پر رکھے اور موضع آسمان کی طرف کرکر اکیس بار کہے یا شہید حق تعالیٰ اوسکو صالح کرے ح الحق ثابت ساتھ شہنشاہی کے اور لائق ساتھ
خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ سب سچا تو فرزند وہ حق ہووے تو اوسکی مقابلہ مین یاد خلق کی آوے خلق پکڑنا تیرا ساتھ اوسکی یہہ ہے کہ لازم
کرے تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنے مین جسکا اسباب کچھ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چارون کونون پر یہہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ مین نام
اوس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتھیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کر کر شفیع لائے پایا جاوے یا اوس مین سے کچھ پاوے اور اگر قیدی آدھی
رات کو پڑہیگا کر کے ایک سو آٹھ بار پڑھے خلاصی پاوے ح الوکیل کارساز فرمایا اللہ تعالیٰ نے وکفی باللہ وکیلا یعنی کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ
کارساز ہونے مین وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہے
اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہے اوسکو وتوکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بھروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہین مرتا وتوکل علی العزیز الرحیم یعنی اور بھروسا کر
غالب مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور حاجت روائی انکی مین ایسی سعی کرے کہ گویا کیل
انکا ہے اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہہ مین بہت پڑھے نڈر رہے ح
القوی المتین قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب و قوی ہووے اور دین مین سخت و چست ہووے
اور جاری کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اوسکی دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اوسکی ایک ہزار و ایک
گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اوٹھاوے اور کہے یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اوسکے دشمن کو مقہور و مغلوب کرے ح
اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑھے نسیان جاتا رہے ح المتین جسنے بچہ کا دودھ چھٹایا ہو اور وہ صبر نہین کرسکتا ہے یا دودھ پلانیوالے
کے دودھ مین نقصان ہو جاتا ہے کہ لکھکر اوس بچہ کو پلاوے اور دودھ والی کو بھی پلاوے تا صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر کوئی
اشغال اعمال ملکی مین سے کچھ چاہے روز اتوار کے اول ساعت مین اوس نیت سے تین سو ساٹھہ بار پڑھے وہ منصب پاوے ح الولی دوست اور مددگار اور
رکھنیوالا امورونکا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق
کی مین اور کہا قشیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالیٰ کے سے یہہ ہے کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالیٰ بندے کو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کرے
برائی کا بچاوے اوسکو اللہ تعالیٰ مرتکب ہونے سے اوسکی اور اگر ناگہان اوس مین پڑ ہی جاوے تو ساتھ توبہ اور انابت کے جلدی سے پھیر لاوے اور اوس معنی سے حدیث
اور یہی معنی ہین اسکے اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو نہین ضرر کرتا اوسکو کوئی گناہ اور اگر میل کرے
طرف قصور کرنے کے اطاعت اوسکی مین تو توفیق کرنے کی دے اور یہہ علامت سعادت کی ہے اور عکس اوسکا علامت شقاوت کی اور علامتون
دوستی اوسکی سے یہی ہے کہ اوسکی محبت اپنے اولیا کے دلون مین ڈالتا ہے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلق کے دل کی باتون پر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی
یا بیوی ہو کہ اوسکی سیرت سے خوش نہو جس وقت کہ اوسکے آگے جاتا ہے اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اوسکو صلاحیت پر لاوے ح الحمید تعریف
کرنیوالا ذات و صفات اپنے کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتون کمال کی یا تعریف
کیا گیا نزدیک خدا اور بندون کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہو اور جسپر فحش اور بدزبانی غالب آوے اور اپنے تئین اوس سے نہین
نگاہ رکھ سکتا ہے اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور بعضون نے کہا نوے بار پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اوس پیالہ مین پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا ح المحصی گھیرنیوالا ہے علم اوسکا
ہر چیز کو اور ظاہر ہے نزدیک اوسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ نہو تجھکو غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلے

کوئی سانس مگر بیچ طاعت خدا کے اس لیے کہ آیا ہے حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کر
اس مین کہ اعمال و احوال باطن اپنے پر اطلاع پاوے اور تعلق پکڑے ساتھ آگہی کے یہہ ہے کہ تکلف کرے تسبیح شمار کرنے نعمتون کو کہ پہونچائی ہین اللہ تعالیٰ نے تجکو تا کہ جانے
تو عاجز ہونا اپنا شکر اپنی کے سے اور گناہ اپنے شمار کر کر عذر کر اور یاد کر اون چیزونکو کہ خالی ہے طاعت اوسکی سے اور پہر افسوس کر اونپر جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کو
تین ایک ہزار ایکبار پڑہے عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے نڈر ہو گا ح اَلْمُبْدِئُ ع اَلْمُعِيْدُ پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا نصیب بندیکا اس سے
یہہ ہے کہ رجوع کرے تو طرف اوسکی ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کرے بیچ پیدا کرنے نیکیون کے اور اعادہ کرے یعنی پہر لوٹا کرے اوس عمل کو کہ اوس مین کچھ کیا
ہو یا قصور ہوا ہو اَلْمُبْدِئُ جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہجاتا ہے کہ خاوند اوسکا سحر کے وقت ننانوے بار اسکو پڑہے اور انگلی
شہادت کی گرد پیٹ کے پہراوے حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوے اور اوسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھ اوسکی زبان پر جاری ہو بصدق
و ثواب ہو ع اَلْمُعِيْدُ جسکا کوئی غائب ہو اور چاہے کہ وہ آجاوے یا اوسکی خبر پاوے جسوقت کہ اوسکے گہر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گہر کے چارون
کونون مین ستر ستر بار پڑہے اور بعد اوسکے کہے یا معید پہیر مجہپر فلانیکو سات روز نگذرینگے کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح اور اگر کچھ جاتا رہے
اسی اسم کو بہت پڑہے پاجاوے ع اَلْمُحْيِيْ اَلْمُمِيْتُ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہے دلون کو ساتھ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہے حیات جسم مین
اور مارتا ہے بدنون کو اور دل کو ساتھ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندیکا ان سے یہہ ہے کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ نفع پہونچانیکے علم سے
اور دل کو ساتھ معرفت آلہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہو تابعدار
اوسکی قضا و قدر کا اور رکہتا ہے یہہ دعا کہ آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لِّيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً مِّنْ كُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم المحیی کو
سات بار پڑہے حق تعالیٰ اوس سے نڈر کرے ح واسطے دفع درد ہفت اندام کے ساتھ روز تک ہر روز پڑہ کر دم کرے اور اگر مداومت کرے اسپر دل
اوسکا زندہ ہو اور اوسکے بدن مین تقویت پیدا ہو ع اَلْمُمِيْتُ جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کرے وقت سونیکے ہاتھ سینہ پر رکھے اور
اسم الممیت کو پڑہے یہانتک کہ سو رہے حق تعالیٰ اوسکے نفس کو فرمان بردار کرے ح اَلْحَيُّ زندہ سب سے پہلا اور سب سے بعد بہی نصیب بندیکا یہہ ہے
کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑہے
صحت پاوے یا اور کوئی پڑہے بیمار پر تو بہی صحت پاوے ح اور اگر بیمار پر آنکہ سامنے کر کے پڑہے صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑہے عمر اوسکی دراز ہو اور قوت
روحانیہ اوس مین زیادہ ہو ع اَلْقَيُّوْمُ قائم آپ سے اور قائم رکہنیوالا اور خبرگیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ بے پروا ہو
ماسوای اللہ سے اور کہا قشیری نے جسنے پہچانا کہ وہ قیوم ہے راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سے اور رہیگا ساتھ راحت تفویض کی پس بخل کریگا اور حقیقت
سمجھےگا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑہے وقت سحر کے دلون مین تصرف اوسکا ظاہر ہو یعنی دوست رکہینگے لوگ اوسکو ح اور
اگر بہت پڑہے مہمات اوسکی بسبب بخواہ بر آوینگے ع اَلْوَاجِدُ غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز مین نہین نصیب بندی کا یہہ ہے کہ بیچ حاصل کرنے کمال ضروری
کی سعی کرے تا مستغنی ہو ساتھ فضل خدا کے ماسوای اللہ سے جو کوئی ہر وقت کہانا کہانیکے ساتھ ہر نوالے کے اسکو پڑہے وہ کہانا پیٹ مین نور ہو اور
جو کوئی خلوت مین اسکو بہت پڑہے تونگر ہو ح اَلْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ یکا ذات و صفات مین
نصیب بندیکا یہہ ہے کہ یکا ہووے بندگی مین جیسیکہ وہ یکا ہے خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھ ایسی فضائل کے کہ ہم جنس اوسکے ویسے نہون اگر کسیکا
دل خلوت سے ہراسان ہو ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہے خوف اوسکے دل سے جاتا رہے اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طلب فرزند کی رکہو اس اسم

[illegible] پروا کہ نہین محتاج کسیکا اور سب اوسکے محتاج نصیب بندیکا اس سے یہہ ہو کہ ہر حاجت مین رجوع اوسکی

[illegible] اور اوسپر توکل کرے اور چھوڑ دنیا کی حرام چیزون سے اور بے رغبت ہو زینت کی چیزون اوسکی سے اور نہ رغبت کرے کر

[illegible] ہو خلق سے اور سے حاجت والی خلق کی ہین جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو سجدہ کرے اور ایک سو بیس بار اس

[illegible] الفوال [illegible] کسی ظالم کے ہاتھہ مین گرفتار ہو اور اگر بہت پڑہے تو کامیاب ہو اور اگر حالت وضو مین کہے بر پروا ہو ہے القادر

[illegible] قدرت والا قدرت ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہو کہ قادر ہووے اوپر باز رکہنے نفس کے خواہشون اور لذتون سے اگر وقت دہونے اعضاء وضو

[illegible] القادر پڑہے کسی ظالم کے ہاتھہ گرفتار ہووے اور کوئی دشمن اوسپر فتح نپاوے اور اگر کچہہ کار مشکل درپیش آوے اکتالیس بار پڑہے وہ کار

[illegible] ہووے المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت ساتہہ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اوٹہنے کے سوتے سے اسم المقتدر کو بیس بار پڑہے تمام

کام اوسکے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرین ہے المُقَدِّمُ المُؤَخِّرُ آگے کرنیوالا دوستون کو ساتہہ نزدیک کرنیکے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنیوالا

دشمنون کا لطف اپنے سے نصیب بندیکا ان نامون پاک سے یہہ ہو کہ نیکیون کی طرف سبقت کر کر اپنے تئین آگے کرے یعنی افضل ہو اور رہنے اور آگے

کرے اونکو مقرب درگاہ عزت کے ہین یعنی عزیز رکہے اونکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردودون درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور

[illegible] اوس امر کو کہ بہت ضروری ہے اوسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف و رجا کے المقدم جو کہ معرکہ جنگ مین

[illegible] کچہہ رنج اوسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑہے نفس طاعت الٰہی مین فرمان بردار ہو ہے المؤخر اگر سو بار پڑہے دل اوسکا ساتہہ

[illegible] ہے اور جو کہ ہر روز سو بار پڑہے تمام کام اوسکے باتمام پہونچین اور اگر اکتالیس بار پڑہے نفس اوسکا مطیع ہووے الاوّل

[illegible] پہلا سب سے اور پیچہے سب سے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ جلدی کرے طاعتون مین اور بجالانے اوامر مین اور جان خرچ کرے اللہ کی لیے تا حیات

[illegible] اگر کسیکو فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس ہوون تک پڑہے مراد اوسکی برآوے ہے جسکو آرزو فرزند اور یا غنا کی یا اور کوئی

حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑہے تمام حاجتین برآوین ہے الاٰخر جسکی عمر آخر کو پہونچے اور اعمال نیک نہ کرتا ہو اس اسم کو ورد

اپنا کرے حق تعالیٰ عاقبت اوسکی بخیر کرے ہے الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر کمال صفتون

اوسکی کے اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسکو پانسو بار پڑہے حق تعالیٰ آنکہین اوسکی روشن

کرے ہے اور اگر خوف ہو [illegible] کا ہو بہت پڑہے امان پاوے اور اگر گہر کی دیوار پر لکہے دیوار سلامت رہے ہے الباطن جو کوئی ہر روز

تینتیس بار یا باطن پڑہے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو ہے اور اگر مداومت کرے اسکی جو کوئی اسکو دیکہے دوست ہووے الوالی کارساز و مالک

نصیب بندیکا شل نصیب الوکیل کے ہے جو کوئی چاہے کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکا معمور و آباد ہو اور رہے اور تمام آفتون سے محفوظ رہے اسم الوالی

کوزہ مین ڈالے اور اوس کوزہ کو گہر کی دیوارون پر مارے در و دیوار گہر کے سلامت رہین اور نیت کسی کے

[illegible] مع منقاد اوسکا ہو ہے جو کوئی چاہے کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکی کا خراب نہو تین سو بار اسم الوالی پڑہے

سلامت رہے ہے المُتَعَالِي بہت بلند نصیب بندیکا اس سے وہی ہے جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے دشواری کہو آسان

[illegible] کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑہے اوسکی آفتون سے خلاصی پاوے ہے البَرُّ نہایت احسان کرنیوالا نصیب

بندیکا اس سے یہہ ہے کہ نیکی کرے ماں باپ سے اور استاد سے اور بزرگون سے اور قرابتیون سے اور حقدارون سے جو کوئی آفتون ہوا وغیرہ

[illegible] اسم پڑہے امان پاویگا اور جسکی کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑہے اور اوس لڑکے کو خدا تعالیٰ کو سپرد کرے وقت بلوغ تک

امن

اس مین ہیگا اور بعضون نے کہا اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو روز سات بار پڑہے دل اوسکا اوس سے سرد ہو حج التواب توبہ
قبول کرنیوالا اصل معنی توبہ کے ہین پہرنا جب نسبت اوسکی بندہ کی طرف کرین تو پہرنا گناہ سے مراد رکہتے ہین اور اگر پروردگار کی طرف نسبت کرین تو پہرنا
برحمت و توفیق ارادہ کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ میسر کرتا ہے اسباب توبہ کی اور توفیق دیتا ہے بندہ کو اوسکو اور بیدار کرتا ہے خواب غفلت سے ساتہ تخویفات
تہدیدات اور آگاہ کرنیکی آگے گناہون کی عذاب پر پس رجوع کرتا ہے بندہ ساتہ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتہ فضل و کرامت کے
پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہے بندہ کی توبہ پر جیسیکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کن تا شکنم توبہ او در شکنم + بندہ کو چاہیے کہ ہمیشہ امیدوار
اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہون سے پشیمان ہو اور گوش عبرت کے کہلے رکہے اور توبہ مین تاخیر
نکرے اور امر عجلوا التوبۃ قبل الموت کی فرمان برداری کرے حکایت ایک وزیر عیسیٰ بن عیسیٰ نام ساتہ ایک جماعت سوارون کی چلا جاتا تہا لوگ
بحسب عادت کے پوچہتے تہے کہ یہ کون ہے یہ کون ہے ایک بڑہیا راہ مین بیٹہی تہی اوس نے کہا چند آدمی کہتے ہین یہ کون ہے یہ ایک بندہ ہے چشم عنایت
حق سے گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسیٰ نے یہ سنا اور اپنے مکانکو پہر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتہ دولت توبہ کے مشرف ہوا اور مکہ
مبارک مین مجاور ہوا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹہہ بار پڑہے حق تعالیٰ اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور جو کوئی اسکو
بہت پڑہے سکار اوسکے اصلاح پذیر ہوں اور نفس طاعت مین آرام پکڑے ح نصیب بندہ کا اس سے یہہ ہے کہ امید قوی کہے قبول ہونے توبہ کے
اور ناامید نہو وے اور نے رحمت اوسکی سے اور درگذر کرے تقصیر وارون سے اور قبول کرے عذر عذر کرنیوالون کا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتہ کرم و انعام
کے اونپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد نماز چاشت کے کہے اللہم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکے بخشے جاوین کذا جاء فی کتب الحدیث المنتقم
بدلا لینیوالا کافرون اور سرکشون سے ساتہ عذاب کے نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ بدلا لیوے دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ترین دشمنون کا نفس امارہ ہے
اور سزا اوسکی یہہ ہے کہ جب کچہہ گناہ کرے یا عبادت مین قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میرے نفس نے کاہلی
کیا ایک رات وردون مین سے بیچ ورد کے پس سزا دی مینے اوسکو پانی نہ دیا ایک برس تک کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکے تین چیزون تک ملازمت
اسکی کرے دوست ہوا اور جس نیت سے کہ آدہی رات کو پڑہے وہ کام سرانجام پاوے اور بیچ روایت غیر ابو ہریرہ کے المنعم بہی آیا ہے جو کوئی اسم المنعم پر
مداومت کرے ہرگز محتاج کسیکا نہو وے ح العفو درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندہ کا اس سے وہی ہے جو الغفور مین کہا اور
حضرت شیخ رحمہ نے شرح اسماء حسنیٰ مین بیان لکہا ہے کہ العفو محو کرنیوالا سیئات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی سے قریب بمعنی غفور کے ہے ولیکن اوس سے
ابلغ ہے اس لیے کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کے ہے پس غفار بمعنی ڈہانکنے والے کے اور عفو مشعر محو و معدوم کرنیکو ہے اور بندہ ہر چند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار
کا امیدوار رہے بہت درست ہے کسی گنہگار کی پیشانی پر نہ کہنا چاہیے شاید کہ مولیٰ کریم بخش دے اور اوسکو بسبب قامت ہاشرع اور حلہ دین کے باحق
ردمکن بدرا بہ دانی کز ازل ہیچ نام او در نامۂ نیکان بود + ای بسا ہم جای نیکان ان گمان + برتو در روز حشر تا ایشان بود + اور تخلق اس سے یہہ ہے
کہ تقصیرات لوگون کی اور گناہ اونکا اوسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوے جسکے گناہ بہت ہون اس
اسم کو وردا اپنا کرے حق تعالیٰ تمام گناہ اوسکی عفو فرماوے الرءوف بہت مہربان نصیب بندہ کا مثل الرحیم کے ہے منقول ہے کہ ایک شخص کا ہمسایہ
تہا جب وہ مرا تو اوس شخص نے اوسکی نماز نہ پڑہی پہر دیکہا کہ گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتہ تیرے کہا کہ بخشدیا مجہے اور کہا او
کہ کہنا فلانے شخص سے یعنی نماز نہ پڑہنے والے سے لو انتم تملکون خزائن رحمۃ ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق + حاصل یہہ میرا رب بہت مہربان ہے اگر
تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہہ اوس نے طعن کیا نماز نہ پڑہنے پر الرءوف جو چاہے کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتہہ سے چہڑاوے اوسکو دس بار پڑہے

وہ لائق شفاعت ہو شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کرے دل اوسکا مہربان ہو اور سبکو دوست رکھے اور سب لوگ اوسپر مہربان ہون +ح
مَالِكُ الْمُلْكِ مالک سلطنت والا کا نصیبہ بندیکا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ شہر ایک دروازہ ہے یعنی اللہ کو دروازہ ہے آٹا کہولدیا جاتا ہے تیرے لیے
بہت در وازہ اور گردن جھکا ایک دشا کے لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے تا کہ جھکین تیرے لیے بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نے وان من شیئ الا عندنا
خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تو نگر ہو اور حاجات و مہمات دارین کی درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذو الجلال الاکرام کی +ح
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور حصہ جلال خدا کا پہچاننا تذلل کرنا اوسکی درگاہ مین اور حصہ اکرام اوسکا دیکہنا شکر کرنا اوسکا پہر
خدمت نکرنا غیر اوسکی کی اور سوال نکرے غیر اوسکی سے نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے
بندگان خدا سے الْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہے شر شیطان سے اور وسوسہ اوسکے سے
نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑہے جو مقصود کہ رکہتا ہو حاصل ہو +ح الْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہہ ہے کہ جمع کرے علم
عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کو ہیت درجمعیت کوشش تا ہمہ
ذات شود خاصیت سم کہ پراگندہ شوی جسکا اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوئے ہون وقت چاشت کو غسل کرے اور مونہہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو
دس بار پڑہے اور ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوے پہر ہاتہہ اپنے مونہہ پر پہیرے تہوڑے عرصہ مین سب جمع ہو جائینگے +ح الْغَنِيُّ بیپروا
ہر چیز سے جو کوئی بلای طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑہے اور ہاتہہ نیچے کو لا دے حق تعالی بلا اوسکی دفع کرے گا
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑہے اوسکے مال مین برکت ہوگی اور کبہی محتاج نہوگا +ح الْمُغْنِي بیپروا کرنیوالا جسکو چاہے نصیب بندیکا اسسے یہہ ہے کہ
استغنا کرے ماسوای اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہے خلق سے بیپروا ہوگا +ح الْمَانِعُ باز رکہنے والا ہلاک
و نقصان کا بندون سے دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سے باز رکہے جب میان بیوی کے خفگی اور
نزاع واقع ہو جسوقت کہ بچہونے پر جاوے اسکو بیس بار پڑہے حق تعالی اوس غصہ کو دفع کرے +ح اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین بجای اسم المانع
کے اسم المعطی ہی نقل کی ہے اور تنبیہ اور شرح دونو اسمون کی یون کی ہے کہ جسکو چاہے دیتا ہے اور جسکو چاہے نہ دے لا مانع لما اعطے ولا معطی لما منع اور بندہ کو چاہیے
کہ حق تعالی معطی اور مانع ہے اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اوسکے منع سے خائف اور تخلق یہہ ہے کہ صالحون اور مستحقین کو دیوے اور فاسقون
اور ظالمون کو منع کرے یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت کی عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوے اور ابو ہریرہ کی
روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو موجب اس روایت کی تفسیر کرتے ہین ساتھہ رد و ہلاک کے یہہ سب حضرت شیخ نے
لکہکر پہر خاصیت معطی کی یہہ لکہی ہے کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یا معطی السائلین بہت پڑہے کسی سوال کا محتاج نہو الضَّارُّ النَّافِعُ
ضرر پہونچانے والا اور فائدہ پہونچانیوالا جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ ان مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سے

ہے پس جو کوئی تابعدار ہوا دستحکم کا وہی بیچ راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا بیچ آفت مین فرمایا اللہ تعالی نے من لم یستسلم لقضائی
ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فان لیطلب ربا سوائی ومن لم یستسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی فلیطلب ربا سوائی + شرح اسماء حسنی مین
حضرت شیخ نے بیچ شرح دونو اسمون النافع الضار کے یون لکہا ہے کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالی ہے اور پیدا کرنیوالا درد اور
رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری بیچ وہی ہے اور گمان نہ لیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہے اور زہر ہلاک کرنیوالا بنفس خود
اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہے اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہے یہہ تمام اسباب عادی ہین باینمعنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہے کہ اللہ سبحانہ

سے نے اونکو اسباب کیا ہے اور بوساطت انکے پیدا کرتا ہے یعنی چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہے بغیر انکے بھی پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود انکے نہو اسیطرح
تمام اجزای عالم کے علویات و سفلیات سے واسطے و وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باریتعالی کے ہین اور یہہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کے مانند قلم کے بیچ
ہاتہہ کاتب کے ہین اور بندہ کو چاہیے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اوسکی کا جانے اور حکم اور قضاء الہی کا تابعدار
ہو اور تمام امور سپرد اوسیکے کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو حکایت لائے ہین کہ موسی علیہ السلام نے دانتونکے درد سے
حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہہ تا آرام ہو موسی علیہ السلام نے وہ گہانس دانتون پر رکہی آرام پایا بعد ایک مدت کے
پہر ایکبار دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہہ وہی گہانس ہے کہ تونے تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب پہونچا کہ اوس دفعہ
توجہ ہماری جناب مین کی تہی تونے شفا دی ہمنے اور اس مرتبہ توجہ گہانس کی طرف کی تونے درد زیادہ کیا مینے تا جانے تو کہ شفا دینے والے ہم ہین گہانس
اور تخلق یہہ ہے کہ ساتہہ امر الہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچا دے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچا دے اور مدد کرے دوستان خدا کی انصار جسکو
ایک حال اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑہے حق تعالی اوسکو اوس مقام مین ثابتی عطا فرما دے اور مرتبہ اہل قرب مین پہونچے ٭ اَلنَّافِعُ
النافع جو کوئی کشتی مین بیٹہے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اوسکو نہ پہونچے اور اگر ابتداء ہر کار مین اکتالیس بار پڑہے تمام کام حسب دلخواہ
اوسکے ہون ٭ اَلنُّوْرُ روشن کرنیوالا آسمان کا ساتہہ ستارون کے اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتہہ انبیا اور علماء وغیرہم کے اور دل مومنون کا
ساتہہ نور معرفت و طاعت کے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ روشن ہووے ساتہہ نور ایمان و عرفان کے جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورۂ نور اور
ہزار ایکبار اس اسم کو پڑہے اوسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اوسکا روشن ہو ٭ اَلْهَادِيُ راہ دکہانیوالا نصیب
بندیکا یہہ ہے کہ بندگان خدا تعالی کو اوسکی راہ بتا دے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکہی ہے کہ ہدایت راہ کہانے
اور منزل مقصود کو پہونچانا راہ نما تمام رہبر و رہنما وہی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہے راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہے رہبر وہی ہے
بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ٭ قافلہای شب روان پی نبرد بمنزلی ٭ اور پروردگار تعالی کی انواع انواع ہدایت کے بیحد نہین ہے
الَّذِيْ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى جیسے کہ لڑکے کو جبکہ پیدا ہوتا پیٹ سے چہاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو بعد نکلنے کے انڈے سے دانہ چگنے کی راہ
بتائی اور شہد کی مکہی کو گہر بنانے کی اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکہائی ہے اوس طریق کے کہ موصل بجناب فیضمآب اور رویت ذات پاک
اوسکی کے ہے اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نور ون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کے ہین اور بہرہ مند ترین بندونکے
کے متعلق ساتہہ اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علماء ہین کہ راہ دکہانیوالے خلائق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصًا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ
علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم و الضالین ٭ ذو النون مصری قدس سرہ نے
کہا کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدونکو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالی کی نعمتین غافلون کو یاد دلانی
اور زبان توحید سے مسلمانون کو راہ حق دکہانی یعنی مونہہ اونکے دلون کی دنیا سے طرف دین کے اور معاش سے معاد کی طرف لانی ٭ اَلْهَادِيُ جو
کوئی ہاتہہ اوٹہا دے اور مونہہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑہے اور ہاتہہ اوپر مونہہ اور آنکہون کے پہیرے مرتبہ اہل معرفت کا
پاوے ٭ اَلْبَدِيْعُ پیدا کرنیوالا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے حکمت کی باتین
اور جسنے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی
کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و افعال مین اور کہانے مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی

اسما پڑہکر جنت میں داخل ہونا۔ علامت سنتون کی اعمال اوسکے سے اور جو کوئی ہنستا ہو بدعتی کو دیکہکر نکال لیتا ہو اللہ تعالےٰ
تو ایمان کا دل اوسکے سے البدیع جسکو کوئی غم یا ہم پیش آوے ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑہے وہ مہم سرانجام پاوے
اور اگر باوضو ہو منہ قبلہ کی طرف کرکے پڑہتا رہے سو جاوے جو کچہہ چاہے خواب مین دیکہے الباقی ہمیشہ ہونیوالا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑہے تمام عمل اوسکے قبول
ہون اور کسی طرح کا رنج اوسکو نہ پہونچے الوارث باقی بعد فنا ہی موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ اون اعمال مین کے جملہ
باقیات صالحات ہوتے ہین کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ تعمیر ہمالکی آرادہ وارث ہو باقی بعد فنا ہی موجودات کے ہے کہ تمام املاک بعد فنا
مالکون کے رجوع اوسکی طرف کرتی ہین اور یہہ بنظر ظاہر ہے والا وہ ہی مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک ملکوت اوسکی لیے ہے
بے شریک کے اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سے سنتے ہین بندہ کو چاہیے کہ بیچ فکر مال میراث کے نہوا اور
جانے کہ سب کچہہ چہوڑ جانا ہے موتوا قبل ان تموتوا اشعار عارفونکا ہے مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند۔ اور تخلق یہہ ہے کہ تحصیل علوم اور
معارف دین کرے تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنے آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑہے کچہہ رنج اوسکو نہ پہونچے ۔ اور جو کوئی اسکو بہت
پڑہے تمام کام اوسکے بن آوین ۔ الرشید رہنما عالم کا کہا بعضون نے کہ راہ دکہانا اللہ کا بندہ اپنی کو یہہ ہے کہ راہ دکہاوے نفس اوسکی کو طرف طاعت
اپنی کے اور قلب اوسکی کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اوسکی کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اوس شخص کے کہ راہ دکہاتا ہے اوسکو حق واسطے سنوارنے
نفس اوسکی کے یہہ ہے کہ الہام کرتا ہے اللہ توکل و تفویض تمام امور مین منقول ہے کہ بہوک لگی ایک روز ابراہیمؑ بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتہہ گرو کرنے
ایک چیز کے کہ اون پاس تہی کہانیکے لیے پس نکلا وہ ناگہان ایک شخص ملا کہ اوسکے ساتہہ ایک خچر تہا کہ اوسپر چالیس ہزار دینار تہین پس پوچہا اوسنے
اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہے کہ اوسکے باپ کے مال مین سے پہونچی ہے اور مین غلام اوسکا ہون پہرلے آیا وہ شخص اوسکو
ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہے تو سچا تو آزاد ہے واسطے اللہ کی خوشی کے لیے اور جو کچہہ کہ ساتہہ تیرے ہے بخشا مین نے تجہکو پس چلا جا میرے پاس سے پس جب
نکلا وہ کہا ابراہیم نے اے رب میری کلام کیا مین نے تجہسے بیچ مقدمہ روٹی کے اور تو نے دی دنیا مجہکو بکثرت پس قسم تیرے حق کی اگر مارڈالیگا تو مجہے
بہوک سے نہیں مانگونگا مین تجہسے کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کار کی نجانے اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونیکی ہزار بار پڑہے جو کچہہ کہ صواب ہے اوسپر ظاہر ہوا اور اگر
مداومت کرے اسکی مہمات اوسکی بے سعی اوسکی کے سرانجام پاوین ۔ الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگارون کے
اور نصیب بندیکا اس سے ظاہر ہے تعبیر لغت مین شکیبائی کرنے صبور وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگارون کی شتابی نکرے اور بیچ عقوبت اونکی کے
جلدی نکرے اور صبور نزدیک معنی حلیم کے ہے اور فرق یہہ ہے کہ صبور مشعر ہے اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا و لیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہے اور
بعضون نے کہا کہ صبور بمعنی صبر دینے والے کے ہے بندہ کو مصیبت اور بلا مین اور صبر دینیوالا اوپر تحمل بار امانت کے اور صبر دینے والا اوپر مخالفت ہوا
اور شہوت کی اور صبر دینیوالا اوپر مشقت کے ساتہہ ادا عبادت کے وہی سبحانہ تعالیٰ ہے اور بندیکو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤن اور رنجونکے صبر اوسکی
طلب کرے اور نافرمانی سے دور رہے اور تخلق یہہ کہ کسی کام مین جلدی اور شتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالیٰ
کی ڈہونڈہے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون
ایک شیخ نے مشائخ مین سے کہا کہ جام صبر پی اگر مارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت پیش
آوے تینتیس بار اسکو پڑہے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدہی رات اور یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنون کی
اور رضای سلطان کی بعد غضب کے اور قبولیت دلون کے خاصیت تمام رکہتا ہے ۔ دعاء القشیری والبیہقی فی الدعوات

الكَبِيرِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور

کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین سوا ان اسماء کے اور اسماء بھی پائے جاتے ہین سو کتاب اللہ مین یہہ ہین

الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفاطر القادر القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط

المالک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات فاطر الذنب قابل التوب

الفعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف مین یہہ آئے ہین الحنان المنان المغیث اور سوا انکے اور کتابون مین توریت وغیرہ سوا

سے نقل کیے ہین ﷲ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنی کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کے سے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون

تجھ سے یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی پس فرمایا

حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھہ اوسکے دیتا ہے اور جسوقت کہ دعا کی جاتی

ہے ساتھہ اوسکے قبول کرتا ہے یعنی اکثر مقبول ہوتی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل

لیلۃ القدر کے لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہے لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بشرطیکہ اسکے اللہ کہے تو اور نہ

ہو تیرے دل مین سوائے اوسکے کچھہ تاثیر جبھی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچھہ باب کے اخیر مین مذکور ہونگے اور علمانے

فرق سوال اور دعا مین یہہ نقل کیا ہے کہ سوال کے معنی ہین طلب کرنا جیسیکہ کہین اللہم اعطنی اور اعطاء دینا اوسکا اور دعا کے معنے ہین پکارنا جیسیکہ

کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا جیسیکہ فرماوے لبیک عبدی یعنی ہان بندے میرے ہے موجود **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُّصَلِّيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ

الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ

بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین اور ایک شخص پڑھتا تھا نماز پس کہا اوسنے یا الٰہی مانگتا ہون مین

تجھ سے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے ہی لیے ہے سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اے صاحب

بزرگی اور بخشش کے اے زندہ اے خبرگیری کرنیوالے سوال کرتا ہون مین تجھ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی اللہ سے ساتھہ نام

اوسکے کے کہ بڑا ہے ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھہ اوسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھہ اوسکے دیوے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد

اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ

ان دو آیتون کے ہے اور معبود تمہارا معبود ایک ہے نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتداء سورۂ آل عمران کے اللہ نہین کوئی

مسعود۔ نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین لم یدع بھا رجل
مسلم فی شیء الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی
یعنی حضرت یونس کی جس وقت کہ دعا مانگی اپنے رب سے اور حالت مین کہ تھے بیچ پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین
تھا ظالمون سے نہین دعا مانگتا ساتھ اوسکے کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی نے **ف** مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے بھیجا اونکو طرف رہنے والون شہر نینوی کے پس بلایا اونکو طرف ایمان کے
وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ تعالی نے کہ انکو آگاہ کر دے کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے وہ یہہ بات کہکر نکل کھڑے ہوے اون تین
دن مین ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹھہرا اونکے شہر پر اور نکلا اوس مین سے ایک دھوان پس جب یقین کیا اونھون نے قریب آنے
اوترنا عذاب کا نکلے ساتھ بیبیون اور اولاد اور جانورون اپنی کے طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیون اور جانورون کے بچونکو ماؤن سے اور بلند
کی آواز ساتھ زاری اور روئیکے اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہون سے اور کہا یا حی حین لا حی لا الہ الا انت پس رفع کیا اللہ تعالی
نے اون سے عذاب پھر قریب اونکے شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السلام تا کہ معلوم کرین حال اونکا پس دیکھا دور سے کہ شہر اونکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور
لوگ اوسکے زندہ ہین پس حیا کی اونھون نے اور کہا کہ مینے کہا تھا اونکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کے اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ
عذاب اوترا تھا اونپر پھر رفع ہوگیا پس یہانتک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اوس مین پس جب بیٹھے ٹھہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اوسکو جاری کرنے
مین نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحون نے کہ یہان کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا اونھون نے درمیان کشتی والون کے پس نکلا قرعہ یونس کے
نام پر کہا اونھون نے مین ہون غلام بھاگا ہوا پھر ڈال دیا اپنے کو دریا مین پس نگل گئی مچھلی اللہ کے حکم سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالی نے یہہ کہ محفوظ
رکھے اونکو پس ٹھہرے اوسکے پیٹ مین اور سیر کروائی اونکو دریای نیل اور دریای فارس کی اور دجلہ کی پھر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین یعنی مین ظالمون مین سے ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجکو نکلنے کا پس قبول کی اللہ تعالی نے دعا اونکی
اور حکم کیا مچھلی کو اونکے ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہے شام کے شہرون مین سے ۱۲ **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** بریدۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد عشاء فاذا رجل یقرأ ویرفع صوتہ
فقلت یا رسول اللہ اتقول ھذا مراء قال بل مؤمن منیب قال وابو موسی الاشعری یقرأ ویرفع صوتہ فجعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتسمع لقراءتہ ثم جلس ابو موسی یدعو فقال اللھم انی اشھدک انک انت اللہ لا الہ الا انت
احدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد سأل اللہ باسمہ الذی
اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب قلت یا رسول اللہ اخبرہ بما سمعت منک قال نعم فاخبرتہ بقول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انت الیوم لی اخ صدیق حدثتنی بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ رزین روایت ہے بریدہ
سے کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین وقت عشا کے پس ناگہان ایک شخص پڑھتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی
پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریا کرنے والا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر سنانے کو کہا آپنے بلکہ فرمایا آنحضرت نے بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا
یعنی فضلیت سے ملا ہے ذکر سے کہا بریدہ نے اور ابو موسی اشعری پڑھتے تھے قرآن اور بلند کرتے تھے آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک شخص

پڑہتا تہا وہ ابوموسی ہی تہی پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قراءۃ اونکی کا پہر بیٹہی ابوموسی یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹہی یا بعد نماز
کی دعا مانگنی لگی پس کہا یا الہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہون تیری حق مین کہ تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوای تیری ایک ہی بی نیاز
نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی واسطی اوسکی ہمسر کوئی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالی سی ساتہہ نام اوسکی کے
ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی کہا بریدہ نے تب کہا مین نے یا رسول اللہ
خبر دون مین ابوموسی کو ساتہہ اوس چیز کی کہ سنی مینی آپ سی فرمایا کہ ہان پہر خبر دی مینی اونکو ساتہہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا
ابوموسی نے مجکو کہ تو آج کی دن سی میرا بہائی ہی سچا بیان کی تو نے مجہسے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ رزین نے **ف** بیچ بیان اسم اعظم
کی اور بہت سی قول وارد ہوئی ہین بعضون نے کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نے لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون
نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمہ توحید کو اور بعضون نے اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سی منقول ہی کہ اونہون
نے سوال کیا رب العزت سی کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم پس دیکہا اونکو خواب مین کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون نے
نے کہا کہ اللہم ہی بعض سلف سی منقول ہی کہ کہا جس کسی نے کہا اللہم دعا کی خدا سی ساتہہ تمام نامون اوسکی کے اور مانند اوسکی حسن بصری سی بہی منقول ہی
اور بعضون نے کہا الم ہی اور بعضون نے کہا کہ جو اسم اسماء الہی سے کہ یاد کری بندہ اللہ کو ساتہہ اوسکی بطریق حضور و استغراق کی اسیطرح کہ اوسکی باطن
مین اوس حالت مین سوای اوسکی کچہہ نہو وہ وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتہہ اوسکی قبول ہوتی ہی یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی ابوسلیمان دارانی
نے کہا کہ پوچہا مینی بعضی مشائخ سی اسم اعظم کہا اپنی دلکو پہچانتا ہی تو کہا مینی ہان کہا جسوقت کہ دیکہی تو دل اپنی کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کی اور نرم ہوا مانگ
حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو الربیع سی کسی نے پوچہا کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہا کہ لکہہ اطع اللہ یطعک یعنی فرمان برداری کر اللہ کی قبول
کریگا غرض تیری حاصل یہہ کہ اطاعت کر نی اللہ کی اسم اعظم ہی کہ اس سی مہربان ہوتا ہی اللہ تعالی اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
عارف سی مانند کن کی ہی اللہ تعالی سے یعنی جیسی اللہ تعالی کن کے کہنی مین جو چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہی ویسی ہی بندی کی لیے بسم اللہ کی برکت سی سرانجام
جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضی محققین نے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اس مین سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ
الدُّعَاءِ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاهِرُ
یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُخْفِیْ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَهَّابُ
یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ح ، نحر

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

باب ہی بیچ بیان ثواب کہنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ
اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّهِنَّ بَدَاْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کلام آدمی کی چار ہین
سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیاری کلام طرف اللہ کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ
اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا تجکو ساتہہ کسی کی ان مین سی شروع کری تو **ف** یعنی بعد اللہ تعالی کی کلام کی بندون کی کلامون مین یہہ چار کلمی افضل ہین پہلی کہا

کر جو تہا کلمہ قرآن مین نہین آیا اور جو چیز قرآن مین نہین وہ افضل نہین ہے اوس چیز سے کہ قرآن مین ہے اور ایک حدیث مین آیا ہی ہر افضل الکلام
وہی من القرآن اور احتمال ہی کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو ہی یعنی اللہ تعالی کے کلامون مین سے ہی یہہ کلمے افضل ہین اس لیے کہ تین تو قرآن مین بعینہٖ موجود
ہین اور چوتہا قرآن مین ... یعنی اس آیت مین وکبرہ تکبیرا اور یہہ کلمے افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہو کسی حال مین یا وقت مین مشغول ہونا
ساتہہ اوسکے افضل ہے ... اور ساتہہ کسی کے ان مین سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کہے اسکو
ضرر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب کہ جو مشہور ہے اوسکا مستحب ہونا نیت یعنی اولی ہے بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہی ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ
الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کو بہت محبوب ہے طرف میری اوس چیز سے کہ نکلا ہو اوس پر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ
الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کیے
جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ ظاہر ہی سو بار متفرق ہو یا اکٹہی اول [illegible]
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ
[illegible] ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
صبح کرے [illegible] دن قیامت کے کوئی [illegible] چیز سے کہ لاوے گا یہہ مگر وہ [illegible]
اسکو کہا یا زیادہ کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہہ سمجہا جاتا ہی کہ جسنے کہا
مانند اوس چیز کے کہا اوسنے وہ افضل لاویگا اوس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہے بلکہ جسنے کہا مانند اوس چیز کے کہا اوسنے
کہا لاویگا مانند اوس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب یہہ کہ تقدیر کلام کی اور معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر
اوس چیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اوس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوس چیز کے کہ اوسنے کہا پس وہ برابر اوسکے لاویگا اور
جسنے کہا زیادہ اوس چیز سے کہ کہا اوسنے لاویگا وہ افضل اوس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہی ع ج **وَعَنْهُ** قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ
اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے
ہین ہلکے زبان پر بہاری ترازو مین یعنی ثواب انکا بہاری ہوگا میزان اعمال مین پیاری طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہہ ہین پاک ہی اللہ اور
موصوف ہون ساتہہ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا
أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِهٖ فِي جَمِيعِ
الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ أَوْ يُحَطُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوسٰى

فَقَالُوْا وَ یُحَطُّ بِغَیْرِ اَلِفٍ ھٰکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا تہے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا اون سے ایک پوچھنے والے نے اونکے ہمنشینوں میں سے کس طرح حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑہے سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی واسطے اوسکے ہزار نیکیاں یعنی اس حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا دور کی جاوینگی اوس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالی نقل کی یہہ مسلم نے اور کتاب مسلم میں یعنی صحیح مسلم میں تمام روایتوں میں موسی جہنی سے لفظ او یحط کا ہے کہا ابو بکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحیی بن سعید قطان نے موسی جہنی سے پس اونہوں نے یعنی شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی میں ہے یعنی جمع بین الصحیحین میں **ف** او یحط کے معنی یہہ ہوتے ہیں کہ دونو باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا گناہ جھڑتے ہیں اور ویحط کے معنی یہہ ہیں کہ نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں اور گناہ بھی جھڑتے ہیں اور موید ہیں اسکی روایتیں ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی اون میں بھی ویحط واو سے ہے پس ظاہر ان روایتوں میں منافات معلوم ہوتی ہے تطبیق ان میں یوں دیجاوے کہ کبھی آتی ہے واو بمعنی او کے پس نہیں منافات ہے دونوں روایتوں میں اور معنی یوں ہونگے کہ جسنے پڑہی یہہ تسبیح لکھی جاتی ہیں ہزار نیکیاں اگر نہوں اوسکے ذمے گناہ یا جھڑتے ہیں اوس سے ہزار گناہ اگر ہوں گناہ اوسکے ذمے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا کلام بہتر ہے فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنی کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** چن لیا یعنی خاص کر دیا ہے فرشتوں کے لیے اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑہنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہہ مختصر ہے چاروں کلموں کا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا اس لیے کہ تسبیح میں نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہیں اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ع +
وَعَنْ جُوَیْرِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِیْ مَسْجِدِھَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَھِیَ جَالِسَۃٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تہیں یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اونکے پاس سے وقت صبح کے اوسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئیں تہیں اپنے مصلی میں پہر پہرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھیں ہوئی تہیں اوسی جگہہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اوس حالت پر کہ جدا ہوا میں تجہسے اوس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول ہے کہا کہ ہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے میں نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہیں کہ اگر تولے جاویں ساتھ اوس چیز کے کہ کہی تو نے ابتدا اس دن سے ہے تو البتہ غالب آویں اونپر یعنی اذکار پر یعنی ثواب ونکا زیادہ ہو ثواب ونکے سے وہ چار کلمے یہہ ہیں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی کے اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق بوجھ عرش اوسکی کے اور موافق مقدار کلموں اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اوسکی کے یا اسماء یا صفات یا اوامر اوسکی کے اور دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑہے اگرچہ کم ہوں افضل ہیں اون تسبیحات سے کہ جو ایسی نہوں اگرچہ بہت ہوں اور اسی قیاس پر قراءۃ قرآن کی ساتہہ تدبر اور تفکر اور حضور کے گرچہ ایک آیت ہو افضل

ہوسکت قرات سورکی خالی ہوان چیزون مذکورہ سی ع + وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَتْ لَہٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جو شخص کہے کوئی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسی کے لیے ہے بادشاہت اور اوسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو کہے دن مین سوبار ہوگا اوسکے لیے ثواب برابر آزاد کرنے دس بردہ کے اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سے سو برائیان اور رہتی ہے اوسکے لیے پناہ شیطان سے اوس دن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنی دن قیامت کے عمل بہتر اوس چیز سے کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اوس سے

ف ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر شام کو پڑھے صبح تک اسی طرح پناہ مین ہے پس احتمال ہے کہ ہو یہہ اختصار راوی سے یا حضرت ہی نے نہ بیان کیا ہو اس لیے کہ ظاہر ہے واللہ اعلم اور کہا نووی نے یہہ ثواب سو کا ہے اور جس قدر زیادہ پڑہیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہہ سو خواہ اکٹھی پڑھے یا متفرق بھی ثواب پاویگا لیکن افضل یہہ ہے کہ اکٹھی پڑھے اور اول روز مین پڑھے تاکہ تمام دن پناہ مین ہے شیطان سے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْھَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَھُوَ مَعَکُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَہٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِہٖ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَا خَلْفَہٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے سفر مین پس شروع کیا لوگون نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے اے لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی اتنی چلا کے تکبیر نکہو تحقیق تم نہین پکارتے یعنی ساتھ تکبیر کے یا نہین یاد کرتے بہرے کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے یعنی مطلع ہے تمہارے حال پر جہان کہین کہ ہو تم برابر ہے کہ پکار کر یاد کرو یا چپکے اور وہ کہ پکارتے ہو اوسکو بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کی گردن سواری اوسکی سے کہا ابو موسی نے اور مین تہا پیچھے حضرت کے یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تہا مین لاحول ولاقوۃ الا باللہ اپنے دل مین پس فرمایا حضرت نے اے عبداللہ بن قیس کہ نام ہے ابو موسی اشعری کا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو اوپر ایک گنج کے گنجون بہشت کے سے پہر کہا مینے مقرر خبردار کیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنج یہہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ نقل کی یہہ بخاری او مسلم نے

ف پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند جگہ پر چڑہتے ہوئے جو تکبیر کہے سنت ہے پکار کر کہتے تہے یا مراد اس سے تکبیر اور مانند اوسکی کے ہے یعنی ذکر اللہ پکار کر کرتے تہے اور آخیر حدیث مین لاحول کو گنج اس لیے کہا کہ اسکے پڑہنے والے کو بہت ثواب ملتا ہے مانند گنج دنیا کے بلکہ دنیا کے گنج کی کچہہ بہی حقیقت نہین اوسکے آگے اور مشائخ نے لکھا ہے کہ کوئی ذکر مدد کرنیوالا اعمل پر اس سے زیادہ نہین اور معنی اس کلمہ کے یہہ ہین کہ نہین پہرسکنا گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوۃ اللہ کے طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے ع +

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اوسکے لیے درخت کہجور کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے

ف خاص کیا گیا درخت کہجور کا واسطے کثرت منفعت اوسکی کے اور اچہی ہونے پہل اوسکے کے ع + وَعَنْ

الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مُنَادٍ یُنَادِیْ سَبِّحُوا الْمَلِکَ الْقُدُّوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندے اوس مین مگر کہ ایک فرشتہ پکار نیوالا پکارتا ہے کہ ساتھہ پاکی کے یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبون سے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعاؤن کا الحمد للہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لا الہ الا اللہ افضل اس لیے ہے کہ ایمان بغیر اسکی صحیح نہین اور کہا بعض محققین نے کہ یہہ کلمہ افضل سب ذکرون مین اس لیے ہے کہ اس کو تاثیر عجیب ہے بیچ پاک کرنے باطن کے اوصاف بد سے ہے کہ وہ معبود ہین بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالی نے افرایت من اتخذ الہہ ہواہ پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو نفی ہوتی ہے سب معبودون کی اور الا اللہ کہنے سے ثابت ہوتا ہے ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہے ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ دل کے پھر قرار پکڑتا ہے اوس مین اور غالب ہوتا ہے اوس مین اور غالب ہوتا ہے اعضا اوسکے پہ پاتی حلاوت اسکی اوس فرع چکہا مزا اسکا اور الحمد للہ کو دعا اس لیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے ہے اور افضل اس لیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کے ہے اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہے فرمایا اللہ تعالی نے ولئن شکرتم لازیدنکم ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَا یَحْمَدُہٗ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنے سر ہے شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندے نے کہ نہ تعریف کی اوسکی **ف** حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان اور دل اور اعضا سے ہوتا ہے پس حمد ایک شاخ شکر کی ہے اور حمد کو سر شکر کا اس لیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہے اور زبان سے بیان نعمت و تعریف الہی کا خوب ہوتا ہے اور زبان نائب تمام اعضا کی ہے پس گویا حمد ہی مجمل شکر ہے اور مفصل شکر کا جز اعظم ہے اس لیے فرمایا کہ نہین شکر کیا اللہ کا اوس بندے نے کہ جس نے اوسکی حمد نکی اور اس کلام مین اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اون شخصون کے کہ بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہون گے کہ تعریف کرتے ہین اللہ کی وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنی بہرحال راضی برضا مولی ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ وَاَدْعُوْکَ بِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یَقُوْلُ ھٰذَا اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَھُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِیْ کِفَّۃٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کِفَّۃٍ لَمَالَتْ بِہِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی نے اے پروردگار میرے سکہلا مجکو ایک چیز کہ یاد کرون مین تجکو ساتھہ اوسکے اور دعا کرون مین تجسے ساتھہ اوسکے پس فرمایا اللہ تعالی نے اے موسی کہہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسی نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی مومنین کہتے ہین یہہ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کرے تو مجکو ساتھہ اوسکے یعنی ذکر و یا دعا خاص کہ اور کوئی اوسمین شریک میرا نہو دین فرمایا اے موسی اگر ساتون آسمان اور آباد کرنے والے اونکے سوا میرے

فرشتے اور ساتون زمینین رکہی جاوین ایک پلڑہ مین اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکہا جاوے ایک پلڑہ مین البتہ جہک جاوے ان چیزون کے
پلڑے سے پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے بیچ شرح السنۃ مین **ف** اگر کوئی کہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا ایسی طلب کی تہی کہ سبب
اوسکے اورون پر فائق ہون پس مطابقت جواب کے ساتھہ سوال کے کیا ہوئی کہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جواب یہہ کہ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ طلب
کی تونے محال چیز اسواسطے کہ نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑہتے ہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی بسبب
عادت بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہے ساتھہ ایک چیز کے کہ وہ اور کے پاس نہو مثلاً اگر اوسکے پاس جواہر ایسا ہو کہ اور کے
پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہے اسیطرح اسما اور دعاؤن اور علوم نادر اور کاریگریون کا حال ہے کہ ان مین سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہے
کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہے باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری اسپر ہوئی ہے کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہے مانند
زندگی اور نمک اور پانی کی کہ یہہ چیزین کیسی عزیز ہین اور ہین بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہہ اونکے برابر عزیز نہین اور ہین کم
اور مصحف شریف عزیز سب کتابون سے افضل ہے اور پایا جاتا ہے بہت و سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے اسکو اگر وہ پایا کم جاتا ہے اور جاہل
اوس سے ایسے خوش ہوتے ہین کہ علم قرآن و حدیث سے خوش نہین ہوتے اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات مین اور نفیس تر سب عبادتون
مین اور افضل سب ذکرون مین اور کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر ہین موجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نے ترک کر دیا ہے اونکو
اور مواظبت کرتے ہین اسما غریبہ اور دعاؤن عجیبہ کے کہ اکثر اون مین ایسی ہین کہ جنکی کچہہ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل سب مثالون
کا بیان سے یہہ ہے کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کے لوگ اونکی قدر نہین جانتے اور بعضی چیزین اوس درجہ کی عزیز
نہین ہین اور لوگ اونکو عزیز رکہتے ہین بسبب قلت کے اور اللہ تعالیٰ نے یہہ سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچہین رب العزت
جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کے اور ورد کہین اسکا ہر وقت و ہر مقام مین **وعن** ابی سعید و ابی ہریرۃ قالا
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر صدقہ ربہ قال لا الٰہ الا انا وانا اکبر واذا قال
لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ یقول اللّٰہ لا الٰہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الٰہ الا اللّٰہ لہ الملک ولہ
الحمد قال لا الٰہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الٰہ الا اللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ قال لا الٰہ الا انا لا حول
ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالہا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے
ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا سچا کرتا ہے
اوسکو رب اوسکا یعنی ثابت رکہتا ہے اور قبول کرتا ہے ان اقوال کو اور موافق کہنے اوسکے کے فرماتا ہے نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون
اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون
نہین کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسی کے لیے بادشاہت ہے اور اوسی کے لیے تعریف فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ نہین کوئی معبود مگر مین میرے ہی لیے بادشاہت ہے اور میرے ہی لیے تعریف ہے اور جب کہتا ہے بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پہرنا گناہ
سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھہ مدد اللہ تعالیٰ کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پہرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھہ
مدد میری کے اور تہے حضرت فرماتے جس شخص نے کہ کہا ان کلمات کو یعنی سوا جوابون مذکورہ کے اپنی بیماری مین پہر مر گیا نہ جلاوے گی اوسکو
آگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ وبین

بَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ وہ داخل ہوئی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کی پاس اور آگی اوسکی گٹھلیاں کہجور کی تہین یا کنکریاں تسبیح پڑہتی تہی ساتہہ اونکی یعنی تسبیح کو گنتی تہی ساتہہ اونکی پس فرمایا حضرت نی کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتہہ اوس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑہنی سے بہت سی گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہی یعنی بعد اسکی یا ازل سے ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسیکی اور الحمد للہ مانند اسیکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسیکی اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** ایک عورت پاس بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی بیویون مین سے تہین جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریان یہہ شک راوی ہی راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹھلیاں تہین یا کنکریان اور تسبیح اس طرح کی کہ اب متعارف ہی حضرت کے زمانہ شریف مین تہی بعضی گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑہتی تہی اور بعضی ڈوری مین گرہین دیتی جاتی تہی لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطی جائز ہونی اس تسبیح کی بھی بسبب تقریر یعنی جائز رکہنی حضرت کی اس لیے کہ یہہ تسبیح اوسی کی حکم مین ہی کیونکہ فرق نہین ہی درمیان پروئی ہوئی دانون کی اور بغیر پروئی ہوئی کی بیچ مقدمہ گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوی اوسکی قول پر کہ گناہ ہی اوسکو بدعت اور کہا ہی مشائخ نی کہ یہہ کوڑہ ہی شیطان کی لیے اور منقول ہی کہ کسی نی تسبیح دیکہی جنید کی ہاتہہ مین بیچ حالت منتہی ہونی اونکی کے پس پوچہا اس سے کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پہونچی ہم سبب اسکی طرف اللہ کی پہر کیونکر چہوڑون مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسی کی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسیطرح اسکی مابعد کی جملون مین دونون احتمال ہین **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتٰى بِهٖ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوس نی نقل کی اپنی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہی سبحان اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کیی سو حج یعنی نفل حج اور جسنی الحمد للہ کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ سوار کیا اوس نی لوگون کو سو گہوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنی کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیی اوس نی سو بردی اولاد حضرت اسماعیل کی سی اور جسنی اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین لاوی گا اوس دن مین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اوس ثواب سی کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہی مانند اسکی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ ہی اس سے پڑہی یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** مانند اسکی کہی سو حج دلالت کرتی ہی یہہ

حدیث اسپر کہ ذکر ساتھ شرط حضور کے ساتھ اللہ کے افضل ہے عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہوں اور ممکن ہے کہ ہو یہ قبیل الحاق کے لیے
ناقص کے ہے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضوں نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کے برابر ہے یعنی
اور خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے لیے دے ڈالی یا عاریۃً دے اور اس میں رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرے
ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اس واسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہے نہ اور کچھ اور اس
میں شبہ نہیں کہ مطلوب دلی ہوتا ہے وسیلہ سے اور آنا دکھ سے ہوتا ہے اس میں تسلی ہے واسطے ذکر کرنیوالوں محتاجوں کے کہ عاجز ہیں عبادتوں
مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہیں اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب ہیں اس لیے کہ وہ افضل ہیں بسبب نزدیکی کے قرابتی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اکبر افضل ہے سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئیں اور اور بہت حدیثیں
صحیحہ دلالت اسپر کرتے ہیں کہ افضل ان میں لا الہ الا اللہ ہے پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ مستنا ویل اس میں یوں کیجاویگی
کہ نہیں لاویگا اوس دن میں ثواب کوئی سوائے لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اور الحمد للہ پڑھنے والے کے زیادہ اوس ثواب سے کہ لاوے گا یہ ع ح **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملأہ ولا الہ الا اللہ لیس لہا حجاب
دون اللہ حتی تخلص الیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہے آدھی ترازو اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہے نیکیوں کے تولنے کے لیے اوسکو بھر دیگا اور
الحمد للہ کہنا بھرتا ہے ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہیں ہے واسطے اوسکے پردہ ورے اللہ کی یہانتک کہ پہونچتا ہے طرف اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ
حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکی قوی **ف** الحمد للہ کہنا الخ یعنی تنہا ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہے ساری ترازو کو اور افضل ہے سبحان اللہ سے یا مراد
یہ ہے کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہے کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہے ثواب سبحان اللہ کا اور آدھی کو بھر دیتا ہے ثواب الحمد للہ کا دونوں ملکر ساری ترازو کو بھرتے
ہیں اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہیں کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہے درگاہ کبریائی میں اور بہت ثواب پاتا ہے پڑھنے والا اوسکا اور اس میں
دلالت ظاہر ہے اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما قال عبد لا الہ الا اللہ مخلصا قط الا فتحت لہ ابواب السماء حتی یفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ
خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کہ کھولے جاتے ہیں واسطے اوسکے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہے طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہے
جبتک کہ بچتا ہے کبیرہ گناہوں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** بچنا کبیرہ گناہوں سے شرط ہے جلدی قبول ہونیکی نہ اصل
ثواب کے یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہوں سے بچے اور اصل ثواب ہر حال ملتا ہے ع **وعن**
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراہیم لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی
السلام واخبرہم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانہا قیعان وان غراسہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ملا میں ابراہیم سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتویں آسمان پر ملے تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہنا اپنی امت کو میری
طرف سے سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہے مٹی اوسکی یعنی مشک و زعفران ہے بجائے مٹی کے شیریں ہے پانی اوسکا اور وہ ہے میدان

پٹ پر یعنی ہموار خالی درختوں سے اور تحقیق درخت اوسکی ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
یہہ حدیث حسن غریب ہے از راہ اسناد کے **ف** میری طرف سے سلام لاتق ہے ہر شہد والے کو کہ کہو وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اوسکے
سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہہ ہیں کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکی کے پڑھنے سے آدمی جنت میں داخل ہوتا ہے اور بہت سے
درخت جنت میں لگائے جاتے ہیں یعنی ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہے پس جتنے زیادہ پڑھیگا اوتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے + ع

وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے یسیرہ سے اور تہی وہ ہجرت کرنیوالیوں سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ
الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھہ اونگلیوں کے یعنی تسبیحات مذکورہ اس لیے کہ وہ پوچھی جاوینگے
گویا کر دی جاینگی اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر سے پس بہلائی جاؤ رحمت یعنی اگر ذکر چہوڑ دوگی محروم رہوگی ثواب اوسکے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے
ف پوچھی جاوینگی الخ یعنی قیامت کو پوچھیگا اللہ تعالی کہ کیا کیا تہا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی اون میں پہر گواہی دینگی اپنے صاحب کے
اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اس میں
رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو اوس چیز میں کہ راضی ہو اللہ تعالی اوس سے اور بچاوے گناہوں سے اور اس سے معلوم ہوا کہ اونگلیوں
پر پڑہنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہے تسبیح پر پڑہنا ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک زمیندار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلاؤ مجھکو ایک ذکر کہ کہتا رہوں میں یعنی ورد
کروں اوسکو فرمایا کہہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہے بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہی پاکی ہے
اللہ کو پالنے والا عالموں کا نہیں پہرنا گناہوں سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ غالب حکمت والے کی کہا اوس نے
پس یہہ الفاظ ہیں واسطے ذکر رب میرے کے پس کیا ہے واسطے میرے کہ دعا کروں ساتھہ اوسکے اپنے لیے پس فرمایا کہہ یا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر
مجپر یعنی ساتھہ توفیق دینے طاعت کے حرکات وسکنات میں اور ہدایت کر مجھکو یعنی طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجھکو یعنی مال حلال
اور عافیت سے رکھہ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی میں کہ یہہ لفظ ہے یا نہیں نقل کی یہہ مسلم نے **ف** آیا ہے بزار کی روایت میں لفظ
العلی العظیم کا یعنی بجائے العزیز الحکیم کے اور مشہور بہی العلی العظیم ہی ہے لوگوں کی زبان پر اگرچہ نہیں وارد ہوا صحیح مسلم میں ع

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتوں کے پہر مارا اوسکے
ٹہنیوں کو اپنی لاٹہی سے پس جہڑے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جہاڑتا ہے گناہ بندوں کے

بیہی طرف دیکہے اور بہیر و سب گناہ گذشتہ بخش اور ہر قدم تک بچیلے اپنے گناہ سو نگاہ رکہے کہ غیر بہی دست قدرت مین ہے اور تو بہ بخشنے والا ہی بعد وعدہ
پڑہے اور مسلمانون کے لیے بہی بخشش چاہے یہہ تو بہ عوام کی ہے کہ واجب ہے اوسکا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کا ہوتا ہے اور
تو بہ خواص کی یہہ ہے کہ بری خلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دلکا اون سے تو بہ کرین اور تو بہ محبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونا سواے اللہ سے ہوتی
ہے اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق وعاصی کردیتا ہے اور گناہ کبیرہ و صغیرہ کا بیان باب الکبائر وعلامات النفاق
مین تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہان سے دیکہے اور صغیرہ گناہ سے انتہا مین پرہیز کرنا بہی اون سے دشوار ہے اور بحسب مذہب مختار کے تقوی مین بہی خلل نہیں
لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اس لیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بہی
پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کر دیتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہونچا دین اور سہل تر
علاج گناہون سے بچنے کا یہہ ہے کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹہیرے اور وہ یہہ ہے لقمہ دفع کرنیوالا بہوک کو اور کپڑا ڈہانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت
کرنیوالا گرمی و سردی کا اور اسی ضروری اور ایک بیوی اگر ضرورت ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرورت سے اور بسبب کہ نیکے مباح
مین پڑتا ہے شبہات مین اور شبہات مین اور بسبب پڑنیکے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہے اور یہان سے حد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور اسکے بعد
اسکے کفر آگ کا ہے نعوذ باللہ منہ ومن و تفسیح العلوم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالی سے اور تو بہ کرتا ہون طرف اوسکے دن بیچ
زیادہ ستر بار سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** تو بہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تہا واسطے گناہ کے اس لیے کہ حضرت معصوم تہے بلکہ اس لیے
تہا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تہے کہ قصور ہوا مجہسے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کے نہین ہوتی اور منظور رغبت
دلانی تہی امت کو تو بہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تہے جب انہون نے تو بہ و استغفار کو ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگار لوگ
کو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی نے تہین تمہین دو امان عذاب خدا سے پس ایک تو اوٹہ گئی اور دوسری موجود
ہے پس چنگل مارو ساتہ اوسکے وہ امان جو اوٹہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا اللہ تعالی
نے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون **وَعَنِ** الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہے دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کے سو بار نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہے غافل نہو اور کسی وقت بسبب مشغول
ہونیکے چیزون مباح کے مثل کہانیکے اور بیبیون سے خلطہ کرنیکے اور سوای انکے کے جو فی الجملہ اوسکے غفلت ہوتی تہی اسکو بہ نسبت اپنے پردہ اور گناہ جانکر
استغفار کرتے تہے اور اسکے اور بہی کتنے معنی لکہے ہین علمانے بخوف درازگی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہے کہ جو بعضے اچہے لوگون نے لکہا ہے کہ مختار
یہہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہے علم اسکا اللہ اور رسول کو ہے ایمان اسپر لاوے اور درپے سمجہنے معنون اسکی کے نہو **وَعَنْهُ** قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اغر مزنی
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو تو بہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق مین تو بہ کرتا ہون طرف اوسکے بیچ دن کے سو بار یعنی پس تمہین

بطریق اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت مین ہزار بار نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما
یروی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی
کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی
کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی
اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم
وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم
کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا
فی صعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل
البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیہا علیکم ثم اوفیکم ایاہا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک
فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثون کو کہ روایت کرتے تھے
اللہ برکت والے اور بلند سے یعنی حدیث قدسی ہے یہہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے میرے بندو تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ
میرے حق مین ایسا ہے جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس مین اے بندو میرے سب تم
گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو اے بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنے محتاج ہو طرف کہانیکی مگر جسکو
کہلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق اور بے پروا کرون اوسکو پس مانگو کہانا مجھسے کہلاؤن گا مین تمکو اے بندو میرے سب تم ہونگے یعنی محتاج
ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنہا دون مینے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤن گا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہو رات
اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچو گے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہونچاسکو
مجکو اور ہرگز نہ پہونچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پہونچاسکو مجکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ
نہین بلکہ نقصان وفائدہ تمھارے ہی لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے
اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہہ میری ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی
جیسے حضرت مین ویسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک مین کچھہ زیادتی نہین ہوتی اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے
سب یعنی ملکر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نقصان کرے یہ میری ملک مین سے کسی چیز کو اے بندو میرے اگر اگلے تمھارے
اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے کے یعنی
ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریا
شور مین اے بندو میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پہر پورا دونگا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی
یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوائے بھلائی کے یعنی برائی پس ملامت
کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اس لیے کہ صادر ہوئی اوسکے نفس سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے
مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہہ ہے کہ اگر چھوڑے جاوین لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیء النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس
من مغربہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ
توبہ کرے گناہ کرنیوالا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہہ مسلم نے
ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے اس لیے کہ عادت ہے لوگوں کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو ہاتھ پھیلاتے ہیں اوسکے آگے پس معنی یہہ ہیں
کہ بلاتا ہے گنہگاروں کو توبہ کیطرف اور بعضوں نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے وسعت مغفرت ورحمت سے اور یہانتک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب
مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسیکی توبہ نہیں قبول ہونیکی ۱۲ع وعن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے قبول کریگا اللہ تعالیٰ توبہ
اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے توبہ قبول ہوتی ہے بعد ازاں
نہوگی اور ایک حد اسکی اور ہے کہ پہلے حالت غرغرہ کے توبہ کرے حالت غرغرہ کی توبہ بھی نہیں قبول ہوتی ہے ۱۲ح وعن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کانت راحلتہ بارض فلاۃ
فانفلتت منہ وعلیہا طعامہ وشرابہ فایس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد ایس من راحلتہ فبینما ہو کذلک
اذ ہو بہا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطأ من شدۃ الفرح
رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ کرنے بندے اپنے کے
جسوقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اوسکے بہ نسبت ایک تمہاری کی کہ ہو سواری اوسکی بیچ زمین جنگل کے پھر جاتی رہے سواری اوس سے اور اوسپر تہا کھانا
اور پینا اوسکا پس ناامید ہوا اوس سے یعنی بعد تلاش کرنیکے پھر آیا ایک درخت کے پاس پس لیٹ رہا اوسکے سایہ میں ناامید ہوکر اپنی سواری سے
پس اوس وقت کہ وہ تہا اسیطرح سے دیکہا کہ ناگہان سواری کہڑی ہے نزدیک اوسکے پس پکڑی مہار اوسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یاالہی
تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہہ مسلم نے ف کہنا یوں تہا کہ تو رب میرا ہے اور میں بندہ تیرا بسبب نہایت
خوشی کے مدہوش ہوکر کہنے لگا بجای اوسکے کہ تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے
نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکی مشابہت دی اوس شخص کے خوشی کے ساتھ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل میں پائی ۱۲ح وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفرہ فقال ربہ
اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب
اذنبت ذنبا فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ
ثم اذنب ذنبا قال رب اذنبت ذنبا اخر فاغفرہ لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی
فلیعمل ما شاء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندے نے یعنی اس امت

مین ہو یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پہر کہا اے پروردگار میرے گناہ کیا مین نے پس بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکے نے یعنی فرشتون سے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہے بخشتا گناہونکو یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہے ساتھہ گناہون کے یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے بخشا مینے بندے اپنے کو پہر ٹھہرا یعنی گناہ کرنے سے ایک مدت تک جو چاہا اللہ نے پہر کیا گناہ اور کہا اے پروردگار میرے کیا مینے گناہ پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھہ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پہر ٹھہرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پہر کیا گناہ کہا اے پروردگار میرے کیا مینے گناہ اور پس بخش اوسکو واسطے میرے پس فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھہ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کرے جو چاہے یعنی جبتک استغفار کرتا رہے حاصل یہہ کہ جبتک کہ گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہے گا بخشونگا گناہ اوسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہے اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہون مین نہ امر ساتھہ گناہ کرنے کے **وعن** جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰی عَلَيَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جندب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کہا قسم ہے خدا کی نہین بخشیگا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کہاتا ہے مجہہ پر کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق مینے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا مانند اوسکے کہا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تہا اوسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشیگا کہی یہہ بات از راہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچہا جانا جیسیکہ صادر ہوتی ہے بعض جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل ہو جہوٹی کہی قسم تیری حاصل یہہ کہ اوس قسم کہانیوالے نے جو یقین کیا تہا اوسکے نہ بخشے جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جایز نہین ہے کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین نص وارد ہوئی ہے مضائقہ نہین انکو کہنا **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہہ ہے کہ کہے تو یا الہی تو ہی ہے پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتھہ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونیکا اور سوائے اسکے کا جو کیا ہے بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے برائی اوس چیز کے سے کہ کی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے تیرے ساتھہ نعمتون تیری کے کہ مجہپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہون اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو مگر تو فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑہے ان لفظونکو دن مین یقین کرکے معنون انکے پر پہر مرے اوسدن پہلے شام ہونیکے پس وہ بہشتیون مین سے ہے اور جو کوئی پڑہے یہہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتھہ معنون ان الفاظ کے پہر مرے پہلے صبح کے پس وہ بہشتیون مین سے ہے نقل کی یہہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ

بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جبتک کہ مانگیگا مجھسے یعنی بخشش گناہونکی اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا مین تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر ہوئین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھسے بخشونمین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق اگر تو آوے میرے ساتھ بھری ہوئین زمین خطاؤن کی پھر ملے مجھسے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے از روے بخشش کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت ہون اوپر بخشنے گناہون کے بخشتا ہون واسطے اوسکے اور نہین پروا کرتا مین جبتک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسیکو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ جاننا بندیکا اسکو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہون پر سبب ہے مغفرت کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہون کے بخشنے پر امید رکھتا ہے اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہے کریم سے وہ محروم نہین کرتا اوسکو پس یہہ حدیث مانند اس حدیث کے ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ منقول ہے کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہے تو کہ بخشیگا اللہ مجھ جیسیکو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب لینے اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنی کے تو اللہ ہی کو مین اختیار کرون اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہے مجھپر جاننا چاہیے کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو وہ ارحم الراحمین ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اوسکو یعنی حلال طیب وسے جگہ سے کہ نہین گمان کرتا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہے اوسکا اسی لیے فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا اور یہہ فضیلت مذکورہ اس لیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس بیچ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہے اور اونکی شان مین یہہ آیت وارد ہوئی ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پس یہہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا منقول ہے حسن بصری رح سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اون سے قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک نے کمی اولاد کا پھر ایک نے کمی پیدائش کا زمین اپنی مین پس ہر ایکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اون سے کہ شکوہ کیا لوگون نے تم سے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار کرنیکا پس پڑھی اونھون نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جتنے جواب دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ع **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے

کبیرہ ہوتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہے پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر وہی
ہے جو استغفار نکرے اور نادم ہووے ۔ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون رواه
الترمذی وابن ماجة والدارمی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بنی آدم خطا کار ہے یعنی سوا انبیا علیہم السلام کے
اس لیے کہ وہ معصوم ہیں خطا سے اور بہتر خطا کرنیوالوں کا توبہ کرنیوالے ہیں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ۔ وعن ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتة سوداء فی قلبه فان تاب واستغفر صقل قلبه وان
زاد زادت حتی تعلو قلبه فذلکم الران الذی ذکر الله تعالی کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون رواه احمد
والترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہے ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اوسکے دل میں پھر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اوسکا اور اگر زیادہ
کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہے اوسکے دل پر پس یہہ ہے ران [illegible] ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت میں ہرگز نہیں بلکہ زنگ
باندھا ہے اونکے دلوں پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہانتک کہ نہیں باقی رہی وان میں خیر ہرگز نقل کی یہہ احمد اور ترمذی [illegible] اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے ف چھا جاتا ہے یعنی ڈھانپ لیتا ہے نور دل کو پس اندھا ہوتا ہے بینائی دلکی سے پس نہیں دیکھتا کوئی چیز علموں نفع دینے والی
سے اور حکمتوں فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہے شفقت و رحمت کہ اوسکے سبب رحم کرتا ہے خدا اوروں پر اور ثابت ہوتی ہیں اوسکے دل میں آثار ظلم اور فتنہ
کو اور جرات کرتا ہے گناہ پر ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یقبل توبة العبد ما لم
یغرغر رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہے
توبہ بندے کی جبتک کہ نہیں غرغرہ لگتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جبتک کہ غرغرہ نہیں لگتا ہے یعنی جبتک کہ یقین نہیں ہوتا موت کا جبتک توبہ
مقبول ہے اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہیں مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق توبہ وقت مرنیکے نہیں درست خواہ توبہ کفر سے
کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیست التوبة الخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ توبہ گناہوں سے صحیح ہے نہ کفر سے پس اونکے نزدیک ایمان یاس کا
غیر مقبول ہے اور توبہ یاس کی مقبول ہے اور کہا طیبی نے کہ یہہ حکم گناہوں سے توبہ کرنیکا ہے اور اگر کسی سے حق اوسکا بخشوا دے ایسی حالت میں تو صحیح
ہے ۔ وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطن قال وعزتک یا رب لا ابرح اغوی
عبادک ما دامت ارواحهم فی اجسادهم فقال الرب عز وجل وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لا ازال اغفر لهم
ما استغفرونی رواه احمد اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم تیری
عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندوں کو جبتک کہ ارواح اونکی بدنوں اونکے میں ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہے اپنی
عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا میں اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے نقل کی یہہ احمد نے ۔ وعن صفوان
بن عسال قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی جعل بالمغرب بابا عرضه مسیرة سبعین عاما للتوبة
لا یغلق ما لم تطلع الشمس من قبله وذلک قول الله تعالی یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت
من قبل رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے

جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کی لیے کہ عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلی آفتاب جانب مغرب سی اور یہہ یعنی طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کی طرف سی مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالی کی اس قول کی اوسدن کہ آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیری کی نہین نفع دیگا کسی جانکو ایمان اوسکا ایسی جانکہ نہ تہی ایمان لائی پہلی سی یعنی پہلی آنی بعضی نشانیونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** توبہ کی لیے یعنی کہلا ہوا ہی توبہ کرنیوالونکی لیے یا علامت ہے واسطی صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہہ کہ لوگونکی لیے دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب مغرب کی طرف سی نہین نکلتا جب ادہر سے نکلیگا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہین قبول ہوویگا ایمان اور نہ توبہ گناہون سی آور اوسدن کہ آوینگی الخ یعنی ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب تیرا جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سی اور باقی آیت یہہ ہی اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِہَا خَیْرًا یعنی یا نہ تہی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کے مین بہلائی یعنی توبہ نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیت کا یہہ ہی کہ جسدن آفتاب مغرب کی جانب سی نکلیگا تو جو کوئی پہلی اوسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان یہ ہوگا لیکن گناہون سی توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سی نہ نفع دیگی +ع **وَعَنْ** مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْھِجْرَۃُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَۃُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہون سی طرف توبہ کی یہانتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور دارمی نی **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہون سے آدمی پاک ہو سکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہون سی نہین پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سی نکلی کا حاصل یہہ کہ جبتک آفتاب مغرب سی نہین نکلتا توبہ کرکر پاک ہو سکتا ہی اور جب اودہر سی نکلیگا تو توبہ سی نہین پاک ہونی کا +ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَحَابَّیْنِ اَحَدُھُمَا مُجْتَھِدٌ فِی الْعِبَادَۃِ وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ حَتّٰی وَجَدَہٗ یَوْمًا عَلٰی ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَہٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ اَبَدًا اَوْ لَا یُدْخِلُکَ الْجَنَّۃَ فَبَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْھِمَا مَلَکًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَھُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَہٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰی عَبْدِیْ رَحْمَتِیْ فَقَالَ لَا یَا رَبِّ قَالَ اِذْھَبُوْا بِہٖ اِلَی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دو شخص تہی بنی اسرائیل مین آپس مین دوست ایک اون مین سے بہت محنت کہینچتا تہا بندگی کرنی مین اور دوسرا کہتا تہا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تہا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالی نے کہ کہتا تہا گنہگار کو باز آ اور چیز سی کہ تو اوس مین ہی یعنی گناہ سی پس کہتا گناہ گار کہ چہوڑ دی مجکو ساتہہ پروردگار میری کی یعنی اس لیی کہ وہ غفور الرحیم ہی یہانتک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایکدن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نی چہوڑ دی مجکو ساتہہ پروردگار میری کی کیا بہیجا گیا ہی تو مجپر داروغہ پس کہا عبادت کرنیوالی نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبہی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بہیجا اللہ تعالی نی طرف اون دونون کی فرشتہ پہر قبض کی ارواح اون دونون کی پس اکہٹی ہوئی دونون یعنی اروا حین اونکی نزدیک اللہ تعالی کی یعنی برزخ مین یا عرش کی نیچی پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کی اور فرمایا دوسری کو کہ کیا طاقت رکہتا ہی تو یہہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سی پس کہا اوس نی کہ نہین طاقت رکہتا مین ای پروردگار میری فرمایا پروردگار نی فرشتون کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** اوس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنی عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نی جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننی کا اپنی تئین وہ بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب و تکبر کو +ع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ

بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَأُ
اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی کی ہے نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنے کے
نا امید مت ہو رحمت خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہے گناہ سب اور نہیں پروا رکھتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے
اور شرح السنۃ میں لفظ یقول کا ہے بدلے یقرأ کے **ف** بخشتا ہے گناہ یعنی کافروں کو ساتھ توبہ کی اور مومنوں کو ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہے ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَكَ
لَا اَلَمَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے الا اللمم کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الہی تو بخشدے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ جسنے نہیں کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ساری آیت یوں ہے وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ یعنی جو لوگ
پرہیز کرتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے سوائے چھوٹے گناہوں کے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہے مغفرت کا پس اس آیت میں جو ہے سوائے چھوٹے گناہوں کے
اسپر حضرت نے بطور سند کے شعر مذکور پڑھا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مومن خالی نہیں ہے چھوٹے گناہوں سے اور حاصل یہ ہے کہ شان و فضل تیرا ایسا ہے کہ
اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہوں کو چھوٹوں کی تو کیا حقیقت ہے اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ چھوٹے گناہ نہیں کرتا اور تو نہیں بخشتا بلکہ جھاڑ دیتا ہے انکو
بسبب نیکیوں کے اور یہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہے کہ ایام جاہلیت کے شاعروں میں سے ہے بہت عبادت کرتا تھا اوس وقت میں اور ایمان رکھتا تھا
قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے شعر سنتے تھے اور خود بھی
کبھی پڑھتے تھے ع **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا
مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ
فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ
وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ
وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ
جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ
مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ
فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَادٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُ
اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے
اللہ تعالی اے بندو میرے سب تم گم کیے ہوئے راہ مگر جسکو ہدایت کی میں نے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا میں تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن
میں مگر جسکو دولتمند کیا میں نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا میں تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے سب سے گناہ مگر جسکو بچا لیا میں نے
یعنی انبیا کو پس جسنے جانا تم میں سے کہ تحقیق میں قدرت والا ہوں بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا میں اوسکو یعنی سب گناہ اوسکے اور نہیں پروا
رکھتا میں اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے یعنی جوان و بوڑھے تمہارے یا عام و خاص

تمہارے یا فرمان بردار و گنہگار تمہارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہووین اوپر بڑے متقی دل بندیکے میرے بندون مین سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین نہ زیادہ کرے
یہہ یعنی جمع ہونا میرے ملک مین بقدر بازو مچہر کے اور اگر تحقیق اگلی تمہارے اور پچھلی تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک
تمہارے جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندیکے میرے بندون مین سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہہ میرے ملک مین سے بقدر بازو مچہر کے اور اگر تحقیق
اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہون ایک جگہہ مین پہر مانگے ہر آدمی تم مین سے
اوس قدر کہ پہونچے آرزو اوسکی یعنی جو حاجت دل مین ہے کہتا ہے پہر دوان ہین ہر مانگنے والے کو تم مین سے یعنی مقاصد اوسکے نہ کم کرے یہہ یعنی دینا اور روا
کرنی ملک میرے سے کچھہ مگر جیسا کہ اگر ایک تم مین کا گذرے دریا پہ پہر ڈالے اوس مین سوئی پہر اوٹھاوے اوسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہے
کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہے وا الا اوسکے ملک مین کمی کا کیا بائیث وہ کتنا ہی دے اوسکے یہان ہرگز کمی نہین ہوتی یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتو نکا
بسبب اسکے ہے کہ مین بہت سخی ہون بہت دینے والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت وکرم ساتھہ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے ارادہ
بندیکو دخل نہین دینا میرا حکم کرنا ہے اور عذاب میرا حکم کرنا ہے یعنی ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہے امر میرا واسطے
کسی چیز کے جس وقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتا ہون مین اوس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ قال قال ربکم
انا اہل ان اتقی فمن اتقانی فانا اہل ان اغفر لہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی۔
اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہون نے پڑھی یہہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوی کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے
بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا رب تمہارے نے کہ مین لائق اسکے ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنے سے ساتھہ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شریک کرنے
سے ساتھہ میرے پس مین ہون لائق اسکے کہ بخشون مین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مضمون اس آیت کا مانند
مضمون اس آیت کے ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوے ساتھہ
اوسکے اور بخشتا ہے سوائے اسکے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے **وعن** ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہتے سو بار اے پروردگار میرے بخش واسطے
میرے اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہے توبہ قبول کرنیوالا بخشنے والا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **وعن** بلال
بن یسار بن زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن جدی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف رواہ
الترمذی وابو داود لکنہ عند ابی داود ہلال بن یسار وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہے بلال بیٹے
یسار بیٹے زید کے سے کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہ کہا حدیث کی مجھسے باپ میرے نے نقل کی دادا میرے سے یہہ کہ اونہون نے سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہے کہ طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سے وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنیوالا اور توبہ کرتا ہون
مین طرف اوسکے بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اگرچہ بہاگا ہو لڑائی کفار کی سے کہ کبیرہ گناہ ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے لیکن نزدیک ابی داود
کے ہلال بن یسار ہے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ الحی القیوم کو زبر بہی ہے اور پیش بہی لیکن زبر مشہور تر اکثر روایتون مین ہے

اور جب استغفار پڑہی تو صدق دل سے تو بہ کر لی تو جسنے استغفار کیا وہ الگ گناہ سے اور حال ہین کہ مقیم ہوا اوس گناہ پر مانند ٹہٹہا کرنیوالی کی ہو ساتہہ رب اپنی کی عیاذاً باللہ منہ

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة فيقول يا رب انى لى هذه فيقول باستغفار ولدك لك رواه احمد

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے بندہ نیکبخت کے بہشت مین پس کہتا ہے بندہ اے پروردگار میرے کہان سے حاصل ہوا مجکو یہہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد نے

وعن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الميت في القبر الا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من اب او ام او اخ او صديق فاذا لحقته كان احب اليه من الدنيا وما فيها وان الله تعالى ليدخل على اهل القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال وان هدية الاحياء الى الاموات الاستغفار لهم رواه البيهقي في شعب الايمان

اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہے مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنیوالے کی کہ کوئی ہاتہہ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہے دعا کا کہ پہونچے اوسکو باپ کی طرف سے یا مان کی طرف سے یا بہائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جسوقت کہ پہونچتی ہے دعا اوسکو ہوتا ہے پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پہونچاتا ہے قبر والونکو بسبب دعا زمین والون کے مانند پہاڑون کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندونکا طرف مردونکی استغفار کرنا ہے واسطے انکے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین

وعن عبد الله بن بسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارا كثيرا رواه ابن ماجة وروى النسائي في عمل يوم وليلة

اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اوس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمال نامہ مین استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل یوم ولیلۃ کے **ف** روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہین دونون فرشتے اعمال لکہنے والے اوٹہا لیجاتے ہین اعمال نامہ بندیکا ہر دن پہر دیکہتا ہے اللہ تعالیٰ اول اعمالنامہ مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہے تبارک وتعالیٰ بخشے مین نے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونون طرفون اعمالنامہ کے ہین حاصل یہہ کہ صبح وشام کے استغفار سے یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے

وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اجعلني من الذين اذا احسنوا استبشروا واذا اساؤا استغفروا رواه ابن ماجة والبيهقي في الدعوات الكبير

اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین

وعن الحارث بن سويد قال حدثنا عبد الله بن مسعود حديثين احدهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم والآخر عن نفسه قال ان المؤمن يرى ذنوبه كانه قاعد تحت جبل يخاف ان يقع عليه وان الفاجر يرى ذنوبه كذباب مر على انفه فقال به هكذا اى بيده فذبه عنه ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله افرح بتوبة عبده المؤمن من رجل نزل في ارض دوية مهلكة معه راحلته عليها طعامه وشرابه فوضع راسه فنام نومة فاستيقظ وقد ذهبت راحلته فطلبها حتى اذا اشتد عليه الحر والعطش او ما شاء الله قال ارجع الى مكاني الذي كنت فيه فانام حتى اموت فوضع راسه على ساعده ليموت فاستيقظ فاذا راحلته عنده عليها زاده وشرابه فالله اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته

وَرَاَیۡتُ رِوَایَۃَ مُسۡلِمٍ الۡمَرۡفُوۡعَ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مِنۡہُ فَحَسۡبُ وَرَوَی الۡبُخَارِیُّ الۡمَوۡقُوۡفَ عَلَی ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ
اَیۡضًا اور روایت ہی حارث بن سوید سی کہ کہا حدیث کہین مجکو عبد اللہ بن مسعود نی دو حدیثین ایک دن مین سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور دوسری
نقل کی اپنی طرف سی کہ وہ یہہ ہی کہا کہ تحقیق مومن دیکہتا ہی اپنی گناہونکو گویا کہ بیٹہا ہوا ہی نیچی پہاڑ کی ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑی پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر
دیکہتا ہی اپنی گناہونکو مانند مکہی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتہہ اوس مکہی کی اس طرح سے یعنی اپنی ہاتہہ سی پس اوڑا دیا اوسکو اپنی
ناک سے یعنی مومن گناہ سی بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاوُن اور فاجر کو اپنی گناہ کرنیکی پروا نہین ہوتی پہر کہا عبد اللہ نے
یعنی حدیث جو حضرت سی سنی تہی وہ بیان کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ
کرنے اپنی بندی مومن کی بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گہانس سی جگہہ ہی ہلاکت کی ساتہہ اوسکی تہی سواری
اوسکی اوسپر تہا کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس کہا سر اپنا یعنی استراحت کی لیے زمین پر اور سو رہا کچہہ سونا پہر جاگا اور حال مین کہ تحقیق جاتی
رہی سواری اوسکی پہر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی رنج و بلا سوای گرمی و
پیاس کی کہا پہر جاوُن مین طرف مکان اپنی کی کہ تہا مین اوس مین پس سو رہون یہانتک کہ مر جاوُن پس رکہا اپنا سر اپنی بازو پر تاکہ مری پہر جاگا
پس ناگہان سواری اوسکی اوسکی پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندی
مومن کی اس شخص سے ساتہہ سواری اپنی کی اور توشہ اپنی کی یعنی جیسی یہہ شخص اپنی سواری اور توشہ کی ملنی سے خوش ہوتا ہی اس سی زیادہ
اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندی کی توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے ان دونو حدیثون سی اوسکو کہ مرفوع ہی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
فقط یعنی جس مین قصہ سواری کی بہاگنی اور پانی کا ہے اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کی دیکہتا ہی وہ نہین
ذکر کی اور نقل کی بخاری نی حدیث موقوف بہی **ف** حاصل یہہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف افراد بخاری سی ہی اور اس
حدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رح نی منقول ہی بڑی عالم باعمل اوستاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ
سی کہ اونہون نی کہا دعا کی مینی اللہ سبحانہ تعالی سی تیس برس تک یہہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس قبول کی گئی دعا میری پہر تعجب کیا
مینی اپنی دل مین اور کہا مینی سبحان اللہ ایک حاجت کی لیے دعا کی مینی تیس برس تک اور نہ روا ہوئی یہانتک پس دیکہا مینی خواب مین کہ کوئی کہتا ہی
مجکو آیا تعجب کیا تونی اوس سے یہہ بہی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ تعالی سے یہہ کہ دوست رکہی تجکو کیا نہین سنا تونی اللہ تعالی سے
کہ فرماتا ہی ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین پس یہہ حاجت کیا آسان ہی ۔ **وَعَنۡ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡعَبۡدَ الۡمُؤۡمِنَ الۡمُفَتَّنَ التَّوَّابَ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی
دوست رکہتا ہی اوس بندی مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہی **ف** یہہ دوست رکہنا بسبب توبہ کی ہی نہ بسبب گناہ کے
ح **وَعَنۡ** ثَوۡبَانَ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنۡیَا بِہٰذِہِ الۡاٰیَۃِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ
اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا الۡاٰیَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنۡ اَشۡرَکَ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنۡ اَشۡرَکَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین دوست رکہتا مین کہ تحقیق میری لیے دنیا ہو بدلے
اس آیت کی ای میری بندو کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی ساتہہ گناہ کرنیکے نہ ناامید ہو آخر آیت تک پہر کہا ایک شخص نے پس جسنی شرک کیا
یعنی وہ بہی داخل ہے اس آیت کی حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہو رہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی واسطی

اختیار امر الٰہی کے یا واسطے انکار وقتال کے اداہی جواب مین ہو فرمایا یعنی موجب حق کرنا تھا اجتہاد سو کہ خبردار ہو اور جس شخص نے کہ شرک کیا یعنی
شرک کیا اور توبہ کرلی بندگی مین توبہ اوسکی قبول ہوتی ہے پس وہ بھی داخل ہو اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ **ف** نہیں دوست رکھتا ہون
یعنی نہیں دوست رکھتا ہون اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین یعنی اگر دیجاوین مجھکو دنیا اور لذت اوسکی لذت کی چیز
اس لیے کہ خوشخبری ہے اس مین مغفرت گناہون کی اور بعد لفظ لا تقنطوا کے باقی آیت یہ ہے من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم
یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ان شعرون مین ہے **شعر** يا صاحب الذنب لا تقنطن فان الله رؤف ولا ترحلن
بلا عدة فان الطريق مخوف اور یہی مضمون ان شعرون فارسی کے ہے **شعر** تا قل مرد کہ مرکب مردان مرد را در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند نومید ہم مباش کہ رندان جرعہ نوش ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند **وعن ابي ذر** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى ليغفر لعبده ما لم يقع الحجاب قالوا يا رسول الله وما الحجاب قال ان تموت
النفس وهي مشركة روى الاحاديث الثلثة احمد وروى البيهقي الاخير في كتاب البعث والنشور اور
روایت ہے ابو ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہے بندہ جو کچھ چاہتا ہے گناہ ہو جب تک نہ ہو
درمیان بندے اور رحمت حق کے عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ کیا ہے وہ فرمایا یہ کہ مر جاوے آدمی اس حال مین کہ وہ مشرک کرنیوالا ہو نقل کین یہ تینون حدیثین
احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث و نشور مین **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقي الله لا يعدل
به شيئا كان عليه مثل جبال ذنوب غفر الله له رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہے
ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے یعنی مرے اس حال مین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے
کسی کو یعنی شریک نہ ٹھہراتا ہو اگر گناہ یعنی بعد مرنے کے بخشے گا اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے یعنی سب گناہ اگر چاہے گا نقل کی یہ بیہقی نے کتاب
بعث و نشور مین **وعن عبد الله بن مسعود** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التائب من الذنب كمن لا ذنب
له رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان وقال تفرد به النهراني وهو مجهول وفي شرح السنة روى عنه موقوفا
قال الندم توبة والتائب كمن لا ذنب له اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنیوالا گناہ سے
یعنی توبہ صحیح مانند اوس شخص کے ہے کہ نہیں گناہ واسطے اوسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی
نے کہ فقط نقل کیا اوسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہے اور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اللہ
بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہے یعنی پشیمانی بڑا رکن ہے توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہے کہ نہیں گناہ واسطے اوسکے **ف** جاننا چاہیے
کہ توبہ جب ہو ساتھ شرطون معتبرہ کے تو نہیں شک اوسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہے اوس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کے وهو الذي
يقبل التوبة عن عباده اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہے مٹانیوالے گناہون کو اور کبھی نہیں ہوتی لیکن
ثواب پاتا ہے اوس سے الحاصل یہ کہ یہ موقوف ہے مشیت ایزدی پر کہ جسکا چاہتا ہے استغفار سے گناہ دور کرتا ہے اور جسکا چاہتا ہے نہیں دور کرتا ہے

باب

یہ باب ہے بیچ بیان اون حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلے باب کو **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا ہے اور بعضے نسخون مین ہے
باب في سعة رحمة الله اس باب مین بیان ہے وسعت رحمت باری تعالیٰ کا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قضى الله الخلق كتب كتابا فهو عنده فوق عرشه ان رحمتي سبقت غضبي

وَفِی رِوَایَۃٍ غَلَبَتْ غَضَبِی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنا مخلوقات
کا یعنی دن میثاق کو یا شروع کیا پیدا کرنا اونکا لکہی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکہنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کی ہے اوپر عرش اوسکی کے او سمین
یہہ ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لیگئی ہے غضب میرے سے اور ایک روایت مین ہے کہ غالب ہے رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے **ف** کتاب مشتمل اس حکم کی رکہی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اوسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سے غضب پر غالب
ہونا نشانیون رحمت کا اور بخشش اور انعام اوسکی کا ہے کہ تمام مخلوقات کو گہیری ہوئے ہے اور بے انتہا ہے اور نشانیان غضب کی کم ہین جیسیکہ
فرمایا اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اور فرمایا ہے عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور بندے جو قصور کرتے ہین ادائے شکر نعمت
اوسکی مین وہ زیادہ از حد ہے جیسا کہ فرمایا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَا تَرَکَ عَلٰی ظَھْرِھَا مِنْ دَآبَّۃٍ پس یہہ رحمت ہے اللہ تعالی کی ہی کہ باقی رکہتا ہے
اونکو اور روزی دیتا ہے اور نعمت پہونچاتا ہے اور عذاب نہین کرتا یہہ تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا مین ہے اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا
کہ حدیث آیندہ مین بیان اوسکا ہے ؏ ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ
مِنْھَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَآئِمِ وَالْھَوَامِّ فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِھَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی
وَلَدِھَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَّرْحَمُ بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُہٗ
وَفِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَکْمَلَھَا بِھٰذِہِ الرَّحْمَۃِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق واسطے اللہ تعالی کے سو رحمتین ہین اوتاری اون مین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایون کے اور زہریلے جانورون کے
پس بسبب اوسی رحمت کے آپس مین میل کرتے ہین اور بسبب اوسیکے آپس مین رحم کرتے ہین اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہے جانور وحشی اپنے بچے پر اور رکہہ چہوڑی ہین اللہ تعالی نے ننانوین
رحمتین کہ رحمت کریگا ساتہہ اونکے اپنے بندون پر یعنی مومنون پر دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے
سلمان سے مانند اسکی اور بیچ آخر اوسکی کے یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوین رحمتون کو ساتہہ اوس
رحمت کے یعنی جو کہ دنیا مین پہونچی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہان کی رحمت بہی ہوگی قیامت مین اور ننانوین وہ ہونگی سب ملکر
سو رحمتین ہوجاوینگی ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ
مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖٓ اَحَدٌ وَّلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِہٖٓ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے عذاب سے نہ طمع کرے ساتہہ بہشت اوسکی کے کوئی اور
اگر جانے کافر اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے رحمت سے نا امید نہووے جنت اوسکی سے کوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** وارد ہوئی ہے
یہہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکی کے تا کہ نہ مغرور ہو مومن ساتہہ رحمت اوسکی کے پس نڈر ہو عذاب اوسکی سے اور نہ نا امید
ہو کافر رحمت اوسکی سے اور نہ چہوڑدے توبہ کرنے اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بندے کو لائق ہے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہے حضرت
عمر سے کہ کہا اگر پکارا جاوے گا قیامت مین یہہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکہونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاوے
گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ؏ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰٓی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کی تسمے پاپوش اوسکی سے اور دوزخ بہی مانند اسی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف**

حاصل یہہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچہا کام کرے اور امیدوار جنت کا رہے اور بری کاموں سے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے **وعن**
ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل لم یعمل خیرا قط لاھلہ وفی روایة اسرف رجل علی نفسہ
فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ
لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العلمین فلما مات فعلوا ما امرھم فامر اللہ البحر فجمع ما فیہ وامر البر
فجمع ما فیہ ثم قال لہ لم فعلت ھذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر لہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گہر کے لوگون کو ایک شخص نے کہ نہین کی تہی بہلائی کبہی اور ایک روایت مین ہے
کہ زیادتی کی تہی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تہے پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنے بیٹونکو کہ جب مرجاوے یہہ شخص یعنی
مین پس جلا دو اوسکو یعنی مجکو پہر اوڑاؤ آدہی راکہہ اوسکی جنگل مین اور آدہی دریا مین پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا
حساب مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالم مین سے پس جب مرگیا کیا بیٹون اوسکی نے جو کہہ گیا تہا اون سے پس حکم کیا
اللہ تعالی نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اوس چیز کو کہ اوس مین تہی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اوس مین تہی یعنی دریا
اور جنگل نے اجزا اوس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہوکر پیدا ہوا پہر فرمایا اللہ تعالی نے کسواسطے کیا تہا تو نے یہہ کہا اوس شخص نے
کیا مین نے ڈر تیرے سے اے پروردگار میرے اور تو دانا تر ہے پس بخشا اللہ تعالی نے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوس شخص نے
جلا کر اوڑانے کا حکم اس لیے کیا کہ وہ سمجہا تہا کہ عذاب خاص اوسیکو ہوتا ہے کہ دفن کیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہے یہی بات
اوسکی پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اس صورت مین تو کچہہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے
یہہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہے کہ یہہ شک کرنا ہے قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہے پس جواب اسکا بعضون نے یہہ کہا ہے
کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کے تہا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تہا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تہی اور بعضون نے کہا یہہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا کہ اوس مین
آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکہتا ہے ماخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب مین ہوا کہ وقت پانے سواری کے بسبب نہایت
خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم **وعن** عمر بن الخطاب قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاذا
امرأة من السبی قد تحلب ثدیھا تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنھا وارضعتہ فقال لنا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اترون ھذہ طارحة ولدھا فی النار فقلنا لا وھی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال اللہ ارحم
بعبادہ من ھذہ بولدھا متفق علیہ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندے پس ناگہان
ایک عورت تہی بندی مین کہ تحقیق بہتے تہے چہاتی اوسکی یعنی دودہ بہتا تہا بسبب کثرت کے اس لیے کہ بچا اوسکے ساتہہ نہ تہا دوڑتے تہے یعنی بچے کی
تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندے مین لیتی اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنے پیٹ سے اور دودہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت اپنے بچے
اپنی کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچا اپنا آگ مین یعنی جب غیر کے بچے پر یہہ محبت کرتی
ہے تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالے گی اوس حالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ
اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندونپر یعنی مومن بندونپر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن ینجی احدا منکم عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا

اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا یعنی آگ سے کسیکو تم مین سے عمل اوسکا یعنی نرا عمل نہین نفع دیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اوسکی ساتھہ ہو تو مفید ہے عرض کیا صحابہ نے اور نہ تمکو یعنی آپکو بھی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونیکے فرمایا اور نہ مجکو مگر یہہ کہ ڈہانکے مجکو اللہ اپنی طرف سے ساتھہ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کی اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اور اوّل روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھہ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو یعنی عبادت مین پہونچوگے تم منزل مقصود کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْرُہٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسیکو تم مین سے عمل اوسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اوسکو دوزخ سے یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتھہ رحمت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مگر ساتھہ رحمت اللہ کی یعنی عمل ساتھہ رحمت کے ہوگا وہ یہہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھہ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات اوسکی ملینگے موافق اعمال کے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَفَہَا وَکَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچہا ہوا اسلام اوسکا یعنی خالص ہو نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکسان ہو جہاڑتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے ہر گناہ کہ پہلے اسلام کے کیا تہا اور ہوتا ہے بعد اسکے بدل یعنی بعد اسلام لانیکے جو عمل کرتا ہے اوسپر بدلا ملتا ہے بیان اوسکا یہہ کہ ایک نیکی دہ چند لکہی جاتی ہے سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اوسکے یعنی جتنے کرتا ہے اوتنی ہی لکہی جاتی ہے مگر یہہ کہ تجاوز کرے اللہ اوس سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ فضل و رحمت الٰہی ہے کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہے سات سو چند تک اور جسکے لیے چاہتا ہے زیادہ بہی دیتا ہے موافق مشقت اور صدق و اخلاص اوسکی کے اور بدی جتنی کرتا ہے اوتنی ہی لکہی جاتی ہے اور جس سے چاہتا ہے درگذر بہی کرتا ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ فَمَنْ ہَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکہین نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا فرشتونکو ساتھہ لکہنے اونکے لوح محفوظ مین تفصیل اوسکی یہہ کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پہر نہ کرے نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا اوسکا بسبب کسی عذر کے لکہتا ہے اوس نیکی کو اللہ واسطے کرنے والے کے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پہر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اوسکو لکہتا ہے اوسکو اللہ واسطے اوسکے نزدیک اپنے دس نیکیان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی جسکے لیے چاہتا ہے بندون اپنے مین سے زیادہ بہی لکہتا ہے از راہ فضل و کرم اپنے کے موافق اخلاص اور بجا لانے شرائط و آداب اوسکی کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پہر نکی برائی یعنی بسبب خوف الٰہی کے لکہتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پہر کی برائی لکہتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ایک برائی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نیکیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے ثواب پاتا ہے اور مراد برائیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے اور پہر نکرے تو اوسکے لیے ایک نیکی اس لیے لکہی جاتی ہے کہ ثواب عمل کا موقوف ہے نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہے عمل اوسکے سے اس لیے کہ ثواب پایا جاتا ہے نیت پر بدون

عمل کرے اور نہیں ثواب دیا جاتا ہے جو عمل پر بدون نیت کے لیکن مضاعف نہیں ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ بری نیت کے اور بلکہ زیادہ اس سے اس زیادتی کی حد کو کوئی نہیں جانتا ہے کہ کس قدر ہوتی ہے اور مبہم کہا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اس لیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے میں قوی تر ہے ذکر کرنے معین کے سے جیسا کہ اسلیے فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال اوس شخص کا کہ کرتا ہو برائیاں پھر کرے نیکیاں مانند حال اوس شخص کے ہے کہ ہو اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہے حلقوں زرہ کے نے اسکو پھر کی اوس نے نیکی پس کھل گئی حلقہ اوسکی پھر عمل کیا اور یعنی نیکیاں یہانتک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کے نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** حاصل یہ ہے کہ برائی کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہے اور تعسیر ہوتا ہے امور میں اور دشمن رکھتے ہیں اوسکو لوگ اور نیکیوں کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہے اور آسان ہوتے ہیں امور اوسکے اور ہوتا ہے محبوب لوگوں کے دلوں میں مشابہت دی اوسکو ساتھ پہننے زرہ تنگ کے کہ سبب گھٹنے کا ہے اور کھلنا اوسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہے ع ح

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی درداء سے یہہ کہ اونہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور فرماتے تھے اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے روبرو پروردگار اپنی کے یعنی حساب کے لیے دن قیامت کے دو بہشتیں ہیں کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنے والا اسکے تو بھی دو بہشتیں ہونگی اوسکے لیے پھر فرمایا دوسری بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنی کے سے دو بہشتیں ہیں پس کہا میں نے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنی کے سے دو بہشتیں ہیں پھر کہا میں نے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہہ احمد نے **ف** دو بہشتیں ہیں بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ ایک بہشت ہے کہ سونے کی ہیں مکان اور محل اور زیور وغیرہ اوسکے اور ایک بہشت ہے کہ اسیطرح چاندی کا ہے سامان اوسکا اور ابو درداء نے ازبسکہ بعید جانا اس حکم کو اوسپر حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہو اوسکو یہہ حکم بات یونہیں ہے جو کہ میں نے کہی ع

وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَاْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ اُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عامر تیرانداز سے کہ کہا اوس نے کہ تھے ہم نزدیک اوسکے یعنی

پیغمبر

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک شخص اوسپر تہی ایک کملی اور اوسکے ہاتھ مین تہی کچھہ چیز لپیٹ گئی تہی کملی اوسپر پہر کہا یا رسول اللہ گذرا تھا
بن درختون کے پس سنی مینے اوس مین آوازین جانورون کے بچون کی پس پکڑ لیا مینے اونکو اور رکہہ لیا مینے اونکو اپنی کملی مین پہر آئی بچون کی مان پہر نے لگی میرے
سر پر پس کہولدی مینے کملی بچون پر سے واسطے مان کی یعنی تاکہ دیکہے مان بچون کو پس آ پڑی اونپر پہر لپیٹ لیا مینے مان اور بچون کو چادر اپنی مین پس یہہ سب میرے
پاس ہین فرمایا رکہہ دے اونکو پس رکہہ دیا مینے اونکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چہوڑ دی مان اونکی نے ہر چیز سوای چپٹنے کے اون سے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے مان بچون کی اپنے بچون پر پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہے مجہکو ساتہہ حق کے البتہ اللہ تعالی بہت
رحم کرنیوالا ہے اپنے بندون پر نسبت مان بچون کے ساتہہ بچون اپنی کے پہر لیجا انکو یہانتک کہ رکہدے انکو جہان سے پکڑا تہا تو نے انکو حال آنکہ مان
اونکی ساتہہ اونکے ہو پہر لیگیا وہ اونکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ غَزَوَاتِہٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَۃٌ تَحْصِبُ
بِقِدْرِھَا وَمَعَھَا ابْنٌ لَھَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَھَجٌ تَنَحَّتْ بِہٖ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ
قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ قَالَ بَلٰی قَالَتْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ بِعِبَادِہٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِھَا قَالَ بَلٰی قَالَتْ
اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَھَا فِی النَّارِ فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیْھَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِہٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا تہے ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرت کے پس گذرے حضرت کتنے ایک لوگون پر پہر فرمایا کون
لوگ ہو تم عرض کیا اونہون نے ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اوسکے ساتہہ تہا بیٹا اوسکا پس جسوقت کہ اوٹہتی
لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکیکو یعنی تا آگ کی گرمی سے بچے نہ اوٹہا دے پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کے فرمایا ہان
کہا اوس عورت نے قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہارے کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون کا فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نے کیا
نہین اللہ تعالی زیادہ رحم کرنیوالا اپنے بندون پر مانسے ساتہہ بچے اپنے کے فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نے تحقیق ماں نہین ڈالتی اپنے بچے کو آگ مین پس
جہکایا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روتی ہوئی پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اپنے بندونکو
یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنیوالیکو ایسی سرکش کو کہ سرکشی کرے اللہ پر یعنی خلاف کرے اوسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الہ الا اللہ کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاۃَ اللّٰہِ فَلَا یَزَالُ بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ
لِجِبْرِیْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُّرْضِیَنِیْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی فُلَانٍ وَیَقُوْلُھَا
حَمَلَۃُ الْعَرْشِ وَیَقُوْلُھَا مَنْ حَوْلَھُمْ حَتّٰی یَقُوْلَھَا اَھْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَھْبِطُ لَہٗ اِلَی الْاَرْضِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے
ثوبان سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہے مرضی اللہ کی یعنی ساتہہ ادا کرنے طاعات کے پہر
ہمیشہ رہتا ہے ساتہہ اوس ڈہونڈہنے کے پس فرماتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل کو کہ فلانا بندا میرا ڈہونڈہتا ہے یہہ کہ راضی رکہے مجہکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ
میری اوسپر ہے پہر کہتا ہے جبرئیل رحمت خدا کی فلانے پر ہو جیو اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اوٹہانیوالے عرش کے اور کہتے ہین اوسکو وہ فرشتے گرد
اونکے ہین یہانتک کہ کہتے ہین اس بات کو فرشتے ساتون آسمانون کے پہر اوترتی ہے رحمت اوس شخص کے لیے طرف زمین کے نقل کی یہہ احمد نے اوترتی
ہے رحمت یعنی دوست رکہتا ہے اللہ تعالی اوسکو پہر رکہی جاتی ہے اوسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکہتے ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند

اوس حدیث کو بیہقی نے کہ فرمایا حضرت نے جب اللہ تعالی دوست رکہتا ہی ایک بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو میں دوست رکہتا ہوں فلانے بندے کو تو بہی دوست رکہہ اوسکو پہر دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمانوں میں کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانیکو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتے ہیں اوسکو آسمان والے پہر رکہیجاتی ہی اوسکے لیے قبولیت زمین میں یعنی لوگ دوست رکہتے ہیں اوسکو اور جب دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو تو پکارتا ہے جبرئیل ع کو کہ میں دشمن رکہتا ہوں فلانیکو تو بہی دشمن رکہہ اوسکو پہر دشمن رکہتا ہی اوسکو جبرئیل ع پہر پکارتا ہی آسمان والوں میں کہ اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی فلانیکو پس دشمن رکہو تم اوسکو پس دشمن رکہتے ہیں اوسکو پہر رکہی جاتی ہی اوسکے لیے دشمنی زمین میں یعنی لوگ دشمن رکہتے ہیں اوسکو انتہی اسی سبب سے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اونکو دوست رکہتے ہیں اور جو کہ ساتہہ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلونکو اپنی طرف مائل کرتے ہیں وہ خارج ہیں دائرہ اعتبار سے ع ح **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول عزوجل کے پس بعضے اون میں سے ظالم ہیں واسطے نفس اپنی کے اور بعضے اون میں سے میانہ رو ہیں اور بعضے اون میں سے سبقت کرنیوالے ہیں نیکیوں میں فرمایا سب بہشت میں ہیں نقل کی یہہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں **ف** اوپر سے آیت یوں ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ یعنی پہر دی ہمنے کتاب شریعت اون لوگوں کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے اونکو یعنی ساتہہ ایمان و اسلام کے اپنے بندوں میں سے پس بعضے برگزیدہ بندوں میں سے وہ ہیں کہ ظلم کرتے ہیں اپنی نفسوں پر یعنی مرتکب ہوتے ہیں منہیات کے اور بعضے اون میں سے میانہ رو ہیں یعنی نیکی بہی کرتے ہیں اور برائی بہی اور بعضے اون میں وہ ہیں کہ سبقت کرتے ہیں بہلائیوں میں یعنی نہایت جد و جہد کرتے ہیں بیچ سیکہنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بہی اورونکو کرتے ہیں اور کہا حسن بصری رح نے کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہوں نیکیاں اوسکی برائیوں پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہوں نیکیاں اور برائیاں اوسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہوں برائیاں اوسکی نیکیوں پر یہہ تینوں قسمیں برگزیدہ بندوں میں سے ہیں سب بہشت میں داخل ہونگے بحسب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالی کے معلوم ہوئی ع ح

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

باب ہی اون دعاؤں کا کہ پڑہے وقت صبح کے اور شام کے اور سونیکے **ف** صبح کہتے ہیں اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائیں جو صبح و شام کے پڑہنے کی آئی ہیں چاہیے پہلے نماز فجر و مغرب کے پڑہے اور چاہیے بعد ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوئے ہم شام میں اور داخل ہوا شام میں ملک اس حال میں کہ ملک ہی واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک واسطے اوسکے اوسیکے لیے ہی بادشاہت اور اوسیکے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں بہلائی اس رات کی سے اور بہلائی اوس چیز کی سے کہ اس میں ہی یعنی جو چیزیں رات میں پیدا ہوتی ہیں اور

اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے برائی اوس رات کی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اس مین ہو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے
کاہلی سے یعنی طاعت مین اور نہایت بڑہاپے سے کہ خلل آجاوے بیچ قوتون کے اور برائی بڑہاپے کی یعنی عقل جاتی رہے اور وہ چیزین پیدا ہون کہ بڑہاپے سبب اونکے حال او
پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کے سے یعنی دنیا کے فتنون سے اور محبت دنیا مین گرفتار ہونے سے اور عذاب قبر کے سے اور جسوقت صبح کرتے حضرت کہتے یہی یعنی جو کہ شام میں پڑہتے صبح مین بھی
پڑہتے لیکن بجائے امسینا وامسی الملک للہ کے اصبحنا واصبح الملک للہ اور ایک روایت مین بعد لفظ سوء الکبر کی یہہ بھی ہے کہ اے رب مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے عذاب
کے دوزخ مین سے اور عذاب سے قبر کے نقل کی یہہ مسلم نے ف صبح کے وظیفہ مین بجائے الملک کے الیوم پڑہے یعنی اسطرح اللھم انی اسالک من خیر ہذا الیوم اور بجائے مؤنث ضمیرون کے
مذکر ضمیرین پڑہے یعنی ہا کی جگہہ ہ پڑہے **وعن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت
خدہ ثم یقول اللھم باسمک اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ومسلم عن البراء
اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آپ بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھہ اپنا یعنی داہنی ہتھیلی نیچے گال اپنی کے یعنی داہنے گال کے پھر کہتے یا الٰہی ساتھہ نام
تیرے کے مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون اور جسوقت جاگتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنے ہمارے کے
یعنی بعد سلانے کے اور طرف اوسکی ہے رجوع نقل کی یہہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے براء سے ف طرف اوسکی ہے رجوع یعنی بعد موت کے حساب اور جزا کے لیے دن قیامت کے بعضون نے تو یہہ معنی کہے ہین اور ظاہر
یہہ ہے کہ مراد نشور سے یہان تفرق ہونا ہے بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونے کے اور خسارہ کے نیچے ہاتھہ رکھکر سونے مین بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنے مین
وقت سونے اور جاگنے کے یہہ ہے کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادت پر ہووے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی
احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ
ان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین وفی روایۃ ثم لیضطجع علی شقہ
الایمن ثم لیقل باسمک متفق علیہ وفی روایۃ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات وان امسکت نفسی فاغفر لہا اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگہہ پکڑے ایک تمہارا طرف اپنے بچھونے کے چاہیے کہ جھاڑے بچھونا اپنا ساتھہ اندر کے کونے لنگی اپنی کے یعنی جو
کونہ کہ متصل بدن کے ہے اسلیے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہے پیچھے اوسکے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اوسپر پڑا ہو پھر کہے یعنی بعد لیٹنے کے ساتھہ نام تیرے
کے اے پروردگار میرے رکھی مینے کروٹ اپنی اور ساتھہ نام تیرے کے اور مدد تیری کے اوٹھاونگا مین اوسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اوسپر یعنی بخشدے اوسکو
اور اگر چھوڑے تو اوسکو یعنی پھیرے تو حیات طرف میری اور جگادے تو مجکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوسطرح کی کہ نگہبانی کرتا ہے ساتھہ اوسکے اپنے نیکبخت بندون کے
اور ایک روایت مین ہے کہ جب آوے ایک تمہارا بچھونے پر جھاڑے بچھونا پھر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہے باسمک یعنی آخر تک پڑہ جاوے نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یہہ ہے پس چاہیے کہ جھاڑے بچھونے کو ساتھہ کونے کپڑے اپنے کے تین بار اور اس روایت مین ہے وان امسکت نفسی فاغفر لہا
یعنی بجائے فارحمہا کے فاغفر لہا ہے ف لنگی کے اندر کے کونے سے جھاڑنے کو اس لیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور اسمین ستر اچھی طرح ڈہکا رہتا ہے اور اگر قبض کرے تو جان
میری الخ آدمی جب سوتا ہے تو حکم مردے کا رکھتا ہے کہ حق تعالی روح اوسکی قبض کر لیتا ہے بعد ازان یا روح کو چھوڑتا ہے مار ڈالتا ہے یا پھر بھیج دیتا ہے جلا دیتا ہے پس دعا کی کہ
خداوندا اگر روح رکھہ چھوڑے تو اور مارے تو بخشدے اور اگر یہہ بھیجے روح کو اور زندہ رکھے تو محفوظ رکھیو جیسے کہ نیک بندونکو محفوظ رکھتا ہے یعنی توفیق بھلائی کی دیو اور گناہون سے بچا اور مدد کر
ہر امر مین اور نیک بندے وہ ہین کہ حق اللہ تعالی کے اور بندونکے ادا کرتے ہین اور داہنی کروٹ سونے مین حکمت یہہ ہے کہ دل بائین پہلو مین ہے پس جب داہنی کروٹ
سوتا ہے تو دل لٹکتا رہتا ہے اوس سے بہت استراحت اور غفلت نیند مین نہین ہوتی اور آسان ہوتا ہے جاگنا نماز تہجد کے لیے اور بائین کروٹ سے سونے مین دل اپنی جگہہ ٹھہر رہتا ہے
اوس سے راحت اور غفلت نیند مین بہت ہوتی ہے **وعن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ

نام على شقه الأيمن ثم قال اللهم أسلمت نفسي إليك ووجهت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قالهن ثم مات تحت ليلته مات على الفطرة وفي رواية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل يا فلان إذا أويت إلى فراشك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع على شقك الأيمن ثم قل اللهم أسلمت نفسي إليك إلى قوله أرسلت وقال فإن مت من ليلتك مت على الفطرة وإن أصبحت أصبت خيرا متفق عليه اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے سوتے داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہتے یا الٰہی خالص متوجہ کیا مینے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے کے اور متوجہ کیا مینے مونہہ اپنا طرف تیرے یعنی طرف قبلہ تیرے کے اور سونپا مینے کام اپنا طرف تیرے اور لگائی مینے پیٹھ اپنی طرف تیرے یعنی اعتماد کیا مینے تجھپر اور پناہ لایا طرف تیرے واسطے خواہش کرنے کی طرف ثواب تیرے کے اور ڈرنے کی عذاب تیرے سے نہیں پناہ اور نہیں نجات تیرے عذاب سے مگر طرف رحمت تیری کے ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے کہ اوتاری ہے تونے اور ساتھ نبی تیرے کے کہ بھیجا ہے تونے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا ان کلمات کو پھر مرگیا اوسی رات میں مرا دین اسلام پر اور ایک روایت میں ہے کہ کہا براء نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اے فلانے جسوقت کہ جگہہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہہ اللہم اسلمت نفسی الیک قول اسلمت تک اور فرمایا حضرت نے پس اگر مرے تو اوس رات میں مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تونے پہونچیگا بھلائی کو یعنی بہت بھلائی کو یا بھلائی کو دارین میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه قال الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي رواه مسلم اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتے طرف بچھونے اپنے کے کہتے سب حمد واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمارے کو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہیں اونمیں سے کہ نہیں کفایت کرنیوالا واسطے اونکے اور نہ ٹھکانا دینیوالا نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرتا اونکو اللہ تعالی اور ونکی برائی سے یعنی محفوظ نہیں کرتا اونکو ہر دن کی ایذا رسانی سے بلکہ وہ غالب رہتے ہیں اونپر اور نہ مہیا کیا ہے اونکے لیے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہے اونکو کہ سرگردان رہتے ہیں کوچوں اور بازاروں اور جنگلوں میں اور ایذا پاتے ہیں گرمی اور جاڑے سے

وعن علي أن فاطمة أتت النبي صلى الله عليه وسلم تشكو إليه ما تلقى في يدها من الرحى وبلغها أنه جاءه رقيق فلم تصادفه فذكرت ذلك لعائشة فلما جاء أخبرته عائشة قال فجاءنا وقد أخذنا مضاجعنا فذهبنا نقوم فقال على مكانكما فجاء فقعد بيني وبينها حتى وجدت برد قدمه على بطني فقال ألا أدلكما على خير مما سألتما إذا أخذتما مضجعكما فسبحا ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثا وثلاثين وكبرا أربعا وثلاثين فهو خير لكما من خادم متفق عليه اور روایت ہے حضرت علی سے کہ تحقیق حضرت فاطمہ رض آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارادہ اسکے کہ شکایت کریں طرف حضرت کی مشقت کی کہ پاتی تھیں اپنے ہاتھوں میں بسبب پیسنے چکی کے اور پہونچی تھی خبر حضرت فاطمہ کو یہہ کہ آئے ہیں حضرت کے پاس غلام پس نہ پایا حضرت فاطمہ نے حضرت کو پس ذکر کیا یہہ ورود عائشہ کو یعنی کہا اونسے کہ حضرت سے عرض کر دینا کہ خادم کو مانگنے کے لیے آئی تھی پھر جب آئے حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نے کہا تھا کہا حضرت علی نے پس آئے حضرت ہمارے پاس اور ہم حالت میں کہ لیٹے ہوئے تھے ہم اپنے بچھونوں پر پس ارادہ کیا ہمنے اوٹھنے کا پس فرمایا حضرت نے ٹھہرے رہو اپنی جگہہ پھر آئے حضرت اور بیٹھ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کے یہانتک کہ پائی مینے ٹھنڈک حضرت کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں مین تمکو بہتر اوس چیز سے کہ مانگی تمنے یعنی بردہ وہ یہہ ہے کہ جسوقت جاؤ تم اپنے بچھونے پر پس سبحان اللہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار پس یہہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے ف

حضرت جاوین دونون صاحب جو انکو درمیان مین آپ بیٹھے تو یہہ بسبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کی تہا جیسا کہ کہا گیا ہے اذا آمرت الالفۃ رفعت الکلفۃ اور پائی مین ٹھنڈک آپکے قدم سے
معلوم ہوا کہ حضرت علی رض اور فاطمہ رض ایک لحاف مین سوتی تہے اور حضرت علی ننگے تہے سوا ستر کے اور کہا جزری نے شرح مصابیح مین کہ بعضی روایات صحیحہ مین تکبیر پہلی
ہے پس شیخ ہمارے حافظ ابن کثیر کہتے تہے کہ بعد نمازون کے سبحان اللہ پہلے پڑہے اور وقت سونیکے اللہ اکبر پہلے پڑہے انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑہے اور کبھی پیچھے تاکہ
عمل دونون روایتون پر ہو جاوے اور یہہ دلیل اوس کی لائق تہے اور یہہ بہتر ہو تمہارے لیے خادم سے یہہ رغبت دلائی اوپر صبر کرنیکے مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی
فقر و مرض وغیرہ ذلک پر اور اسمین اشارہ ہے طرف افضلیت فقیر صابر کے غنی شاکر پر ع ع **وعن** ابی ہریرۃ قال جاءت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم تسألہ خادما فقال الا ادلک علی ما ہو خیر من خادم تسبحین اللہ ثلثا وثلثین وتحمدین اللہ ثلثا وثلثین وتکبرین اللہ اربعا وثلثین
عند کل صلوۃ وعند منامک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آئین حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارادہ اسکے کہ مانگین حضرت
سے خادم یعنی اور حضرت نہ ملے پس جب سنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرت نے کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ
کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پڑہنا ان تسبیحات کا وقت سونیکے دور کرتا ہے مشقت خدمت کی ان کے
اوپر کو ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اللہم بک اصبحنا وبک امسینا وبک
نحیی وبک نموت والیک المصیر واذا امسی قال اللہم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کرتے تہے یا الٰہی ساتہہ قدرت او نام تیری کے صبح کی ہمنے اور ساتہہ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتہہ نام تیری کے جیتے ہین
ہم اور ساتہہ نام تیرے کے مرتے ہین ہم اور طرف تیری ہے رجوع اور جس وقت کہ شام کرتے تہے یا الٰہی ساتہہ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتہہ قدرت تیری کے صبح کی ہمنے اور ساتہہ
مدد تیری کے زندہ رہتے ہین ہم اور ساتہہ مدد تیری کے مرتے ہین ہم اور طرف تیری ہے اوٹہنا یعنی بعد مرنیکے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **وعنہ** قال
قال ابو بکر قلت یا رسول اللہ مرنی بشیء اقولہ اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللہم عالم الغیب والشہادۃ فاطر السموات
والارض رب کل شیء وملیکہ اشہد ان لا الہ الا انت اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ قلہ اذا اصبحت واذا امسیت واذا
اخذت مضجعک رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا حضرت ابوبکر نے کہا مینے یا رسول اللہ حکم کیجیے مجکو
ساتہہ ایک چیز کے کہ کہون مین اوسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جس وقت کہ صبح کرون مین اور جس وقت کہ شام کرون مین فرمایا کہہ یا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پیدا کرنے والے
آسمانون اور زمین کے اے رب ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیرے برائی نفس اپنی کے سے اور برائی شیطان
کے سے اور شرک سے وانی شیطان کے شرکی کہہ اسکو جس وقت کہ صبح کرے تو اور جس وقت کہ شام کرے تو اور جس وقت کہ لیوے تو جگہہ سونیکی اپنی کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **وعن**
ابان بن عثمان قال سمعت ابی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یقول فی صباح کل یوم ومساء کل لیلۃ
بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم ثلث مرات فیضرہ شیء فکان ابان قد اصابہ
طرف فالج فجعل الرجل ینظر الیہ فقال لہ ابان ما تنظر الی اما ان الحدیث کما حدثتک ولکنی لم اقلہ یومئذ لیمضی اللہ
علی قدرہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وابوداود وفی روایتہ لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یصبح ومن قالہا حین یصبح
لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یمسی روایت ہے ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا مینے اپنے باپ سے کہتے تہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ کہ کہے بیچ
صبح ہر روز کے اور شام ہر رات کی صبح کی ہمنے اور شام کی ہمنے ساتہہ نام اوس اللہ کے کہ نہین ضرر کرتی ساتہہ نام اوسکے کوئی چیز زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ ہے
سننے والا اور جاننے والا کہے تین بار پس ضرر کرے اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین تین بار پڑہ لے تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کرے اور نہ اوسکو

کوئی آفت پہونچی پس تھا ابان تحقیق پہنچی تھی انکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننے والی نے کہ دیکھتا تھا طرف ابان کے یعنی ازراہ تعجب کے دیکھتا تھا
کہ یہہ روایت کرتے ہیں کہ جو اس دعا کو پڑہے اوسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور خود بیماری فالج میں گرفتار ہیں پس کہا اوسکو ابان نے کہ کیا دیکھتا ہے طرف میری خبر دار ہو
تحقیق حدیث اسیطرح ہے کہ جسطرح بیان کی میں نے تجھسے یعنی صحیح ہے ولیکن میں نے نہیں پڑہی تھی یہہ دعا اوسدن تاکہ جاری کرے اللہ تعالی مجھپر تقدیر اپنی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداؤد نے اور ابوداؤد کی روایت میں یہہ ہے لم تصبہ فجاءۃ بلاء الخ یعنی جو پڑہے یہہ دعا ہر شام تین بار نہیں پہونچتی اوسکو ناگہانی بلا
صبح تک اور جو پڑہے اوسکو وقت صبح کے نہیں پہونچتی اوسکو بلا ناگہانی شام تک **وعن** عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول
اذا امسی امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
رب اسئلک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل ومن سوء
الکبر والکفر وفی روایۃ من سوء الکبر والکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا
اصبحنا واصبح الملک للہ رواہ ابو داؤد والترمذی وفی روایتہ لم یذکر من سوء الکفر اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے کہتے جب شام کرتے یعنی شام کی ہمنے اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اوسکا
اوسیکے لیے ہے بادشاہت اور اوسیکے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار میرے مانگتا ہوں میں تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ اس شب میں واقع ہو اور بھلائی اوس چیز
کہ بعد اس شب کی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ اس رات میں واقع ہو اور برائی اوس چیز کی سے کہ بعد اس رات کے واقع ہوے پروردگار میرے
پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی عبادت میں اور بری بڑہاپے کی سے یا کہا برائی کفر کی سے اور ایک روایت میں ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی بڑہاپے کی سے اور تکبر کرنے سے
اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کی سے اور عذاب قبر کی سے اور جسوقت کہ صبح کرتے کہتے یہی یعنی جو کہ شام میں کہتے تھے وہ صبح میں بھی پڑہتے ولیکن
بجائے امسینا وامسی الملک کے اصبحنا واصبح الملک للہ نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور بیچ روایت ترمذی کے نہیں ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا **وعن** بعض
بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھا فیقول قولی حین تصبحین سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا
باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما فانہ من قالھا حین یصبح
حفظ حتی یمسی ومن قالھا حین یمسی حفظ حتی یصبح رواہ ابو داؤد اور روایت ہے بعض بیٹیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے انکو پس فرماتے کہ جسوقت کہ صبح
کرے تو پاکی ہے اللہ کو ساتھ تعریف اوسکی کے اور نہیں قوت یعنی تسبیح وحمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانوں ہوں میں یعنی اعتقاد رکھتا
ہوں میں یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہے ہر چیز کو از روے جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہے یہہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے یعنی بلاؤں اور خطاؤں سے
شام تک اور جسنے کہے یہہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہے صبح تک نقل کی یہہ ابوداؤد نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
قال حین یصبح فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظھرون الی قولہ وکذلک
تخرجون ادرک ما فاتہ فی یومہ ذلک ومن قالھن حین یمسی ادرک ما فاتہ فی لیلتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کے یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑہو اللہ کی اوس وقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب کے عشا کے اور
اوس وقت کہ صبح کرتے ہو اور اوسیکے لیے ہے تعریف آسمانوں میں اور زمین میں اور ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑہو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قولہ کذلک تخرجون
جسنے پڑہیں یہہ آیتیں صبح کو پائی اوسنے وہ چیز کہ رہ گئی تھی اوس سے اوسدن میں اور جسنے پڑہیں یہہ آیتیں وقت شام کی پائی وہ چیز کہ رہ گئی تھی اوس سے اوس رات میں
نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** بعد لفظ تظہرون کی آیت یوں ہے یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون

یعنی نکالتا ہی اللہ تعالیٰ مردہ کو زندہ سے جیسے بچہ کو نطفہ سے اور نکالتا ہی زندہ کو مردہ سے جیسے نطفہ کو آدمی سے اور انڈا جانور سے اور زندہ کرتا ہی زمین کو بعد مرنے
اوسکی کے یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونیکے اوسیطرح نکالے جاؤ گے تم یعنی قبروں سے اور حاصل بحث کا یہ ہے کہ جو کوئی یہ آیتین صبح کو پڑھتا ہی تو جو بھلائی اور ورد اوسدن
فوت ہو جاتا ہی اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہے اور اسیطرح شام کو پڑھنے سے رات کی بھلائی اور ورد فوت شدہ کا ثواب پاتا ہے اور معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نے
ابن عباس سے کیا پاتے ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا اونہون نے ہان اور پڑھین یہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ سے تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون نے
پانچون نماز ونکو اور اونکے وقتونکو۔ **وعن** ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسمعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیئات ورفع
لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالھا اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش رواہ ابو داؤد وابن ماجہ اور
روایت ہی ابی عیاش سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسیکے لیے ہی بادشاہت
اور اوسیکے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اوسکے لیے ثواب موافق آزاد کرنے بردہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے دس نیکیان
اور دور کیجاتی ہین اوس سے دس برائیان اور بلند کیجاتی ہین دس درجے اوسکے واسطے اور رہتا ہے پناہ مین شیطان سے یعنی شر سے اوسکے شام تک اور جسنے کہا
ان کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہی اوسکے لیے مانند اسکے صبح تک کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہی اس حدیث کا کہ پس دیکھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہی حدیث آپ سے ایسی ویسی یعنی جیسے کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہہ ابو داؤد
وابن ماجہ نے **وعن** الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت
من صلوۃ المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللھم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک
جوار منہا واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک اذا مت فی یومک کتب لک جوار منہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حارث بن مسلم
تمیمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ آپ نے چپکے سے کہی اوس سے بات پس فرمایا جسوقت کہ فارغ ہووے تو نماز مغرب کی سے
پس کہہ سات بار پہلے اسکے کہ کلام کرے تو کسی سے الٰہی پناہ دے مجھکو آگ سے پس تحقیق تو جسوقت کہے گا یہ پھر مریگا تو اوسی رات مین لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے
اور جسوقت کہ پڑھے تو نماز صبح کی پھر کہے تو اسیطرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنے سے پس تحقیق اگر مرے تو اوس دن مین لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے نقل کی یہہ ابو داؤد
نے **وعن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللھم انی اسألک
العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اسألک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی
اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یعنی الخسف
رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر سے کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑدین ان کلمات کو وقت شام اور صبح کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے عافیت دنیا اور آخرت مین یا الٰہی تحقیق مین
مانگتا ہون تجھسے معافی گناہون سے اور سلامتی یعنی عیب سے بیچ امور دین اپنی کے اور دنیا اپنی کے اور بیچ حق اہل اپنی کے اور مال اپنی کے یا الٰہی ڈھانک عیب میرے اور امن دے مجھکو خوف کی چیزون سے یعنی دفع کر
بلائین مجھسے یا الٰہی محفوظ رکھ مجھکو آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنے میرے سے اور بائین میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ بڑائی تیری کے اس سے کہ ہلاک کیا
جاؤن مین ناگہان نیچے اپنے سے یعنی زمین مین دھنس جانے سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال
حین یصبح اللھم اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدہ

لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر الله له ما اصاب فی یومه ذلک من ذنب فان قالها حین یمسی غفر الله له ما
اصاب فی تلک اللیلة من ذنب رواه الترمذی وابوداود وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہمنے اس حال میں کہ گواہ کرتے ہیں ہم تجھکو اور گواہ کرتے ہیں ہم اوٹھانے والوں عرش تیرے کو اور فرشتوں تیرے کو
اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو ہے اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے تیرے یعنی افعال و صفات میں اور تحقیق محمد بندے تیرے ہیں
اور رسول تیرے نہیں کہتا کوئی یہہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اوس سے اوس دن میں یعنی سوا کبیرہ گناہوں اور حقوق العباد
کے اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اوس سے اوس رات میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ من جملہ مِن قال میں بمعنی ما نافیہ کے ہے اور ممکن ہے یہہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور موید ہے اسکا جملہ وان قالہا الخ **وعن** ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وب
محمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیه یوم القیمة رواه احمد والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا میں ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور ساتھ محمد کے نبی ہونے کے مگر ہوگا لازم
اللہ پر یعنی از راہ فضل و کرم کے یہہ کہ راضی کرے اوسکو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** بعضی روایتوں
میں لفظ نبیا ہے اور بعضی میں رسولا پس مستحب ہے کہ دونوں پڑھے یعنی کہے نبیا و رسولا **وعن** حذیفة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا اراد
ان ینام وضع یده تحت راسه ثم قال اللهم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواه الترمذی ورواه احمد عن البراء اور روایت ہے
حذیفہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے سر اپنے کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجھکو اپنے عذاب سے اوس دن کہ جمع کریگا تو اپنے بندوں کو
یا کہا اوٹھاویگا تو اپنے بندوں کو یعنی راوی کو شک ہے کہ تجمع عبادک کہا یا بجائے اوسکے تبعث عبادک کہا نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے
ف اس روایت میں آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور اور روایت میں آیا کہ رخسارہ مبارک کے نیچے رکھتے تھے تطبیق اسمیں یوں دیجاوے کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہونگے
اور کبھی رخسارہ کے نیچے جس راوی نے جو دیکھا سو روایت کیا یا یہہ کہ کچھ ہاتھ سر کے نیچے ہوتا ہوا اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اوس چیز کا
کہ دیکھا **وعن** حفصة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یده الیمنی تحت خده ثم یقول
اللهم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات رواه ابوداود اور روایت ہے حفصہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ
کرتے سونے کا رکھتے داہنا ہاتھ اپنا نیچے گال اپنی کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجھکو عذاب اپنے سے اوس دن کہ اوٹھاویگا تو اپنے بندوں کو نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** علی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یقول عند مضجعه اللهم انی اعوذ بوجهک الکریم وکلماتک التامات من شر ما انت
اخذ بناصیته اللهم انت تکشف المغرم والماثم اللهم لا یهزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک
الجد سبحانک وبحمدک رواه ابوداود اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک سونے اپنی کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ
مانگتا ہوں ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور کلمات پورے تیرے کے یعنی اسماء و صفات کے پناہ مانگتا ہوں تیری کو برائی اوس چیز کے سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکی کے
یعنی جو چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے یعنی ہر چیز کی برائی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہے قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہیں شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہیں مغلوب ہوتا
آخر الامر میں اور نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہیں نفع دیتی [illegible] صاحب [illegible] پاک ہے تو اور
بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قال حین

یاوی الی فراشہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے وقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکھنے والا خلق کا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اوسکے تین بار کہے بخشتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتوں درخت کی یا گنتی دنوں دنیا کی نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** عالج ساتھ زبر اور زیر لام کے نام ہے ایک جنگل کا زمین مغرب میں جہاں ریت بہت ہوتی ہے اور غرض ان چیزوں کے بیان سے یہ ہے کہ اگر بہت سے گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَاْخُذُ مَضْجَعَہٗ بِقِرَاءَۃِ سُوْرَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا فَلَا یَقْرَبُہٗ شَیْءٌ یُؤْذِیْہِ حَتّٰی یَھُبَّ مَتٰی ھَبَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے خوابگاہ اپنی ساتھ پڑھنے کسی سورت کی کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اوسکے ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہے اوسکو نگہبانی کرنے اوسکی ضرر کرنیوالی چیزوں سے پس نہیں نزدیک ہوتی اوسکے کوئی چیز کہ ایذا دیوے اوسکو یہانتک کہ جاگے جسوقت کہ جاگے یعنی بعد دیر کے خواہ جلدی نقل کی ترمذی نے **ف** روایت ہے انس سے بطریق مرفوع کی کہ جب رکھے تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے تو فاتحۃ الکتاب و قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن میں ہیگا تو ہر چیز سے سوائے موت کے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَلَا وَھُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بِھِمَا قَلِیْلٌ یُسَبِّحُ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَیَحْمَدُہٗ عَشْرًا وَیُکَبِّرُہٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُھَا بِیَدِہٖ قَالَ فَتِلْکَ خَمْسُوْنَ وَمِائَۃٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ یُسَبِّحُہٗ وَیُکَبِّرُہٗ وَیَحْمَدُہٗ مِائَۃً فَتِلْکَ مِائَۃٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ اَلْفَیْنِ وَخَمْسَمِائَۃِ سَیِّئَۃٍ قَالُوْا وَکَیْفَ لَا نُحْصِیْھَا قَالَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمُ الشَّیْطٰنُ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا حَتّٰی یَنْفَتِلَ فَلَعَلَّہٗ اَنْ لَّا یَفْعَلَ وَیَاْتِیْہِ فِیْ مَضْجَعِہٖ فَلَا یَزَالُ یُنَوِّمُہٗ حَتّٰی یَنَامَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا یُحَافِظُ عَلَیْھِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَکَذَا فِیْ رِوَایَتِہٖ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ وَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ وَیَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَیُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَفِیْ اَکْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اونپر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہے بہشت میں یعنی نجات پانے والوں کے ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی اسلیے کہ دشوار نہیں کرنا اونکا اور سہل آسان کہ ہے بفضل اوسکے اور عمل کرنے والے اونپر کم ہیں یعنی مداومت کرنیوالے اونپر تھوڑے ہیں بسبب نہ توفیق کے ایک چیز تو یہ ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد کرے خدا کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرو نے پس دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیوں پر فرمایا حضرت نے پس یہ ڈیڑھ سو ہیں یعنی بابت پانچوں نمازوں کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں یعنی ہزار اعمال میں بحساب اسکے کہ ہر نیکی دس بار لکھی جاتی ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کی اور تکبیر کہے اوسکی اور حمد کرے اوسکی یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہوتے ہیں پس یہ سو بار ہیں زبان پر اور ہزار ہیں میزان اعمال میں پس کون ہے تم میں سے کہ کرتا ہوگا دن رات میں اڑہائی ہزار برائیاں عرض کیا صحابہ نے کہ کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزوں پر فرمایا آتا ہے ایک تمہارے پاس شیطان اس حال میں کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے پھر کہتا ہے شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال نفسانیہ سے یا جو کچھ کہ متعلق ساتھ نماز کے نہیں اگرچہ

امور آخرت سے یعنی یہانتک کہ نماز پڑھے کہ پہرتا ہے پس نہین یاد کرتا وہ شخص یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہے شیطان بیچ خوابگاہ اوسکی کے پس ہمیشہ سلاتا ہے یعنی سلاتا رہتا ہے اوسکو
یہانتک کہ سوجاتا ہے نقل کی یہہ حدیث ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداود کی اختلاف ہے بعضی لفظون میں اسطرح ہے کہ فرمایا حضرت نے دو خصلتین ہین یا فرمایا دو خلتین ہین راوی کو شک ہوا ہے
کہ دو لفظ فرمایا یعنی دونون کا ایک ہی معنی ہے یعنی دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اونپر بندہ مسلمان یعنی بجا لاتا ہمیشہ مگر داخل جنت ہوتا لا یحافظ علیہما عبد مسلم کو
اور اسطرح ہے بیچ روایت ابوداود کے پیچہے قول فعلی کے والف خمسمائۃ فی المیزان کے اسطرح ہے کہ فرمایا اور تکبیر کہے چونتیس بار جسوقت کہ آوے اپنی خوابگاہ مین اور
حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح کرے تینتیس بار اور اکثر نسخون مصابیح کے بیچ عبداللہ بن عمر سے ہے یعنی بیاء اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مولف نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
یہہ حدیث نقل کی اور مصابیح کے اکثر نسخون مین عبداللہ بن عمر سے ہے **ف** پس کون تم مین سے نہ یہہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرح کا انکار ہے یعنی
جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوئین اڑہائی ہزار نیکیان دن رات مین تو معاف کیجاتی ہین اوسکے بدلے ہر نیکی کے برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی
ان الحسنات یذہبن السیات پس کون تم مین سے کرتا ہے برائیان زیادہ ان نیکیون سے رات مین کہ نہون جاتا وے پس کیا ہے تمکو نہ محافظت کرو اوپر خصلتون
کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برائیون سے اونسے گناہ جہڑ جاتے ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیون کے درجے بلند ہوتے ہین تمہین چاہیے کہ محافظت کرو اونپر صحابہ نے عرض
کیا کہ جب اتنا ثواب ہے تو کیون نہ محافظت کرینگے ہم اونپر گویا اونہون نے بعید جانا انکے ترک کرنیکو پس حضرت نے اونکے استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان
وسوسے ڈالتا ہے نماز مین یہانتک کہ غافل کردیتا ہے ذکر سے پیچہے نماز کے اور سلاتا ہے اسطرح غافل کرکے ذکر سے **وعن** عبد اللہ بن غنام قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللہم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک
الشکر فقد ادی شکر یومہ ومن قال مثل ذلک حین یمسی فقد ادی شکر لیلتہ رواہ ابوداود اور روایت ہے عبداللہ بن غنام سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت صبح کے یا الہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو مخلوق تیری
سے پس تیری ہی طرف سے ہے تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے پس جو کوئی یہہ دعا صبح کو پڑہے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس دنکا
اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑہے تو لفظ امسی کہے بدلے اصبح کے اور
آیا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میرے نعمتین تیری میرے پاس بہت ہین شکر اونکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ اے داود جب جانا تو نے کہ جو نعمتین تیری
پاس ہین سب میری ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اونکا ع ح **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول
اذا اوی الی فراشہ اللہم رب السموات ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التوراۃ والانجیل والقران اعوذ بک
من شر کل ذی شر انت اخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء وانت الظاہر فلیس
فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغننی من الفقر رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ
ورواہ مسلم مع اختلاف یسیر اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچہونے اپنے کے یا الہی اے پروردگار
آسمانون کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کے اور اے پہاڑنے والے دانے اور گہٹلی کے یعنی اونکو پہاڑ کر زراعت اور درخت کہجور کا نکالتا ہے اے
اتارنے والے توریت اور انجیل و قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیرے برائی ہر بری چیز کے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکی کے یعنی تیرے قبضہ قدرت مین ہے
تو ہی ہے پہلا یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہین پہلے تجہسے کوئی چیز اور تو ہے آخر یعنی باقی بغیر انتہا کے پس نہین پیچہے تیرے کوئی چیز اور تو ہے ظاہر یعنی باعتبار افعال و صفات
کے پس نہین ہے اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کے کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تر تجہسے اور تو ہے پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کے پس نہین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ
تجہسے ادا کر مجہسے قرض یعنی حقوق اللہ تعالی کے اور بندون کے اور غنی کر مجکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کے یا دلکی محتاجگی سے نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی

ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ مسلم نے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے **ف** جب آوے طرف بچھونے اپنے کی اور حصن حصین میں ہے کہ پڑہے یہہ دعا بیٹ کر **ع وَعَنْ** اَبِی الْاَزْہَرِ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰہِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَخْسِأْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِہَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ازہر انماری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ جاتے خوابگاہ اپنی میں رات کو کہتے ساتھ نام اللہ تعالی کے سوتا ہوں میں کہ میں نے کروٹ اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخش تو میرے لیے گناہ میرا اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گروی میری کو اور کر مجھکو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس میں نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** مراد گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندوں کے حق سے اور اپنے عذاب سے یعنی گناہ میرے بخشدے **ع وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ لیتے خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتے سب تعریف ہے خدا کے لیے جسنے کفایت کیا مجھکو یعنی خلق سے دور رکھا اور جگہہ دی مجھکو یعنی مکان دیا رہنے کو کہ دفع کرتا ہے سردی گرمی اور کھلایا مجھکو اور پلایا مجھکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینے اوس چیز کے کہ احتیاج پڑتی ہے اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجھکو بہت سا شکر ہے اللہ کے لیے ہر حال میں یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے آگ سے یعنی اون چیزوں سے کہ باعث عذاب دوزخ کے ہیں نقل کی یہہ ابو داود نے **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ شَکٰی خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلِ اللّٰہُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّہِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْہُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَالْحَکِیْمُ بْنُ ظُہَیْرٍ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَکَ حَدِیْثَہٗ بَعْضُ اَہْلِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو بسبب بیخوابی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جگہہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کی پس کہہ یا الٰہی پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اوس چیز کے کہ سایہ کیے ہوے ہیں آسمان اوسپر اور اے پروردگار زمینوں کے اور اوس چیز کے کہ اوٹھا رہی ہیں زمینیں یعنی مخلوقات اور اے پروردگار شیطانوں کے اور اون کے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے اونکو یعنی جن و انس ہو میرے لیے پناہ دینے والا برائی سب مخلوقات اپنی کے سے اس سے کہ زیادتی کرے مجپر کوئی انمیں سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ چاہنے والا تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چھوڑ دی ہے حدیث اوسکی بعضے اہل حدیث نے **ف** حکم ساتھ زبر ح اور کاف کے ہے اور اصل نسخہ سید کے میں حکیم ساتھ ی کے ہے اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ صواب حکم ہے اور حصن حصین میں ہے کہ روایت کی یہہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے لیکن انکی روایت میں بجائے اجمعین کے جمیعا ہے اور بجائے یبغی کے یطغی ہے اور بجائے جل ثناؤک آخر تک کے وتبارک اسمک پس اسی لفظ پر تمام ہوتی ہے یہہ دعا اور مین **ع**

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ہٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَہُدَاہُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابی مالک سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے خاص واسطے خدا کے پروردگار عالموں کا یا الٰہی تحقیق میں

[illegible] اسمین [illegible] کرنفس اور شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون [illegible]

[illegible] حلال طیب [illegible] اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر ہون اور پناہ [illegible]

[illegible] سے کہ پھیرا اسکو [illegible] شام کرے پس چاہیے کہ مانند اسکے نقل کی یہہ ابو داؤد [illegible]

ف شام کو یہہ عاجز [illegible] امسینا و امسی الملک [illegible] الیوم کی جگہ [illegible] اللیلۃ [illegible] ضمیرون کی جگہ [illegible]

پڑہے یعنی کی جگہ [illegible] **وعن** عبد الرحمن بن ابی بکرۃ قال قلت لابی یا ابت اسمعک تقول کل غداۃ اللھم عافنی فی

بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تکررھا ثلثا حین تصبح وثلثا حین تمسی فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یدعو بھن فانا احب ان استن بسنتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے کہا کہا مین نے اپنے باپ سے کر

کہا اے باپ میرے سنتا ہون تمکو کہتے ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دے مجکو بدن میرے مین یا الٰہی عافیت دے مجکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دے مجکو بینائی میری مین نہین کوئی

معبود مگر تو کہ پڑہتے ہو اوسکو تین بار وقت صبح کے اور تین بار وقت شام کے پس کہا ابو بکرہ نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تھے ساتھ ان

کلمات کے پس مین دوست رکھتا ہون یہہ کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اس مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ دعا اور اور اعمال خیر کے کرنے مین

منظور اصلی بجالانا امر حضرت کا اور اتباع سنت انکی کا ہو نہ حرا عمل اور قبولیت دعا کے **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ والکبریاء والعظمۃ للہ والخلق والامر واللیل والنھار وما سکن

فیھما للہ اللھم اجعل اول ھذا النھار صلاحا واوسطہ نجاحا واخرہ فلاحا یا ارحم الراحمین ذکرہ النووی فی

کتاب الاذکار وروایۃ ابن السنی اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تھے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے

واسطے خدا کے اور تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کے اور بزرگی صفات کے خدا ہی کے لیے ہے اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتے ہین

رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کے لیے ہین اور مخلوق ملک اوسکی ہین یا الٰہی کر اوّل اس دن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان

اوسکی کو سبب آمد حاجات کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا اے بہت رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون کے ذکر کی یہہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار مین ساتھ

روایت ابن سنی کے **ف** ختم کیا حضرت نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین اسلیے کہ اسمین دعا جلد قبول ہوتی ہے چنانچہ ایک حدیث مین آیا ہے اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابی امامہ

باہلی سے مرفوع کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ متعین ہے اوسپر کہ کہتا ہے یا ارحم الراحمین جو کوئی کہتا ہے اسکو تین بار تو کہتا ہے اوسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہے تجہپر پس مانگ

وعن عبد الرحمن بن ابزی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اصبح اصبحنا علی فطرۃ الاسلام

وکلمۃ الاخلاص وعلی دین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ملۃ ابینا ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین رواہ

احمد والدارمی اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابزی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جس وقت صبح کرتے صبح کی ہمنے اوپر دین اسلام کے

اور کلمہ توحید کے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اوپر دین نبی اپنی کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ دین باطل سے بیزار

ہو کر متوجہ تھے دین حق پر اور نہ تھے ابراہیم مشرکون سے نقل کی یہہ احمد اور دارمی نے **ف** اوپر دین نبی اپنی کے ظاہر اس لفظ کا یہہ ہے کہ حضرت مبعوث

تھے طرف خلق کے اور طرف اپنے بہی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا ہے

باب الدعوات فی الاوقات

باب ہے بیچ دعاؤن

متفرق کے بیچ وقتون مختلف کے **ف** جو اذکار کہ شارع سے کسی وقت یا کسی حال مین وارد ہوئے ہین مسنون ہے ہر کسیکو بجالانا اوسکا اگرچہ ایکبار

ہو واسطے اتباع حضرت کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لو اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّہٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کرے صحبت کرنیکا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے وقت جماع کے بسم اللہ یعنی ساتھ نام اللہ کے یا اللہ دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس چیز سے کہ دے تو ہمکو پس تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہوا اور دیا جاوے درمیان مرد عورت کے فرزند اوس جماع میں ضرر نہیں کرتا اوسکو شیطان کبھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ یہہ پڑھتے ہیں اور فرزند اونکا شیطان کے تصرف سے محفوظ نہیں ہے تو جواب ہے کہ ضرر نکرنے سے مراد یہہ ہے کہ شیطان اوسکو کافر نہیں کرسکتا ایمان سے یہہ اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اوس وقت یا معنی یہہ ہیں کہ ضرر نہیں پہونچاتا شیطان ساتھ آسیب اور صرع یعنی مرگی کے یا ساتھ مضرت بدن کے اور مانند اونکے اور کہا بعضوں نے کہ نہیں مسلط ہوتا شیطان اوسکو دین پر اور نہیں ظاہر ہوتی مضرت اوسکی فرزند کے حق میں بنسبت غیر اوسکی کے اور بعضوں نے کہا مراد ضرر نہ پہونچانے سے یہہ ہے کہ شیطان اوسکی ماں کی بوقت تولد کے نہیں مارتا ہے ع **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک شدت فکر و غم کے نہیں کوئی معبود سوای اللہ کے بزرگ ہے بردبار نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُھُمَا یَسُبُّ صَاحِبَہٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْھُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہا برا کہا دو شخصوں نے آپس میں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک حضرت کے بیٹھے تھے اور ایک اون دونوں میں سے برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا تحقیق سرخ ہوگیا تھا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے اوسکو البتہ جاتا رہے اوس سے وہ غصہ کہ پاتا ہے وہ یہہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا صحابہ نے اوس شخص کو کہ کیا نہیں سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوس نے کہ میں تحقیق میں دیوانہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور میں نہیں دیوانہ یعنی یہہ کلمہ اوسکو پڑھنے کو کہتے ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہے اور میں نہیں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ شریعت کے نہیں تھا اور سمجھ دین میں نہیں رکھتا تھا پس گمان کیا کہ یہہ دیوانہ ہے کہتا ہے یہہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہے اور اوسکو یہہ مفید ہے اور کہا طیبی نے احتمال ہے کہ وہ شخص منافق ہو یا بدخو گنوار ہو ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ فَسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّہٗ رَاٰی شَیْطٰنًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغوں کی پس مانگو اللہ تعالی سے فضل اوسکا اس لیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہیں فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مرغ فرشتے کو دیکھکر آواز کرتا ہے اوس وقت دعا کرو تا وہ آمین کہے اور بخشش چاہے تمہارے لیے اور گدھے کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نیکوں کے آنیکے وقت رحمت و برکت اوترتی ہے پس مستحب ہے اوس وقت دعا کرنا اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ نازل ہوتا ہے غضب عذاب کا نزدیک

پس توبہ سے پناہ مانگو وقت گذر الکفار کو بخوف اسکے کہ پہونچے اوسکو شر اونکو سے ع **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا
استوى على بعيره خارجا الى السفر كبر ثلثا ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم انا
نسئلك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو لنا بعده اللهم انت الصاحب في السفر
والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكابة المنظر وسوء المنقلب في المال والاهل واذا رجع قالهن وزاد
فيهن آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب سوار ہوچکتے اپنے
اونٹ پر بحالت نکلنے مین طرف سفر کے کہتے اللہ اکبر تین بار پہر پڑہتے یہہ آیت پاک ہے وہ ذات کہ فرمان بردار کیا واسطے ہمارے یہہ سواری اور نہین تھے ہم واسطے اوسکے طاقت
رکہنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کی البتہ پہرنیوالے ہین یا الہی تحقیق ہم مانگتے ہین تجہہ سے بیچ اس سفر اپنے کے نیکی اور تقوی اور عمل سے جو راضی ہووے تو اوس سے
یعنی قبول کرے اوسکو یا الہی آسان کر ہمپر سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ واسطے ہمارے یعنی دفع کر درازگی اوسکی یا الہی تو ہی ہے صاحب یعنی نگہبان سفر مین اور خبرگیری کرنیوالا اہل مین یا الہی
تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مشقت سفر کی سے اور بری حالت دیکھنے کی سے یعنی بسبب نقصان دیکھنے کے اہل و مال مین غمگین ہونے اور حالت بری ہوا اس سے پناہ مانگتا
ہون اور برائی پہرنے کی سے مال مین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سے بہی پناہ ہے کہ سفر سے پہر کر اہل و مال مین نقصان وغیرہ دیکھوں اور رنج اوٹھاؤں اور جسوقت کہ پہرتے حضرت
سفر سے کہتے یہہ الفاظ اور زیادہ کرتے اون مین ہم پہرنے والے ہین یعنی سفر سے ساتھہ سلامتی کے طرف وطنوں اپنے کی توبہ کرنیوالے ہین بندگی کرنیوالے ہین پروردگار اپنے کو لیے
تعریف کرنیوالے ہین نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عبد الله بن سرجس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر يتعوذ من وعثاء
السفر وكابة المنقلب والحور بعد الكور ودعوة المظلوم وسوء المنظر في الاهل والمال رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے
کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے محنت سفر کی سے اور بری حالت پہرنے کے سے اور نقصان سے پیچہے زیادتی یعنی اعمال صالح مین اور اہل و مال مین اور
اور بد دعا مظلوم کی سے اور بری حالت دیکھنے کی سے اہل و مال مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پناہ مانگنے بد دعا مظلوم کی سے حقیقت مین پناہ مانگنی ہے ظلم سے کہ ظلم نکرون
مین کسی پر تا مظلوم بد دعا کرے مجہپر ح **وعن** خولة بنت حكيم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نزل منزلا فقال
اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذلك رواه مسلم اور روایت ہے خولہ بیٹی حکیم کی سے
کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی اوترے کسی مکان مین یعنی سفر مین ہو یا حضر مین پہر کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ کلموں اللہ تعالی کی
کہ پوری ہین یعنی اسماء وصفات یا کتابین اوسکی برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اوس منزل سے نقل کی یہہ مسلم نے
وعن ابي هريرة قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما لقيت من عقرب لدغتني البارحة
قال اما لو قلت حين امسيت اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم تضرك رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی مینے ایک بچہو سے کہ کاٹا مجکو رات گذری مین فرمایا خبردار ہو اگر کہتا تو اوسوقت کہ شام کی
تو نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ کلموں اللہ تعالی کی کہ پوری ہین برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اور ترمذی کی ایک روایت
مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑہے اسکو وقت شام کے تین بار نہین ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوس رات مین اور ایک روایت مین وقت صبح کے بہی پڑہنا اوسکا
آیا ہے پس ایسا ہی فائدہ صبح کے پڑہنے مین ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو موذی چیزون سے اور معقل بن یسار صحابی سے منقول ہے کہ جسنے یہہ اعوذ پڑہے متعین ہوتے ہین
اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور اگر مرتا ہے شہید مرتا ہے ع فی المرقات وشرح الحصن **وعنه** ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان اذا كان في سفر واسحر يقول سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا ربنا صاحبنا وافضل علينا عائذا

بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ روایت کی اسکو مسلم نے اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت ہوتے سفر مین اور وقت سحر کا ہوتا کہتے سنی سننے والے نے تعریف کرنی
میری خدا کو اور اقرار میرا ساتھ خوبی نعمت اوسکی کو ہمپر اے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہمپر کہتے ہین ہم یہہ کلام پناہ چاہتے ہوے ساتھ خدا کے آگ سے
نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ
ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ
سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پھرتے جہاد سے یا حج سے یا عمرہ سے تکبیر کہتے اوپر ہر جگہہ بلند کے زمین سے تین تکبیرین پھر کہتے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے نہین شریک
کوئی اوسکا اوسکے لیے ہے ملک اور اوسکے لیے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہین یعنی طرف وطن کے توبہ کرنیوالے ہین عبادت کرنیوالے ہین یعنی اللہ
کو سجدہ کرنیوالے ہین یعنی اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کی تعریف کرنیوالے ہین سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کر دین کا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی
اور شکست دی کفار کے گروہونکو تنہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی غزوہ خندق مین کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کے جمع
ہوکر مدینہ پر آچڑھے تھے اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سے رکھتے تھے اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ؏ وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ
اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا بد دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دن جنگ احزاب کے مشرکون پر پس کہا یا الہی اوتارنے والے کتاب کے جلدی کرنیوالے حساب کے یعنی دن قیامت کے کہ آدھے دن مین سب سے حساب لیگا یا الہی
شکست دے گروہ کافرونکو یا الہی شکست دے اونکو اور ہلادے اونکو یعنی ثابت نہ رکھ اونکو مقابلہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى
بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ
فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا اترے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لے گئے ہم طرف حضرت کے کھانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کی پس کھایا
اوس مین سے پھر لائی گئی کھجور خشک پس تھے حضرت کھاتے اوسکو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونون انگلیون اپنی کے اور اکٹھی کرتے اونگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک
روایت مین ہے پس شروع کیا حضرت نے ڈالنے گٹھلی اوپر پیٹھہ دونون انگلیون اپنی کے اونگلی شہادت کی اور بیچ کی پھر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پھر کہا باپ میرے نے
اس حال مین کہ پکڑی تھی لگام جانور حضرت کی کہ دعا مانگو اللہ سے میرے لیے پس کہا حضرت نے یا الہی برکت دے انکے لیے بیچ اوس چیز کے کہ روزی دی تو نے اونکو اور بخش واسطے
انکے اور رحم کر اونپر نقل کی یہہ مسلم نے ف پہلی روایت مین جو آیا کہ گٹھلیاں ڈالتے تھے درمیان دونون انگلیون کے اور دوسری مین یہہ کہ دونون انگلیون کی پیٹھہ پر ڈالتے تھے
تطبیق انمین یہہ ہے کہ کبھی اوس طرح ڈالتے ہونگے اور کبھی اس طرح اور انگلیون کی پیٹھہ پر اسلیے ڈالتے تھے کہ تا ہاتھہ کا اندر کا خراب نہین ستھرائی اندر کی اولی ہے باہر کی ستھرائی سے اور
انگلیون سے مراد بائین ہاتھہ کی انگلیان ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے پکڑنا اکابر اور مہمان کی رکاب و لگام کا ازراہ تواضع اور خاطرداری کے اور اسیطرح
سنت ہے دروازے تک مہمان کے ساتھہ جانا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہے ضیافت کرنیوالے کے لیے یہہ طلب دعا کی کرے مہمان سے اور سنت ہے مہمان کے لیے یہہ دعا کرے
ضیافت کرنیوالے کے لیے ؏ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وقال هذا حدیث حسن غریب ف روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دیکھتے چاند کہتے یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہم پر ساتھ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف ہلال کہتے ہیں پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو بعد اسکے قمر کہلاتا ہے پس جب حضرت ہلال دیکھتے تو چاند کو دعا پڑھتے حاصل اسکا یہ ہے کہ یا الٰہی اس مہینے میں ہم با امن با ایمان رہیں باسلامت آفات سے اور احکام اسلام پر مستقیم رہیں بعد ازاں خطاب چاند کو کر کر فرماتے رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے اس میں رد ہوا اونکا کہ جو چاند اور سورج کو پوجتے ہیں اور رب سمجھتے ہیں ع **وعن** عمر بن الخطاب وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من رجل رأی مبتلی فقال الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاک به وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا الا لم یصبه ذلک البلاء کائنا ما کان رواه الترمذی ورواه ابن ماجة عن ابن عمر وقال الترمذی هذا حدیث غریب وعمرو بن دینار الراوی لیس بالقوی اور روایت ہے عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ دیکھے کسی مبتلائے بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اوس اللہ کے کہ بچایا مجھکو اوس چیز سے کہ گرفتار کیا تجھکو ساتھ اوسکے اور بزرگی دی مجھکو بہتوں پر اون لوگوں سے کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہیں پہنچتی اوسکو یہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار راوی نہیں قوی ہے **ف** حاصل یہ کہ جو کوئی مبتلائے بلا کو دیکھکر یہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑہتا ہے اوس بلا میں نہیں گرفتار ہوتا اور بلا عام ہے خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندہے ہونیکے اور سوائے انکے اور خواہ بلائے دنیوی ہو مانند حاصل کرنے مال و جاہ اور مانند انکے اور خواہ بلائے دینی ہو مانند فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکے غرضکہ ہر طرح کے مبتلائے بلا کو دیکھکر یہ دعا پڑہے ولیکن لکھا ہے علمائے کہ جو کوئی مبتلا بیماری کو دیکھے تو چپکے سے اس دعا کو پڑہے تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ میں یا دنیا میں کسیکو مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑہے تا وہ باز رہے اور اگر دیکھے کہ پکار کر کہنے میں فساد ہوتا ہے تو اوسکو بھی دیکھکر چپکے پڑہے ع **وعن** عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیر کتب الله له الف الف حسنة ومحا عنه الف الف سیئة ورفع له الف الف درجة وبنی له بیتا فی الجنة رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب وفی شرح السنة من قال فی سوق جامع یباع فیه بدل من دخل السوق اور روایت ہے عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار میں اور کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے اوسکے اوسکے لیے ہے بادشاہت اور اوسکے لیے ہے تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اوسکے ہاتھ ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے لکھتا ہے اللہ اوسکے لیے دس لاکھ نیکیاں اور دور کرتا ہے اوس سے دس لاکھ برائیاں اور بلند کرتا ہے اوسکے لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہے اوسکے لیے گھر بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ میں بدلے من دخل السوق کے یوں ہے کہ جو شخص کہے یعنی کلمہ مذکور بیچ بازار جامع کے یعنی بڑے بازار کے کہ خرید و فروخت کیجاوے یعنی اکثر چیزیں بکتی ہوں اوس میں **ف** سبب اتنے ثواب کا یہ ہے کہ بازار جگہہ غفلت اور جھوٹی قسموں اور جگہہ سلطنت شیطانوں کی ہے ایسی جگہہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے بہت ثواب پاتا ہے ع **وعن** معاذ بن جبل قال سمع النبی صلی الله علیه وسلم رجلا یدعو یقول اللهم انی اسألک تمام النعمة فقال ای شیء تمام النعمة قال دعوة ارجو بها خیرا فقال ان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار وسمع رجلا یقول یا ذا الجلال والاکرام فقال قد استجیب لک فسل وسمع النبی صلی الله علیه وسلم رجلا وهو یقول اللهم انی اسألک الصبر فقال سألت الله البلاء فسله العافیة رواه الترمذی ع اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہے کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے پوری نعمت پس فرمایا کیا چیز ہے پوری نعمت بولا وہ شخص کہ یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں ساتھ اوسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے

اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا حضرت نے ایک شخص کو کہتا ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کی پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صبر کہا مانگی تو نے اللہ سے بلا پس مانگ اوس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حاصل
اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھ کر دعا اوسکے حاصل ہونیکی مانگتا تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ فانی ہے نعمت پوری داخل ہونا جنت
میں ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تو نے بلا یعنی اسلیے کہ صبر بلا پہ ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سب بلاؤں اور آفتوں سے نگاہ رکھے کہ بلا بری چیز ہے نہ مانگنی چاہیے
اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا فکثر فیہ لغطہ فقال
قبل ان یقوم سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک الا غفر لہ ما کان فی مجلسہ ذلک
رواہ الترمذی والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور بہت
ہوں اوس میں بیفائدہ باتیں پھر کہے پہلے اوٹھنے سے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود
مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اوسکے جو کچھ ہوا اوس مجلس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات
کبیر میں **ف** لغط سے مراد یہاں وہ کلام ہے کہ جس سے گنہگار ہوا اور بعضوں نے کہا لغط کے معنی ہیں کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہیں یعنی اس دعا
کو پڑھنے سے جو اوس مجلس میں گناہ یا بیفائدہ باتیں یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالی اس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہے ع **وعن** علی انہ اتی بدابۃ
لیرکبہا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظہرہا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ہذا
وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلثا واللہ اکبر ثلثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی
فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی
ذنوبی یقول اللہ یعلم انہ لا یغفر الذنوب غیری رواہ احمد والترمذی وابوداود اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ حاضر کیا گیا
اونکے پاس جانور تاکہ سوار ہوں اوسپر جبکہ رکھا اپنا پاؤں رکاب میں یعنی ارادہ کیا پاؤں رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑھے اوسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے اوپر
نعمتوں سواری کے اور سوار ہونے اوسکی کے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اوسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف
پروردگار اپنے کے البتہ پھرنیوالے ہیں پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہے تو تحقیق میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخشش کر واسطے میرے پس تحقیق
نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سواے تیرے پھر ہنسے حضرت علی رض کہا گیا کس واسطے ہنسے تم اے امیر المومنین کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا
میں نے پھر ہنسے پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسے تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے جب کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے
گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سواے میرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ تعالی کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رض بسبب پیروی حضرت کے ہنسے ع ح **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہا حتی یکون الرجل ہو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول استودع اللہ دینک
وامانتک واخر عملک وفی روایۃ وخواتیم عملک رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ وفی روایتہما لم یذکر واخر
عملک اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتے ہاتھ اوسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اوسکو یہانتک کہ
وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی یہ بسبب حسن خلق اور تواضع حضرت کے تھا اور فرماتے سونپا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی

طلب کرتا ہوں حفاظت دین و امانت تیری کو اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت میں ہو وخواتیم عملک یعنی بجای آخر عملک کے یہہ لفظ ہے
یعنی اعمال آخری تیرے ہی سپرد اللہ تعالیٰ کو کیونکہ مناسب ہی جو جو ہو جملہ کا تمام نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ
کے نہیں ذکر کیا گیا لفظ وآخر عملک **ف** مراد امانت سے اموال ہیں کہ لین دین کرتا ہے ساتھ اونکے لوگون سے اور بعضون نے کہا مراد امانت سے اہل اور اولاد
کہ گھر میں چھوڑ چلا **وعن** عبد اللہ الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع
اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ خطمی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت ارادہ کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے سونپا میں اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعن**
انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی قال زدنی
قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن
غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس توشہ دیجیے مجھکو یعنی
دعا کیجیے کہ برکت اوسکی ساتھ میرے سفر میں مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجھکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہے کہا اوس نے
زیادہ دعا کرو میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور ماں میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے
اور توفیق دے تجھکو بھلائی دین و دنیا کی جہاں ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ
انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ولی الرجل قال اللہم اطو لہ البعد
وہون علیہ السفر رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ارادہ کرتا ہوں سفر کا پس مجھکو نصیحت
فرمائیے فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اوس شخص نے فرمایا حضرت نے یا الٰہی لپیٹ دے اسکے لیے دوری سفر کی یعنی
دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کر دینے مسافت دراز کو اور آسان کر اوسپر سفر یعنی سب امور سفر کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** لازم کر اپنے پر تقوی خدا
کا یعنی ڈر اللہ تعالیٰ سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہ کی چیزونکو اور اون چیزونکو کہ زیادہ ہیں حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ ما سوی اللہ کو اور
غیر خدا پر اعتماد کرنیکو **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض
ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ باللہ من اسد واسود
ومن الحیۃ والعقرب ومن شر ساکن البلد ومن شر والد وما ولد رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جب سفر کرتے پھر آتی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات میں
برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اوس چیز کی سے کہ تجھ میں ہے یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی میں سے پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور برائی
اوس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ میں یعنی برے جانور اور زہر چیزیں ہلاک کرنے والیں اور برائی اوس چیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہیں تجھپر یعنی حشرات الارض اور حیوانات
کہ ضرر پہنچاتے ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والوں شہر کی سے یعنی آدمیوں
کی برائی سے اور بعضون نے کہا کہ مراد جن ہیں کہ ہر شہر و ہر زمین میں ہوتے ہیں اور برائی جننے والے کی سے اور اوس چیز کی سے کہ جنا یعنی شر ابلیس کے سے اور اولاد
اوسکی سے یا ہر جننے والے کے شر سے اور اولاد اوسکی سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا غزا قال اللہم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے

اتر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجھی پر بھروسا ہے تجھی پر ہے امر میرا اور مددگار میرا ساتھ قوت تیری کے حیلہ کرتا ہوں میں اور دفع کرتا ہوں مکر کفار کا اور ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں دشمنان دین پر اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی دشمنان دین سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **وعن** ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہے ابی موسیٰ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خوف اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجھکو مقابل کفار کے یعنی مانگتے ہیں تجھ سے یہہ کہ دفع کرے تو شر انکی ہم سے اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی انکی سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد **ف** حصن حصین میں لکھا ہے کہ جو کوئی ڈرے دشمن سے یا اور کسی سے پڑھے لایلف قریش کا امان ہے ہر برائی سے یہہ عمل مجرب ہے **وعن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجھل او یجھل علینا رواہ احمد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابی داؤد وابن ماجۃ قالت ام سلمۃ ما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذ بک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے گھر سے کہتے ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر یا الہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ پھسلیں ہم یعنی بغیر قصد کے گناہ کریں یا گمراہ ہوں ہم یا گمراہ کیے جاویں یا ظلم کریں ہم یا ظلم کیے جاویں یا جہل کریں ہم یا جہل کیا جاوے ہم پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ کی یوں ہے کہ کہا ام سلمہ نے نہیں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر اوٹھاتے نگاہ اپنی طرف آسمان کی پھر کہا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوں میں یا گمراہ کیا جاؤں یعنی کوئی گمراہ کردے مجھے یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہل کروں میں یا جہل کیا جاوے مجھ پر **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ حینئذ ھدیت وکفیت ووقیت فیتنحی لہ الشیطان ویقول شیطان آخر کیف لک برجل قد ھدی وکفی ووقی رواہ ابو داؤد وروی الترمذی الی قولہ لہ الشیطان اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اوپر اللہ کے نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا جاتا ہے اوسکو اوس وقت یعنی ندا کرتا ہے اوسکو فرشتہ کہ اے بندہ اللہ کے راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو اور بچایا گیا تو یعنی محفوظ رہا تو سب بلاؤں سے پس کنارے ہو جاتا ہے اوس سے شیطان اور کہتا ہے دوسرا شیطان یعنی وہ شیطان کی تسلی کرنے کو کہ کیونکر میسر ہوگا تجھکو تسلط اور تعرض اوس شخص سے کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب بلاؤں سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ الشیطان تک کتاب ابن سنی میں ہے حضرت عمر سے کہ وہ نقل کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ کونسی چیز منع کرتی ہے ایک تمہارے کو جس وقت کہ نکلے اپنے گھر سے یا کسی امر معیشت کے پڑھے اس دعا کو جس وقت کہ نکلے گھر سے بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی اللھم رضنی بقضائک وبارک لی فیما قدر لی حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت یہہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی میں ہے اور ابن ماجہ میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کی پس کہے اللھم انی اسئلک بحق ممشای ھذا فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعۃ وخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک فاسئلک ان تعیذنی من النار وان تغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اوسپر ذات خود سے اور استغفار کرتے ہیں اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے **ف** راہ راست دکھایا گیا یعنی تو نے نام خدا کا لیا اور توکل اوسپر کیا اور لاحول پڑھی یعنی اپنی کو عاجز سمجھا

جانا راہ راست پاوی تو واسطے گمراہ رستہ بہی ہے کہ بندہ یا خدا مین ہو اور اپنے کام سپرد اوسکے کرے جیت کا رخود بیا انجذا بار گذار کت نی ہیں انہین ہنر کار

وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولج الرجل بیتہ فلیقل اللّٰھم انی اسئلک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اھلہ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو اپنے گہر مین چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے بہلائی داخل ہونیکی اور بہلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا سب بہلائی کے ساتہہ ہو نام اللہ کے داخل ہوتے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بہروسا کیا ہمنے پہر سلام علیک کرے اپنے اہل پر نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** حصن حصین مین بہی یہہ دعا ابو داود سے نقل کی گئی ہے اسمین بعد لفظ ولجنا کے بسم اللہ خرجنا بہی ہے پہر ابو داود مین جو دیکہا اوس مین بہی یہہ جملہ موجود ہے پس مؤلف مشکوۃ کا یا کاتب اوسکے اس جملہ کو لکہنا بہول گئے ہونگے اور یہہ سلام علیک کہے اور لکہا ہے علما نے کہ اگر گہر مین کوئی نہو تو بہی سلام کرے ساتہہ نیت ملائکہ کے کہ وہان ہین اس طرح السلام علی عباد اللہ الصالحین

وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جب نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالیٰ واسطے تیرے اور برکت دے تم دونو کو یعنی میان بیوی کو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ بہلائی کے یعنی طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے ہو اور سلوک کرو آپس مین اور اولاد نیک ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما فلیقل اللّٰھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا وشر ما جبلتھا علیہ واذا اشتری بعیرا فلیاخذ بذروۃ سنامہ ولیقل مثل ذلک وفی روایۃ فی المرأۃ والخادم ثم لیاخذ بناصیتھا ولیدع بالبرکۃ رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی محمد ابن عبد اللہ بن عمرو سے اور محمد ابن عبد اللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ کو پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہسے بہلائی اسکی یعنی بہلائی اسکی ذات کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوسپر یعنی اخلاق اچہے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوس چیز کے سے کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوسپر یعنی برے اخلاق وافعال اور جب کہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اوسکی کو اور کہے مانند اسکی یعنی دعا مذکورہ پڑہے اور ایک روایت مین بیچ عورت اور بردے کے یون آیا ہے کہ پہر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردے کی اور دعا کرے ساتہہ برکت کے نقل کی یہہ ابو داود نے اور ابن ماجہ نے **ف** دعا کرے ساتہہ برکت کے یعنی اوپر کی دعا پڑہے یہہ بات سمجہی جاتی ہے حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بہی اسی طرح پڑہے

وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات المکروب اللّٰھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شأنی کلہ لا الہ الا انت رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اسکی کہ پہنچے غم جاتا رہتا ہے یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کی ایک لحظہ یعنی اسلیے کہ وہ دشمن بڑا میرا ہے اور عاجز ہے نہین قدرت رکہتا حاجت روائی کی اور درست کر میرے لیے کام میرا سب نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہہ ابو داود نے

وعن ابی سعید الخدری قال قال رجل ھموم لزمتنی وديون یا رسول اللہ قال افلا اعلمک کلاما اذا قلتہ اذھب اللہ ھمک وقضی عنک دینک قال قلت بلی قال قل اذا اصبحت واذا امسیت اللّٰھم انی اعوذ بک

مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا کہا ایک شخص نے کہ فکریں لگیں ہیں مجکو اور میرے قرضے ہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلا دوں میں تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہے تو اوسکو دور کرے اللہ فکر تیری اور ادا کرے تجسے دین تیرا کہا کہا میں نے مقرر بتلایئے فرمایا کہہ جسوقت صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے غالب ہونے دین کے سے یعنی کثرت اوسکی سے اور غلبہ لوگوں کے سے کہا اوس شخص نے پس کیا میں نے پس لے گیا اللہ فکر میری اور ادا کیا ذمے میرے سے دین میرا نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** کہا میں مقرر بتلایئے کہا طیبی نے ظاہر یہہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلایئے اسواسطے کہ ابوسعید نے نہیں روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکھا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوّل کلام یا الٰہی کچھ نہیں بنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوے اور کہا جاوے کہ تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ کہا ابوسعید نے کہ کہا واسطے میرے اوس شخص نے کہ کہا میں نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الخ اور عاجزی ہے یعنی ادائے طاعت اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہوں اس سے پناہ ہے اور بخل سے یہہ کہ ترک کرے ادائے زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پہیرے سائل کو اور ترک کرے ضیافت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اوسکے کو اور حبس علم و مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہہ جانتا ہو اور پہر سکہا دے اور بتادے نہیں اور ترک کرے درود کو وقت سننے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے مراد یہہ ہے کہ وقت جہاد کے کافروں سے ڈر کے مقابلہ نکرسکے اور اس میں داخل ہے نہ جرأت کرے وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور دل سے نہ توکل کرنا اللہ پنہنچنے امر رزق وغیرہ کے **وعن** عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَاءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے حضرت علی رضی سے یہہ کہ آیا اونکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق میں عاجز ہوں بدل کتابت ادا کرنے سے یعنی پہونچا ہے وقت ادا کرنے مال کتابت کا اور میرے پاس مال نہیں ہے پس مدد کرو میری یعنی ساتھ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تجپر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کرے اوسکو اللہ تعالیٰ تیری ذمے سے کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے یعنی رزق حلال پہونچا کہ بسبب اوسکے حرام سے بے پرواہ ہوں اور بے پرواہ کر مجکو ساتھ فضل اپنے کے اوس شخص سے کہ سوا تیرے ہے نقل کی یہہ ترمذی اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اوسکا لکہدے کہ جب تو اتنے روپے ادا کرے تو اوسوقت تو آزاد ہے اور بدل کتابت اوس مال کو کہتے ہیں کہ اوس غلام مکاتب نے اپنے ذمے پر ادا کرنا اوسکا قبول کرلیا پس جب ادا کریگا اوسوقت آزاد ہوگا **ع** وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِيْ بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کو اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عن عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے ایک جگہہ یا نماز پڑہتے پڑہتے کتنے کلمے یعنی وقت اوٹھنے کے مجلس سے اور وقت فارغ ہونیکے نماز سے پس پوچھا میں نے اونسے یعنی فائدہ اونکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنی پہلے ان کلموں کے ہونگے یہہ کلمے مہر اوسپر یعنی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اوسکا ضائع نہیں ہونیکا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنی پہلے ان کلموں کے کلام گناہ کا کیا جاوے ہونگے یہہ کلمے سبب بخشش اوسکے کے وہ کلمے یہہ ہیں پاک ہے تو یا الٰہی

اور پاک بیان کرتا ہوں میں تیری ساتھ تعریف تیری کی نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری نقل کی اسکو نسائی نے **وعن** قتادۃ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال قال ھلال خیر ورشد ھلال خیر ورشد ھلال خیر ورشد آمنت بالذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد للہ الذی ذھب بشھر کذا وجاء بشھر کذا رواہ ابو داؤد

اور روایت ہے قتادہ سے پہونچا اوسکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ دیکھتے ماہ کو کہتے چاند ہے بہلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بہلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بہلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا میں ساتھ اوس ذات کے کہ پیدا کیا تجکو یعنی اے چاند یہہ بہی تین بار کہتے پہر کہتے سب تعریف ہے واسطے اوس اللہ کے کہ لیگیا اوس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لیتے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** کہتے یعنی بعد کہنے اللہ اکبر کو یہہ کہتے ہلال خیر ورشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی میں آیا ہے حدیث ابن عمر کی سے اور چاند ہے بہلائی اور ہدایت کا یہہ یعنی دعا کی ہے [illegible] میں بہلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہے بطور فال نیک کے **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کثر ھمہ فلیقل اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک وفی قبضتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاءک اسألک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استأثرت بہ فی مکنون الغیب عندک ان تجعل القرآن ربیع قلبی وجلاء ھمی وغمی ما قالھا عبد قط الا اذھب اللہ غمہ وابدلہ بہ فرحا رواہ رزین

اور روایت ہے ابن مسعود سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکو پس چاہیے کہ کہے الٰہی تحقیق [illegible] میں بندہ تیرا ہوں [illegible] ہوں لونڈی تیری کا اور بیچ قبضے تیرے ہوں یعنی تیرے اختیار میں ہوں بال پیشانی میرے پکڑے ہوئے ہاتہ میں تیرے یعنی نہیں حرکت و قوت مگر ساتہ مدد تیری کے جاری ہے بیچ میرے حکم تیرا یعنی تیرے حکم کو تو قضا و رد کوئی روکنے والا نہیں ہے اور چاہیے و بیچ عدل ہے بیچ میرے امر قضا تیری مانگتا ہوں میں تجہہ سے ساتہ وسیلہ ہر نام کے کہ واسطے تیرے ہے نام رکہا تو نے ساتہ اوسکے ذات اپنی کو یا اوتارا تو نے اوسکو کتاب اپنی میں یا سکہایا تو نے وہ اسم کسی مخلوق اپنی یعنی انبیا کو السلام کہا انہوں نے بیچ [illegible] اپنے یا اپنے نزدیک اوسکو بیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنے یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہیں بیچ اوسکے یہہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکہوں میری کو اور دور کرنیوالا غم میرے کا اور جانیوالا اندیشہ اور غم میرے کا نہیں کہا اوسکو کوئی بندہ کبہی مگر دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ غم اوسکا اور بدل دیتا ہے جگہہ غم کی خوشی کو نقل کی یہہ رزین نے **وعن** جابر قال کنا اذا صعدنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تہے ہم جب چڑہتے یعنی بلند جگہہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اوترتے سبحان اللہ کہتے نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کربہ امر یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس بمحفوظ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے جب غمگین کرتا اونکو کوئی امر کہتے اے زندہ اے قائم رکہنے والے یعنی مخلوق کو ساتہ رحمت تیری کے فریاد رسی چاہتا ہوں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں محفوظ **ف** اور روایت کی یہہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع اوسکے لفظ یہہ ہیں وہ کرر وہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتے یا حی یا قیوم حالت سجدہ میں **وعن** ابی سعید الخدری قال قلنا یوم الخندق یا رسول اللہ ھل من شیء نقولہ فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللھم استر عوراتنا وآمن روعاتنا قال فضرب اللہ وجوہ اعدائہ بالریح وھزم اللہ بالریح رواہ احمد اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا عرض کیا ہم نے دن خندق کے یا رسول اللہ کیا ہے کوئی چیز یعنی کوئی دعا کہ پڑہیں ہم اوسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہونچے ہیں دل بیچ گردن کے

یعنی ندامت و خواری اور محنت لاحق ہوتی ہے فرمایا ہاں وہ بہتر ہے یا الٰہی ڈھانک عیب ہمارے اور امن میں کر ہمکو ڈر ہمارے سے کہا ابو سعید نے پس مارا اللہ نے منہ
دشمنوں کے ساتھ ہوا کے اور شکست دی اللہ نے ساتھ ہوا کے نقل کی یہ احمد نے ف دن خندق کے کہ وہ مشہور غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہوائے تند مسلط
کی کافروں پر کہ ہانڈیاں انکی اولٹ دیں اور خیموں کو اکھاڑ ڈالا اور طرح طرح کی تکلیفیں پہونچا کر تباہ و برباد کیا ع **وعن** بریدۃ قال کان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا دخل السوق قال بسم اللہ اللھم انی اسألک خیر ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من
شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک ان اصیب فیھا صفقۃ خاسرۃ رواہ البیہقی فی الدعوات
الکبیر اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے بازار میں کہتے آیا میں ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اس بازار
کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اوس میں اور بھلائی اوس چیز کی کہ اسمیں ہے یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی
سے اور برائی اوس چیز کے سے کہ اسمیں ہے یعنی عقد فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پہونچے مجھے اس میں معاملہ
نقصان کا نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں

باب الاستعاذۃ

باب ہے بیچ بیان پناہ مانگنے کے ف یعنی اس میں ایسی دعائیں ہیں
کہ اونمیں واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزوں سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلام اللہ پڑھنے کے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑھنا ہے یا استعیذ باللہ اکثر کہتے ہیں کہ
استعیذ باللہ افضل ہے اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہے کہ فرمایا ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار میں اعوذ باللہ بھی وارد ہوا ہے
ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ
من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے مشقت بلا کی سے اور پہونچنے بدبختی کے سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنوں کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بلا اوس
حالت کو کہتے ہیں کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ میں ڈالا جاوے آدمی اوسمیں اور دشوار ہو اوسپر اور جہد کے معنی ہیں مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتیں ہیں کہ
پہونچیں آدمی کو دین یا دنیا میں اور عاجز ہو اوسکے دفع کرنے سے اور صبر نہ کر سکے اونکے واقع ہونے پر اور بری تقدیر سے مراد وہ چیز ہے کہ بری ہو آدمی کے حق میں اور خوشی
دشمنوں کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا میں ہمکو نہ پہونچے کہ دشمن خوش ہوں یہہ دعا جامع ہے سب مطالب کو ع ح **وعن** انس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین وغلبۃ
الرجال متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اندیشہ سے اور غم سے اور عاجز ہونے
سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بوجھ دین کے سے اور غلبہ لوگوں کے سے یعنی ظالموں کے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** عائشۃ
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والمغرم والمأثم اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار
وفتنۃ النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر ومن شر فتنۃ الغنی ومن شر فتنۃ الفقر ومن شر فتنۃ المسیح الدجال اللھم اغسل خطایای
بماء الثلج والبرد ونق قلبی کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب
متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سستی سے یعنی طاعت میں اور بڑھاپے سے
یعنی بسبب بڑھاپے کے کہ جو اس سے ذہن اور اعضا ناکارہ ہو جاتے ہیں اور چٹی سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب آگ کے سے اور فتنہ
آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنہ دولت کے سے اور برائی فتنہ فقر کے سے اور برائی فتنہ کانے دجال کے سے یا الٰہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی
برف اور اولے کے یعنی پاک کر مجھکو گناہوں سے سب طرح کی مغفرتوں کے جیسے کہ پاک کرتی ہیں یہہ چیزیں میل سے اور پاک کر دل میرے کو یعنی بُرے اخلاق سے

جیسا پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ دوری ہے درمیان مشرق
اور مغرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذاب آگ کا یعنی پناہ مانگتا ہوں میں کہ ہوں ان میں سے کہ وہ کفار ہیں اسلیے کہ عذاب کافرونپر
جاویگا اور موحد اونپر ہمیشہ نہیں رہیگا یا پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اس بات سے کہ عذاب آگ اور فتنہ آگ کی مراد وہ چیزیں ہیں جو باعث عذاب آگ کی ہوں یعنی گناہ اور
فتنہ قبر مراد حیرت ہے واسطے جواب منکر نکیر کی اور عذاب قبر سے مراد جو بات کہ ہووے کی بعد فتنہ کے اور عذاب ہونا اوسکو کہ جواب نہ دیگا اور مراد قبر سے
برزخ ہے خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہے تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اوسکو گناہوں میں اور شکر نہ کرنا اسکا
چاہیے اور فتنہ فقر کا ہے حسد کرنا اغنیاء پر اور طمع کرنا اونکے مالوں میں اور نہ راضی ہونا اوس چیز پر کہ قسمت میں کی ہے اللہ تعالے
نے اور اور چیزیں مانند ان کے اور اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں سے امن میں کیا تھا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کے

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ
وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ
لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنے سے طاعت پر اور سستی سے یعنی اچھے کاموں میں اور ڈرنے
اور بخیلی سے اور بڑہاپے سے یعنی ناکارہ ہونے اعضا اور بیحواسی سے بسبب بڑہاپے کے اور عذاب قبر کے سے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مار نکیرین وغیرہ سے الٰہی دے نفس
میرے کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر ہے اون شخصوں سے کہ پاک کرتے ہیں اوسکو تو کارساز
ہے اوسکا اور مالک ہے اوسکا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اوس علم سے کہ نفع نہ دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے ساتھ ذکر اللہ کے اور
اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہے اور جو کچھ اللہ نے دیا اوسپر قناعت نکرے اور اوس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوس
علم سے کہ نہ نفع دے یعنی اوس علم سے کہ نہ عمل کروں میں اوسپر اور نہ سکھاؤں اوسکو لوگوں کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اوس علم سے کہ نہ احتیاج ہو
طرف اوسکی دین میں یا اوس علم سے کہ نہ ہو اوسکے سیکھنے میں اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم سے
جیسے کہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور برے اخلاق سے اور جس علم کے ساتھ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہے ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہے قسموں ہوا کی سے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ
عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ دعاؤں میں
سے دعا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے جاتی رہنی نعمت تیری کے سے اور بدلنی عافیت تیری کے سے یعنی مثلا بدلے صحت کے بیماری ہووے اور بدلے غنا کی محتاجگی
وغیرہ ذالک اور ناگہانی عذاب تیرے سے اور سب غصوں تیرے سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اوس کام کی سے کہ کیا میں نے اور برائی اوس کام کی سے کہ نہیں کیا
میں نے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جو برے کام کر چکا ہوں اونکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنی اونپر عذاب نہو اور بخشے جاویں اور جو کام نہیں کیے ہیں اونکی برائی سے
بھی پناہ مانگتا ہوں یعنی آیندہ کو کوئی کام ایسا نہ کروں کہ باعث ناراضمندی تیری کا ہو یا بعد ترک کے نیک کاموں کے عجب نہ کروں بلکہ محض تیرے فضل سے
جانوں ع

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے فرماتے یاالٰہی واسطے تیرے فرمان برداری کی مینے اور ساتھہ تیرے ایمان لایا مین اور تجہی پر
توکل کیا مینے اور تیری ہی طرف رجوع کی مینے یعنی گناہون سے طرف طاعت تیری کے رجوع کی مینے اور ساتھہ مدد تیری کے لڑتا ہون مین یعنی کافرون سے یاالٰہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھہ عزت تیری کے نہین کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ
مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْهُمَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یاالٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے
چار چیزون سے اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے اور نسائی نے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمر رضی
تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزون سے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر کی سے یعنی اتنی عمر ہو کہ قوی اور حواس مین فرق آجاوے
اور قوت طاعت کی نرہے اور فتنہ سینہ کے سے یعنی سینہ مین برے اخلاق اور بری عقائد جگہہ پکڑین یا حق بات نہ قبول کرے اور متحمل ہاوے نکا نہو انسے پناہ مانگتے اور
پناہ مانگتے عذاب قبر کے سے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ تہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یاالٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے اس سے کہ ظلم کرون مین
یا ظلم کیا جاؤن مین نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہے یعنی دل حریص ہے جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ اوسپر
صبر نہو پس حقیقت مین پناہ مانگی فتنہ محتاجی کے سے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیون کی نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرت نے اختیار کی تہی کمی مال کو اور مکروہ جانتے تہے
کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لایموت کو کفایت نکرے اور حرج ہو عبادت کرنے مین اور بعضون نے کہا کہ کمی صبر کی مراد ہے اور مراد ذلت سے ذلت
بسبب گناہ ہونیکی ہے کہ اللہ کے نزدیک گنہ گار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہونا اغنیا کی نظر مین بسبب مسکینی کے ۱۲ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے یاالٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقون سے نقل کی یہہ ابوداؤد اور
نسائی نے **ف** خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضون نے کہا خلاف و عداوت سے آپس مین اور نفاق سے سب اقسام نفاق کو مراد ہین خواہ نفاق عقیدہ مین ہو
یا عمل مین یعنی دل مین کفر رکہنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اوس چیز کے کہ دل مین ہے اور بہت جہوٹ بولنا اور خیانت امانت مین کرنی اور بد کہنا وقت
لڑنیکے اور خلاف عہد کیا کرنا وغیرہ ذلک ۱۲ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ
بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے یاالٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے بہوک سے پس تحقیق وہ بری ہے ہمخوابہ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے خیانت سے پس تحقیق
وہ بری خصلت اندر کی ہے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بہوک سے اس سے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہے آدمی کے بدن اور [illegible] اور

حواس میں اور سستی نا ہو عضووں میں اور عبادت کے کرنے میں سبب سے کی بیماری کے جو موجب ہے سر کا اور اکثر ہوا اور جو کہ ریاضت کرے بطور اعتدال کے اور موافق حال کے ہو برص نہیں
بلکہ موجب صفائی باطن کی اور نورانیت دل کی اور صحت و سلامتی بدن کی ہے ہی بیماریاں ہیں اور خیانت سے مراد ہے نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگوں کے مالوں اور
بھیدوں میں چنانچہ دلالت کرتی ہے اس پر یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ع **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من البرص والجذام والجنون ومن سیئ الاسقام رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے انس سے یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریوں سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف**
بری بیماریوں سے اسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتے ہیں یعنی پہلے خاص سی بیماریوں سے پناہ مانگی پھر عام مانند استسقا اور دق وغیرہ کے اس لیے پناہ مانگی کہ اکثر لوگ گھن کھاتے ہیں اور ہیئت
متغیر ہو جاتی ہے اور آدمی آدمیت سے نکل جاتا ہے اور ہمیشہ رہتی ہیں بخلاف اور بیماریوں کے مانند بخار و درد سر وغیرہ کے کہ ان میں حال نہیں رہتا اور رنج کم ہوتا ہے اور ثواب بہت
اوسکا ہے مالک نے مصلح یہ کہ جو ضرر پیدا ہو کا احتراز کرے لوگ صاحب امراض سے اور نہ منتفع ہوتے ہیں اوس سے لوگ نہ وہ منتفع ہوتا ہے اون سے اور عاجز ہو سبب اوس مرض کے اللہ کے حقوق سے اور بندوں کے
حقوق سے تو مستحب ہے پناہ مانگنی اوس سے انتہی اور کوڑھ اور جذام بالطبع متعدی نہیں ہیں یعنی کسیکو لگ نہیں جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بسبب ان لگانے کے کوڑھی جذامی کے
عجیب لگ کے یہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں معاذ اللہ ع **وعن** قطبة بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک
من منکرات الاخلاق والاعمال والاهواء رواہ الترمذی اور روایت ہے قطبہ بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ
پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بری خلقوں سے اور بری عملوں سے اور بری خواہشوں سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** منکر اوسکو کہتے ہیں کہ نہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سے معلوم ہو
برائی اوسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہیں حاصل یہ کہ برے اعمال دل کے سے مانند حسد و کینہ وغیرہ کے پناہ مانگتا ہوں اور برے اعمال سے مراد برے
افعال ظاہر کے ہیں اور بری خواہشوں سے مراد بری عقیدے ہیں ع **وعن** شتیر بن شکل بن حمید عن ابیه قال قلت یا نبی اللہ علمنی
تعویذا اتعوذ به قال قل اللهم انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی رواہ ابو داؤد و
الترمذی والنسائی اور روایت ہے شتیر بن شکل بن حمید سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے یعنی شکل سے کہا کہ کہا میں نے اے نبی اللہ کے سکھاؤ مجکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ
پناہ پکڑوں ساتھ اوسکے فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی شنوائی اپنی کے سے یعنی نہ سنوں اوس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کے سے یعنی
بری چیز اوس سے نہ دیکھوں اور برائی زبان اپنی کے سے یعنی کلام بے اور بیفائدہ اوس سے نہ کروں اور برائی دل اپنے کے سے یعنی بری عقیدے اور حسد و کینہ وغیرہ
دل میں نہ آویں اور بری کام پر ارادہ مصمم نکروں اور برائی منی اپنی کے سے یعنی زنا میں صرف نہو اور نظر شہوت سے کسیکی غیر پر نہ دیکھوں نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے **وعن** ابی الیسر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللهم انی اعوذ بک من الهدم واعوذ بک من التردی ومن الغرق والحرق والهرم واعوذ بک
من ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذ بک من ان اموت لدیغا رواہ ابو داؤد والنسائی
وزاد فی روایة اخری والغم اور روایت ہے ابو الیسر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مکان کے گرنے سے یعنی
مجھ پر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے کہ ہلاک ہو جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گر پڑنے سے بلند جگہ سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
اس سے کہ حیران کرے مجکو شیطان نزدیک مرنے کے یعنی وسوسے ڈالکر دین کو تباہ کرے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں تیری راہ میں پشت دیکر یعنی جہاد میں
کفار سے بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں لدیغ یعنی سانپ بچھو اور مانند انکی زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے
اور زیادہ کیا نسائی نے ایک اور روایت میں لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے غم سے **ف** اگر کوئی کہے کہ بعضی چیزیں ان میں ایسی ہیں کہ اوس سے آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہے
پھر حضرت نے پناہ اون سے کیوں مانگی جواب یہ ہے کہ ایسی اوقات میں رنج بہت ہوتا ہے آدمی صبر نہیں کر سکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کردے اس لیے اون سے پناہ

قال الترمذی هٰذا لفظه اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یعنی شعیب سے اور انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ڈرے ایک تمہارا نیند میں چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ کے پوروں کے غضب اوسکی سے اور عذاب اوسکی سے اور
برائی بندوں اوسکی سے اور وسوسوں شیطانوں کے سے اور اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہنچا دیں گے کہنے والے ان کلمات کو اور تھے عبداللہ
بیٹے عمرو کے سکھلاتے یہہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اون کی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا اون میں سے لکھتے ان کلمات کو پرچہ کاغذ میں پھر لٹکاتے اوسکو گردن میں اوسکی
میں نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے اور یہہ لفظ ترمذی کے ہیں ف اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند میں شیطان کے تصرف سے ہوتا ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا
کہ جائز ہے لٹکانا تعویذ کا گلے میں اور بعضے علما نے اس میں اختلاف کیا ہے لیکن مختار یہہ ہے کہ لٹکانا منکوں وغیرہ کا حرام ہے اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسماء الٰہی
لکھکر لٹکاوے تو مضائقہ نہیں ہے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ
اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللهم اجره من النار رواه الترمذی والنسائی اور روایت ہے انس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یوں کہے اللهم انی اسالک الجنة یا کہے اللهم ادخلنی الجنة یا زبان ہندی کے خواہ کسی اور زبان میں اس مضمون کو
کہے تو کہتی ہے جنت یا الٰہی داخل کر تو اسکو جنت میں اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یوں کہے اللهم اجرنی من النار یا اور زبان میں کہے اس مضمون کو کہتی ہے آگ یا الٰہی
محفوظ رکھ تو اسکو آگ سے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف تین بار کہے ایک مجلس میں یا کئی مجلسوں میں گڑگڑا کر

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** القعقاع ان کعب الاحبار قال لولا کلمات اقولهن لجعلتنی یهود حمارا فقیل له ما هن قال اعوذ بوجه الله
العظیم الذی لیس شیء اعظم منه وبکلمات الله التامات التی لا یجاوزهن بر ولا فاجر وباسماء الله الحسنی ما علمت منها
وما لم اعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ رواه مالک روایت ہے قعقاع سے یہہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ ہوتے کتنے کلمے البتہ کر ڈالتے مجھکو یہود گدہا
پس کہا گیا واسطے اونکے کیا ہیں وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ ذات اللہ کے کہ بڑا ہے وہ اللہ کہ نہیں کوئی چیز بڑی اوس سے اور ساتھ کلموں اللہ کے پورے میں
نہیں تجاوز کرتا اون سے نیک نہ بد اور ساتھ ناموں اللہ کے نیک میں جو کچھ کہ جانتا ہوں میں اون ناموں سے اور جو کچھ کہ نہیں جانتا برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا
کی اور پراگندہ کی اور بنایا کی یعنی بے تناسب اعضا کی نقل کی یہہ مالک نے ف کعب الاحبار یہودیوں میں سے ہیں بڑے دانشمند تھے اور حضرت کے زمانہ میں تھے لیکن حضرت
کو دیکھا نہیں حضرت عمر کے زمانہ میں ایمان لائے وہ کہتے ہیں کہ بسبب ایمان لانے کے یہود مجھ سے نہایت بغض رکھتے ہیں اگر میں یہہ دعا نہ پڑہا کرتا تو سحر کرکے مجھکو گدہا کر دیتے
اور مراد گدہا کرنے سے یہہ ہے کہ مجھکو ذلیل اور بیوقوف مسلوب العقل مانند گدہے کے کر دیتے اور مراد کلموں اللہ کی سے تو قرآن ہے پس معنی نہ تجاوز کرینگے اوس سے یہہ ہیں کہ
اوسکے ثواب عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہیں یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا ہوا اور چیزوں کا قرآن میں کیا ہے بلاشبہ ہوتا ہے اور یا مراد کلموں اللہ کے سے صفات
الٰہی یا علوم الٰہی ہیں اور اوس سے بھی کوئی چیز باہر نہیں سب کو محیط یعنی گھیرے ہوئے ہیں **وعن** مسلم بن ابی بکرة قال کان ابی یقول فی دبر
الصلوة اللهم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر فکنت اقولهن فقال ای بنی عمن اخذت هذا قلت عنک قال
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقولهن فی دبر الصلوة رواه النسائی والترمذی الا انه لم یذکر فی دبر الصلوة
وروی احمد لفظ الحدیث وعنده فی دبر کل صلوة اور روایت ہے مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا تہا باپ میرا کہتا پیچھے نماز کے یعنی فرض نماز کے
پیچھے ہر نماز کے پیچھے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر اور فقر یعنی فتنہ فقر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہے اور کفران نعمت اور مانند اسکے اور عذاب قبر سے
پس تہا میں کہتا ان کلموں کو پس کہا باپ میرے نے اے بیٹے میرے کس سے سیکھے تو نے یہہ کلمے کہا میں نے آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ان کلموں کو پیچھے نماز کے
نقل کی نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہیں ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوة کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنے باپ اور بیٹے کے اور نزدیک احمد

لفظ فی دبر کل صلوٰۃ ہر یعنی لفظ کل کا اس میں یاد رہے **وعن** ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدین فقال رجل یا رسول اللہ اتعدل الکفر بالدین قال نعم وفی روایۃ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر قال رجل ویعدلان قال نعم رواہ النسائی اور روایت ہے ابی سعید سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھ دین کے فرمایا کہ ہاں اور ایک روایت میں ہے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص نے اور برابر کیے جاتے ہیں دونوں یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہاں نقل کی نسائی نے **ف** کفر اور دین کو برابر اسلیے فرمایا کہ آدمی بسبب اسکے جھوٹ بولتا ہے اور خلاف وعدے کا کرتا ہے اور یہ صفات کافروں اور منافقوں کے ہیں اور کفر و فقر کو برابر اس لیے کیا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسے کلام کہہ بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کے ہوتے ہیں

باب جامع الدعاء

باب ہے بیچ بیان ان دعاؤں کے کہ جامع ہیں **ف** یعنی اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنیوالی ہیں مقاصد و مطالب کو

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو بھذا الدعاء اللھم اغفرلی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفرلی جدی وھزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق وے تھے مانگتے یہ دعا یا الٰہی بخش دے میرے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا اون پر واجب تھا اور میں نہیں جانا اونکا اونکو بخش دے اور زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہے اونکو مجھسے یعنی مجھے اونکا علم نہیں جیسا تجھے ہے یا الٰہی بخش میرے لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی کرنا میرا اور بے دانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہ سب ہیں میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ہونگے بعد اسکے یعنی بالفرض والتقدیر اور وہ گناہ کہ چھپ کر کیے ہیں میں نے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے میں نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے اونکو مجھسے تو آگے کرنیوالا ہے یعنی جسکو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف اپنی کے اور تو پیچھے ڈالنیوالا ہے اپنی رحمت سے جسکو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ سب ہیں میرے پاس یہ حضرت نے ازراہ تواضع اور کسر نفسی اور زاری کے جناب کبریائی میں کہا والا حضرت پاک تھے سب گناہوں سے اور حقیقت میں یہ تعلیم ہے امت کو کہ یوں بخشش مانگا کریں **وعن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیھا معاشی واصلح لی آخرتی التی فیھا معادی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا کہ بچاؤ ہے کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اوس میں ہے زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اوس طرف ہے رجوع کرنا میرا اور کر زندگی کو سبب زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی میں کہ بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** درستی دنیا کی ساتھ حاصل ہونے قوت کے ہوتی ہے وجہ حلال سے کہ اوس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہے اور قوت ہوتی ہے طاعت کی اور خاطر جمعی ہوتی ہے خلل و تشویش عبادت میں نہیں ہوتی اور درستی آخرت کی ساتھ توفیق ہونے اوس چیز کی ہوتی ہے کہ بسبب اوسکے نجات ہو عذاب سے اور پہونچے سعادت اور جنان کو اور اچھے طور کا حاصل یہ ہے کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھی اعتقاد پر اور توبہ کر کے ہو تا کہ ہو سبب خلاصی کے مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونے راحت کے عقبی میں **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللھم انی اسألک الھدی والتقی والعفاف والغنی رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے ہدایت

اور تقوے اور پارسائی نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہوں بے پروائی یعنی خلق سے اور ظاہر کی نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجھکو یعنی سیدہی راہ دکھا اور سیدھا کر مجھکو یعنی افعال و
گفتار میری کو راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کے نور ہدایت کے سیدہا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کے نور راستی کے راستی تیر کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
یعنی جب ہدایت طلب کرے تو یہہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجھکو مانند رہنمائی اوس شخص کے کہ چلتا ہے سیدہی راہ پر اور جب راستی مانگے تو یہہ خیال کر کہ راستی
حاصل ہو مجھکو مانند راستی تیر کے حاصل کیجئے نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کیجئے **وَعَنْ** أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ اون نے نقل کی باپ
سے کہ کہا تہا آدمی جب مسلمان ہوتا سکہلاتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہر حکم کرتے اوسکو کہ دعا کرے ساتہہ ان کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور رحم کر مجھ
یعنی ساتہہ ڈہانکنے عیبوں میری کے اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت دے مجھکو اور روزی دے مجھکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی اکثر
دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں نیکی یعنی نعمت اور حالت اچھی اور آخرت میں یعنی بہشت کو نیکی یعنی مراتب عالی اور بچا ہمکو عذاب دوزخ
سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ آیت اکثر دعا اسلئے تہی کہ جامع ہے مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ میں کی ہے مطابق
صادق اگر وقت اور مناجات کے خلوت میں بیٹہہ ساتہہ صفائی باطن کے ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کا اور ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کرے تو دیکہو کیا کچہہ ذوق
و جمعیت اور نورانیت سعادت حاصل ہوتی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ
الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ
تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابن عباس سے کہا تہے نبی صلی اللہ دعا مانگتے کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجھکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی
اور نہ مدد کر مجھپر یعنی غالب کر مجھپر اونکو کہ منع کریں مجھکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین میں سے خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجھکو اور نہ فتح دے مجھپر یعنی غالب کر مجھکو کفار پر اور نہ غالب
اونکو مجہپر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میرے ضرر پر اور راہ سیدہی دکہا مجھکو اور آسان کر سیدہی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اوپر کہ زیادتی کی مجھپر اے رب میرے
کر مجھکو واسطے اپنے شکر کرنیوالا یعنی ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال میں واسطے اپنے ڈرنیوالا واسطے اپنے بہت فرمانبردار
واسطے اپنے عاجزی کرنیوالا طرف اپنے بہت آہ کرنیوالا یعنی زاری کرنیوالا رجوع کرنیوالا اے پروردگار میرے قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا
میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی اپنے دشمنوں پر دنیا اور عقبیٰ میں اور سچا اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولے مگر سچ اور حق اور سیدہی راہ دکہا دل میرے کو اور
نکال سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مکر کر یعنی دشمنوں پر واسطے مدد کرنے میری کے مکر کے معنی ہیں فریب سے مراد مکر خدا سے
پہونچنا بلا کا ہے دشمنان دین پر اوس جگہہ سے کہ گمان نہ رکہیں اور سیاہی سینہ سے مراد ہے کینہ اور حسد اور بغض اور سوا انکے اور اخلاق بد ہیں **وَعَنْ** أَبِي بَكْرٍ قَالَ
قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ
الْعَافِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہے ابی بکر سے کہ کہا کہڑے ہوئے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر رونے اور فرمایا مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اسلیے کہ کوئی نہیں دیا گیا ہے بعد یقین یعنی ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے
یعنی بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہیں نقل کی یہہ حدیث ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے **ف** حضرت نے جو یہہ فرمایا کہ گئے تھے اسوقت فتنوں اور غلبہ شہوت
اور حرص میں اسلیے وہی اور حکم کیا کہ طلب کریں بخشش اور عافیت تا کہ بچا وے اونکو اللہ ان بلیات سے اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی ہونی دین میں فتنہ سے اور بدن
میں بری بیماریوں سے اور سخت رنج سے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ
قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ
ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہت بہتر ہے فرمایا مانگ رب اپنے سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنی
عافیت سے رکھے تجکو اللہ لوگوں سے اور عافیت سے رکھے اونکو تجھ سے دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسرے دن پھر کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر ہے
پس فرمایا اوسکو مانند اوسکے یعنی جو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن پس فرمایا واسطے اوسکے مانند اوسکے فرمایا جسوقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات دنیا
اور آخرت میں پس تحقیق چھٹکارا پایا تو نے اور مقصد کو پہونچا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ
مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ
فَرَاغًا لِيْ فِيْمَا تُحِبُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن یزید خطمی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی میں یا الٰہی
نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اوس شخص کی کہ نفع دے مجکو دوستی اوسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھہ دیا تو نے مجکو اوس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں
پس گردان اوسکو سبب قوت میرے کا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو یعنی جو نعمتیں کہ دی ہیں تو نے قسم مال اور عافیت اور انکے مثل نعمتوں دنیویہ سے اونکو باعث شکر اور
طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کروں اونکو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں یا الٰہی جو کچھہ سمیٹ رکھا ہے تو نے مجھسے اوس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں پس گردان اوسکو
سبب فراغت میرے کا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی مال وغیرہ جو نہیں دیا ہے اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر
کہ بغیر مانع کے تیری عبادت ہی میں مشغول ہوں اور حاصل دونوں جملوں کا یہہ ہے کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اوسکی کی دے تا اغنیا شاکرین سے ہوں میں اور
اگر نہ دے تو مجکو تو اوس سے فارغ رکھہ دل میرے کو کہ اوس میں دل نہ لگا رہے اور عبادت میں مشغول ہوں اور جزع فزع نہ کروں تا فقراء صابرین سے ہوں میں
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ
اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ
عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ
ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا
مَنْ لَا يَرْحَمُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اوٹھتے کسی مجلس سے یہانتک کہ دعا کرتے ساتھہ ان دعاؤں کے واسطے یاروں اپنی کے یعنی اس لیے کہ وہ داخل ہیں اسمیں یا واسطے تعلیم اونکی کے یا الٰہی نصیب کر ہمارے لیے
خوف اپنا اوسقدر کہ حائل ہو دے تو بسبب اوسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے یعنی اوس ڈر کے سبب سے تیرے گناہ نہ ہوں ہم سے اور نصیب کر

ہمکو طاعت اپنی اوسقدر کہ پہونچاوے تو ہمکو بسبب اوسکے بہشت اپنی میں یعنی عالی درجون بہشت کے میں اور نصیب کر یقین سے اوسقدر کہ آسان کرے تو بسبب
اوسکے ہمپر مصیبتیں دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیوں ہماری کے اور بینائیون ہماری کے اور قوت ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر اوسکو
وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اوسکو اخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکھ اور گردان کینہ کشی ہماری اوسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر ہمکو
کہ ظالمون سے بدلہ لین یا ہماری طرف سے تو بدلہ لے اور فتح دے تو ہمکو اوسپر کہ دشمنی رکھی ہم سے یعنی دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری
دین ہمارے میں یعنی ایسی چیز میں مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کا ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کا اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو
کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائے ہوئے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پر ایسا دے کہ سختیاں دنیا کی آسان ہوں مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا وہ تنگی سے نہ گھبراویگا اور جسکو یہہ یقین ہوگا
یا ہو کوئی یقین کریگا مصیبتیں آخرت کی شدید ہیں یہاں کی مصیبتیں ناپایدار اوسکو دنیا کی مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں گی اور مت کر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر میں
نہ لگے رہیں بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت کیا ہو تہوڑی فکر معاش کی رکہنی جایز ہے بلکہ مستحب ہے ع ح س **وعن** ابی هریرة قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال واعوذ
بالله من حال اهل النار رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اسنادا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الہی نفع دے مجھکو ساتھ اوس چیز کے کہ سکہلائی تو نے مجھکو یعنی عمل نصیب کر علم پر اور سکہلا مجھکو وہ چیز کہ نفع دے مجھکو یعنی ایسا
علم کہ نفع دے مجھکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین میں یا آخرت میں اور زیادہ کر مجھکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے ہر حال اور پناہ مانگتا ہوں
میں ساتھ اللہ کے حال دوزخیوں کے سے یعنی دنیا میں کفر و فسق سے بچوں اور عقبی میں عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ
حدیث غریب ہے باعتبار سند کے **وعن** عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه الوحي سمع عند
وجهه دوي كدوي النحل فانزل عليه يوما فمكثنا ساعة فسري عنه فاستقبل القبلة ورفع يديه وقال اللهم
زدنا ولا تنقصنا واكرمنا ولا تهنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علينا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علي
عشر آيات من اقامهن دخل الجنة ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتى ختم عشر آيات رواه احمد والترمذي اور
روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوترتی اوپر وحی سنی جاتی نزدیک منہ حضرت کے آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے
پس اوتاری گئی اوپر وحی ایک دن پس ٹہرے ہم ایک ساعت یعنی منتظر ہے کہ سختی جو بسبب اوترنے وحی کے وارد ہوئی ہے رفع ہو پس دور کی گئی وہ حالت حضرت
سے پہر سامنے ہوئے قبلہ کے اور اوٹہائے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا یا الہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتیں دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہوں اور نہ کم کر ہمکو یعنی
نعمتیں دنیا و آخرت کی یا مسلمانوں کو کم نہ کر اور بزرگ رکھ ہمکو یعنی ساتھ حاجت روائی کے دنیا میں اور بلند کرنے منازل کے عقبی میں اور نہ ذلیل کر
ہمکو یعنی بسبب منع ان چیزوں کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھ رحمت و عنایت اپنی کے اور نہ
برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتھ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کیجیو دشمنوں کو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتھ دینے صبر اور توفیق شکر کے
اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھ طاعت تہوڑی کے پہر فرمایا اوتاری گئی ہیں مجہپر یعنی اب دس آیتیں جو شخص کہ برپا رکہے اونکو یعنی عمل کرتا رہے اوپر داخل ہوگا
بہشت میں نیکیوں کے ساتھ پہر پڑہیں حضرت نے یہہ آیتیں قد افلح المؤمنون سے یہانتک کہ ختم کیں دس آیتیں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** آواز مانند
آواز مکھی شہد کی یہہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تہی کہ پہونچاتے تہے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی وہ صحابہ کی سمجھ میں نہ آتی تہی جیسے کوئی آوا

مکھی

بکنے کو سنتا ہو اور کچھ سمجھتا نہیں اوس سے اور دعا پڑھتی ہیں یہہ ہیں قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ

فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم

علی صلواتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب آیات کا یہہ ہی کہ مراد کو پہنچے وہ مومن کہ اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں یعنی دل سے اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کہنے کی ہون خواہ کرنیکی اعراض کرتے ہیں اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنی ستر ونکو محفوظ رکہتے ہیں یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویون سے یا لونڈیون سے صحبت کرتے ہیں پس وے نہیں ملامت کیگئے ہیں پہر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی غلام کرے یا ہاتہ وغیرہ سے منی گراوے یا متعہ کرے پس وے ہیں تجاوز کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور پڑنیوالے ہیں حرام میں اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کو اور عہدونکی محافظت کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنی نمازونپر محافظت کرتے ہیں یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہیں یہہ لوگ وہی ہیں وارث جو وارث ہونگے فردوس کے کہ وہ جنتون میں اعلے جنت ہی وہ اسمین ہمیشہ رہنے والے ہیں +

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن الوضوء ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک الی ربی لیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہی عثمان بن حنیف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجہہ یا اندہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہہ کہ عافیت دے مجھکو یعنی آنکہہ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو دعا کرون میں یعنی تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر رضا صبر کرے پس صبر کرنا بہتر ہی تیرے لیے کہا اوس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب میں کہا عثمان نے پس حکم کیا حضرت نے اوسکو یہہ کہ وضو کرے پس اچہا وضو کرے یعنی ساتہہ سنتون اور آداب کے اور اور روایت میں آیا ہی کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑہے اور دعا مانگے ساتہہ اس دعا کے یا الہی تحقیق میں سوال کرتا ہون تجہسے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیری بوسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد ہیں نبی رحمت کے تحقیق میں متوجہ ہوتا ہون ساتہہ وسیلہ تمہارے کے اے نبی طرف پروردگار اپنے کی تاکہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حاجت میری کے یہہ یا الہی شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میرے کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ف صبر کرنا بہتر ہی اسلیے کہ ثواب اوسکا بہشت ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنے کو ساتہہ دونون آنکہون اوسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہی عوض اوسکے بہشت دیتا ہون

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داود یقول اللہم انی اسألک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واہلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داود یحدث عنہ یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہے دعاؤن داود علیہ السلام کی سے یہہ کہتے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہون تجہسے دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکہے تجکو اور وہ عمل کہ پہونچاوے مجکو دوستی تیری کو یا الہی گردان دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف میری محبت جان میری کے سے اور مال میری کے سے اور اہل میری کے سے اور ٹہنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر کرتے حضرت داود کا ذکر حال ایک حدیث کرتے اون سے کہتے تہے داود بڑے عابد آدمیون میں یعنی اپنے زمانہ کے آدمیون میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی وعن عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا عمار بن یاسر صلوۃ فاوجز فیہا فقال لہ بعض القوم لقد خففت واوجزت الصلوۃ فقال اما علی ذلک لقد دعوت بدعوات سمعتہن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لائق جس چیز کا تھی ہوا اوسکی عاقبت مانگو جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا۔ مولانا **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ
الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا سکہایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہہ یا الہی کر دے باطن میرے کو بہتر ظاہر میرے سے اور کر دے ظاہر میرے کو شایستہ یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بہتر اوس چیز کی کہ دیتا ہے لوگونکو اہل سے
اور مال سے اور اولاد سے کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرین نقل کی یہہ ترمذی نے **کِتَابُ الْمَنَاسِكِ** کتاب ہے بیچ بیان افعال حج کے **ف** حج فرض ہوا
سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چھہ مین پہر حضرت نے بسبب مشغول ہونیکے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی اور نوین سال
مین حضرت ابو بکرؓ کو امیر حاجیون کا کر کر مکہ کو بہیجا تا لوگونکو حج کروا دین پہر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئے **ف** حج فرض ہے عمر مین ایکبار
فی الفور پس منکر اسکا کافر ہے اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہگار ہوتا ہے اور شرط حج کی اسلام ہے یعنی مسلمان پر فرض ہے نہ کافر پر
اور حریت ہے یعنی آزاد پر ہے نہ بردے پر اور عقل ہے یعنی ہوشیار پر ہے نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہے یعنی بالغ پر ہے نہ لڑکے پر اور صحت ہے یعنی
تندرست پر ہے نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہے یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اوسپر فرض ہے اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے
اور آتے کفایت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکے سے وقت پہرنے تک اور امن راہ ہے غالبًا یعنی اگر اکثر لوگ امن سے پہونچ جاتے ہین
تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتے ہون بسبب قزاقون وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہون تو فرض نہین اگر کبہی کبہی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہین
جیسے اس زمانے مین حال ہے کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہین اور بعضے تباہ ہوتے ہین پس یہان الوکے لیے وہ شرط پائی جاتی ہے پس نہ باز رہین حج سے اور شرط
حج کی ہے ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اوسکے اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہو تو
عورت حج کو نہ جاوے اور شرط ہے ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اوسکا اوس عورت پر ہے اور جو حج فرض محرم کے ساتھ
کرے بغیر اذن خاوند کے بہی اور اگر احرام باندہے لڑکا یا غلام پہر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام پہر حج پورا کرے فرض نہین ادا ہونیکا پہر
اگر از سر نو احرام باندہے لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اوسکا احرام حج فرض کے لیے اصح روایت مین نہین درست ہونیکا اور فرض
حج کے یہہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بہی کہتے ہین احرام شرط ہے اور باقی دونون رکن اور
واجبات حج کے یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع بہی کہتے ہین آفاقی
کے لیے یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کترانے اور ہر چیز کہ واجب ہے بسبب ترک اوسکے دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوا انکے سنتین ہین اور آداب ملتقی الابحر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ
عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ
وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ
عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پہر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ
پس چپ ہو رہے حضرت یہانتک کہ کہی اوس شخص نے یہہ بات تین بار پہر فرمایا اگر کہتا مین ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال مین اور نہ طاقت رکہتے تم
پہر فرمایا چہوڑ دو مجکو جب تک کہ چہوڑون مین تمکو سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تہے پہلے تمسے یعنی یہود و نصاری بسبب بہتایت سوال انکے

کو اور اختلاف کرنے اونکی کو اوپر انبیاء اپنی کو یعنی جیسے کہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جسوقت کہ حکم کروں میں تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوس میں سے جو کچھ
کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع کروں میں تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اوسکو تم نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی
اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کریں وہ سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہیں ویسی ہی یہہ بھی ہوگا لیکن حضرت
کو سوال اونکا ناگوار معلوم ہوا اسلیے خاموش ہو رہے جواب نہ دیا اور اونہوں نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض
ہو جاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالی کے کہتا بغیر اسکے حکم کے نہیں بولتا ہوں اور تم سے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑو مجھکو یعنی نہ پوچھو مجھسے کہ یہہ فعل کتنا ہے
اور کیسا ہے جبتک کہ چھوڑوں نہیں تمکو یعنی بیان نکروں کہ کتنا ہے اور کیسا ہے حاصل یہہ کہ جو کچھ میں کہوں وہ کرو اگر مطلق حکم کروں بلا قید عدد کے اوسطرح
بجا لاؤ اور اگر بیان کروں کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو اسلیے کہ مجھکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے بھیجا ہے جو کچھ ہے میں آپ بیان کرتا ہوں حاجت
تمہارے سوال کی نہیں ہے اور اوس چیز کو کہ طاقت رکھو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہے بیچ بجا لانے احکام کے یعنی احکام خدا اور رسول کے بجا لاؤ جہانتک طاقت
ہو یا اشارہ ہے رفع حرج پر کہ مثلا نماز کی بعضے شرائط و ارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اوسیقدر ادا کرے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ
ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہے فرمایا ایمان لانا
ساتھہ اللہ کے اور رسول اوسکے کے کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ میں کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
حدیثیں مختلف آئی ہیں بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی میں کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ اختلاف
بحسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہے بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ میں ہو چکا ہے ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھرتا ہے مانند اوس دن کے کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے اللہ کے یعنی محض اوسیکی رضا کے لیے کرے نہ دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی
حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہے بہ نسبت اوسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی ہیں جماع کرنا اور کلام فحش بکنا
اور بات کرنی عورتوں سے بیچ مقدمہ جماع کے اور نہ فسق کرے یعنی کبیرہ گناہ اوس میں نکرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہے ترک کرنا توبہ کا گناہوں سے
فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہہ کہ جو کوئی خالصۃ للہ حج کرے اور اوس میں جماع اور کلام بد نکرے اور نہ اور گناہ کی چیز
کرے تو وہ ایسا پاک گناہوں سے ہو کہ پھرتا ہے کہ جیسے پاک گناہوں سے پیدا ہوا تھا ماں کے پیٹ سے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہوں کے لیے کہ درمیان اون دونوں کے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول
نہیں اوسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ
رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے
حج کے یعنی ثواب میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ
قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت

ہی ابن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملے ایک قافلہ سے روحا میں پس فرمایا کون قوم ہو کہا قافلہ والوں نے ہم ہیں مسلمان پھر پوچھا قافلہ والوں نے تم
کون ہو فرمایا کہ میں ہوں رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کے ایک عورت نے لڑکے کو یعنی کجاوے میں سے لڑکے کو ہاتھ میں اونچا کر کے دکھایا پھر کہا کیا ہے واسطے اسکے حج یعنی
ثواب حج کا فرمایا ہاں واسطے اسکے ہے اور تیرے واسطے بھی ثواب ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** روحا نام ایک جگہ کا ہے چھتیس کوس پر مدینہ سے اور فرمایا ہاں الخ یعنی اسکو ہوگا ثواب حج نفل کا اور
تجکو بھی ثواب ہے کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبرگیری اسکی اور باعث حج کی ہوئی اور لڑکا اگر لڑکپن میں حج کرے تو حج فرض اوسکے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا اگر بعد بالغ
ہونیکے شرائط فرضیت حج کی پائی جاویں تو پھر حج کرے اور ایسے ہی غلام اگر حج کرے تو اوسکے ذمہ سے بھی ساقط نہیں ہے بعد آزاد ہونیکے پھر حج کرے اور فقیر اگر حج کرے تو حج
فرض ہو ادا ہوتا ہے بعد غنی ہونیکے پھر حج کرنا اوسکو واجب نہیں ہے ؏ح **وعنہ** قال ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ
علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع متفق علیہ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے خثعم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کا نزدیک اوسکے بندوں پر حج میں امر حج کے پایا باپ میکو بڈھا ہے نہیں ٹھہر سکتا سواری
پر کیا حج کروں اسکی طرف سے فرمایا کہ ہاں حج کر اور یہ سوال و جواب تھا حجۃ الوداع میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل اوس عورت کی کلام کا یہ ہے کہ میرے
باپ پر بڑھاپے میں حج فرض ہوا ہے اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے میں مسلمان ہوا ہے اور اوس پاس مال ہے یا مال ہاتھ لگا ہے اوسکے بڑھاپے میں اور وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا
کیا میں اوسکی طرف سے نیابتہ حج کروں فرمایا ہاں جاننا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہے جائز ہے وقت عجز کے اگرچہ عاجز رہے مرنے دم تک اور امر کرے وہ غیر
کو اور خرچ راہ دے اور جائز ہے بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضوں کے نزدیک جائز ہے والدین کی طرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہو
تو جائز ہے باوجود قدرت کے مطلق شرح موافق اول روایت فقہی کے یہ حدیث محمول ہوگی اسپر کہ باپ نے اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہ تاویل حضرت
شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگے ہے لکھی ہے اور بحسب قول بعض کو حاجت اس تاویل کی کچھ نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہے
اوسکے مولف **وعنہ** قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق بالقضاء [illegible] ہے ابن عباس سے
کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے اور وہ مرگئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اوسپر قرض
کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا کہ ہاں فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہے ساتھ ادا کرنیکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ
اوس شخص کو اپنی بہن سے کچھ مال ہاتھ لگا ہوگا ارث میں پس قیاس کیا حضرت نے حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہے کہ مورث کی طرف سے حج
کروا دے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور اور کو اذن شرط ہے درمختار **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل
بامرأۃ ولا تسافرن امرأۃ الا ومعہا محرم فقال رجل یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا وخرجت امرأتی حاجۃ قال
اذہب فاحجج مع امرأتک متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھ عورت کے یعنی مرد و عورت
اجنبی ایک مکان میں تنہا نہ جمع ہوں اور نہ سفر کرے عورت اوس حالت میں کہ ہوے ساتھ اوسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہوں میں بیچ غزوہ فلانی اور
فلانی کے یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہے اور وہاں لشکر جاتا ہے اور میں میرا نام بھی لکھا گیا ہے کہ میں بھی لشکر ساتھ جاؤں اور ارادہ نکلنے کا کیا ہے بیوی میری نے حج کے لیے یعنی
پس کیا کروں آیا جہاد کو جاؤں اور بیوی کو اکیلا حج کے لیے جانے دوں یا بیوی کے ساتھ جاؤں اور جہاد میں نہ جاؤں فرمایا جا اور حج کر ساتھ عورت اپنی کے یعنی اسلیے کہ
غازی بہت ہیں اور تیری بیوی کے ساتھ سوای تیرے کوئی محرم نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہے مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان میں جمع ہونا
اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہیں حتی کہ سفر حج میں بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکے

شرط ہی واجب ہونیکی حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اوسکی ساتھ محرم یا شوہر ہووے اور محرم سے مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کی یا علاقہ دودھ
کی یا سسرال کی بشرطیکہ وہ محرم عاقل و بالغ اور ہو مجوسی نہو اور فاسق نہو ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا پروانگی مانگی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تم پر جہاد
نہین ہی اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ
امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت بقدر
مسافت ایکدن اور رات کی مگر کہ ساتھ اوسکی محرم ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کوئی کہی کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مباح ہی عورتونکو نکلنا اطراف میں جگہہ
کی کہ کم ہو حد سفر سی کہ حد سفر تین منزل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کی ایک رات دن کی راہ پر بھی نجاوے اور اور روایت صحیحین مین بھی آئی ہی کہ نہ سفر کرے
عورت دو دن کا مگر کہ اوسکی ساتھہ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر اقوال فقہا کا خلاف ان روایات کے معلوم ہوتا ہی جواب یہہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہے
کہ نہ سفر کرے عورت مگر کہ اوسکی ساتھہ محرم ہو اوسکو فقہانے حمل کیا ہی تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سی نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کی سفر سی
منع آیا ہی تو اوس صورت مین ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہہ کہ جہان تین دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ ہر منزل آدہی دن سی زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کی
سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ تمام دن چلی اور جہان ایکدن رات کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ شب و روز چلی پس یہہ ایک یا دو دن کا سفر بھی برابر تین دن کی
ہو جائیگا ۔ مولانا ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ
الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ
فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کی لیے ذوالحلیفہ کو اور شام والونکی لیے جحفہ کو اور نجد والونکی لیے قرن منازل کو اور یمن والونکی لیے یلملم کو پس یہہ سب جگہہ احرام
باندہنی کی ہین اون شہر والونکی لیے کہ مذکور ہوے اور اونکی لیے کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکی سے یعنی مثلا اہل ہندوستان جب راہ یمن پر ہو جاوین تو یلملم سے احرام
باندہین اور اسیطرح اور شہر والونکا حال ہی کہ جبکہ احرام کی جگہہ پر آوین وہین سی احرام باندہین یہہ جگہین احرام کی ہین اوسکی لیے کہ ارادہ کرے حج کا اور عمرہ کا پس جو
شخص کہ ہو اندر رہنی والا ان مواضع کی پس جگہہ احرام اوسکی گہر اپنی سے اور اسیطرح اور اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندہین مکہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ذوالحلیفہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ چھہ کوس ہے مدینہ سے اور دس منزل ہی مکہ سے اور نجد اصل مین کہتے ہین زمین بلند کو اور نام ہی شہرون عرب کی کہ تہامہ سے زمین عراق تک
اور قرن منازل نام ایک جگہہ کا ہی قریب طائف کی اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکہ سے اور یہہ جگہین احرام کی ہین الخ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہہ پر
گذری بغیر ارادہ حج اور عمرہ کی تو لازم نہین ہے اوسکو احرام باندہنا واسطے داخل ہونے مکہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی مین جائز نہین ہی داخل ہونا مکہ مین بغیر
احرام کی اگرچہ ارادہ حج او عمرہ کا نہ رکہتا ہو اونہون نے عمل اس حدیث پر کیا ہی لَا تُجَاوِزُوا الْمِيقَاتَ إِلَّا مُحْرِمًا یہہ حدیث مطلق ہی اس مین قید ارادہ حج و عمرہ کی نہین اور
دوسری یہہ کہ احرام واسطے تعظیم اوس مکان بزرگ کی ہی پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنیوالا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ اندر میقات کی یعنی جگہون احرام کی ہین انکو جائز ہی
مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کی لیے بغیر احرام کی اسلیے کہ اونکو اکثر مکہ مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اونکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اسبات مین
یعنی جیسے اونکو درست ہی کہ اگر کسی کام کی لیے مکہ سے نکلین اور پہر داخل ہون مکہ مین تو بغیر احرام کی چلے آوین ویسے ہی اونکو بھی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنی والا یعنی
بیچ ان احرام کی جگہون کے اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گہر سے تا حد حرم ہی اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہے میقات کی اور جو کہ ان احرام ہی باندہنی کی جگہون
مین رہتے ہین انکا حکم اس سے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتے ہین کہ حکم اونکا حکم اندر والونکا سا ہی اور اسیطرح اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوے مکہ سے اور ہو
اندر احرام کی جگہہ کی پس احرام باندہنی کی جگہہ اوسکی وہین سی ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکہ سی یعنی نفس مکہ سے اور حرم مکہ سے

ف ذکر گذرنیکا میقات سی بلا حالت احرام مین ۱۲

اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم مخصوص ہو [illegible] اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
عائشہ کو ساتھ نکلنے کا طرف تنعیم کے اور حل میں جا کر احرام باندہنے کو [illegible] حدیث مخصوص ہی ساتھ حج کے یعنی یہہ حکم حج کرنیوالوں کا ہی کہ وہ اپنے حرام باندہیں اور عمرہ کرنیوالا حل سے
آکر باندہے جیسا کہ حدیث عائشہ سے معلوم ہوا ہی ۔ وعن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مهل اهل المدينة من ذى
الحليفة والطريق الآخر الجحفة ومهل اهل العراق من ذات عرق ومهل اهل نجد قرن ومهل اهل اليمن يلملم رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کی جگہہ مدینہ والوں کی ذی الحلیفہ ہی اور [illegible] اور احرام کی جگہہ عراق والوں کی
ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سے اور احرام کی جگہہ نجد والوں کی قرن ہی اور احرام کی جگہہ یمن والوں کی یلملم ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف اور راہ
دوسری جحفہ یعنی جگہہ احرام راہ دوسری کے واسطے جحفہ ہی یعنی مدینہ والوں کو دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہی اور [illegible] آدمی تو وہان سے احرام باندہیں جانا چاہیے کہ پہلے
دو راہیں تہیں [illegible] ذی الحلیفہ ملتا تہا اور ایک میں [illegible] ایک ہی راہ ہی اور اس میں اول ذی الحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اس صورت میں دو میقات
مولانا
ہوئیں مدینہ والوں کی لیے احرام ایسے باندہیں لکہا ہی علما نے کہ اولی یہہ ہی کہ جو میقات دور ہی مکہ سے وہان سے احرام باندہے یعنی ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بہی ہی
وعن انس قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع عمر كلهن فى ذى القعدة الا التى كانت مع حجته عمرة من الحديبية
فى ذى القعدة وعمرة من العام المقبل فى ذى القعدة وعمرة من الجعرانة حيث قسم غنائم حنين فى ذى القعدة وعمرة
مع حجته متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ عمرہ کیے رسول خدا [illegible] سلم نے چار [illegible] اور تکی کی ذی الحجہ کے
مہینے میں تہا اور بیان ان چار عمروں کا [illegible] بیچ مہینہ ذیقعدہ کے اور دوسرا [illegible] عمرہ جعرانہ سے اور
جگہہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کی یہہ بہی عمرہ بیچ مہینہ ذیقعدہ کے ہوا اور چوتہا عمرہ ساتہہ حج اونکی کے کہ ذی الحجہ میں تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حدیبیہ نام
ایک گانو کا ہی نو کوس ہے مکہ سے کہ اکثر اوسکا حرم میں ہی اور کچہہ حل میں اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے مدینہ سے چہٹے سال
ہجری میں پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کے دن ساتہہ قصد عمرے کے اور چودہ سو آدمی یا کچہہ زیادہ ساتہہ تہے جب حدیبیہ میں پہنچے تو قریش جمع ہو کر آئے اور حضرت کو مکہ
کے آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کے پہر آئے پس حقیقت میں یہہ عمرہ تو نہوا ولیکن بسبب ثواب ملنے عمرے کے گنا گیا عمرہ
اور حکم احصار کا یہیں سے مشروع ہوا اور سال آیندہ میں اسی عمرے کی قضا کو گئے مکہ میں اور تین روز وہاں رہے چوتہے روز روانہ ہوئے وہاں سے یہہ دوسرا عمرہ ہوا اس
عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہیں چنانچہ یہہ نام اسکا حدیثوں میں بہی آیا ہی اور یہہ موید ہی مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہیں کہ محرم بسبب احصار کے یعنی روکنے کے احرام سے نکل آوے
اور واجب ہوتی ہی قضا اوسکی اور شافعیہ کے نزدیک اوسکی قضا نہیں اور تیسرا عمرہ وہ ہی کہ حضرت نے ادا کیا جعرانہ سے جا کہ جہان غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اسکا
اجمال کا یہہ ہی کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہی کہ نو کوس ہی مکہ سے آٹہویں سال ہجری میں بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بے شمار وہاں سے ہاتہہ لگی حضرت پندرہ
یا سولہ روز جعرانہ میں رونق افزا رہے اور وہ غنیمت بانٹی اونہیں دنوں میں ایک رات کو بعد از نماز عشا کے سوار ہو کر مکے میں تشریف لیگئے اور عمرہ کیا اور اوسی رات
پہر آئے اور نماز صبح کی جعرانہ میں ادا کی اور چوتہا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتہہ کیا بعد فرض ہونے حج کے یہہ ذی الحجہ میں ہوا اور باقی
ذیقعدہ میں پس چار دن عمرے کہ حضرت نے کیے یہہ ہیں اور حج اسلام سوائے ایک کے نہ تہا اور ایام جاہلیت میں قریش حج کرتے تہے
اور حضرت بہی کرتے تہے لیکن گنتی اونکی علما کو نہیں معلوم ہوتی کہ کے کیے واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہہ ہی کہ حج
میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہی اور عمرے میں فقط طواف اور سعی ہوتی ہی اور احرام دونوں میں شرط ہی
حج میں بہی اور عمرے میں بہی اور حج فرض بہی ہوتا ہی اور نفل بہی اور عمرہ سنت و نفل ہی مگر کوئی نذر مانے عمرہ تو واجب ہو جاتا ہی کرنا اوسکا ۔ وعن
البراء بن عازب قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ذى القعدة قبل ان يحج مرتين رواه البخارى اور روایت ہی براء بن

ف بیان تعداد حج و عمرہ کا آنحضرت سے ترمذی میں ہی جابر سے [illegible] حج کیا نبی صلعم [illegible] تین حج [illegible] اور ایک [illegible] عمرہ [illegible]

کیونکہ چاہئیے حج کرنا اوسکو جو قادر ہوا اوسکا اور اگر کسی پر حج ہو کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اسلئے کہ بہت سی آفتیں ہیں اوسکی تاخیر میں یہی بہت صحیح روایت ہماری مذہب کی اور امام مالک اور احمد کی ہے کہ حج واجب علی الفور ہے یعنی جب حج فرض ہوا اوسی برس جانا ہیگا ہو اور قافلہ بہم پہنچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اوسی سال حج کرے اور جو کسو سال تک تاخیر کریگا اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہیں کیجاویگی گواہی اوسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اوسکے ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک واجب علی التراخی ہے یعنی آخر عمر تک جائز ہے تاخیر اوسکی جیسی کہ جائز ہے تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونے حج کے اور حج نکیا تو گنہگار مرا سبکے نزدیک اور ہمارے علماء نے لکھا ہے کہ اگر حج نکرے یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اوسکا تو پہونچتا ہے اوسکو یہہ کہ قرض لیوے مال اگرچہ نہ قادر ہو ادا کرنے پر اور امید ہے کہ نہ مواخذہ کریگا اوس سے اللہ تعالیٰ اسپر اگر نیت ادا کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا ع ح فی المرقاۃ والمناسک ورد المختار **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ رواہ الترمذی والنسائی ق رواہ احمد وابن ماجۃ عن عمر الی قولہ خبث الحدید اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہہ دونوں یعنی ہر ایک انمیں سے دور کرتے ہیں فقر کو اور گناہوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہیکا اور سونیکا اور روپےکا اور نہیں ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر سے لفظ خبث الحدید تک **ف** پے در پے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا یا مراد یہہ ہے کہ عمرہ کیا ہو تمنے تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہے یعنی لالچ دور ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے ع **وعن** ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما یوجب الحج قال الزاد والراحلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتے آتے اوسکو اور اوسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری اوسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطیں واجب ہونے حج کی کتنی ہی ہیں چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہونگی پس خاص انمیں دو شرطوں کو اسلئے ذکر کیا کہ یہہ اصل اور بہت ضروری ہیں اور حدیث اسمیں حجت ہے امام مالک پر کہ وہ کہتے ہیں واجب ہے حج اوسپر بھی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے پر اور تجارت پر یا کسب پر ع ح **وعنہ** قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما الحاج قال الشعث التفل فقام آخر فقال یا رسول اللہ ای الحج افضل قال العج والثج فقام آخر فقال یا رسول اللہ ما السبیل قال زاد وراحلۃ رواہ فی شرح السنۃ وروی ابن ماجۃ فی سننہ الا انہ لم یذکر الفصل الاخیر اور روایت ہے ابن عمر سے کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو بسبب پسینہ اور میل کے یعنی تارک الزینت ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کون سی چیزیں حج میں بہت ثواب رکھتی ہیں یعنی بعد ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہے سبیل یعنی کلام اللہ میں حج کی آیت میں جو آیا ہے من استطاع الیہ سبیلا مراد سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ میں اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنی کے مگر نہیں ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر اخیر ہے **وعن** ابی رزین العقیلی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے یہہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہے نہیں طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار ہونیکی یعنی افعال حج اور عمرہ کی نہیں کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکے لیے جا سکتا ہے فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے **وعن** ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شافعی کے ابوداؤد وابن ماجہ نے ف یہی ہے ... امام

کے نزدیک درست ہے حج کرنا غیر کی طرف سے کہ اپنے حج نکیا ہو لیکن اولی یہہ ہے کہ پہلے اپنا حج کرلے پہر اوس کا ... یعنی یہہ بات بہتر ہے

نہ کہ واجب اور یہہ جواب ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے یا منسوخ ہے اسلیے اونہون نے اسپر عمل نہین کیا ۱۲ ع + ح **وعنه** قال وقت رسول الله صلى الله

عليه وسلم لاهل المشرق العقيق رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام کے

مشرق والونکے لیے عقیق نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** عقیق نام ایک جگہہ کا ہے کہ محاذی ہے ذات عرق کے اور مشرق والون سے وہ لوگ مراد ہین کہ گہر اونکے خارج حرم

کے جانب شرقی مکہ کے ہین اور وہی عراقی کہلاتے ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دو ہوئین ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون

جگہون مین سے جس جگہہ پر گذرے وہین سے احرام باندہے ع مولانا **وعن** عائشة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل العراق ذات عرق

رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے عائشہ رض سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والون کے لیے احرام کی جگہہ ذات عرق نقل کی

یہہ ابوداود و نسائی نے **وعن** ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اهل بحجة او عمرة من المسجد الاقصى

الى المسجد الحرام غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر او وجبت له الجنة رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا سنا مین نے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جو شخص کہ احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکہ تک بخشے جاتے ہین واسطے اوسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ

پیچہے کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اوسکے لیے بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** او عمرة مین لفظ او کا تنویع کے لیے ہے اور او وجبت الجنة مین شک

راوی کا اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہے مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ سے ملتا ہے پس فتح تا ہے ساتہہ افضل مقامات کے اول اور اوسط اور آخر مین اس سبب سے

ثواب عظیم پاتا ہے اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ احرام کی جگہہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جاننا چاہیے کہ تقدیم احرام کی

مواقیت سے یعنی احرام کی جگہون سے احرام پہلے باندہنا اور اپنے گہر سے احرام باندہکر جانا ہمارے نزدیک افضل ہے اور شافعی کا بہی ایک قول یہی ہے اور یہہ جب ہے کہ بچ سکے ممنوعات

احرام سے اور اگر جانے کہ نہین بچ سکیگا تو میقات سے افضل ہے اور حج کے مہینون سے پہلے احرام باندہنا مکروہ ہے ہمارے نزدیک بلکہ یہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی سے

ایک روایت تو یہہ ہے کہ اوسکا احرام حج مین درست ہوتا اور مشہور روایت اونکی یہہ ہے کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرہ کا ہوجاتا ہے ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عباس قال كان اهل اليمن يحجون فلا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فاذا قدموا مكة سالوا الناس

فانزل الله تعالى وتزودوا فان خير الزاد التقوى رواه البخاري روایت ہے ابن عباس سے کہ تہے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور کہتے ہم توکل

کرنیوالے ہین پس جب آتے مکہ مین مانگتے لوگون سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگار رہو سوال سے اسلیے کہ تحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہے یعنی

یہہ سفر آخرت کا توشہ ہے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اون لوگون نے توکل کو توشہ خیال کیا تہا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تہا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سے ہے اوسکو

توشہ ٹہراؤ اور آیت و حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اسباب کرنا منافی توکل کی نہین ہے بلکہ یہہ افضل ہے کاملین کے نزدیک بہی اور جو کوئی ارادہ کرے نری توکل کا یعنی

بدون اسباب کے اوسکو بہی کچہہ حرج نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کرسکے ع + ح **وعن** عائشة رض قالت قلت يا رسول الله على النساء جهاد قال نعم

عليهن جهاد لا قتال فيه الحج والعمرة رواه ابن ماجة اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ عورتون پر ہے جہاد فرمایا کہ ہان عورتون

پر ایسا جہاد ہے کہ نہین لڑائی اوس مین کہ وہ حج و عمرہ ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گہر کے لوگون کی اور وطن کی

[illegible] فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا [illegible]

حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ [illegible] رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے

ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ منع کیا [illegible] اوسکو حاجت ظاہر [illegible] یا مرض کہ روکنے والا ہو

پس گیا اور حج نکیا پس چاہے ہوئے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہو کر اور اگر چاہے نصرانی [illegible] ف [illegible] بادشاہ ظالم [illegible] یا ہو [illegible]

جہان مال نہ رہنے پاتا ہو تو حج فرض نہیں ہوتا اور اسیطرح [illegible] ظاہر [illegible] پر حج فرض نہیں حاصل سارے حدیث کا یہ ہے

کہ جسکے پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری حج مانع نہو اور باوجود اسکے حج نکرے تو خواہ یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر اللہ کو کچھ پروا

اوسکی نہیں اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہے ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ

إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونہوں نے

فرمایا کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنیوالے مہمان ہیں اللہ تعالی کے اگر دعا مانگتے ہیں اللہ تعالی سے قبول کرتا ہے دعا اونکی اور اگر بخشش چاہتے ہیں اوس سے بخشتا ہے

اونکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ رَوَاهُ

النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہیں جہاد کرنیوالا اور

حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا نقل کی یہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيتَ

الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکا پس سلام کر اوسپر اور مصافحہ کر اوس سے اور کہہ اوس سے یہہ کہ بخشش چاہے تیری لیے پہلے اس سے کہ داخل ہوا اپنے گھر میں

اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہے نقل کی یہہ احمد نے **ف** پہلے داخل ہونیکی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا میں ہے اور اپنے اہل عیال میں مشغول نہیں ہوا پاک ہے گناہوں سے

دعا اوسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کے حکم میں عمرہ کرنیوالا اور جہاد کرنیوالا اور طالب علم بھی ہیں یعنی یہہ جب گھر کو آویں تو اونسے بھی پہلے داخل ہونیکی گھر میں

اسیطرح سلام وغیرہ کر کر دعا بخشش کی کرواوے کہ وہ بھی مغفور ہیں ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ

حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرے کے یا جہاد کے پھر مر گیا بیچ راہ اوسکی کے لکھتا ہے اللہ تعالی اسطے اوسکے ثواب

جہاد کرنیوالے اور حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** نہیں کہ حکم میں ہے وہ شخص کہ طلب علم دین کے لیے نکلا تھا اور پھر مر گیا یعنی اوسکے لیے بھی

ثواب عالموں کا سا لکھا جاتا ہے ع **بَابُ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ** باب ہے بیچ بیان احرام باندھنے کے اور لبیک کہنے کے **ف** احرام کو احرام اسلیے کہتے

ہیں کہ کتنی چیزیں احرام باندھنے والے کو اپنے پر حرام کرنے ہوتے ہیں چنانچہ بیان اونکا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ كَأَنِّي

أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا میں خوشبو لگاتی پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام اونکے پہلے احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اونکے احرام سے پہلے طواف کرنے کے ساتھہ خانہ کعبہ کے ساتھہ خوشبوئی کے کہ تھا

تھا اوس میں مشک گویا کہ دیکھتی ہوں میں طرف چمک خوشبوئی کے بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے محرم یعنی وہ چمک گویا میری آنکھوں کے

آگے پھرتی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے احرام اونکی کے حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو میں خوشبو

حضرت کے لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اوس میں مشک بھی ہوتا پس اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کی لگادے اور اثر اوسکا بعد احرام

کہ باقی رہی یہی کہ ...

بسبب احرام کے لگانا ... خوشبو کا ...

احرام سے نکلتے وقت ... بسبب حلال ہو جانا ... حلال ...

جب حضرت احرام سے نکلے تو جب بھی ... حضرت کی ... رسول اللہ ...

يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ...

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبیہ کہتے ہوئے کہ حاضر ہوں خدمت تیری مین یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت مین حاضر ہوں خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہوتا ہون خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہی اور بادشاہت نہین شریک واسطے تیرے نہ زیادہ کرتے تھے ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تلبید کہتے ہین تلبید یہہ ہے کہ ڈالے محرم سر مین گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچھ تاکہ بال چپک جاوین آپس مین اور نہ جمے اونمین غبار اور جوئین نہ پڑین محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلیے مستحب ہے وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہے لبیک کہنے مین ہمارے نزدیک تو شرط ہے واسطے صحت احرام کی اور امام مالک نے کہا کہ نہین واجب لیکن اوسکے ترک کرنے مین دم آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے نہین دم آتا اوسکے ترک کرنے مین اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنی اکثر اسیقدر کہتے تھے والا اور الفاظ بھی آئے ہین اگر روایت کیے گئے ہین پھر کچھ کر ان الفاظ مین مکروہ ہے اور زیادتی کرنی نہین بلکہ مستحب ہے اور مستحب ہے سب علما کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنا **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پاؤن اپنا رکاب مین اور اوٹھاتی اونکو اونٹنی درحالیکہ کھڑی ہوتی احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کو مدینہ سے پڑھ کر روانہ ہوئے اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہے جا پڑھے اور رات وہان گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد بیٹھنے کے اونٹنی کی پیٹھ پر اور کھڑی ہونے اوسکے لبیک کہی اور اور روایت مین آیا ہے کہ بعد دو رکعتون احرام کے لبیک کہی اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ بیدا مین کہ نام ایک جگہہ بلند کا ہے پہونچکر لبیک کہی پس امام شافعی نے تو اول روایت پر عمل کیا ہے کہ اونٹ پر بیٹھکر لبیک کہے اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ اونکے نزدیک مستحب یہ ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اس حال مین کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر اونٹ پر بیٹھکر لبیک کہے تو درست ہے لیکن بعد نماز کے افضل ہے اور تطبیق ان روایات مین یون دی گئی ہے کہ حضرت نے مصلی پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھے جب بھی کہی پھر جب بیدا پر پہونچے جب بھی کہی چنانچہ اسیلیے علمانے لکھا ہے کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتون کے اور زمانون اور مکانون کے پس جس راوی نے جہان لبیک کہتے سنا وہ یہہ سمجھا کہ یہین سے لبیک کہنی شروع کی اور موید اس توجیہ کی روایت ابن عباس کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی مین نے کر لکھی ہے ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کی اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اس لیے کیا کہ وہ اصل اور مقصود اعظم ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ حال اوسکا ہے اور حج کہ موافق اوسکے تھے اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہے کہ اور روایت سے واضح ہوگا پس نہین منافی ہے یہہ روایت روایات آئندہ کے ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ اَبِي طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہ کے سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ چلاتے تھے ساتھ دونون کے اکٹھی یعنی حج اور عمرہ کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قران افضل ہے اور معنی قران کے آگے معلوم ہونگے انشاءاللہ تعالیٰ اور یہی مذہب ہے ہمارا اس لیے کہ صحابہ حضرت کے ساتھ تھے وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہوگا باتباع حضرت کے صحابہ نے

یعنی جو زیادتی کہ منقول ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ۱۲ مولانا

یعنی انس سے ... کو افراد ... اور روایتون ... قران ... تطبیق ...

[illegible] رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَمِنَّا مَنْ [illegible]
[illegible] النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَھَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ [illegible]

روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے
پس بعضے ہم میں سے وہ تھے [illegible] اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے اور احرام
باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے [illegible] پس حلال ہوگیا اور جسنے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرے کو
میں پس نہیں حلال ہوا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حج کرنیوالے تین قسم پر ہیں ایک مفرد اور مفرد وہ ہے کہ صرف حج
کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام حج اور عمرے کا دونوں کا باندھے اور تیسرے متمتع اور متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرے کا باندھے میقات سے حج
کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور مکے میں بیٹھا رہے جب ایام
حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حدیثیں مختلف آئی ہیں حضرت کے حج میں بعضی
حدیثوں سے معلوم یہہ ہوتا ہے کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہہ حدیث بھی انہیں میں سے ہے اور اکثر حدیثوں سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قارن تھے اور
بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت متمتع تھے پس تطبیق انمیں یوں دی گئی ہے کہ بعضوں نے حضرت سے فقط
لبیک بحجۃ سنا اور لفظ وعمرۃ کا نہ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت مفرد تھے اور بعضوں نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت
قارن تھے اور بعضوں نے لبیک بعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت متمتع تھے اور احتمال یہہ ہے کہ حضرت کہتے تھے کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ
وعمرۃ پس جسنے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے آپس میں مشابہ ہیں بعضے صحابہ نے جانا کہ حضرت نے قران کیا وہی نقل کیا اور بعضوں نے جانا
کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹھانا اور وہ قران میں موجود ہے کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمرے کے ساتھ حج کے واللہ اعلم اور جسنے
احرام باندھا ساتھ عمرے کے یعنی پہلے حج کے پس حلال ہوگیا یعنی نکل آیا احرام عمرے کے سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانے کے پس حلال ہوگئے اوسکو سب
ممنوعات احرام کے پھر احرام باندھا حج کا اور جسنے احرام باندھا حج کا یا حج وعمرے کا وہ احرام سے نہیں نکلا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا بعد رمی کے
جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اوسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سوای مباشرت عورتوں کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوتی ہے ع مولانا **وَعَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ بَدَاَ فَاَھَلَّ بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ اَھَلَّ بِالْحَجِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرے کے طرف حج کے بیان اوسکا یہہ ہے کہ شروع کیا
احرام عمرے کا پھر احرام باندھا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرے میں پس قارن ہوے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِھْلَالِہٖ وَاغْتَسَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
روایت ہے زید بن ثابت سے یہہ کہ اونہوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **ف**
ننگے ہوئے یعنی سیے ہوئے کپڑے اوتار ڈالے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہے
اور کافی وضو بھی ہے ح ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَہٗ بِالْغِسْلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمای بال سر اپنے کے ساتھ ایسی چیز کے کہ اوس سے سر دہویا جاتا ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جمالیے تا غبار
وغیرہ سے محفوظ رہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ع **وَعَنْ** خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ
جِبْرَئِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ یَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِالْاِھْلَالِ اَوِ التَّلْبِیَۃِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

[illegible] کہا آیا جبرئیل [illegible] اور کہا مجھ سے کہ حکم کرو اپنے اصحاب کو [illegible]

[illegible] اوراحمد وترمذی وابوداود ونسائی اورابن ماجہ ودارمی [illegible]

[illegible] دونوں [illegible] یعنی پکار کر لبیک کہنی مردکو مستحب ہے لیکن اتنا چلانا کہ نقصان پہنچ ہواورعورت کو مطلق کہ آپ ہی سنی

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ

[illegible] هٰهُنَا وَهٰهُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان

کہ لبیک کہتا ہے مگر لبیک کہتی ہیں داہنی طرف اوسکے اور بائیں طرف اوسکے پتھر یا درخت یا ڈھیلے یہانتک کہ تمام ہوتی ہے زمین اِس طرف سے اور اِس طرف سے یعنی داہنی اور

بائیں طرف [illegible] روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اسکی کرتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں وَعَنِ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ

ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ

وَالْعَمَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جس وقت کہ سیدھی کھڑی ہوتی ساتھ

حضرت کے اونٹنی کھڑی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک مشہور کے اور کہتے یعنی زیادہ کرتے لبیک مشہور پر یہہ

حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیکبختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیری ہی ہاتھ میں ہے

حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف تیری ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں ف پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں

کہ سنت احرام ہیں [illegible] اور احرام کی اور لبیک کہتے بعد اونکے پھر جب اونٹنی حضرت کو سوار کرکر کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک

مشہور کہتے اور زیادہ اوس سے کہتے لبیک الخ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا فَرَغَ

مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی انہوں

نے اپنے باپ خزیمہ سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالی سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور طلب معافی

اوسکی آگ سے نقل کی شافعی نے ف کہا علما ہمارے نے کہ مستحب ہے یہہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے

[illegible] آواز [illegible] کرے درود بھیجنے میں نسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالی سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور پناہ مانگے اوس سے آگ سے اور دعا کرے اپنے لیے

جو چاہے اور ایسی حالت میں مکروہ ہے کسیکو سلام علیک کرنا اوس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اوسکو جواب دینا جائز ہے پھر لبیک کہنا ایکبار شرط ہے ہمارے

نزدیک اور زیادہ ایکبار سے سنت ہے یہانتک کہ لازم آتی ہے اساءت ساتھ ترک اوسکی کے الخ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے جابر سے یہہ کہ

رسول [illegible] جب ارادہ کیا حج کا خبردار کردیا لوگوں کو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیدا کو میں احرام باندھا نقل کی یہہ بخاری نے ف خبردار کردیا

یعنی ندا کرنے والے کو حکم فرمایا کہ ندا کردے لوگوں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پس جب آئے بیدا میں نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے

احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر دوبارہ اور یہہ کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتدا مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتوں احرام کے الخ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ

الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ

يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہتے تھے مشرک حاضر ہیں تیری خدمت میں نہیں شریک واسطے تیرے کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے

تمکو بس بس یعنی بس اتنا ہی کہو اس سے زیادہ نکہو کہتے تھے مشرک زیادہ اوس سے مگر وہ شریک کہ ملک واسطے تیرے ہے مالک ہے تو اوسکا اور نہیں وہ شریک مالک الخ کہتے مشرک ان کلمات کو اس حال میں کہ طواف کرتے

کو ہاتھ لگایا پھر تین بار دوڑ کر چلے اور چار بار اپنی عادت پر چلے یعنی کعبہ کے طواف کے سات پھیرے کئے تین پھیروں میں جلد جلد چھوٹے قدم رکھ کر اور شانے ہلا کر چلے اور باقی چار پھیروں میں اپنی چال چلے
اور جلدی چلنے کا سبب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا کو تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ انکو یثرب کے بخار نے ضعیف کر دیا ہے پس آنحضرت نے مسلمانوں کو فرمایا کہ اسطرح چلیں
اظہار قوت کو پھر بعد دور ہونے علت کے بھی یہی حکم باقی رہا اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اضطباع کیا یعنی چادر کو داہنے
بغل کے نیچے سے نکالکر بائیں کاندھے پر ڈالا یعنی دایاں شانہ کھلا رکھا یہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا اور پھر آگے بڑھے مقام ابراہیم کی طرف یعنی بعد طواف کے مقام ابراہیم کی طرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اوسپر
حضرت ابراہیم کھڑے ہو کر کعبہ کو بناتے تھے اور اسمیں نشان ہے انکے پانوں کا اور معنی مقام ابراہیم کے یہہ ہیں کہ جگہ کھڑے ہونے ابراہیم کی اور ایک جگہ خانہ کعبہ کے ایک پتھر ہے وہاں مقام ابراہیم ہے پس اوسکے پیچھے کھڑے ہو کر حضرت
نے دو رکعتیں پڑھیں اور اسی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنی افضل ہے اور جائز ہے ہر جگہ حرم میں خواہ مسجد حرام میں پڑھے خواہ باہر مسجد سے اور یہہ دو رکعت واجب ہیں ہمارے
نزدیک بعد ہر طواف کے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہیں اور پڑھی قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر اسے معلوم ہوتا ہے کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت میں پڑھی اور قل یا دوسری میں پس تقدیم ہے سورہ
متاخر کی اوپر سورہ مقدم کے لازم آئی توجیہ اسکی یہہ کہی ہے علما نے کہ واو مطلق جمع کے لیے ہے یعنی دونوں رکعتوں میں دونوں سورتیں پڑھیں تقدیم و تاخیر کچھ نہیں سمجھی جاتی پس اشکال کچھ نہیں لازم
آتا اور کہا طیبی نے کہ اسمیں شبہہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کو ہے اور قل یا ایہا الکافرون اسطرح تبری شرک کو پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان اوسکی کے اور بعضی روایتوں میں تقدیم
قل یا ایہا الکافرون کی بھی آئی ہے **ثُمَّ رَجَعَ** إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ
هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ
عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ
وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ
فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ پھر طرف حجر اسود کے پھر بوسہ دیا اوسکو
پھر نکلے دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے پس جب نزدیک ہوے صفا سے پڑھی یہہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کی سے ہیں یعنی اللہ کے دین کی نشانیوں سے ہیں اور فرمایا
حضرت نے کہ شروع کرتا ہوں میں ساتھ اوس چیز کے کہ شروع کیا اللہ نے ساتھ اوسکے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے اول ذکر صفا کا کیا اوسکے پھر مروہ کا اسیطرح میں بھی اول صفا پر چڑھتا ہوں اور پھر مروہ پر چڑھونگا
پس شروع کیا ساتھ صفا کے پس چڑھے اوسپر یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر منہ ہوے بیت اللہ کو پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی اوسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا
نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکے لیے ہے بادشاہت اور اوسکے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کے
بول بالے کا جو کیا تھا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافروں کو تنہا یعنی خندق کی لڑائی میں پھر دعا کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی پھر ذکر کیا اور دعا کی
تین بار اسیطرح کیا پھر اوترے صفا سے اور چلے طرف پہاڑ مروہ کے یہانتک کہ پہونچے قدم حضرت کے بیچ نشیب میدان کے یعنی بلندی صفا سے پستی میں آئے پھر دوڑے یہانتک کہ جب چڑھنے لگے دونوں قدم
حضرت کے یعنی نشیب سے بلندی کی طرف چڑھنے لگے آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئے مروہ پر پھر کیا مروہ پر جو کیا تھا صفا پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پھیرا مروہ پر پکارا اوس
حالت میں کہ وہ تھے مروہ پر اور لوگ تھے نیچے پہاڑ کے فرمایا اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے جو کچھ کہ جانا میں نے پیچھے نہ لاتا میں ہدی ساتھ اپنے اور کر ڈالتا میں حج کو عمرہ پس جو ہو تم میں سے کہ نہو ساتھ اوسکے
ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام حج کو کھول ڈالے اور کر ڈالے حج کو عمرہ پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے یہہ حکم ہے یا ہمیشہ کو پس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوانگلیاں اپنی ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی اونگلیوں میں اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں دو بار فرمایا نہیں یعنی یہہ حکم خاص اسی برس میں نہیں ہے بلکہ
ہمیشہ کو ہے یعنی جائز ہے عمرہ حج کے مہینوں میں ہمیشہ کو **ف** یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور اوس زمانہ میں کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب عمارت مسجد الحرام کی بیچ میں حائل ہو گئی ہے لیکن حجر اسود بعضے دروازوں
حرم کے سے کہ محاذی اوسکے ہے معلوم ہوتا ہے اور جو کیا تھا صفا پر یعنی چڑھنا اور دعا صفا پر کی تھی ویسی ہی مروہ پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے سات بار کی صفا سے مروہ تک ایکبار

حضرت علی نے یمن سے اونٹ قربانی کے اور جو اونٹ حضرت ساتھ لائے تھے ... فرمایا حضرت نے کیا کہا تھا جب احرام باندھا تھا ... پس تحقیق میرے ساتھ ہدی ہے یعنی ہدیہ بیت اللہ کا پس تم نہ حلال ہو مگر

نیت کہ تو میری نیت احرام عمرہ کا باندھ کر جو سوائے ... ساتھ ہدی ہو میں احرام سے نہیں نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہوں عمرہ اور حج سے پس تم بھی احرام کا جو کہا تھا اپنے پس حضرت نے لا اور

حضرت علی یمن سے اور وہ کہ لائے اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم شتر کہا جابر نے پس حلال ہوئے لوگ سب اور کتروائے بال اپنے یعنی جنکے ساتھ ہدی نہ تھی وہ احرام عمرہ کرکے نکل آئے بعد فارغ

ہونیکے عمرہ سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ تھے اونکے ساتھ ہدی حلال ہوئے جسوقت ہوا دن ترویہ کا یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی متوجہ ہوئے یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کے

پس احرام باندھا حج کا صحابہ نے یعنی وہ جنہوں نے کہ احرام عمرہ سے نکل آئے تھے بعد فارغ ہونیکے عمرہ سے اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچے منا میں پس نماز

پڑھی منی میں یعنی مسجد خیف میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی پھر ٹھہرے یعنی بعد ادا کرنے نماز فجر کے تھوڑی سی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھ خیمہ کے کہ تھا بنا

ہوا بالونکا کہ کھڑا کیا جاوے حضرت کیواسطے نمرہ میں پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سے طرف عرفات کی اور نہیں گمان کرتے تھے قریش مگر یہہ کہ حضرت کھڑے ہونگے

مشعر حرام کے نزدیک یعنی مزدلفہ میں جیسے کہ قریش کرتے جاہلیت میں پس گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے میدان عرفات میں پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا گیا تھا

حضرت کیلئے نمرہ میں پس اوترے اوس میں یعنی اور ٹھہرے اوس میں یہانتک کہ جب ڈھلی دوپہر حکم کیا ساتھ قصوی کے کہ نام تھا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت

کیلئے پھر آئے حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہوکر اندر وادی نمرہ کے پھر خطبہ فرمایا اوپر لوگونکے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے حرام ہیں تمپر یعنی آپس میں ایک دوسرے کا

نہ خون کرے اور نہ مال کسیکا ظلم سے غصب کرے مانند اس دن تمہارے کی یعنی عرفہ کے بیچ اس مہینے تمہارے کے یعنی ذی الحجہ کے بیچ اس شہر تمہارے کے یعنی مکہ کے یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو

کسیکا مال لینے کو اور خون کرنے کو اس دن میں اس مہینے میں اس شہر میں اسیطرح سے ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپس میں حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی

نیچے قدموں میرے رکھی گئی ہے اور پست ہوا اور پامال ہے یعنی باطل اور موقوف ہے یعنی جو کچھ کسی نے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا میں نے اور رسمیں جاہلیت کی تھیں موقوف کیں اور خون جاہلیت

کے موقوف کیے یعنی نہ قصاص ہے اس میں اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا واسطے زیادتی اہتمام کی اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہوں اپنے خونوں میں سے خون ابن ربیعہ

بن حارث کا ہے اور وہ دودھ پیتا تھا بیچ بنی سعد کے قتل کیا تھا اوسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا میں نے اپنے سودوں میں سے سود عباس

بن عبد المطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتوں کے پس تحقیق تم نے لیا ہے اونکو ساتھ امان اللہ کے یعنی ساتھ عہد اوسکی کے کہ تم سے کیا ہے یا ساتھ عہد

کہ تم نے اوس سے کیا ہے بیچ رعایت حقوق اونکی کے اور حلال کیا تم نے اونکی شرمگاہونکو ساتھ حکم اللہ کے کہ فانکحوا ہے اور تمہارا حق اونپر یہہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر کسو کہ

مکروہ جانتے ہو تم اوسکے آنیکو یعنی نہ اذن دیویں گھر میں آنیکا کسیکو بغیر مرضی تمہاری کے خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کریں یہہ یعنی اذن دیں آنیکا پس مارو اونکو مارنا بغیر سختی کا اور

اونکا حق تمپر ذمہ داری اونکی یعنی کھانا پینا اوسکے حکم میں داخل ہے مکان بھی کا اور کپڑا اونکا موافق مقدور اپنی کے اور تحقیق چھوڑی میں نے تم میں ایسی چیز کہ ہرگز نہیں گمراہ ہونگے بعد چھوڑنے میرے کے

اوسکو تم میں بعد جبکہ مار رہنگے تم اوسکو اور عمل کرینگے اوسپر اگر چنگل مارو گے ساتھ اوسکے وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچھے جاؤ گے یعنی میرے پہنچانے اور نہ پہنچانے سے احکام دین کے پس کیا جواب دوگے کہا

صحابہ نے گواہی دینگے ہم یعنی روبرو اللہ تعالی کے کہ تحقیق پہنچائی تم نے پیغمبری اور ادا کی تم نے امانت اور خیرخواہی کی تم نے پھر اشارہ کیا حضرت نے ساتھ شہادت کی انگلی اپنی کے ایسا

حال میں کہ اوٹھایا اوسکو طرف آسمان کے اور جھکایا اوسکو طرف لوگونکے اور کہا تین بار یا الہی گواہ رہ یا الہی گواہ رہ یعنی اپنی بندوں کے اقرار پر کہ ادا فہم [illegible] اقرار کیا [illegible] پہنچا دینیکا

کتروائے بال منڈانا بالونکا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہ نے بال کتروائے اسلیے کہ تا باقی بال حج میں منڈاویں اور سمتوجہ ہووے

منا میں جانا اور رہنا رات کو منا ہمارے نزدیک واجب نہیں بلکہ سنت ہے اور نمرہ ساتھ زبر نون کے اور زیر میم کے نام ایک پہاڑ کا ہے قریب عرفات کے کہ زمین حرم کی وہاں تمام ہوتی ہے

اور عرفات حل میں ہے اور نہیں گمان کرتے تھے الخ یعنی قریش گمان کرتے تھے کہ حضرت ٹھہرینگے نزدیک مشعر حرام کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ میں جیسے کہ قریش جاہلیت میں کرتے تھے کہ مزدلفہ

ٹھہرتے تھے اور اوسکو کہتے تھے کہ یہہ موقف حمس کا ہے یعنی جگہ ٹھہرنے قریش اور اہل حرم اللہ کی ہے اور عرفات میں نہیں جاتے تھے بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات میں کرتے تھے پس اونہوں

نے گمان کیا کہ حضرت بھی مزدلفہ میں ٹھہرینگے پر حضرت وہاں نہ ٹھہرے اور عرفات میں پہونچے اور خطبہ فرمایا یعنی دو خطبے پڑھے اول میں احکام حج کے بیان کیے اور رغبت دلائی

کثرت ذکر و دعا کی عرفہ میں اور دوسرا خطبہ چھوٹا تھا بہ نسبت پہلے کے اور اوس میں نہ بیٹھے آدم ابن ربیعہ بن حارث الخ چچا تھے حضرت کے بیٹے عبد المطلب کے انکا بیٹا تھا اور

معنی [illegible] تمتع کے [illegible] برای العمرہ [illegible] الخ [illegible]

بیٹا کہ شیرخوار تھا اسکو قبیلہ بنی سعد میں دودھ پلانے کو لئے ہوئے تھا پس مار ڈالا اسکو ہذیل نے اور یہ لڑائی ہوئی درمیان انکے اور بیاج زمانہ جاہلیت کا معاف کیا پس اول بیاج حضرت کو
چچا اپنے کا اور خود اپنے کنبہ کا معاف کیا حضرت نے معاف کیا عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کا اور مال اسکا کہ سود کا تھا اور سود لوگوں کو وصیت
وہ بہت حضرت نے معاف فرمایا ع ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ
فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ
الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ
يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ
فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ
عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ
فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ
بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ
لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کچھ یعنی سنت نفل پھر سوار ہوئے
یہاں تک کہ آئے میدان عرفات میں ٹھہرنے کی جگہہ پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتھروں کی اور کیا جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہہ کا ہے آگے اپنے اور سامنے ہوئے قبلہ
کے پس ہمیشہ رہے کھڑے یہاں تک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہاں تک کہ غائب ہو گیا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور چلے یہاں تک کہ آئے
مزدلفہ میں پھر نماز پڑھی وہاں مغرب اور عشا کی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اور نہ پڑھی درمیان ان دونوں کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے
یہاں تک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اس وقت کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے فجر ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہاں تک کہ آئے مشعر الحرام میں پس سامنے ہوئے قبلہ کے اور
دعا مانگی اللہ تعالی سے اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور یہ وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کھڑے یہاں تک کہ صبح ہوئی خوب
روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباس کو یہاں تک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہے اوپر جمرہ کبری کے
یہاں تک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے ہے پس پھینکیں اس پر سات کنکریاں مانند کنکر انگلی کے یعنی چٹکی کی کنکریاں کہ انگلیوں میں رکھ کر پھینکتے ہیں یہ صفت بیان کرنا مقدار انکی کا ہے کہ بقدر دانہ باقلا
تھیں تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے ان کنکریوں سے مارین حضرت نے کنکریاں نالے کے اندر سے پھر پھرے طرف جگہہ قربانی کرنیکی کہ منا میں ہے پس ذبح کئے حضرت نے تریسٹھ ۶۳ اونٹ ساتھ
اپنے ہاتھ کے پھر دئے باقی حضرت علی کو پس ذبح کئے انہوں نے مابقی یعنی سینتیس ۳۷ اور شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو بیچ ہدی اپنی کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھ لینے ایک ایک ٹکڑے
گوشت کے ہر اونٹ میں سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی میں پس پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونوں صاحبوں نے اس کے گوشت میں سے
اور پیا دونوں نے اسکی شوربے میں سے پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا پس نماز پڑھی مکے میں
ظہر کی پھر آئے اولاد عبد المطلب کے پاس یعنی اپنے چچا عباس اور اولاد انکی کے پاس کہ پلاتے تھے پانی زمزم کا پس فرمایا کھینچو اے اولاد عبد المطلب کی یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب
کی بات ہے پس اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تم پر اوپر پانی پلانے تمہارے کے تو البتہ کھینچتا میں پانی ساتھ تمہارے یعنی خوف اسکا ہے کہ لوگ مجھکو کھینچتے دیکھکر بسبب اتباع
میرے کے کھینچیں گے اور ازدحام کرینگے اور یہ منصب تمہارا ہاتھ سے جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب کے نے انکو ڈول
پس پیا حضرت نے اس سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھر پڑھی نماز عصر کی الخ یعنی جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں وقوف

اکٹھی کر کے پڑھیں دونوں نمازیں بلا کراہت کے لیکن ہیں اور اگر درمیان میں سنت پڑھی تو اقامت اول ہی پر بس ہوتا ہے یا نہیں اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان نماز دونوں کا واجب ہوا اور فجر پڑھی

اگرچہ آفتاب کا ہے تاکید او درمیان غروب کا ہے تا کوئی گمان نکرے کہ غروب سے مراد قریب غروب کی ہے اور یہانتک کہ آئے مزدلفہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان عرفات اور منا

کے پس نماز ادا کی اونسے اسکو وہان عشا کے وقت ہوا امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہے پس حضرت نے وہان پہنچکر نماز پڑھی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیرون کے جیسے کہ ظہر و عصر عرفات میں پڑھی

تھین اور یہی ہے مختار امام ابو یوسف کا اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ساتھ ایک اذان اور ایک تکبیر کے ہیں اسلیے کہ عشا اپنے وقت میں ہے پس احتیاج نہ ہی تکبیر کی واسطے اعلام

اعلام کی نہیں اور عصر عرفہ میں اپنے وقت میں نہ تہی پس احتیاج ہے زیادتی اعلام کا اور صحیح مسلم میں اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بہی اسکو تحسین تصحیح

کیا ہے آور مشعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ میں جو فرض یعنی ٹہرنا وہانکا واجب ہے ہمارے نزدیک اور محسر نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مزدلفہ اور منی کے جب حضرت

وہان پہنچے تو سواری کو حرکت دی یعنی جلدی ہانکی تہوڑی سی دور یعنی بقدر مسافت ایک تیر کی اور سبب جلدی چلنے کا یہ تہا کہ عادت شریف یہہ تہی کہ جس جگہہ کسی قوم

پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو وہان سے جلدی گذرتے از راہ عبرت کے پس محسر میں اصحاب فیل ہلاک ہوے تہے اس لیے جلدی گذرے آور بعضون نے کہا کہ وہان نصاری یا مشرکین

عرب ٹہرا کرتے تہے اونکی مخالفت کے لیے جلدی چلے پس کسیکو مستحب ہے کہ وہانسے جلدی گذرے حضرت کی پیروی کے لیے اور پہر چلے بیچ کی راہ جس راہ سے جاتی ہوے

تشریف لیگئے تہے وہ راہ اور تہی اور یہہ راہ اور اسکو طریق ضب کہتے ہیں اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑ کا ہے اور یہہ راہ جانکلتی ہے جمرہ کبری یعنی جمرۃ العقبہ

پر یہانتک کہ آئے اوس جمرہ پر کہ نیچے درخت کے ہے مراد وہی جمرۃ العقبہ ہے کہ مذکور ہوا آور جمرہ کہتے ہیں منار کو وہان کئی منارے ہیں کہ اونپر سنگریزے مارتے ہیں

مفصل بیان اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالی اور شریک کیا الخ یعنی حضرت نے اونکو کچہہ اونٹ دئے کہ تا اپنی طرف سے ذبح کرین یا تو باقی اونٹون میں سے دئے یا اور

میں سے آور اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کے گوشت میں سے کہانا مستحب ہے آور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف

رکن کہتے ہیں یہہ بہی ایک رکن ہے حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہے حج اور یہہ طواف افضل ہے روز نحر کو اور جائز بعد اسکے ہے اور نماز پڑہی ظہر کی مکہ میں اور ابن عمر سے ایک

روایت آئی ہے کہ حضرت نے نماز ظہر کی منا میں پڑہی وجہ تطبیق کی دونو میں یہہ ہے کہ حضرت نے مکہ میں ظہر کی نماز پڑہی اور منا میں نفل پڑہی اور اسکو عبد اللہ بن عمر

نے گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑہی یا یون کہا جاوے کہ دونون روایتین جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پہر ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرت نے ظہر مکہ میں پڑہی

اسلیے کہ وہان نماز پڑہنی افضل ہے واللہ اعلم بالصواب ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ

أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ

فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ

أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ

طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے

ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں پس بعضے ہم میں سے وہ تہے کہ احرام باندہا تہا عمرہ کا فقط اور بعضے ہم میں سے وہ تہے کہ احرام باندہا ساتہہ حج کے یعنی فقط حج کا

یا حج اور عمرہ کا پس جب آئے ہم مکہ میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندہا ہے عمرہ کا فقط اور نہیں ہانکی ہے اپنے ساتہہ ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام

سے نکل آوے ساتہہ سر منڈانے یا بال کترانے کے اور جسنے احرام باندہا ہے عمرہ کا اور ہدی بہی ساتہہ لایا ہے پس چاہیے کہ احرام باندہے حج کا ساتہہ عمرہ کے یعنی داخل کرے حج کو عمرہ میں

پس ہووے قارن پہر نہ نکلے احرام سے یہانتک کہ حلال ہو دونون سے یعنی تمام کرے افعال حج اور عمرہ کے آور ایک روایت میں ہے کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتہہ

ذبح کرنے ہدی اپنی کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندہا ہے حج کا یعنی برابر ہے کہ ہدی ساتہہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے ساتہہ احرام عمرہ کا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہیے کہ

تمام کرنا عمرے اور حج اپنے یعنی مجھکو آنحضرتؐ نے حکم کیا فسخ کرنے حج کا ساتھ عمرے کے اور تمام کرنے کا حضرت عائشہؓ نے پس جب فارغ ہوئی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی عمرے کا
اور سعی کی یعنی پھرین درمیان صفا اور مروہ کے یعنی اسلیے کہ نہیں حیض ہوئی تھی مگر بعد طواف کے اور حیض میں سعی نہیں منع ہے یعنی سعی صحیح ہوتی ہیں حالانکہ
کہ سوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندھا تھا میں نے مگر عمرے کا پس حکم فرمایا مجھکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کھولوں میں سر اپنا اور کنگھی کروں میں یعنی نکلوں میں
احرام عمرے کے سے اور مباح کروں اون چیزوں کو کہ حرام ہوتی ہیں بسبب احرام کے اور احرام باندھوں حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دوں میں عمرے کو یعنی پھر جب فارغ ہوئی حج سے
تو احرام قضا عمرے کا کروں پس کیا میں نے یہانتک کہ ادا کیا میں نے حج اپنا بھیجا ساتھ میرے عبد الرحمن بیٹے ابو بکر کے کو اور حکم کیا مجھکو یہہ کہ عمرہ کروں میں بدلے عمرے اپنے کے تنعیم سے کہا
حضرت عائشہ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخصوں نے کہ احرام باندھا تھا ساتھ عمرے کے یعنی طواف عمرے کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروہ کے پھر احرام سے نکلے پھر کیا
اور طواف پیچھے اسکے کہ پھرے منا سے یعنی طرف مکے کے اور یہہ طواف حج کے لیے کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتے ہیں اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو پس سوا اسکے نہیں کہ
کیا اونہوں نے طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک جگہہ کا ہے کہ تین کوس مکے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل میں ہے اور احرام عمرے میں
شرط ہے کہ حل سے باندھا جاوے خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندھے اور غیر مکی حل سے اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو یعنی
ابتدا میں یا داخل کیا ایک کو دوسرے میں اونہوں نے ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہے قارن کو دو طواف کرنے
ایک طواف عمرے کے لیے جبکہ داخل ہو مکے میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لیے حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ
جبکہ مکے میں تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کے اور دار قطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اوسکا حاصل بھی یہی ہے کہ قارن طواف
کرے اور دو بار سعی کرے صفا اور مروہ میں اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسیطرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فائدہ اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ
عمرے کے طرف حج کی یعنی اول عمرے کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس چلے ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک جگہہ کا ہے وہیں حضرتؐ نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا
پس احرام باندھا ساتھ عمرے کے پھر احرام باندھا ساتھ حج کے پس تمتع کیا لوگوں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنی ملایا عمرے کو طرف حج کے پس تھے بعضے
لوگوں میں سے یعنی جنہوں نے کہ احرام عمرے کا باندھا تھا وہ کہ ہدی لائے اور بعضے وہ تھے کہ نہیں ہدی لائے پس جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں فرمایا واسطے لوگوں کے
یعنی عمرہ کرنے والوں کے جو ہے تم میں سے ہدی لایا پس نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اوس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص کہ نہو تم
میں سے ہدی لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرے کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروہ میں اور کتروا وے بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سے یعنی احرام عمرے کے سے
یعنی جو چیزیں منع تھیں احرام میں وہ مباح ہوتی ہیں پھر احرام کرے ساتھ حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانے کے
کہ واجب ہے یہہ متمتع کو واسطے شکر گذاری اس نعمت کے کہ توفیق دی عمرے اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نہ پاوے ہدی پس چاہیے کہ روزہ رکھے تین دن بیچ حج کے

ان دونوں طواف [illegible] بیچ [illegible] اور پہلے کو [illegible] طواف القدوم کہتے ہیں وہ سنت ہے ۱۲ [illegible]

یعنی حج کی نیت باندھی بعد احرام کے پہلی بار تلبیہ کہا اور افضل یہہ ہے کہ ساتھ ہی نیت کے تلبیہ کہے [illegible] پھر طواف کیا

کیا پہلے پہر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکہ میں یعنی طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزوں سے یعنی افعال حج طواف کی ابتدا جو دن میں [illegible]

حجر اسود کو بوسہ دیا بعد اس کے پھر جلدی چلے طواف کرنے میں تین بار اور چار بار چلے اپنی چال یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتے ہیں اوسکو شوط کہتے ہیں پس سات شوط

بطریق مذکور کیے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پھر پڑھی نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے پھر سلام پھیرا یعنی

صلوٰۃ الطواف پڑھی کہ وہ واجب ہے ہمارے نزدیک پھر پھرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پھر پھرے صفا مروہ میں سات بار پھر نہ حلال ہوئے کسی چیز سے کہ باز رہے تھے اوس سے

یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسوین ذی الحجہ کو پس حلال ہوئے ساتھ حلق کے ہر چیز سے سوائے جماع کے اور چلے یعنی منا

کو پہنچے آئے پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پھر حلال ہوئی ہر چیز سے کہ باز رہے تھے اوس سے یعنی اب جماع کرنا بھی حلال ہو گیا اور کیا مانند اوس چیز کے کہ کیا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص نے کہ لایا تھا ہدی صحابہ میں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور صحیح تر یہہ ہے کہ حضرت قارن تھے تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹھانا اور وہ قران میں بھی موجود ہے کہ قارن متمتع

ہوتا ہے عمرے کے ساتھ حج کے ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه عمرة استمتعنا بها فمن لم يكن عنده الهدي

فليحل الحل كله فان العمرة قد دخلت في الحج الى يوم القيامة رواه مسلم وهذا الباب خال عن الفصل الثاني اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹھایا ہم نے ساتھ اسکے پس جس شخص کے نہو پاس اوسکے ہدی پس چاہیے ہے کہ حلال ہو جاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرنا

داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینوں حج کے روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نے اور یہہ باب خالی ہے فصل دوسرے سے **ف** یہان بھی تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اوٹھانا

اور باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله في ناس معي قال اهللنا

اصحاب محمد بالحج خالصا وحده قال عطاء قال جابر فقدم النبي صلى الله عليه وسلم صبح رابعة مضت من ذي الحجة فامرنا ان

نحل قال عطاء قال حلوا واصيبوا النساء قال عطاء ولم يعزم عليهم ولكن احلهن لهم فقلنا لما لم يكن بيننا وبين عرفة الا

خمس امرنا ان نفضي الى نسائنا فنأتي عرفة تقطر مذاكيرنا المني قال يقول جابر بيده كاني انظر الى قوله بيده يحركها قال فقام

النبي صلى الله عليه وسلم فينا فقال قد علمتم اني اتقاكم لله واصدقكم وابركم ولولا هديي لحللت كما تحلون ولو استقبلت من

امري ما استدبرت لم اسق الهدي فحلوا فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علي من سعايته فقال بم اهللت

قال بما اهل به النبي صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهد وامكث حراما قال واهدى له علي هديا

فقال سراقة بن مالك بن جعشم يا رسول الله العامنا هذا ام لابد قال لابد رواه مسلم روایت ہے عطا سے کہ کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ کو بیچ

کتنی آدمیون کے کہ شریک تھے میرے ساتھ سننے میں کہا جابر نے کہ احرام باندھا ہمنے یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھ حج کے خالص یعنی بغیر آمیزش عمرہ کے کہا عطا نے کہ کہا جابر

نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی تاریخ کی کہ گذری تھی ذی الحجہ کے پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہو جاوین ہم کہا عطا نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہو و اور پہنچو

عورتون کے پاس یعنی اونسے بھی صحبت کرو کہا عطا نے اور نہ واجب کی حضرت نے صحبت کرنی اوپر اونکے ولیکن حلال کر دین عورتیں اونپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کے لیے تھا

اونسے صحبت کرنیکا اباحت کے لیے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بیویون سے پھر حاضر

ہوں میدان عرفہ میں اس حالت سے کہ ٹپکاتی ہوں عضو مخصوص ہمارے منی کو یعنی قریب تاریخ کی ہوئی ہونگی اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت میں بلکہ باعث نقصان کا جانتے تھے

حج میں کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اشارہ کرنے اونکی کے ساتھ ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اوسکو کہا جابر نے پس کہڑے ہوئے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق میں بہت ڈرتا ہوں بہ نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہوں تم میں اور بہت نیک ہوں

تم مین اور اگر نہ ہوتی یہہ بات کہ ہدی ساتھ لایا ہون البتہ حلال ہو جاتا مین جیسے کہ حلال ہوئے ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا مین کام اپنا جو پیچھے جانا اوسکو نہ لاتا مین ہدی یعنی اگر جانتا
کہ پھیر احرام کا کھلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور مین بھی احرام سے نکل آتا یعنی حلال ہو جاتا پھر حلال ہوئے ہم اور سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے کہا عطا نے کہا جابر نے
پس آئے حضرت علی کام اپنے یعنی یمن کی قاضی گیری وغیرہ جو ہوکر گئے تھے وہ انسے آئے پس فرمایا حضرت نے ساتھ کس چیز کے احرام باندھا تم نے کہا ساتھ اوس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ
اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس ہدی ذبح کرتا یعنی اونٹ نحر کر کہ قارن کو واجب ہے اور ٹھہرے رہو حالت احرام مین یعنی اب
جیسے کہ مینے کیا ہے کہا جابر نے اور کیا لائے ہے حضرت کو یا واسطے اونکے حضرت علی نے ہدی پس کہا سراقہ بیٹے مالک بیٹے جعشم کے نے یارسول اللہ آیا واسطے اس سال کے ہے یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا
عمرے کا حج کے مہینوں مین اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ساتھ حج کے خالص یہہ بات جابر نے بحسب علم اپنے کے کہی اس لیے کہ حضرت عائشہ کی روایت
مین اوپر گذر چکا ہے کہ بعضون نے ہم مین سے عمرے کا احرام باندھا اور بعضون نے حج اور عمرے کا اور بعضون نے نری حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ یا بعض صحابہ ہین یا وہ صحابہ مراد ہین
کہ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے اور یہہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی انگلیونکو ساتھ ہاتھ کی انگلیونکے کہ اسطرح سے مل گئے جاوین عادت عرب کی ہے کہ کلام کرتے ہین اشارہ
ساتھ اعضا کے کرتے ہین ح **وعن** عائشة انها قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم لاربع مضين من ذى الحجة او خمس فدخل
علىّ وهو غضبان فقلت من اغضبك يا رسول الله ادخله الله النار قال او ما شعرت انى امرت الناس بامر فاذا هم يترددون
ولو انى استقبلت من امرى ما استدبرت ما سقت الهدى معى حتى اشتريه ثم احل كما حلوا رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے
کہ اونہون نے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی تاریخ کہ گذری تھی ذی الحجہ سے یا پانچوین پھر آئے میرے پاس اس حالت مین کہ غصے تھے پس کہا مینے کسنے غصہ دلایا آپکو یارسول اللہ
داخل کرے اوسکو اللہ آگ مین فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مینے حکم کیا لوگون کو یعنی بعضونکو ساتھ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتھ عمرے کے پھر وہ تردد کرتے ہین اور اگر
تحقیق مین پہلے سے جانتا کام اپنے سے اوس چیز کو کہ پیچھے جانی مینے نہ لاتا مین ہدی اپنے ساتھ یہان تک کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پھر حلال ہوتا جیسے حلال
ہوئے لوگ نقل کی یہہ مسلم نے

باب دخول مكة والطواف

باب ہے بیچ بیان داخل ہونے مکہ کے اور طواف کرنیکے **ف** یعنی اس باب مین ذکر
کی ہے کیفیت داخل ہونے مکہ کی کہ کس طرف سے داخل ہوئے اور کس طرف سے نکلے اور کسوقت آئے اور ذکر کی ہے کیفیت طواف کی اور متعلقات اوسکی کو یعنی بوسہ دینا حجر اسود
کا وغیرہ ذلک اور بک کے معنی ہین ہلاک اور نقصان کرنیکے اور اوس شہر اشرف کو بکہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ ہلاک اور ناقص کرتا ہے گناہونکو اور ہلاک کرتا ہے اوسکو کہ ظلم و
کجروی کرے اوسمین ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عن نافع قال ان ابن عمر كان لا يقدم مكة الا بات بذى طوى حتى يصبح ويغتسل ويصلى
فيدخل مكة نهارا واذا نفر منها مر بذى طوى وبات بها حتى يصبح ويذكر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك متفق عليه روایت ہے نافع سے کہا
تحقیق ابن عمر تھے نہ آتے مکے مین مگر کہ رات گذارتے ذی طوی مین یہانتک کہ صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑہتے پھر داخل ہوتے مکہ مین دنکو اور جسوقت نکلتے مکے سے گذرتے
ذی طوی پر اور رات کو رہتے اوس مین صبح تک اور ذکر کرتے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے یہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذی طوی نام ایک جگہ
کا ہے قریب مکے کے اندر حرم کے پس جب حضرت مکہ مین آتے تو رات کو ذی طوی مین رہتے استراحت کے لیے پھر صبح کو نہاتے اور نماز پڑہتے ظاہرا مراد نماز سے نماز نفل ہے
کہ واسطے جانیکے پڑہتے تھے پھر جب مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی مین رہتے تا اسباب اور صحابہ سب اکٹھے ہو جاوین اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم
ہوا کہ مستحب ہے مکہ مین آنا دنکو تا کعبہ کو دیکھے اور دعا کرے ع + ح **وعن** عائشة قالت ان النبى صلى الله عليه وسلم لما جاء الى مكة
دخلها من اعلاها وخرج من اسفلها متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئے طرف مکے کی یعنی حجۃ الوداع مین داخل
ہوئے اوسمین بلندی کی طرف سے اور نکلے نشیب کی طرف سے نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** بلندی کی طرف سے کہ اوسطرف ذی طوی ہے اور معلا مقبرہ
مکہ کا بہی اودہر ہی ہے اور نشیب دوسری جانب مین ہے + ح + ان دونون روایتون مین منافات نہین اسلیے کہ
نشیب کی طرف سے جو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہان رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے ✤ مولانا ✤

جانب نشیب
مکہ
جانب بلند
معلی

وعن

وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ أَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس خبر دی مجھکو عائشہ رض نی کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتھ اوسکی حضرت نی اوسوقت کہ آئی مکہ مین یہہ تہی کہ وضو کیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کیا اسلیے کہ حضرت قارن تہی یا تمتع پہر نہوا عمرہ پہر حج کیا ابوبکر رض نی یعنی بعد حضرت کی پس تہا اول چیز کا کہ شروع کیا ساتھ اوسکی طواف خانہ کعبہ کا پہر نہوا عمرہ پہر حضرت عمر رض نی پہر حضرت عثمان رض نی کیا مانند اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلی گذر چکا ہی کہ حضرت نی ذی طوی مین غسل کرتی تہی اور طہارت شرط ہی صحت طواف کو جمہور کی نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہی اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثون سی معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نی بعد آنی کی مکہ مین عمرہ کیا ولیکن جو کہ ہدی لائی تہی احرام باندہی رہی اور جو نہ لائی تہی وہ احرام سی نکل آئی پس مراد نہونی عمرہ سی یہہ ہی کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کر کر عمرہ نہین کیا اور احرام سے باہر نہین آئی بلکہ احرام پر رہی اسلیے کہ قارن تہی دن نحر کی احرام سی نکلی اور عروہ نی یہہ کلام واسطی رد کرنی اون لوگون کی کیا کہ گمان کرتے تہی کہ حضرت نی حج کو فسخ کر کر عمرہ کیا یا یہہ مراد ہی کہ سب صحابہ جنہون نی حج کیا ہی انہون نی عمرہ بعد حج کی نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمرہ پر کہ حج کی ساتھ ملا ہوا تہا + ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتی بیچ حج کی یا عمرہ کی اول آنی مین جلدی چلتی تین شوط مین اور چلتی اپنی چال چار بار پہر نماز پڑہتی دو رکعت یعنی طواف کی پہر سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کعبہ کے گرد جو ایکبار پہرتی تو اوسکو شوط کہتی ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پس طواف کرنی مین تین بار تو حضرت جلدی چلتی تہی اسطرح کہ قدم پاس پاس رکہتی جلد جلد اور دوڑتی نہ اور چار بار اپنی چال ح وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا جلدی کی چلنی مین بیچ طواف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجر اسود سے تا حجر اسود تین پہیرون مین اور چلی موافق چال اپنی کی چار پہیرون مین اور تہی دوڑتی بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف سعی کرنی یعنی پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی سات بار واجب ہی ہمارے نزدیک اور رکن ہی امام شافعی کی نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان صفا اور مروہ کی اوسکی سرو پر نشان بنادیے ہین پہچاننی کی لیے اوس مین جلدی چلنا سنت ہی سب کی نزدیک وقت سعی کرنیکی + ع + وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئی مکہ مین تو آئی حجر اسود پاس پس چوما اوسکو پہر چلی داہنی ہاتہہ اپنی کی طرف پس جلدی چلی بازو ہلا کر یعنی جیسی کہ پہلوان چلتی ہین تین بار اور اپنی چال چلی چار بار نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عربی سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نے ابن عمر سی احوال بوسہ دینی حجر اسود کو سو کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی اوسکو اور بوسہ دیتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہون خانہ کعبہ کو مگر دو رکنونکو کہ جانب یمن کی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کعبہ کی چار رکن یعنی چار کونی ہین [illegible]

اور کو ہیں کن یمانی حقیقت میں بنائے ابراہیمی ہیں اسلئے فضیلت دونوں کو ہے یعنی یمانی اور حجر اسود کو ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی کہ دونوں کو شامی کہتے ہیں
اور جس رکن میں حجر اسود ہے اسکو دوہری فضیلت ہے ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے دوسرے یہ کہ اوسمیں حجر اسود ہے اور رکن یمانی کو ایک ہی
فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے غرض کہ یہ دونوں فضیلت رکھتے ہیں شامیوں سے اسی سبب سے خاص کئے گئے ہیں استلام سے اور استلام کے معنی ہیں کسی کو
یعنی چھونا یا تو ساتھ ہاتھ وغیرہ کے یا ساتھ بوسہ کے یا ساتھ دونوں کے پس رکن اسود اسکا افضل ہے اوسکو بوسہ دیتے ہیں یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتے
ہیں اور رکن یمانی کو فقط ہاتھ ہی سے چھوتے ہیں اور دو رکن شامی کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ ہاتھ لگاتے ہیں ۱۲ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
میں اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھ محجن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اونٹ پر حضرت نے جو طواف کیا تو یہ خصوصیت آپکی ہوگی یا بسبب کسی عذر کے کیا
پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہے اور طیبی شافعی نے کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہے لیکن حضرت نے سوار ہو کر اسلئے کیا کہ تا سب لوگ دیکھیں حضرت
کو اور ایک اشکال یہاں پر وارد ہوتا ہے کہ یہ ثابت ہوا ہے بلاشبہ کہ حضرت نے رمل کیا یعنی جلدی جلدی چلے ہیں اگر حجۃ الوداع میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
نے طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع میں جواب یہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم میں تھا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ میں دسویں تاریخ کے
کہ اوسکو طواف الرکن بھی کہتے ہیں جو کہ فرض ہے تا کہ لوگ دیکھکر افعال طواف کی سیکھیں اور محجن کہتے ہیں اوس لکڑی کو کہ سرا اوسکا خمدار ہو اوس لکڑی سے حضرت
اشارہ کرتے تھے اور اوسکو پھر چومتے تھے ۱۲ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا اَتَى عَلَى الرُّكْنِ
اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا
اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اوسکے ساتھ ایک چیز کے یعنی لکڑی کہ ہاتھ اونکے میں تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہ بخاری نے **ف** حضرت نے ازدحام
خلائق کے سبب سے اسطرح اشارہ کرتے ہونگے اسلئے ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے سے تو اشارہ کرے ۱۲
وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ
الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کو یعنی سوار
اور اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کے ساتھ لکڑی خمدار سر کے کہ ساتھ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے تھے اوس لکڑی کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت سے بعضی روایتوں
میں بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی میں ہاتھ لگا کر چومنا اور بعضی میں اشارہ کرنا پس تطبیق ان میں یوں دیجاوے کہ کسی طواف میں بوسہ دیا ہو اور کسی
میں ہاتھ لگا کر چوما ہو اور کسی میں اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے یا یہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہو کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہوں اور کسی کے بعد ہاتھ لگا کر
چومتے ہوں اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہوں بسبب ازدحام کے ۱۲ مولانا **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ذکر کرتے تھے ہم یعنی لبیک کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں قصد کرتے تھے ہم مگر
حج کو یعنی مقصود ... ذکر ... بھی نہ تھا پس جبکہ پہنچے ہم سرف میں حائض ہوئی میں پس تشریف لائے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں روتی تھی ... پس فرمایا حضرت نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا میں نے ہاں فرمایا پس تحقیق
ایک چیز ہے کہ مقدر کیا ہے اسکو اللہ نے اوپر بیٹیوں آدم کے پس کر تو جو کرتے ہیں حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہاں تک کہ پاک ہووے تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف

ف سرف نام ایک جگہ کا ہی چند کوس مکہ سی ہی اور سوا اسکی کہ طواف کری تو یعنی طواف نہ کر اور سب طرح سعی کی کر یعنی انتظار کیجیو نہیں درست ہی سعی مگر بعد طواف کی اور یہانتک کہ پاک ہو تو یعنی حیض سی اور نہائی تو طواف تو سعی کرنا اور یہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہؓ کی پہلی قول کی ولم اطل الا بعمرۃ یعنی نہیں لبیک پکارا تہا مین نی مگر عمرہ کا یا الی کچہ نہین تہی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ قول حضرت عائشہؓ کا کہ نکلے ہم نہین ذکر کرتی تہی ہم مگر حج مراد اوس سی یہ تہا کہ نہین تہا قصد اصلی ہمارا اس سفر سی مگر حج کو کہ ہی قسم قسمون اوسکی سی کہ وہ قران اور تمتع اور افراد ہین پس بعضا ہم مین سی افراد کرنیوالا تہا اور بعضا تمتع کرنیوالا اور بعضا قران کرنیوالا اور مین نی قصد کیا تہا تمتع کا پس عمرہ کیا مین نی پہر جبکہ حاصل ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہی دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نی مجکو یہ کہ موقوف کرین ارکان عمرہ اور سکو کرین تمام افعال حج کی سوای طواف اور سعی کی م ع ❊ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍؓ فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَهْطٍ اَمَرَهُ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَلَا لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا بہیجا مجکو ابوبکرؓ نی اوس حج مین کہ امیر کیا تہا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حج کی لوگونپر پہلی حجۃ الوداع کی دن نحر کی بیچ جماعت کی کہ حکم کیا تہا اوسکو کہ اعلام کری لوگونکو خبردار ہو نہ حج کری بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی بخاری اور مسلم نی

ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونیکی غزوات مین حج کو نجا سکی حضرت ابوبکرؓ کو امیر قافلہ حاجیونکا کرکی حج کی لیی بہیجا اور یہ حج ایک برس پہلی ہوا حجۃ الوداع کی پس جب ابوبکرؓ وہان پہونچی تو ایک جماعت کو کہ اونمین ابوہریرہؓ بہی تہی دن نحر کی لوگونکی طرف بہیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کری لوگون مین کہ بعد اس سال کی کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوی حج کرنا خاص مسلمانون ہی کی لیی ٹہیرا یہ بات بموجب اس آیۃ کی کہی اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا اور یہ اعلام کری کہ نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ ننگی طواف کرتی تہی اور کہتی تہی کہ عبادت خدا کی نکرینگی ہم اون کپڑون مین کہ جنمین گناہ کرتی ہین اس سی منع فرمایا م ع ❊

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** الْمُهَاجِرِ الْمَكِّیِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ یَرَی الْبَیْتَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی مہاجر مکی سی کہ کہا سوال کیی گئی جابر حال اوس شخص کی سی کہ دیکہی خانہ کعبہ کو اوٹہاوی دونون ہاتہہ اپنی یعنی یہ مشروع ہی یا نہین پس کہا جابر نی کہ تحقیق حج کیا ہمنی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تہی ہم کرتی یعنی ہاتہہ نہ اوٹہاتی تہی وقت دیکہنی خانہ کعبہ کی دعا کرنی مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی

ف یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتہہ نہ اوٹہاوی کعبہ کا دیکہنی والا دعا کی لیی اور امام احمد کی نزدیک ہاتہہ اوٹہاوی اور دعا کری طیبیؒ ملا علی قاری نی مرقات مین مذہب امام ابوحنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکی نقل کیا ہی کہ ہاتہہ اوٹہاوی پہر مناسک مین کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہی ہم دیکہا تو اوسمین اسکو مکروہ لکہا ہی اور بعض سی جواز اسکا نقل کیا ہی اور ہدایہ اور درمختار سی بہی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہی ❊ مؤلف ❊ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَی الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ اَتَی الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰی یَنْظُرَ اِلَی الْبَیْتِ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَیَدْعُوْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوی مکہ مین پہر متوجہ ہوی طرف حجر اسود کی پہر بوسہ دیا اوسکو پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر آئی صفا کی پاس یعنی بعد نماز طواف کی پس چڑہی اوسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کی پس اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی پہر شروع کیا ذکر کرتی تہی اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتی تہی جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابوداود نی

ف اوٹہائی ہاتہہ اپنی یعنی دعا کی لیی اور یہ جو عوام کرتی ہین کہ ہاتہہ اوٹہاتی ہین وہان ساتہ تکبیر کی جیسی نماز مین اوٹہاتی ہین کچہ اصل اسکی نہین م ع ❊ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَیْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِیْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِیْهِ فَلَا یَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَیْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِیُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ

ع
قولہ الا انکم [illegible] ... [illegible] سے [illegible]

ع
قولہ الا انکم تتکلمون ... [illegible] عند الشافعی ... عند الحنفیۃ [illegible]

اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کی مانند نماز کی ہی مگر تحقیق تم بولتی ہو اوسمین پس جو کوئی بولی اوسمین پس نہ بولی مگر ساتھ نیکی کی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہی یہ حدیث ابن عباس پر **ف** مانند نماز کی ہی یعنی ثواب میں لیکن فرق یہ ہی کہ طواف مین کلام کرتی ہو اور کلام مفسد نہین جیسی نماز مین مفسد ہی اور مراد یہ ہی کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کی ہین منافی نماز کی یعنی کہانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کی نہین اور جانا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نہین شرط ہی طواف مین منہ کرنا قبلہ کیطرف اور نہین شرط کیا گیا ہی واسطی اصل طواف کی وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ و حکمیہ اور ڈہکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہین ایسی ہی طواف مین بہی شرط ہین اور ہماری نزدیک واجب ہین ایسی کہ مثل نماز ہونی سی نہین لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوی اور طواف کو جو مانند نماز کی کہا اس سی معلوم ہوا کہ نماز افضل ہی طواف سی ٭ ح ع ٭ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوترا حجر اسود بہشت سی اور وہ تہا زیادہ سفید دودہ سی پس سیاہ کر دیا اوسکو گناہون بنی آدم کی نی نقل کی یہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یعنی لوگون نی جو اوسکو ہاتہہ لگائی اونکی گناہون کی تاثیر سی سیاہ ہو گیا پس دیکہا چاہی کہ جب پتہر مین یہ اثر ہوا گناہون کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اونکی دلون کا بسبب کرنے گناہونکی معاذ اللہ منہ ٭ ع ح ٭ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق حجر اسود کی قسم ہی اللہ کی البتہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی کہ واسطی اوسکی ہونگی دو آنکہین دیکہیگا ساتہہ اونکی اور ہوگی زبان [illegible] اونکی گواہی دیگا اوس شخص کی لیی کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتہہ حق کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** ساتہہ حق کی یعنی ساتہہ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطی طلب ثواب کی بوسہ دیا ہوگا اوسکی لیی گواہی دیگا کہ اسنی مجہی بوسہ دیا تہا اور یہ حدیث محمول ہی ظاہر پر ایسی کہ حق سبحانہ قادر ہی اوپر پیدا کرنی بینائی اور گویائی کی جمادات مین ٭ ح ٭ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتون بہشت کی سی دور کیا اللہ تعالی نی نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اونکا البتہ روشن کر دیتی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شاید حکمت انکی نور دور کرنی مین یہ ہی کہ تا ایمان بغیب ہو ٭ ع ٭

وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبید بن عمیر سی یہ کہ ابن عمر تہی غلبہ کرتی لوگون پر اوپر ہاتہہ لگانی رکنون کی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی غلبہ کرنا کہ نہین دیکہا مین نی کسی کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ غلبہ کرتا ہو اوسپر یعنی ہر ایک پر اون دونون رکنون سی کہتی ابن عمر اگر کرون مین غلبہ انکار نکرو مجہپر ایسلیی کہ تحقیق سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق ہاتہہ لگانا ان دونون رکنون کا کفارہ ہی واسطی گناہونکی اور سنا مین نی حضرت کو کہ فرماتی تہی

جو کوئی طواف کری خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کری اوسکی یعنی واجبات وسنن و آداب اوسکی بجا لاوی ہوگا ثواب اوسکا مانند ثواب آزاد کرنی بردہ کی
اور سنا مین نی حضرت کو کہ فرماتی تھی نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اوٹھاتا دوسری یعنی طواف مین مگر یہ دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی بسبب اوسکی گناہ
اور لکھتا ہی اوسکی لیی بسبب اوسکی نیکی نقل کی یہ ترمذی نی ف غلبہ کرنی لوگون پر یعنی لوگونکو ہٹاکر جبر کر وہان پہونچی ہاتھ لگانی کی لیی لیکن اسطرح کہ لوگونکو
ایذا نہو تی اور اگر لوگونکو ایذا ہو کہ ڈھکیلتا ہوا وہان پہونچی تو گنہگار ہوگا ایسی صورتمین چاہیی کہ دور سی ساتھ ہاتھ کی اشارہ کری چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا
اور سات بار سعین احتمال ہین ایک تو یہ کہ سات شوط کری یعنی سات بار گرد کعبہ کی پھری کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور دوسری یہ کہ سات طواف کری
اور تیسری یہ کہ سات روز تک طواف کری ع مظہر مولانا • وعن عبد اللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما بین الرکنین ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار رواہ ابو داود
اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کو کہ فرماتی تھی درمیان دونون رکنون کی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی ای
رب ہماری دی ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہ ابو داود نی وعن صفیۃ بنت شیبۃ قالت
اخبرتنی بنت ابی تجراۃ قالت دخلت مع نسوۃ من قریش دار اٰل ابی حسین ننظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسعی بین الصفا
والمروۃ فرأیتہ یسعی وان مئزرہ لیدور من شدۃ السعی وسمعتہ یقول اسعوا فان اللہ کتب علیکم السعی رواہ فی شرح السنۃ وروی احمد مع اختلاف
اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہا کہ خبر دی مجھکو بیٹی ابی تجراۃ کی نی کہا گئی مین ساتھ عورتون قریش کی گھر آل ابی حسین کی مین تاکہ دیکھین ہم طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پھرتی ہون درمیان صفا اور مروہ کی یعنی تاکہ مشرف ہووین اونکی جمال باکمال سی اور مستفید ہووین اونکی عمل و برکت سی پس دیکھا
مین نی اونکو دوڑتی ہوئی درمیان صفا و مروہ کی اس حال مین کہ تحقیق تہبند اونکا البتہ پھرتا تھا یعنی گرد پانون اونکی کی بسبب شدت دوڑنی کے
اور سنا مین نی اونکو کہ فرماتی تھی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکھا ہی سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور نقل کی احمد نی ساتھ اختلاف کی
ف لکھا میرک نی کہ امام شافعی تو اوسکی معنی یہ لیتی ہین کہ فرض کیا اونکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی فرض ہی جو نہ کری اوسکا حج باطل ہوتا ہی
اور امام اعظم رحمہ لکھنی کی معنی یہ لیتی ہین کہ واجب کیا اونکی نزدیک سعی کرنی واجب ہی اوسکی ترک سی دم واجب ہوتا ہی یعنی ذبیحہ بکری وغیرہ ذبح کیا آتا ہی ع • وعن
قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی بین الصفا والمروۃ علی بعیر لا ضرب ولا طرد ولا الیک
الیک رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان
صفا اور مروہ کی اونٹ پر نہ مارنا تھا اور نہ ہانکنا تھا اور نہ تھا کہنا ایک طرف ہوجاؤ ایکطرف ہوجاؤ نقل کی یہ شرح السنۃ مین ف اونٹ پر اس سی معلوم ہوا
کہ سعی حضرت نی سوار ہوکر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اور بعضی حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پا کی تطبیق نہین یون دیجاوی کہ کسی سعی کرنی مین پیادہ پا سعی
کی اور کسی مین سوار ہوکر تعلیم کی لیی یا بسبب کسی اور عذر کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہی پس بلا عذر ترک کری تو
دم آتا ہی اور نہ مارنا تھا یعنی نہ لوگونکو مارتی تھی اور نہ ہانکنا یعنی ہاتھ سی ہٹاتی نتھی اونکو اور نہ کہتی تھی ایکطرف ہوجاؤ جیسی کہ عادت ہی بادشاہون اور
ظالمون کی اور مقصود اس سی طعن ہی اون لوگونپر کہ یہ حرکت کرتی ہین ع • وعن یعلی بن امیۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طاف بالبیت مضطبعا ببرد اخضر رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی طواف کیا
خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ اضطباع کرنیوالی تھی ساتھ چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف اضطباع
اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائین کندھی پر ڈالی جیسی باگی اوڑھتی ہین اور سبب اسطرح کی اوڑھنی کا اوپر مذکور ہوچکا ہی ح •

وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت ثلثا وجعلوا اردیتہم تحت اباطہم ثم قذفوہا علی عواتقہم الیسری رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی نی عمرہ کیا جعرانہ سی کہ نام ہی ایک جگہہ کا آٹھہ کوس مکہ سی پس جلد چلی بیچ طواف خانہ کعبہ کی تین بار اور کیا اپنی چادرونکو بیچ اپنی بغلونکی پہر ڈالا اونکو اپنی بائین مونڈہونپر نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہی ساری طواف مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنی کی کہ وہ تین شوطون مین ہی اور نہین مستحب ہی اضطباع سوای طواف کی اور یہ جو عوام ابتدا احرام سی اضطباع کرتی ہین حج مین یا عمری مین اسکی کچہ اصل نہین بلکہ مکروہ ہی حالت نماز مین

الفصل الثالث

عن ابن عمر قال ما ترکنا استلام ہذین الرکنین الیمانی والحجر فی شدۃ ولا رخاء منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمہما متفق علیہ وفی روایۃ لہما قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین چھوڑا ہمنی ہاتہہ لگانا ان دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بہیڑ مین اور نہ چھیڑ مین جبسی دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی ان دونون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہی کہ کہا نافع نی دیکہا مین نی ابن عمر کو کہ لگاتی تہی حجر اسود کو ہاتہہ اپنا پہر بوسہ دیتی تہی ہاتہہ اپنی کو اور کہا نہین چھوڑا مین نی اسکو جبسی کہ دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوی اسکو **وعن** ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی جنب البیت یقرأ بالطور وکتاب مسطور متفق علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا شکایت کی مین نی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی پیادہ پا طواف نہین کرسکتی پس فرمایا طواف کر تو پری پری لوگونکی اس حال مین کہ تو سوار ہو پس طواف کیا مین نی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی طرف پہلوی خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑہتی تہی سورہ طور وکتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سورہ طور ایک رکعت مین پڑہی جیسی کہ عادت شریف تہی یا دونون رکعتون مین پڑہی ہو اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بسبب عذر کی سوار ہوکر طواف کرنا جائز ہی اور بلا عذر نہین جانا چاہیئی کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہی ۔ع۔ **وعن** عابس بن ربیعۃ قال رأیت عمر یقبل الحجر ویقول انی لاعلم انک حجر ما تنفع ولا تضر ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ما قبلتک متفق علیہ اور روایت ہی عابس بن ربیعہ سی کہ کہا دیکہا مین نی حضرت عمر رضا کو کہ بوسہ دیتی تہی حجر اسود کو اور کہتی تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتہر ہی نہ نفع پہونچا سکتا ہی اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکہا ہوتا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تو نہ بوسہ دیتا مین تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ حضرت عمر رضا نی اسلیی کہا تا بعضی نو مسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب پوجنی اوسکی کی آور مراد حضرت عمر رضا کی یہ تہی کہ یہ پتہر بذاتہ کچہ نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہوتا ہی اوسکی چومنی سی کہ ثواب پاتا ہی ۔ع۔ **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل بہ سبعون ملکا یعنی الرکن الیمانی فمن قال اللہم انی اسألک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قالوا اٰمین رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضا سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ متعین ہین ساتہ اوسکی ستر فرشتی یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی درگذر کرنا گناہون سی اور عافیت دنیا و آخرت مین اے رب ہماری دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سی کہتی ہین فرشتی قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سی بہی زیادہ ہوگی اور یہ بہی ہوسکتا ہی کہ یہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کی لیی ہو اور رکن اسود

کی ہی اونکی فضیلت زیادہ ہی ہی یون اونمین منافات ہی آمین اور اسب حدیث سے جو کہ البری کی ... ہون کی پیشانی کی جگہ ہی ہی کیا
کہ جب ہی پیچھی طرف کر جانی کی اور شرح کی یہ ماجلتی مین تو شک نہیں ہی کہ واقع ہوگی وہ درمیان مین دو نون آنکی سیر ادعا کی ہی طرف مین نو درست ہی جیسی کہ
عوام جاہل کرتی ہین م ع • **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا جو شخص کہ طواف کری خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کری مگر یہ تسبیحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر
اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی دور کیجاتی ہین اوس سی دس برائیان اور لکھی جاتی ہین واسطی اوسکی دس نیکیان اور بلند کیجاتی ہین واسطی اوسکی دس درجی اور جو شخص کہ طواف کری
اور کلام کری اور وہ بیچ اس حالت کی ہی یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہی دریای رحمت مین ساتھ دونون پانون اپنی کی مانند داخل ہونیوالی پانی کی ساتھ پانون اپنی کی
نقل کی ابن ماجہ نی **ف** کلام کری یعنی کلمات مذکورہ پڑہی اور دوبارہ لائی اس کلام کو تاکہ بیان تواب مین غیر اول کی اور ظاہر معنی بلا تکلف یہ ہین کلام کری
سوای ان کلمات کی مانند اوراد اذکار کی اور اخبار علمار اخیار کی اور اوراد اولیار کرام کی واللہ اعلم • ع • **بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ** باب ہی بیچ بیان ٹہرنیکی
میدان عرفہ مین **ف** عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی بمعنی زمان کی بہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھ لفظ جمع کی فقط بمعنی مکان ہی کی آتا ہی
جمع باعتبار جوانب و اطراف کی ہی اور عرفہ اسکا نام اسی کہا گیا کہ حضرت آدم و حوا مین تعارف واقع ہوا اوس مکان مین بعد اوترنیکی جنت سی یا اس نام سی ہوا کہ جبریل
تعلیم کرتی تہی حضرت ابراہیم کو افعال حج کی اور کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا تو نی وہ کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا مین نی اور وقوف عرفہ کا ایک رکن عظیم حج کا ہی
دو رکنون مین سی • ح • **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ
مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ
وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سی کہ اونہون نی پوچہا انس بن مالک سی
اوس حال مین کہ دونون جاتی تہی صبح کی وقت منی سی طرف عرفات کی کہ کسطرح کرتی تہی تم اسدن مین یعنی عرفہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی
پس کہا انس نی لبیک کہتا تہا ہم مین سی لبیک کہنی والا پس نہ انکار کیا جاتا تہا اوسپر اور تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنی والا ہم مین سی پس نہین انکار کیا جاتا تہا اوسپر
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ تکبیر کہنی جائز ہی اوسدن حاجیونکی لیی مانند اور اذکار کی لیکن سنت نہین بلکہ سنت اونکی لیی لبیک کہنی ہی
جبتک کہ رمی کرین جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سی پیچھی نماز کی وجب ہی حاجیون اور غیر حاجیونکی لیی آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہوین کی عصر تک
اور واجب ہی ہر فرض پڑہنی والی پر فتوی اسیپر ہی • ع • **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا
وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہا نحر کیا مین نی اس جگہہ اور منی تمام جگہہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ڈیرون مین اور وقوف کیا
مین نی یعنی ٹہیرا اس جگہہ اور عرفات تمام جگہہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مین نی اس جگہہ اور مزدلفہ تمام جگہہ ہی وقوف کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نحر کیا
مین نی اس جگہہ اشارہ کیا حضرت نی طرف جگہہ معین کی منا مین کہ جہان حضرت نی نحر کیا تہا اور اب وہ جگہہ معلوم و معروف ہی اوسکو منحر النبی کہتی ہین پس
اوسکی طرف حضرت نی اشارہ کرکی کہا کہ مین نی تو یہان نحر کیا ہی اور منا مین ہر جگہہ نحر کرنا درست ہی اوسیطرح عرفات مین اپنی وقوف کی جگہہ کیطرف
اشارہ کرکی فرمایا کہ مین نی تو وقوف یہان کیا ہی اور تمام عرفات مین یعنی سوای بطن عرنہ کی وقوف درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین

اپنی وقوف کی جگہ کیطرف کہ قریب مشعر حرام کی ہی اشارہ کر کی فرمایا کہ مین نی تو یہان وقوف کیا ہی اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی لیکن سوا بطن محسر
کی یعنی شک نہین کہ حضرت کی جگہ افضل ہی ۱۲ ح * **وعن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم اکثر
من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباھی بھم الملٰئکۃ فیقول ما اراد ھؤلاء رواہ مسلم
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو از روی آزاد کرنیکی اللہ تعالی او سین بندیکو آگ سی عرفہ کی
یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سب دنون سی زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بندونکو آگ سی اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک آتا ہی یعنی ساتھ رحمت مغفرت کی
پھر فخر کرتا ہی ساتھ حاجیونکی روبرو فرشتونکی پس فرماتا ہی کیا چاہتی ہین یہ لوگ یعنی جو کچھ یہ چاہتی ہین وہ دونگا نقل کی مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عمرو بن عبد اللہ بن صفوان عن خال لہ یقال لہ یزید بن شیبان قال کنا فی موقف لنا بعرفۃ یباعدہ
عمرو من موقف الامام جدا فاتانا ابن مربع الانصاری فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکم یقول لکم
قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراھیم علیہ السلام رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ
روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی ماموں سی کہ کہا جاتا تھا اوسکو یزید بن شیبان کہا تھی ہم بیچ جگہ ٹھہرنی اپنی کی کہ تھی واسطی ہماری بیچ
میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا تھا اوسکو عمرو جگہ ٹھہرنی امام کسی بہت دور پس آئی ہماری پاس بیٹی مربع انصاری کی پھر کہا تحقیق مین ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف تمہاری فرماتی ہین حضرت واسطی تمہاری کہ ٹھہرو اوپر جگہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنی کی کہ
ابراہیم ہین اوپر سلام نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ عرب کی ہر قوم و قبیلہ کا اگلی زمانہ مین ایک موقف
معین تھا عرفات مین کہ وہان ٹھہرتی تھی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ موقف امام عبارت
اوس سی ہی پس اونہون نی چاہا کہ حضرت سی عرض کرین کہ ہم آپ کی پاس کھڑی ہون حضرت نی دریافت کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرینگی ایک صحابی کو کہ نام
کا ابن مربع اور انکا نام تھا انکو یہ کہلا بھیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادی سی چلا آتا ہی کہ مشاعر عبارت اسی سی ہی انتقال نکرو کہ عرفات تمام
موقف ہی دوری اور نزدیکی موقف امام سی کچھ فرق نہین کرتی پس یہ بات اونکی تسلی کی لیے کہلا بھیجی تا آپس مین خلاف و نزاع نہ واقع ہو ۱۲ ح * **وعن**
جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل المزدلفۃ موقف وکل فجاج مکۃ طریق ومنحر
رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہی جابر سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہ ٹھہرنی کی ہی اور جو جگہ ہی منا مین جگہ
ذبح کرنیکی ہی اور جو جگہ ہی مزدلفہ مین جگہ ٹھہرنیکی ہی اور سب راہین مکہ کی راہ ہی اور جگہ ذبح کرنیکی نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نی **ف** یعنی جس راہ سی مکہ مین جاوین یہ
درست ہی اور جس جگہ مکہ مین ہدی ذبح کرین روا ہی اسلیے کہ ذبح کرنا اوسکا حرم مین چاہیے اور مکہ حرم مین ہی ولیکن منی مین عادت ہوئی ہی ذبح کرنی کی کہ
دن نحر کی کہ دسوین ذیحجہ کی ہی منی مین ہوتی ہین وہان ذبح کرتی ہین اور مقصود اصل جواز ہی الا آنحضرت کی وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ اونکی افضل ہین ۱۲ ح *
وعن خالد بن ھوذۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم عرفۃ علی بعیر قائما فی الرکابین رواہ ابوداود
اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکھا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تھی لوگون کو دن عرفہ کی یعنی عرفات مین اونٹ پر کھڑی ہو کر دونون
رکابون پر نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اونچی ہونیکی لیے رکابون پر کھڑی ہوئی تا دور و نزدیک سب سنین ۱۲ ح * **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رواہ الترمذی وروی مالک عن طلحۃ بن عبید اللہ الی قولہ لا شریک لہ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی انہی اپنے باپ یعنی شعیب سی انہوں نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہترین
دعاؤنکی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات مین اور بہترین اوس چیز کی کہ کہی ہین مین نی اور نبیون نی پہلی مجہسی یہ ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین
شریک کوئی اوسکا اوسیکی لیی ہی بادشاہت اور اوسی کی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبید اللہ سی قول
لا شریک لہ تک **وعن** طلحة بن عبيد الله بن كريز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما رأى الشيطان يوما هو فيه اصغر
ولا ادحر ولا احقر ولا اغيظ منه في يوم عرفة وما ذاك الا لما يرى من تنزل الرحمة وتجاوز الله عن الذنوب العظام الا
ما رأى يوم بدر فانه قد رأى جبريل يزع الملئكة رواه مالك مرسلا وفي شرح السنة بلفظ المصابيح روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیکہا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اوسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصی مین ہوا اپنی سی برابر دن عرفہ کی
یعنی شیطان ہمیشہ بہلائیان دیکہکر آدمیون سی غصہ کہاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنون سی زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اور نہین یہ مگر اس
سبب سی کہ دیکہتا ہی اوترنا رحمت کا یعنی خاص وعام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہونکو مگر وہ کہ دیکہا گیا دن بدر کی یعنی اوس دن کہ فتح مسلمانون کی اور
عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کی تہی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نی دیکہا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتی ہین اور برابر
کرتی ہین فرشتونکی صفونکو یعنی مشرکونکی لڑائی کی لیی نقل کی یہ مالک نی بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین روایت کی یہ حدیث ساتہ لفظ مصابیح کی **وعن**
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عرفة ان الله ينزل الى السماء الدنيا فيباهي بهم الملئكة فيقول انظروا
الى عبادي اتوني شعثا غبرا ضاجين من كل فج عميق اشهدكم اني قد غفرت لهم فيقول الملئكة يا رب فلان كان يرهق وفلان وفلانة
قال يقول الله عز وجل قد غفرت لهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فما من يوم اكثر عتيقا من النار من يوم عرفة رواه في شرح السنة
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب آتا ہی
ساتہ رحمت و احسان و کرم کی پہر فخر کرتا ہی ساتہ حاجیونکی روبرو فرشتونکی اور فرماتا ہی دیکہو طرف میری بندونکی آئی میری پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتی ہوئی
راہ دور سی یعنی ساتہ لبیک و ذکر کی گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو پہر کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہماری فلانا شخص ہی کہ نسبت بہ گناہ کیا جاتا ہی
اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو بہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن
کہ بہت آزاد کیی جاوین اوسمین آگ سی برابر دن عرفہ کی نقل کی یہ شرح السنہ مین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عائشة قالت
كان قريش ومن دان دينها يقفون بالمزدلفة وكانوا يسمون الحمس فكان سائر العرب يقفون بعرفة فلما جاء الاسلام امر الله نبيه
ان ياتي عرفات فيقف بها ثم يفيض منها فذلك قوله عز وجل ثم افيضوا من حيث افاض الناس متفق عليه روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی قریش اور جو شخص کہ
تابع تہی دین قریش کی کہڑی ہوتی تہی مزدلفہ مین اور تہی قریش نام کہی جاتی تہی حمس یعنی شجاع اور تہی تمام عرب ٹہہرتی تہی بیچ میدان عرفہ کی پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ
نی نبی اپنی کو یہ کہ آوین عرفات مین اور ٹہہرین اوسمین پہر پہرین وہان سی پس یہی معنی ہین قول اللہ عز وجل کی پہر پہرو اوس جگہ سی کہ پہرتی ہین لوگ نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی ف مزدلفہ حرم مین ہی اور عرفات حل مین پس قریش اور جو کہ تابع اونکی دین کی تہی مزدلفہ مین ٹہہرتی تہی واسطی ترفع اور تفوق کی
لوگونپر اور کہتی تہی کہ ہم اہل اللہ اور رہنی والی اوسکی حرم کی ہین ہم حرم سی باہر نہین نکلتی کی اور سوای قریش کی اور لوگ عرفات مین ٹہہرتی تہی پس جب اسلام آیا تو
قریش منع کیی گئی اس سی اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسی اور لوگ کرتی ہین ح **وعن** عباس بن مرداس ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم دعا لامته عشية عرفة بالمغفرة فاجيب اني قد غفرت لهم ما خلا الظالم فاني اخذ للمظلوم منه قال اي رب ان شئت

[illegible] قد غفرت للظالم فلم يجب عشيته فلما أصبح بالمزدلفة أعاد الدعاء فأجيب إلى ما سأل قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قال تبسم فقال له أبو بكر وعمر بأبي أنت وأمي إن هذه لساعة ما كنت تضحك فيها فما الذي أضحكك أضحك الله سنك قال إن عدو الله إبليس لما علم أن الله عز وجل قد استجاب دعائي وغفر لأمتي أخذ التراب فجعل يحثوه على رأسه ويدعو بالويل والثبور فأضحكني ما رأيت من جزعه رواه ابن ماجة وروى البيهقي في كتاب البعث والنشور نحوه اور روایت ہی عباس بن مرداس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگی واسطی امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق میں نی بخشا واسطی انکی سوای حقوق بندونکی پس تحقیق میں لونگا واسطی مظلوم کی حق اسکا [illegible] اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتوں جنت کی سی یعنی بدلی اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشدی واسطی ظالم کی پس قبول کی گئی عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ میں پہر دعا مانگی قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تہی کہا راوی نی پس ہنسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہا اونہی حضرت کی ابوبکر اور عمر نی قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہاری تحقیق یہہ وقت [illegible] [illegible] سو تم پس کس چیز نی ہنسایا تمکو ہنسی ہنسا دی اللہ تمہاری دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نی جب جانا کہ تحقیق اللہ عز وجل نی قبول کی دعا میری اور بخشا واسطی امت میری کی لی مٹی پس شروع کیا ڈالنی اپنی سر پر اور پکارا [illegible] ہلاکت کی [illegible] [illegible] پس ہنسایا مجہکو اوس چیز نی کہ دیکہی میں نی [illegible] کہا بیہقی نی کتاب بعث [illegible] مانند اسکی [illegible] [illegible] اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مغفرت عام ہوئی حق اللہ بہی بخشی گئی اور حق بندونکی بہی لیکن یہ قابل قید لگانی کی ہی کہ آنحضرت کی [illegible] [illegible] ہوئی یا اوسکی حق میں ہی کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج میں نہ واقع ہو یا محمول ہی اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن [illegible] ادا نہ کر سکی اور تحقیق سی جانی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء الآیۃ + جاننا چاہیی کہ شفاعت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچی ہر ایک کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت میں بسبب شفاعت کی اور بخشیگا اکثر گنہگارونکو بسبب شفاعت کی پہر داخل کریگا اونکو جنت میں اور جو لوگ کہ دوزخ میں ہونگی پس اثر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق میں یہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اونکا یا کم ہو جائیگی مدت اور اسیطرح مغفرۃ اللہ تعالی کی پہونچی گی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجی بلند ہونگی جنت میں زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق تہا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت میں بغیر عذاب کی یا کم کردیگا مدت اوسکی عذاب کی بیچ ہی ایک نوع ہی مغفرت کی مولانا ولی اللہ رحمہ

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

یہ باب ہی بیچ بیان پہرنی کی عرفات و مزدلفہ سی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عروہ سی کہا عروہ نی پوچہی گئی اسامہ بن زید کہ کسطرح تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع میں جسوقت کہ پہری عرفات سی کہا تہی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کشادہ دوڑاتی یعنی اپنی سواری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهِ اِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ وہ پہری ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرفہ کی یعنی عرفات سی طرف منی کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی زجر شدید یعنی ہانکنا جانوروں کا ساتہ آواز بلند کی اور مارنا اونٹونکو پس

پس اشارہ کیا ساتہ کوڑی اپنی کی طرف لوگون کی یعنی تاکہ متوجہ ہوین طرف حضرت کی اور سنین بات حضرت کی اور فرمایا ای لوگون لازم ہی تمکو آرام سی چلنا
اسلیے کہ تحقیق نیکی نہین ہی دوڑنا نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی نیکی فقط دوڑانی ہی مین نہین ہی بلکہ ساتہ ادا کرنی افعال حج کی اور پرہیز کرنی ممنوعات
کی ہی حاصل کیہ جلدی کرنی نیکیون کیواسطی خوب ہی لیکن اسطرح کہ پہونچی طرف مکروہات کی اور مترتب ہوا اوسپر گناہ پس نہ منافات ہوئی اس حدیث مین
اور پہلی حدیث مین ﴿ع﴾ **وَعَنْهُ** اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ
اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ اسامہ بن زید تہی پیچہی بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سی مزدلفہ تک پہر پیچہی بٹہا لیا فضل کو مزدلفہ سی منا تک
پس دونون نی کہا ہمیشہ رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ پہینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کی جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری
تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز مغرب اور عشاکی مزدلفہ مین یعنی عشاکی وقت مین دونون اکٹہی پڑہین پڑہی ہر ایک اونمین سی ساتہ تکبیر کی یعنی مغرب کی لیی جدی تکبیر کہی اور
عشاکی لیی جدی اور نفل نہ پڑہی درمیان اون دونون کی اور نہ پیچہی ہر ایک کی اون دونون مین سی نقل کی یہ بخاری نے
ف ان نمازون کی بعد جو نفل پڑہنی کی نفی کی تو اس سی نفی سنتون کی اور وتر ون کی بعد ان دونون کی نہین لازم آتی ﴿ع﴾ باب قصہ
حجۃ الوداع مین جو بڑی حدیث جابر سی گذری اور اوسمین جو یہ جملہ ہی لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح مین ملا علی رح نی لکہا ہی کہ جب مغرب عشا مزدلفہ
مین پڑہ چکی تو سنتین مغرب کی اور عشاکی اور وتر پڑہی چنانچہ ایک روایت مین بہی یہ آیا ہی انتہی اور شیخ عابد سندہی نی بیچ حاشیہ درمختار کی
اسمین اختلاف نقل کر کی لکہا ہی کہ صحیح تر یہی ہی کہ بعد عشاکی سنتین اور وتر پڑہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ
يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا نہین دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر اپنی وقت مین سوای دو نمازون کی نماز مغرب کی اور عشاکی مزدلفہ مین یعنی مغرب کی نماز عشاکی وقت مین پڑہی اور پڑہی نماز
فجر کی اوس دن یعنی مزدلفہ مین دن نحر کی پہلی وقت اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوای دو نمازون کی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بہی حضرت
نی عرفات مین جمع کی ہین کہ عصر ظہر کی وقت مین پڑہی اوسکا ذکر یہان نہین کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تہا بسبب اسکی کہ دن تہا حاجت اوسکی بیان
کرنیکی کچہ نہین اور پہلی وقت سی مراد یہ ہی کہ تاریکی مین پڑہی پہلی وقت معمولی سی کہ اوجالی مین پڑہتی تہی نہ یہ کہ پڑہی پہلی فجر کی اسلیے کہ پہلی فجر سی
پڑہنی نماز فجر کی درست نہین سب عالمون کی نزدیک ﴿ع﴾ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مین اون شخصون مین تہا کہ آگی بہیجا تہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مزدلفہ کی رات کو بیچ زمری ضعیفون اہل اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ضعیفون سی مراد عورتین اور لڑکی ہین اونکو حضرت نے
پہلی روانہ کر دیا تہا منا کو اونمین ابن عباس بہی تہی اور حضرت بعد روشن ہونی صبح کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کی سوار ہوئی سنت یہی ہی اور حضرت
نی اہل کو بہیجدیا تاکہ ایذا نپاوین بسبب اژدحام کی یہ جائز ہی اور اور روایت مین آیا ہی چنانچہ وہ آگی آتی ہی کہ حضرت نی ان لوگونکو آگی روانہ کیا اور فرمایا
کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنی آفتاب کی مذہب امام اعظم رح کا بہی یہی ہی اور بعضی روایتون مین مطلق آیا ہی کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو

فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی نی یہ کہ حجاج بن یوسف نی اوس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو یعنی مکہ میں آکر پوچھا عبداللہ بن عمر سی کہ کسطرح کریں ہم بیچ ٹھہرنیکی دن عرفہ کی یعنی نماز ظہر اور عصر کی پہلی وقوف کی پڑہیں یا پیچھی پس کہا سالم نی اگر ارادہ کرتا ہی تو سنت کا پس سویری پڑہ یعنی ظہر وعصر دن عرفہ کی پس کہا عبداللہ ابن عمر رضی نی کہ سچ کہا سالم نی کہ تہی صحابہ جمع کرتی درمیان ظہر وعصر کی واسطی ادا کرنی طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب نے کہ کہا میں نے سالم کو کہ کیا کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سالم نی کہ نہیں اتباع کرتی ہیں یعنی اسطرح نماز پڑہتی ہیں مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہ بخاری نی **ف** حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنی ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیے تہی وہ عبدالملک بن مروان کی طرف سی عبداللہ بن زبیر پر چڑھ کر آیا تہا مکہ میں اور اونکو سولی پر کھینچا بعد اوسکی عبدالملک نی اوسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیوں پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج میں عبداللہ بن عمر کی اقوال و افعال کی اور پوچھتا رہنا اونسی مسائل حج کی اور مخالفت اونکی نکرنا ایسی حالت میں اونسی یہ مسئلہ مذکور پوچھا تہا

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب ہی بیچ بیان پہینکنی کنکریوں کی مناروں پر **ف** جمار اصل میں سنگریزوں کو کہتی ہیں اور جمار حج نام اون سنگریزوں کا ہی کہ مناروں پر ماری جاتی ہیں اور جن مناروں پر کہ وہ سنگریزی مارتی ہیں اونکو جمرات کہتی ہیں بسبب پہینکنی جمار کی اونپر اور جمرات تین ہیں جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرۃ العقبہ عید کی روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریاں مارتی ہیں اور گیارہویں اور بارہویں اور تیرہویں کو تینوں پر اور ہر ایک پر سات کنکریاں مارنی واجب ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی تہی کنکریاں سواری اپنی پر بیچ دن نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی اسلیے کہ تحقیق میں نہیں جانتا شاید کہ میں نہ حج کرون پیچھی اس حج اپنی کے نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہا شافعی نی کہ مستحب ہی اوسکو کہ پہونچی منا میں سوار یہ کہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو دن نحر کی سوار اور جو کوئی پہونچی منا میں پیادہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہویں بارہویں کو رمی کری سب جمرات کو پیادہ اور تیرہویں کو سوار اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہی جیسی کہ رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی اوسمیں افضل یہ ہی کہ پیادہ پا کری اسلیے کہ بعد اوسکی کہڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب ہی ساتہ عاجزی کے اور جو کچھ کہ حدیثوں صحیحہ میں آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کی سوار اور دونوں رمی کی پیادہ سب پر شرح

وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی منار کو ساتہ مانند کنکریوں خذف کی یعنی چہوٹی چہوٹی کنکریوں کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** طور کنکریاں پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح تر یہ ہی کہ اونگلی شہادت اور انگوٹھی کی سر سی پکڑ کر یعنی چٹکی میں رکہکر پہینکی اور معمول بہی اب اسیطرح ہی ع

وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پہینکیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنکریاں منار پر دن نحر کی وقت چاشت کی اور پیچھی دن نحر کی جس وقت کہ دوپہر ڈہلی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کنکریاں مناروں پر ڈال دی ہی پہینکی نہیں تو کافی ہی لیکن ہی برخلاف رکہ دینی کی کہ یہ کافی ہی نہیں اور ضحوہ کہتے ہیں بعد طلوع آفتاب سی زوال کی پہلی تک کو اور پیچھی دن نحر کی یعنی ایام تشریق میں کہ تیرہویں تک ہیں بعد زوال کی رمی کرتی تہی کہا ابن ہمام نی کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسری دن یعنی گیارہویں کو نہیں ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور اسیطرح تیسری دن پر اگر مکہ کو جاوی

تو پہلی ہونی فجر تیرہوین کی چلا جاوے اور اگر تیرہوین فجر کی جاویگا تو رمی ضرور ہے اور اسدن پہلی زوال کی بھی رمی جائز ہے ۴ ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود انہ انتھی الی الجمرۃ الکبری فجعل البیت عن یسارہ ومنی عن یمینہ ورمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال ھکذا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی یہ کہ وہ پہونچی طرف جمرہ کبری کی یعنی جمرۃ العقبہ کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنی اور منی کو داہنی اپنی اور پہینکین سات کنکریاں اللہ اکبر کہتی تہی ساتہ ہر کنکری کی پہر کہا ابن مسعود نی کہ اسیطرح پہینکین کنکریاں اوس شخص نی کہ اوتاری گئی اوپر سورہ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس کیا کعبہ کو بائین طرف اور منی کو داہنی طرف اور اور جمرات کو رمی کری تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کہڑا ہووی ۔ اور بیہقی نی روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتی تہی ساتہ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشکورا اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اوسمین افعال حج کی مذکور ہین ۔ ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستجمار تو والرمی الجمار تو والسعی بین الصفا والمروۃ تو والطواف تو واذا استجمر احدکم فلیستجمر بتو رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈہیلی لیوی اور پہینکنا کنکریون کا طاق ہی یعنی سات کنکریاں پہینکی اور پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پہرنا خانہ کعبہ کی طاق ہی یعنی سات بار اور جسوقت کہ ڈہیلی لی کوئی ایک تمہارا پس چاہیی کہ طاق لیوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی مسلم نی **ف** سات سات کنکریاں پہینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی اور طواف مین سات بار پہرنا فرض ہی جمہور کی نزدیک اور ہماری نزدیک چار شواط یعنی پہیری فرض ہین اور باقی واجب ۔ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ یوم النحر علی ناقۃ صہباء لیس ضرب ولا طرد ولیس قیل الیک الیک رواہ الشافعی والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہینکتی تہی کنکریاں یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی سوار اونٹنی صہبا پر نہ تہا اوس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** صہبا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ سفیدی اوسکی ساتہ سرخی کی ملی ہو اسطرح کہ نوکین بالون کی سرخ ہون اور اندر سی سفید اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ جیسی امیرونکی آگی نقیب وچوبدار اہتمام کرتی چلتی ہین حضرت کی آگی معمول نہ تہا ۔ ح **وعن** عائشۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا مارنا سنگریزونکا اور پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی مگر واسطی قائم کرنی یاد خدا کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ظاہر مین یہ فعل ایسی ہین کہ انکا عبادت ہونا نہین معلوم ہوتا ہی اسلیے فرمایا کہ یہ مقرر ہوئی واسطی قائم کرنی ذکر اللہ کی یعنی تکبیر سنت ہی ساتہ ہر کنکری کی اور دعائین مذکورہ سنت ہین سعی مین ۔ ع **وعنھا** قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی لک بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا ہمنی یا رسول اللہ کیا نہ بناوین ہم آپ کی لیی عمارت کہ سایہ کری تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہہ ہی بٹہانی اونٹ اوس شخص کی کہ پہلی پہونچی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** معنی یہ ہین کہ خصوصیت اسمین ساتہ سبقت کی ہی نہ ساتہ مکان بنانی کی یعنی منا ایسی جگہہ ہی کہ کسی کی لیی خصوصیت اوسمین نہین جو پہلی پہونچا کسی جگہہ منی مین مستحق اوسکا وہی ہی ۔ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** نافع قال ان ابن عمر کان یقف عند الجمرتین الاولیین وقوفا طویلا یکبر اللہ ویسبحہ ویحمدہ ویدعو اللہ ولا یقف عند جمرۃ العقبۃ رواہ مالک

روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر تہی ٹہہرتی نزدیک دو مناروں پہلی کی ٹہہرنا اور اللہ اکبر کہتی اور سبحان اللہ کہتی اور الحمد للہ کہتی اور دعا مانگتی اللہ سی یعنی ہاتہہ اوٹہا کر اور نہ ٹہہرتی نزدیک جمرۃ العقبہ کی نقل کی یہ مالک نی **ف** مراد دو مناروں پہلی سی جمرۂ اولی اور وسطی ہی ابن عمرؓ جب اونپر چڑہتی تہی تو ٹہہر کر دعا وغیرہ کرتی وہان ٹہہرنا اور دعا زاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑہنی مسنون ہین اور لکہا ہی علمار نی کہ بقدر پڑہنی سورہ بقرہ کی کہڑی رہنا چاہیی اور بعضی اہل اللہ اتنی کہڑی رہی ہین کہ اونکی پاؤن ورم کر گئی ہین اور نہین ٹہہرتی تہی یعنی دعا کی لیی نزدیک جمرۂ عقبہ کی نہ دن نحر کی اور نہ اور ایام مین اور اس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمر رضؓ نی کہ اسیطرح دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو • ع ح

بَابُ الْهَدْیِ

باب ہی بیچ بیان ہدی کی **ف** ہدی ساتہ زبر ہ کی اور سکون دال کی نام اون چارپایون کا ہی کہ حرم مین ذبح کیی جاتی ہین واسطی طلب ثواب کی خواہ بکری دنبہ بہیڑ ہو خواہ گاین بیل بہینس خواہ اونٹ اور شتر وغیرہ جو قربانی مین ٹہیک ہوتی ہین کفایت کرتی ہی بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو نہین کفایت کرتا اوسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گاین اور ہدی دو قسم پر ہین واجب اور تطوع یعنی نفل پہر ہدی واجب کی کئی قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہی کہ بندہ ہدیہ بہیجتا ہی اوسکو جناب حق مین اور نزدیکی حاصل کرتا ہی اللہ تعالی سی بسبب اوسکی • ح • مولانا ملتقی الابحر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کناری کوہان داہنی اوسکی کی اور پونچہہ ڈالا خون اوسکا اور ہار ڈالا گلی مین دو جوتیونکا پہر سوار ہوئی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا قصوا تہا پس جبکہ درست ہوئی اونٹنی نی آنحضرتؐ کو بیداء پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہی ساتہ حج کی نقل کی یہ مسلم نی

ف یعنی جب حضرتؐ حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہونچی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ اسکو بطور ہدی کی لی چلی تہی پس نیزہ مارا اوسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچہہ کر دو جوتیان اوسکی گلی مین ڈالین واسطی علامت ہدی کی تاکہ لوگ اوس نشانی سی معلوم کرلین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین قزاق اور اگر راہ بہول جاوی تو لوگ پہونچا دیوین اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ جسپر یہ علامت دیکہتی تو اوسکو لوٹ لیتی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع نی بہی اسکو روا رکہا واسطی اغراض مذکورہ کی اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنی یہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بہیڑ مین ترک کری اشعار کو اسلیی کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہار ڈالنا مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علمار نی تاویل اسکی یہ کی ہی کہ امام ابوحنیفہ نی اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اوسوقت مین لوگ بہت زخمی کر دیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل شعار کو مکروہ جانتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نی نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑہی اور باب صلوۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نی نماز ظہر کی مدینہ مین پڑہی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق یون دیجاوی کہ ابن عباس نی حضرتؐ کی ساتہ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑہی ہوگی حضرتؐ کو نفل پڑہتی دیکہکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑہتی ہین اور لبیک کہی ساتہ حج کی یعنی اور عمری کی اسلیی کہ صحیحین مین انس سی آیا ہی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتی تہی ساتہ حج اور عمری کی پس راوی نی فقط حج ہی ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی یا یہ کہ سنا نہو عمری کا ذکر کرنا • ح ع • مولانا •

وَعَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی کہ کہا ہدی بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکبار طرف

خانۂ کعبہ کی بکریان پہر بارہا ڈالا اونکی گلی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ متفق ہین علماء اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور
تقلیدیعنی ہار ڈالنا اونکی سنت ہی خلاف ہی ہمین امام مالک کا ف ع • وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَۃَ
بَقَرَۃً یَوْمَ النَّحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ رضہ کیطرف سی ایک گای دن نحر کی نقل کی یہ
وَعَنْہُ قَالَ نَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِہٖ بَقَرَۃً فِیْ حَجَّتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اپنی بی بیون کیطرف سی ایک گای اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نی ف کہا گیا ہی کہ یہ حدیث اور اوسکی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرت نی اونکی اذن
سی قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کیطرفسی بغیر اذن اوسکی روا نہین ذکرہ الطیبی • اور مشہور ائمہ کی نزدیک ہی کہ گای سات تک کیطرف سی قربانی
کرنی جائز ہی اور امام مالک کی نزدیک ایک گای یا ایک بکری وغیرہ تمام گہر والونکیطرفسی کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہی اگر سات سی زیادہ
کیطرفسی کی ہو اور اور ونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کیطرفسی کی ہوگی • ع ح • وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَھَا وَاَشْعَرَھَا وَاَھْدَاھَا فَمَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا بٹی مین نی
ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنی ہاتہہ سی پہر ڈالی اونکی گلی مین اور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کی اور ہدی کرکی بہیجا اونکو طرف خانۂ کعبہ
کی یعنی جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابو بکر رضہ کو امیر حاجیونکا کرکی بہیجا اور اونکی ساتہ اونٹ ہدی کی بہیجی پس حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تہی حلال
کی گئی اونکی لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت پر احکام احرام کی جاری نہوئی اور حضرت عائشہ رضہ نی یہ بات اسلیے کہی کہ اونہون نی سنا تہا
کہ ابن عباس کہتی ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بہیجی حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہونچی ہدی حرم مین اور ذبح کیجاوی پس
یہ حدیث بیان کرکی قول ابن عباس کا رد کیا • ح • وَعَنْھَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَھَا مِنْ عِھْنٍ کَانَ عِنْدِیْ ثُمَّ بَعَثَ بِھَا مَعَ
اَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا بٹی مین نی ہار اونٹون کی صوف کی کہ تہا میری پاس پہر بہیجا اونٹونکو ہدی کرکی ساتہ
باپ میری کی یعنی حضرت ابو بکر رضہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ
بَدَنَۃً فَقَالَ ارْکَبْھَا فَقَالَ اِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا فَقَالَ اِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَۃِ اَوِ الثَّالِثَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پہر کہا اوسنی کہ تحقیق یہ ہدی
ہی یعنی کیونکر سوار ہوون اسپر وہ سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پہر کہا اوسنی کہ یہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو وای ہے
تجکو یعنی مین کہتا ہون اور پہر تو عذر کرتا ہی یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْھَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ارْکَبْھَا بِالْمَعْرُوْفِ
اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْھَا حَتّٰی تَجِدَ ظَھْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہ کہا سنا مین نی جابر بن عبد اللہ سی کہ پوچہی گئی سوار
ہونی ہدی کی سی پس کہا کہ سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچی اوسکو جبوقت
کہ مضطر ہووی تو طرف اوسکی یہانتک کہ پاوی تو اور سواری نقل کی یہ مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علماء نی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین بعضی
تو کہتی ہین کہ اگر ضرر نکری تو سوار ہووی اور حنفیہ کہتی ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہووی اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سواری کا
آیا ہی وہ محمول ہی ضرورت پر • ح • ع • وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشَرَۃَ بَدَنَۃً مَعَ رَجُلٍ
وَاَمَّرَہٗ فِیْھَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْھَا قَالَ انْحَرْھَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَیْھَا فِیْ دَمِھَا ثُمَّ اجْعَلْھَا عَلٰی صَفْحَتِھَا

وَلَا يَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سولہ اونٹ
ساتہ ایک شخص کی یعنی ناجیہ اسلمی کی کہ کیا اونکو امیر کیا اوسکو انہین یعنی نگہبانی کرتا ہوا ایجادی اور کہا مین یہہ نجکہ ذبح کری پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کیا
کرون مین اوس اونٹ کو کہ چلنی سکی اونمین سی یعنی بسبب تہکجانی کی یا دبلاپی کی قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اوسکو پہر رنگ دی دونون پاؤنین اوسکی
خون اوسکی مین یعنی وہ پاؤنین کہ گلی مین ڈالین تہین بطریق ہار کی پہر چہاپ دی تو اون پاؤنسی اوپر کناری کوہان اوسکی کی اور نہ کہا اوسمین سی تم
اور نہ کوئی رفیقون تیری سی نقل کی یہ مسلم نی ف چہاپہ دینی کو اسلیے فرمایا کہ تا جانین راہ چلنی والی کہ ہدی ہی پس کہاوین اوسمین سی فقیر نہ اغنیا کہ کہانا
اوسکا اغنیا پر حرام ہی اور نہ کہا تو اوسمین سی الخ یہ اسلیے ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو انکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کرکی اپنی کہانی کی لیے ذبح نہ
کرڈالین اور اگر کوئی کہی کہ جب نہ کہاویگا اوسکو کوئی قافلہ مین سی تو یونہین ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کی رہنی والی انکی پیچہی منتفع ہونگی اور کبہی اور قافلہ والے
کہ بعد اونکی آتی ہین وہ فائدہ اوٹہاتی ہین اوس سی ٭ ع ٭ رستی مین جو ہدی ہلاک ہونی لگی اور اوسکو ذبح کری اوسکا تو یہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اوسکا کہانا
اغنیا کو اور قافلہ والونکو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ در ملتقی الابحر اور درمختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونی لگی یا عیب دار فاحش ہو تو
اور ہدی قائم مقام اوسکی کری اور اوسکو جو چاہی سو کری اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کری اوسکو اور جوتی اوسکی خون مین رنگ کر اوسکی گردن پر
چہاپہ دی اور نہ کہاوی اوس سی وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جاکر ذبح ہو اوسکا حکم آگی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور
قران اور قربانی مین سی کہانا مستحب ہی اور سوای انکی نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکہا ہی کہ یہ حکم اوس ہدی کا
ہی کہ واجب کیا ہو اوسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کہانا اوسکا درست ہی انتہی پس اونہون نی رستی کی ہدی کو اوسکی ہدی پر قیاس کرکی
یہ لکہا ہی اور یہ ہی خلاف متون کی واللہ اعلم ٭ مولانا ٭ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ
الْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَالْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کیا ہمنی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حدیبیہ
کی اونٹ سات کیطرف سی اور گائین سات کیطرف سی نقل کی یہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی واسطی امام اعظم اور اکثر اہل علم کی کہ جائز ہی شریک ہونا
سات کا اونٹ مین اور گائی مین جبکہ سبکو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایکطرح کی ہو جیسی ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسری کو بہی ہدی یا قربت مختلفہ ہو
جیسی کہ بعضی ہدی کا ارادہ کرین اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کرین قربت کا اور بعضی گوشت کا تو بہی جائز ہی اور امام مالک
کی نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع ٭ طیبی ٭ ع ٭ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّہٗ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَہٗ یَنْحَرُھَا قَالَ ابْعَثْھَا قِیَامًا مُقَیَّدَۃً سُنَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ وہ آئی ایک شخص کی پاس کہ بٹہایا تہا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تہا اوسکو کہا ابن عمر نی کہ کہڑا کرکی تو اوسکو اور پاؤن باندہ
یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نحر کہتی ہین نیزہ مارنی کو اونٹ کی سینہ مین اور ذبح کہتی ہین جیسے
گائین وغیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کہڑا کرکی بایان زانو رسی سی
باندہی اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری تا خون جاری ہو اور وہ گرپڑی اور ابن ہمام نی لکہا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ کہڑا کرکی نحر کرنا افضل ہی اور اگر
کہڑا نہ کرسکی تو بٹہا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنی سی اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پاؤن کہلی ذبح کری ٭ ح ع ٭ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ
اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰی بُدْنِہٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِھَا وَجُلُوْدِھَا وَاَجِلَّتِھَا وَاَنْ لَّا اُعْطِیَ الْجَزَّارَ مِنْھَا قَالَ نَحْنُ
نُعْطِیْہِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ خبرگیری کرون مین

[illegible]

[illegible]

ہدی اور اسا [illegible] [illegible] ہوجاتا [illegible] [illegible] چہا [illegible]

پانی پہر کر دیتا وہ دودہ [illegible] سے ہوجاتا ہو اور اگر [illegible] متقی ہو [illegible] [illegible] لحوم بدننا فوق ثلث

فرخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاکلنا و [illegible] اور روایت ہی جابر سے کہ کہا

تہے ہم نہ کہاتے گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سے پہر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہاؤ اور توشہ کرکے رکہو یعنی بعد تین دن

کے بہی پس کہایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابتدا اسلام میں لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تہی حضرت نے حکم فرمادیا تہا

کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن [illegible] رکہا کرو [illegible] دیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج [illegible] اور قربانی کرنے سبکو میسر ہوئی اجازت فرمادی

[illegible] مستحب ہے کہانا ہدی نفل اور متعہ اور قران سے قربانی میں سے اور نہیں جائز ہی سوا انکے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ [illegible] جھل فی راسہ برۃ من فضۃ

[illegible] من ذھب یغیظ بذلک المشرکین رواہ ابوداؤد روایت ہی ابن عباس [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیگیے سال حدیبیہ

میں بیچ ہدایا اپنی کے اونٹ کہ تہا ابوجہل کا اوسکی ناک میں ایک نتہنی تہی چاندی کی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ سونے کی تہی غصہ میں ڈالتے تہے

بسبب اوسکے مشرکونکو نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہٹے سال ہجری میں عمرہ کو تشریف لیچلے تہے کہ مشرکون نے حدیبیہ میں روکا

اور مکہ میں نہ آنے دیا چنانچہ [illegible] جو حضرت اونٹ اپنی ہدی کو لیگئے ذبح کر نیکے لیے اون [illegible] ابوجہل کا بہی تہا کہ بدر کی

لڑائی میں [illegible] کو حضرت [illegible] لیگئے تا مشرک دیکہکر غمگین ہوان [illegible] تہا اونکو ناک [illegible] اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ

[illegible] مستحب ہے +ح **وعن** ناجیۃ الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب

من البدن قال انحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم خل بین الناس وبینھا فیاکلونھا رواہ مالک والترمذی وابن

ماجۃ [illegible] عن ناجیۃ الاسلمی اور روایت ہی ناجیہ خزاعی سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ کسطرح کرون میں ساتہہ اوس

جانور کے کہ قریب ہلاکی کے پہونچے جانورون ہدی کے میں سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اوسکو پہر رنگ اوسکی جوتی اوسکی خون میں یعنی جو کہ اوسکے ہار میں ہی اوسکو

خون میں رنگکے اوسکی گردن پر چہاپا لگا پہر چہوڑدے درمیان لوگونکے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نکر فقراکو اوسکے کہانے سے پس کہا دین

وہ اوس سے نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے **ف** کہا دین وہ اوس سے یعنی فقرا

سوا تیرے اسواسطے کہ ہدی [illegible] جیسا کہ پہلی فصل میں بیان اسکا مفصل ہوچکا ہی اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر یہہ ہی کہ اختلاف نسبت میں ہی اور ذات ایک ہے

اسلیے کہ ناجیہ صحابہ میں ایک ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہہ دونون نام اوسکے قبیلہ کے ہین +ح **وعن** عبد اللہ

بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ یوم النحر ثم یوم القر قال ثور وھو الیوم

الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتھن یبدء

قَالَ فَقُلْنَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے
عبداللہ بن قرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بہت بڑا دنون مین نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہے پھر دن قر کا کہا ثور نے کہ راوی حدیث کا ہے
اور وہ دن دوسرا ہے یعنی گیارہوین تاریخ کہا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونہون نے کہ نزدیک آتے تھے
طرف حضرت کے تاکہ اسکو اونمین سے پہلے ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گرین کروٹین جانورون کی مین نے کہا راوی نے پس بولے حضرت بولنا آہستہ کہ
نہ سمجھا مین اوسکو پھر کہا مینے یعنی اوس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرت نے کہا اوسنے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس مین سے نقل کی
یہہ ابوداود نے وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْأُضْحِيَةِ اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ مین **ف**
بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ بزرگ ایام سے دن نحر کا ہے اسلیے کہ عشرہ افضل ہے اپنے سوا سے انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہے یا عشرہ ذیحجہ
کا ہے پھر بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہے اور بعضے سے معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہے انمین تطبیق
یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین ساتھہ اشہر حرم کے یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذیحجہ کا افضل ہے پس حاصل یہہ کہ عشرہ ذیحجہ کا حرام
مہینون مین افضل ہے اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہے اور نہین بعید ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہے باعتبار حیثیت کے یعنی
رمضان مین روزے رکھے جاتے ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہے اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا
افضل ہے اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہے اس جہت سے وہ افضل ہے اور پھر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یہہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ
قرار و آرام پکڑتے ہین اوس دن منا مین بعد رنج اوٹھانیکے ادای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ عرفہ افضل ایام ہے پس یہان بھی مراد ہے
کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہے اور تاکہ اسکو اون مین سے پہلے ذبح کرین یعنی واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک منتظر اسکا تھا کہ
مجھے پہلے ذبح کرین اور یہہ معجزہ تھا حضرت کا ۔ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِيْ بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ
كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم مین سے پس نہ صبح کرے پیچھے تیسرے دن کے اسحال مین کہ اوسکے گھر
مین ہو کچھہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے اے رسول خدا کے کرین ہم جیسا کیا تھا ہمنے سال گذرے ہوے مین یعنی نہ رکھین گوشت
قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اوس سال مین لوگون پر تھی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا مینے یعنی
ساتھہ منع کرنیکے جمع کرنے سے یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی اب حاجت نہین نہی بھی نہین اگر رکھو گے اجازت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ایکسال قحط شدید ہوا تھا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے بھوکے لوگون سے اوس سال حضرت نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کر دین جمع
نکر رکھین سال آیندہ مین جب حاجت نہ ہو تو اجازت دیدی رکھنے کی ۔ع **وَعَنْ** نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا أَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا أَلَا وَإِنَّ
هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے نبیشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
تھے ہم منع کرتے تمکو گوشت قربانی یا ہدی کے سے یہہ کہ کھاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہارے فقرا کو بھی پہونچے لایا اللہ تعالی
وسعت پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتھہ تصدق کرنیکے خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کے کہ چار دن ہین دن مین

کہا اذا ... یعنی پس وہ ... ہوا اور انہیں یاد ... کر تعداد انکی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی بیٹھ ان بہت یاد کرو تم انکو جو ... الی اللہ تعالی کو فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا الایۃ

باب الحلق

باب ہے بیچ بیان سر منڈانیکے **ف** اس باب مین سر منڈانیکا ذکر ہے اور بال کترو انیکا بہی اور مولف نے اکتفا کیا ہے ساتہہ بیان کرنے افضل کے کہ احرام سے نکلنے کو سر منڈانا افضل ہے بال کتروانے سے اور تفصیل اسکی آگے ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوا ہے منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے حج اور عمرہ کے

الفصل الاول

فصل پہلی **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق راسہ فی حجۃ الوداع واناس من اصحابہ وقصر بعضہم متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضے لوگون نے بہی منڈایا صحابیون مین سے اور کتروائے بال بعضے صحابیون نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعضون نے واسطے متابعت حضرت کی اور حاصل کرنے فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نے عمل جواز پر کیا کہ بال کتروائے اور صحیحین وغیرہما مین آیا ہے کہ حضرت نے عمرۃ القضا مین بال کتروائے پس دونون چیزین حضرت سے ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہے **وعن** ابن عباس قال قال لی معویۃ انی قصرت من راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ بمشقص متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہ نے کہ تحقیق مین نے کترے بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مروہ کے ساتھہ پیکان تیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور بعضون نے کہا کہ مشقص قینچی کو کہتے ہین اور یہہ معنی مناسب اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نہین کتروائے حج مین بلکہ سر منڈایا تہا پس یہہ بال کتروانے معاویہ نے روایت کی عمرہ مین تہے چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کے اس لیے کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتے منا مین ح ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی حجۃ الوداع اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانیوالے بالون کے لیے بہی دعاء رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ فرمایا یا الہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے بالون کے لیے بہی دعاء رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرت نے اور کتروانے والون پر بہی رحم کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے افضلیت سر منڈانے کی معلوم ہوئی کہ حضرت نے کئی بار سر منڈانیوالون کے لیے دعا کی اور کتروانیوالون کے لیے کئی بار کی بعد ع **وعن** یحیی بن الحصین عن جدتہ انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع دعا للمحلقین ثلثا وللمقصرین مرۃ واحدۃ رواہ مسلم اور روایت ہے یحیی بن حصین سے کہ نقل کی اپنی دادی سے کہ کنیت اوسکی ام الحصین ہے یہہ کہ اونسے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطے منڈانیوالون کے تین بار اور واسطے کتروانیوالون کے ایک بار یعنی اخیر کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** صحیحین کی روایت کہ اسکے اوپر مذکور ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دو بار سر منڈانیوالون کے لیے دعا کی اور تیسری بار مین کتروانیوالون کے لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت مین آیا ہے کہ چوتھی بار مین حضرت نے دعا کی کتروانے والون کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانیوالون کے لیے دعا کی اور ایکبار کتروانے والونکے لیے خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار مین علیحدہ انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی تمین یہہ ہے کہ یہہ دعا کئی مجلسون مین کی ہو کسی مین دو بار سر منڈانے والونکے لیے اور تیسری بار کتروانے والونکے لیے اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانے والونکے لیے اور چوتھی بار کتروانیوالونکے لیے یا یہہ کہ جسنے جیسا ہر ایک نے سنا اور تحقیق ہوا اوسکے نزدیک وہ روایت کیا ع مولانا **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماہا ثم اتی منزلہ بمنی ونحر نسکہ ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ ثم دعا ابا

طلحة الانصاري فاعطاه اياه ثم ناول الشق الايسر فقال احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بين الناس متفق عليه اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی منا میں پہر آئی جمرۃ العقبہ کی پاس پہر پہینکی کنکریان اوسکو پہر آئی اپنی مکان پر کہ منا میں تہا اور ذبح کی ہدی اپنی پہر بلایا سر مونڈنیوالی کو کہ نام اوسکا معمر بن عبد اللہ تہا اور آگی کر دیا مونڈنیوالی کو داہنی طرف اپنی سر کی پس مونڈا اوسنی اوسکا پہر بلایا حضرت نے ابو طلحہ انصاری کو اور دی بال منڈی ہوی اونکو پہر آگی کر دیا بائین طرف سر کو اور فرمایا مونڈ پس مونڈا اوسنی پس دی بال منڈی ہوی ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر انکو درمیان لوگونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سی ابتدا کرنی سر منڈانی مین سنت ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ داہنی طرف مونڈنی والی کی معتبر ہی اور بعضون نی کہا کہ داہنی طرف مونڈنیوالی کی معتبر ہی **وعن عائشة قالت كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم** [illegible] **و يوم النحر قبل ان يطوف بالبيت بطيب فيه مسك متفق عليه** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی احرام باندہنی کی یعنی احرام حج کا باندہتی یا عمرہ کا یا دونوکا اور دن نحر کی پہلی طواف کرنی خانہ کعبہ کی یعنی بعد سر منڈانی اور پہر [illegible] کہ اوس مین مشک تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی [illegible] لکہا ہی علما نی کہ اولی یہہ خوشبو تہی احرام کی [illegible] مشک کا اسپر اور دن نحر کی [illegible] [illegible] یعنی جماع کرنا اوس سی **وعن** [illegible] **النحر ثم رجع فصلى الظهر** [illegible] روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق [illegible]

[illegible] نقل کی یہہ مسلم نی **ف** باب حجۃ الوداع مین جابر سی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مکہ مین پڑہی اور اس سی معلوم ہوا کہ منا مین [illegible] تطبیق کی جابر کی حدیث کو فائدہ مین ذکر کی گئی ہی جو چاہی وہان سی دیکہہ لی **الفصل الثاني** فصل دوسری

عن علي [illegible] **نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحلق المرءة راسها رواه الترمذي** روایت ہی حضرت علی [illegible] سی دونون نی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منڈاوی عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی [illegible] [illegible] یا مطلق مراد ہی اسلیی کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہی [illegible] منڈانی مرد کو مگر بضرورت جائز ہی عورت کو سر منڈانا [illegible]

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على النساء الحلق انما على النساء التقصير رواه ابو داود والترمذي والدارمي اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی عورتون پر سر منڈانا سوای اسکی نہین کہ عورتون پر ہی کترانا نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور دارمی نی **ف** یعنی عورتین احرام سی نکلین تو اونپر سر منڈانا واجب نہین بلکہ حرام ہی اور واجب ہی اونپر کترانا بالونکا بخلاف مردونکی کہ واجب ہی اونپر ایک انمین سی اور سر منڈانا افضل ہی پہر ہماری نزدیک کترانی مین تو واجب ہی کہ بقدر ایک انگشت کی سر کی چوتہائی سر کی بالونکو کترواوی اور تمام سر کو کتروانا مستحب ہی اور منڈانی مین چوتہائی سر کا منڈوانا واجب ہی اور ساری سر کا افضل مذہب تو یہہ ہی اور اختیار کیا ہی ابن ہمام نی جو کہ اختیار کیا ہی امام مالک نی کہ واجب ہی منڈوانا اور کتروانا ساری سر کا اور دعوی کیا ہی کہ صواب یہی ہی یہہ در مختار **وهذا الباب خال عن الفصل الثالث** اور یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی

باب یہہ بیان متعلقات پہلی باب کی

الفصل الاول فصل پہلی

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف في حجة الوداع بمنى للناس يسالونه فجاءه رجل فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمي فقال ارم ولا حرج فما سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج متفق عليه وفي رواية لمسلم

أتاه رجل فقال حلقت قبل أن أذبح قال اذبح ولا حرج فأتاه آخر فقال أفضت إلى البيت قبل أن أرمي قال ارم ولا حرج

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے حجۃ الوداع میں بیچ منا کے واسطے لوگون کے کہ پوچھتے تھے مسائل حضرت سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا مین پس منڈوایا مین نے سر اپنا پہلے ذبح کے پس فرمایا کہ ذبح کر اب اور نہین گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہین جانتا تھا مین پس نحر کی مین نے پہلے کنکریون مارنے کے فرمایا اب پھینک کنکریان اور نہین گناہ پس پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو مقدم ہوئی یا موخر ہوئی مگر کہ فرمایا کر اور نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا مین نے پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا پھینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مین نے خانہ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا اب کنکریان پھینک دے اور نہین گناہ **ف** دن نحر کے چار چیزین اس ترتیب سے کرنی چاہیین کہ پہلے منا مین پہنچ کر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارہ کا ہے سات کنکریان مارے پھر جانور کہ ہمراہ اوسکا اوپر ہو چکا ذبح کرے پھر سر منڈاوے پھر مکہ مین جا کر طواف کرے خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزون کا سنت ہے اکثرون کے نزدیک بموجب اس حدیث کے اور امام شافعی اور امام احمد بھی انہین مین ہین پس نہین آتا دم یعنی جانور ذبح کرنا انکے نزدیک اگر کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم اور امام مالک انہین مین ہین وہ کہتے ہین کہ مراد نہونے حرج سے نہونا گناہ اوسکا ہے بسبب جہل و نسیان کے لیکن دم واجب ہے یعنی انمین سے کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اوسکے ذبح کرے اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباس نے مثل اس حدیث کے اور واجب کیا دم پس اگر یہ معنی نہ سمجھتے تو کیون دم واجب کرتے واللہ اعلم ح **وعن ابن عباس** قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يسأل يوم النحر بمنى فيقول لا حرج فسأله رجل فقال رميت بعد ما أمسيت فقال لا حرج رواه البخاري

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منا مین فرماتے نہین گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے کہا کہ کنکریان پھینکین مین نے پیچھے شام ہونے کے پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** نزدیک اوس اماموں کے اگر دن نحر کے تاخیر کرے کنکریان پھینکنے غروب تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام سے اونکے نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کے اس مین تفصیل ہے کہ کنکریان پھینکنے کی بعد طلوع فجر کا دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اساءۃ کے یعنی جائز ہے لیکن برا اور مابعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہے اور مابعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہے بغیر اساءۃ کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اساءۃ کے اور اساءۃ اس صورت مین ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے پس اگر چرواہے اور مانند انکے رات کو کنکریان پھینکین تو اونکے حق مین اساءۃ نہین چنانچہ اس حدیث مین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند اوسکے ہوگا اوسکو فرمایا کہ گناہ نہین اسلیے کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے اگر تاخیر کرے رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کرے اور اوسپر دم لازم آتا ہے ابو حنیفہ کے نزدیک بخلاف صاحبین کے پھر وقت مسنون بیچ دونون کے کہ بعد دن نحر کے ہین بعد زوال سے غروب تک آفتاب تک ہے اور مابعد غروب سے طلوع ہونے فجر تک وقت کراہیت اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک باقی ہے اور وقت قضا کا باقی ہے اتفاقاً اور جب غروب ہو آفتاب چوتھے دن کا یعنی تیرھوین کا تو فوت ہوتا ہے وقت ادا اور قضا کا سب کے نزدیک ح ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن علي قال أتاه رجل فقال يا رسول الله إني أفضت قبل أن أحلق قال احلق أو قصر ولا حرج وجاء آخر فقال ذبحت قبل أن أرمي قال ارم ولا حرج رواه الترمذي

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلے سر منڈانے کے فرمایا اوسکو اب سر منڈا لے یا کتروا لے اور نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا مین نے پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا پھینک کنکریان اور نہین گناہ نقل کی ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أسامة

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَکَانَ النَّاسُ یَأْتُوْنَہٗ فَمِنْ قَائِلٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعَیْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ
اَخَّرْتُ شَیْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَیْئًا فَکَانَ یَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَّھُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرِجَ وَھَلَکَ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہا نکلا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے حج کرنیکو پس تھے لوگ آتے حضرت کے پاس بعضے کہنے والے کہتا
یا رسول اللہ دوڑا مین صفا مروہ مین پہلے طواف کرنے سے یا پیچھے کرتا ہوں ایک چیز یا پہلے کرتا ہوں ایک چیز یعنی بیچ افعال ایام منا کے پس تھے حضرت فرماتے نہین کچھ گناہ
لیکن گناہ اوس شخص پر ہے کہ آبروریزی کرے مسلمان کی اس حال مین کہ وہ شخص ہے ظالم پس یہ شخص ہے گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** پھرا
مین صفا مروہ مین یعنی حج کی سعی پیچھے احرام کے اور طواف قدوم کے اگر آفاقی تھا یا پیچھے طواف نفل کے اگر مکی تھا پہلے طواف کے یعنی طواف افاضہ کے اور آخر حدیث
کا مطلب یہ ہے کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منا کے بسبب نادانستگی کے گناہ نہین ہے گناہ اوسپر ہے کہ ازراہ ظلم کے ناحق کسیکی آبروریزی کرے یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ
کرے اوس سے وہ نکل گیا دین کے یا کسیکی آبروریزی کرے وہ گنہگار نہین ہے

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

باب ہے بیچ بیان خطبہ کے دن نحر کے اور پھینکنے کنکریون کے تشریق کے دنون مین کہ وہ تین دن ہین بعد روز نحر کے اور بیچ بیان طواف
رخصت کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ
قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ
حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی
ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ
سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ
شَھْرِکُمْ ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ
قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا خطبہ سنایا
ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہے مانند وضع اپنی کے کہ تھا بیچ دن پیدا کرنے اللہ تعالی کے آسمانوں اور زمین کو یعنی برس بارہ
مہینے کا ہو گیا اونمین سے چار مہینے با حرمت ہین تین تو پے در پے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور
فرمایا حضرت نے کونسا مہینہ ہے یہہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ نام رکھینگے اوسکا ساتھ
غیر نام اوسکے پھر فرمایا کیا نہین ہے ذیحجہ کہا ہمنے ذیحجہ مقرر ہے فرمایا کونسی بستی ہے یہہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا
یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اوسکا ساتھ غیر نام اوسکے فرمایا کیا نہین ہے بلدہ کہ نام مکہ کا ہے عرض کیا ہمنے مقرر ہے بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہہ
عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اوسکا ساتھ غیر نام اوسکے فرمایا کیا نہین ہے
دن نحر کا عرض کیا ہمنے کہ ہان مقرر ہے فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئین تمہاری تمپر حرام ہین مانند حرام ہونے اس دن تمہارے کے بیچ اس بستی
تمہاری کے بیچ اس مہینے تمہارے کے اور البتہ ملوگے پروردگار اپنے سے پس پوچھیگا تمسے عملون تمہارے سے خبردار ہو پس نہ پھر جانا میری وفات کے پیچھے گمراہ ہو کر کہ مارے بعض تمہارا
گردن بعض کی خبردار ہو آیا پہونچا دیا مینے یعنی احکام الہی کو عرض کیا ہمنے کہ ہان پہونچا دیا کہا حضرت نے یا الہی تو گواہ رہ یعنی انکے اقرار پر تا روز قیامت
کے منکر نہون پس چاہیے کہ پہونچاوے حاضر غائب کو پس بعضے پہونچائے گئے زیادہ یاد رکھتے ہین سننے والے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** خطبہ فرمایا امام مستحب ہے

[illegible] خطبہ حج اول ایام نحر [illegible]

[illegible] جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا [illegible]

قرآن مجید مین فرمایا اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ آخر آیت تک معنی کلام کے یہہ ہین کہ عرب نے ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا تھا اسکو ایک برس مین بارہ مہینے کا مقرر کیا تھا اور ایک سے تیرہ مہینے کا یعنے تاخیر کرتے تھے حج کو ہر دو برس مین ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے بعد اسکے ہوتا پس تبدیل ہوتے مہینے اسکے اور حلال ٹھہراتے مہینون حرام کو اور حرام ٹھہراتے غیر انکو یعنے پہلے مہینون حرام مین لڑتے تھے اور بسبب تعظیم کے دیتے انکی اوسے احتساب سے حرام مہینے انکو حلال کر ڈالتا یعنی اگرچہ واقع مین مثلا محرم ہوتا اوسکو وہ اپنے حساب سے محرم نہ جانتے اور لڑتے اور ان مہینون کی غیر کو حرام ٹھہراتے اپنے حساب سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ الآية پس باطل کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکو اور مقرر کیا اوسکو اصل ہیات پر جس برس مین کہ حج الوداع کیا حضرت نے اوس برس مین ذیحجہ اپنی جگہ پر تہا پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَيْئَتِهِ یعنی حکم کیا اللہ تعالیٰ نے یہہ کہ ہوئے ذیحجہ اسوقت مین پس یاد رکھو اسکو اور کیا کرو حج اسوقت مین اور نہ تبدیل کیا کرو ایک مہینے کو طرف دوسرے مہینے کے اور کہا بیضاوی نے کہ تھے عرب جب آتا مہینا حرام اور انکو بیچ لڑنے کا منظور ہوتا حلال ٹھہرا لیتے اوسکو اور ٹھہراتے جگہہ اوسکے اور مہینا یہانتک کہ ترک کر دی تھی خصوصیت مہینون کی اور اعتبار کیا تھا نرا عدد انتھی پس گویا کہ تھے عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور سنہ اثنا عشر شہرا جملہ استانفہ ہے یعنی علیحدہ ہے بیان کے واسطے جملہ پہلے کا اور چار مہینے با حرمت ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ کہا بعضی نے کہ حرمت قتال کی ان میں منسوخ ہے اور تاویل کیا ہے اونہون نے ظلم کو ساتھ ارتکاب معاصی کے انمین یعنی گناہ کرکے اونمین کہ بہت برا ہے مانند گناہ کرنیکے حرم میں اور بحالت احرام مین آور یہی ہے قول جمہور کا یہہ کہ حضرت نے گہیرا طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سے حنین مین بیچ شوال اور ذیقعدہ کے اور بعضون نے کہا حرمت انکی اب بھی باقی ہے اور مضر نام قبیلہ کا ہے عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینے وغیرہ کو اسلیے پوچھا کہ لوگون کے نفسون مین حرمت مہینہ کی اور شہر کی اور دن کی قرار پکڑے تا کہ بنا کرین اوسپر جو کہ منظور تہا بیان کرنا پہر لوگون نے جو کہا جواب مین کہ اللہ و رسول اوسکا خوب جانتا ہے از راہ ادب کے کہا اور تا کہ معلوم کرین کہ غرض اس سوال سے کیا ہے اور ایک روایت مین کفارا آیا ہے بدلے ضلالا کے یعنی مشابہ کافرون کے نہو جاؤ اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگے ع **وَعَن** وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے وبرہ سے کہا پوچھا مینے ابن عمر سے کہ کسوقت پھینکون مین کنکریان مینار و نپر یعنی گیارہوین بارہوین ذیحجہ کو فرمایا جسوقت پھینکے امام تیرا پس پھینک یعنی پیروی کر رمی مین اوسکی کہ بہ نسبت تیرے زیادہ جانتا ہے وقت رمی کو پس پہر عرض کیا مینے اونپر مسئلہ یعنی چاہی مینے تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ ہم انتظار کرتے تھے یعنی وقت رمی کا پس جسوقت ڈہلتے دوپہر رمی کرتے تھے ہم یعنی پھینکتے کنکریان نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَن** سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہہ کہ وہ تھے پھینکتے نزدیک کے منارہ پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے پیچھے ہر کنکر کے پہر آگے بڑہتے یہانتک کہ آتے زمین نرم پر پہر کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے دیر تک یعنی بقدر پڑہنے سورہ بقرہ کے اور دعا مانگتے اور اوٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پہر پھینکتے بیچ کے جمرہ پر سات کنکریان

اللہ اکبر کہتے جب پہلی کنکری مارتے پھر چلتے تا بیچ میدان کے یہاں تک کہ آتے زمین نرم میں اور کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتے اور اوٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور کھڑے ہو
کر دیر تک پھر پھینکتے منارہ عقبہ پر لیکر اندر سے سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے نزدیک ہر کنکری کے اور نہ ٹھہرتے نزدیک اوسکے پھر پھرتے اور کہتے اسی طرح
دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ترتیب کو رعایت کرنی ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ
اسکا ترک نکرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعی وغیرہ کے نزدیک یہہ موالات یعنی پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالک کے مذہب میں واجب ہے نالی کے اندر
ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کنکریاں پھینکے جمرۃ العقبہ پر اوپر کی جانب سے تو کافی ہے لیکن یہہ خلاف سنت ہے اور پہلے دو مناروں کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا سنت
ہوا اور تیسرے کے پاس نہیں حکمت اسکی کچھ معلوم نہیں اگرچہ بعضوں نے کچھ کچھ لکھا ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَأَذِنَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا پروانگی
مانگی عباس بیٹے عبد المطلب کے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو رہنے کی مکے میں راتوں منا کی میں بسبب خدمت سبیل زمزم کی پس اذن دیا حضرت نے
اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اوس زمانے میں کنوئیں ایک حوض سر پر رہتی تھی آب زمزم سے کہ کنوئیں پر
اگر بسبب ازدحام کے کوئی نہ پی سکے تو اوس حوض میں سے پیوے اور اوسکے داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے تھے اور نائب انکے تھے وہ پلایا کرتے تھے
پس جب راتوں میں کہ منا میں رہتے ہیں اون میں پروانگی چاہی حضرت عباسؓ نے کہ حکم ہووے تو میں مکہ میں ہوں واسطے خدمت پانی پلانے کی حضرت
نے پروانگی دی اور راتکو منا میں رہنا راتوں معلومہ میں واجب ہے جمہور علما کے نزدیک اور سنت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد
سے بھی یہی ہے اور معتبر رات کو رہنے میں اکثر رات ہے یعنی آدھی رات سے زیادہ اور ایسا ہی حکم اوس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہاں مستحب ہے مانند لیلۃ القدر
وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہیں ان راتوں کے رہنے کو دلیل اونکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت دیتے
رات کے رہنے کی مکے میں اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جائز ہے اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے پر مانند عباسؓ کے اور راہ اوسکو کہ اور عذر شدید
ہو یہہ کہ ترک کرے رات کو رہنا منا میں ناگرشیون میں انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہیں جائز ہے ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور ساتھ عذر کے
دور ہوتی ہے اوس سے اساءۃ یعنی برائی ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى
فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلٰى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَإِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ
ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَأَشَارَ إِلٰى عَاتِقِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل مکے کے پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباسؓ نے اپنے بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
پانی انکے پاس سے یعنی پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرت نے پلا مجھکو یعنی اس میں سے پس کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے
اس میں فرمایا پلا مجھکو یعنی اسیمیں سے پس پیا حضرت نے اوس پانی میں سے پھر آئے کوئیں زمزم کے پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے لوگوں کو اور محنت
کرتے تھے پلانے میں پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم یعنی غالب آوینگے تمپر لوگ پانی کھینچنے
میں بسبب اتباع سنت میری کے اور نہیں کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اوترتا میں یعنی اونٹنی پر سے کہ حضرت سوار تھے اوس پر
تا کہ لوگ دیکھیں اور احکام سیکھیں یہانتک کہ رکھتا میں رسی اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے الخ یعنی
گمان یہہ ہے کہ اکثر لوگوں کے ہاتھ ستھرے نہیں ہوتے اور وہ اسمیں ہاتھ ڈالتے ہیں اس لیے آپکے واسطے الگ کہیں ہوئی پانی ہی میں سے منگایا ہے حضرت نے فرمایا کہ

کیا

کیا انہون نے اسمین عمل اوپر قول پیغمبر کے اور موافق اسکی ہی روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تہی پینا بقیہ پانی وضو لوگون کا سو اور
تبرک کیواوسی منقول ہی انس سے بطریق مرفوع کہ تواضع سی ہی یہہ کہ پیوی آدمی جھوٹہا پانی اپنی بہائی کا سی اور حدیث سور المؤمن شفاء غیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم
ہوا کہ حضرت اونٹنی پرسے اوترے نہیں پانی کھینچنے اور پینے کی لیے اور ایک اور روایت مین عطاء سی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ کے بعد چاہ کو تشریف لائے اور ڈول
یعنی زمزم سی کھینچا ساتھ اونکے کسی نے پس پیا پہر ڈالا باقی ڈول کا کوئین مین پس وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ اول آنحضرت پہر کودیکھکر نہ اوترے ہونگے پہر دوبارہ تشریف
لائے تو بہیڑ دیکھکر پانی کھینچا اور پیا ہو ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ
رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی اور عصر کی
اور مغرب کی اور عشا کی پہر سو رہے تہوڑا سا سونا محصب مین پہر سوار ہوئے طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اوسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہہ بخاری نے
ف محصب اصل مین اوس جگہہ کو کہتے ہین کہ جہان سنگریزے بہت ہون اور اب نام ایک جگہہ معین کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ
بہی کہتے ہین اسلیے اسمین کہا راوی نے کہ حضرت نے نماز پڑہی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑہی ابطح مین اور اوترنا محصب مین بعد نکلنے کے
منا سے تیرہوین ذیحجہ کو ہے ع **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا
يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سی کہا پوچہا مینے انس بن مالک سی کہا مینے خبر دی مجکو ساتھ اوس چیز کی کہ جانی تو نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان پڑہی نماز ظہر کی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی کہا انس نے کہ منا میں کہا عبد العزیز نے یعنی کہا مینے انس سے کہ پس کہان پڑہی نماز عصر
کی دن نفر کی یعنی چلنے کی کہ تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نے کہ پڑہی نماز ابطح مین پہر کہا انس نے کر تو جیسا کہ کرتے ہین سردار تیرے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت نے تو اسطرح کیا ہی اور تو اوسطرح کر کہ جسطرح کرتے ہین امرا تیرے مخالفت انکی نکر کہ باعث فتنہ انگیزی کا نہو اور یہہ
کچہہ امر ضروری بہی نہین اور پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نے محصب مین پڑہی اور اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سے یہہ نہین
معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا مین پڑہی یا محصب مین کہ اوسیکو ابطح بہی کہتے ہین پس تعارض نہین دونو مین مولانا ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا اوترنا ابطح مین نہین ہی سنت نہین اوترے تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطے کہ اوترنا اوس مین تہا بہت آسان
واسطے نکلنے حضرت کی جب نکلے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ابطح مین حضرت اسلیے اوترے تہی کہ تا چہوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور مکہ مین
جا کر طواف الوداع کرین پہر جب وہانسے نکل کر مدینہ کو آنے لگین تو آسان ہو نکلنا کہ سبکبار ہون اور جاننا چاہیے کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنے اوترنا محصب
مین سنت ہی یا نہین بعضے کہتے ہین کہ وہ سنن حج سے ہی اور تتمہ افعال حج سے ہی یہہ قول ابن عمر کا ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین فرمایا کہ ہم اوترنے والے
ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون نے آپس مین عہد کیا تہا اور قسم کہائی تہی کہ ساتھ بنی ہاشم کے اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور
نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگے یہانتک کہ محمد کو ہمارے سپرد نہین کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کے
نشانیون کو اوس مکان مین کہ ظاہر کی تہین کافرون نے نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے
لایا ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ حصبہ سنت سی ہی اوترنا ابطح مین بیچ رات یوم النفر کی اور حکم کرتے تہے لوگون کو اسکا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ اوترنا
آنحضرت کا محصب مین بقصد اسکے تہا کہ دکہاوین مشرکون کو قدرت باریتعالی پس سنت ہی وہان اوترنا انتہی اور بعضون نے کہا کہ سنت نہین ہے

ہاں ابتداے اتفاق تہا ابطح میں اونٹ کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گو ارادہ سے نہ تہا ہان اوتر پڑا اور تہمی انحضرت کا مہ وہان کہہ کیا بسبب اتفاق وراحت یعنی کو بسبب حضرت کو اور یہہ قول ابن عباس و عائشہ کا ہی جیسا کہ اس حدیث میں کہا جاتا ہی کو بسبب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوتر کر کہ حدیث بھی اتفاقا کو تہا او تر نا اوکا ہانہ وہان اوترنا اور صحابہ اور خلفای راشدین بہی اسپر عمل کرتے تہے اور اگر نہ اوترے تو کچہہ لازم نہیں آتا ہے **وَعَنْهَا** قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُّهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا احرام باندہا میں نی تنعیم سی ساتہہ عمرہ کی پس داخل ہوئی میں یعنی مکہ میں اور ادا کیا میں نی عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہ گیا تہا بسبب حیض کی اوسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کی گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابطح میں یہانتک کہ فارغ ہوئی میں پہر حکم فرمایا لوگوں کو ساتہہ کوچ کرنے کے پہر نکلے حضرت یعنی ابطح سے اور گذرے ساتہہ کعبہ پر پس طواف کیا اوسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنی طواف وداع پہر نکلے طرف مدینہ کی کہا مولف نی کہ یہہ حدیث نہیں پائی میں نی ساتہہ روایت بخاری اور مسلم کی یعنی ایک کی اون دونوں میں سی بلکہ ساتہہ روایت ابو داود کی ساتہہ تہوڑے سے اختلاف کی بیچ آخر اوسکی **ف** پہر نکلے طرف مدینہ کی احتمال ہی کہ پہلے نماز فجر کی نکلے ہوں یا بعد نماز کی اور ساتہہ تہوڑے سے اختلاف کی یعنی ابو داود کی روایت میں اور مصابیح کی روایت میں تہوڑا اختلاف ہی پس اسمیں اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول میں اور مخالفت کی ابو داود کی واللہ اعلم ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی آدمی پہرتی تہی ہر طرف میں یعنی بعد حج کی بیچ لوگ اپنی اپنی ملک کیطرف چلے جاتی تہی خواہ طواف کرتی خواہ نکرتی یعنی مقید اسکی نہ تہی کہ مکہ میں آویں اور طواف وداع کریں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نکلی ایک تمہارا یعنی آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اوسکا ساتہہ خانہ کعبہ کی یعنی طواف کری مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سی یعنی اور اسیطرح نفاس والی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسی ارشاد کی لحاظ سی طواف وداع کو نہی کہتی ہیں اور طواف الصدر بہی یہہ طواف واجب ہی اور مضائقہ نہیں ہی اسکا کہ اقامت کری بعد اسکی جسقدر چاہی لیکن افضل یہہ ہی کہ وقت نکلنی کی کری چنانچہ منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ کہا اگر طواف الوداع کری کوئی پہر اقامت کری عشا تک تو مجہوب تر ہی میری نزدیک یہہ کہ اور طواف کری اور نہیں ہی یہہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اوسپر کہ جو میقات کی اندر رہتا ہو اور اسیطرح اوسپر بہی نہیں ہے کہ جو مکہ میں آرہا اور پہر منظور ہوا اوسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنیوالی حج پر ہی اور نہ عمرہ کرنیوالی پر ہی اور اصل طواف میں رمل یعنی اکڑ کر چلنا نہیں ہی اور نہ بعد اوسکی سعی ہی ع ج **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حائضہ ہوئی صفیہ رات روز نفر کی میں پس کہا نہیں گمان کرتی ہوں اپنی کو مگر کہ روکونگی تمکو یعنی کوچ کرنی سی مدینہ کو اسلیے کہ میں حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاک کری اوسکو اللہ اور زخمی کری کیا طواف کیا ہی دن نحر کی یعنی طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رات روز نفر سی مراد وہی رات ہی کہ جسمیں حضرت محصب میں ہی تہی یعنی تیرہوین کی رات اور وہ رات باب الحج میں منسوب ہوتی ہی ساتہہ روز سابق کی نہ آیندہ کی پس رات روز نفر کی یعنی تیرہوین کی وہ ہی کہ بعد تیرہوین دن کی آتی ہی اور حضرت صفیہ نی یہہ گمان کیا تہا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کی ہی کہ ترک اوسکا نہیں جائز بسبب عذر کی اور حضرت نی جانا کہ اونہوں نی طواف الزیارۃ نہیں کیا ہی اب ٹہرنا پڑیگا اسلیے یہہ فرمایا کہ ہلاک کری الخ اور یہہ اصل میں بد دعا ہی لیکن یہان ارادہ دعای بد کا نہیں بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسی کلمات از راہ پیار کی

بولتے

[illegible] روایت ہے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے تھے لوگون [illegible]
[illegible] وقت [illegible] یعنی [illegible] [illegible] حضرت علی بیان کرتے تھے حضرت کی طرف [illegible]
یعنی جو لوگ کہ دور تھے انکو حضرت علی سنا دیتے تھے جو کچھ کہ حضرت فرماتے تھے اور لوگ بعضی کھڑے تھے اور بعضی بیٹھے نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** عائشۃ
وابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ
اور روایت ہے عائشہ اور ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کے رات تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود
ابن ماجہ نے **ف** تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو سبکے لیے یا عورتون کے لیے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے طواف زیارت کیا دن نحر کو
پہر نماز پڑہی مکہ مین یا منا مین کہا طیبی نے اول وقت اوسکا نزدیک شافعی کے عید کی آدہی رات کے بعد ہے اور اور ونکے نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے
ہے اور آخر وقت اوسکا جب طواف کرے جائز ہے انتہی لیکن واجب ہے ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اوسپر لازم آویگا
اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا ۱۲ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ
اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کے نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** رمل کہتے ہین اسکو
کہ جلدی چلے چہاتی نکالکر مونڈہے ہلاتے ہوئے پس بیچ حضرت نے طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیے کہ طواف القدوم مین کر چکے تھے ۱۲ مسئلہ
طواف الزیارت کرے بغیر رمل اور سعی کے اگر سعی اور رمل کر چکا ہے پہلے اس طواف کے اور اگر یہہ دونو چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کرے ۱۲ درمختار
وعن عائشۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا رمی احدکم جمرۃ العقبۃ فقد حل لہ کل شیٔ الا النساء رواہ فی
شرح السنۃ وقال اسنادہ ضعیف وفی روایۃ احمد والنسائی عن ابن عباس قال اذا رمی الجمرۃ فقد حل لہ کل شیٔ الا
النساء اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوے اور بال کترواوے
پس حلال ہوئی اوسکے لیے ہر چیز سواے عورتون کے یعنی عورتون سے صحبت کرنی ابہی نہین حلال ہوئی یہہ بعد طواف زیارت کے حلال ہوگی نقل کی یہہ یعنی صاحب مصابیح
نے شرح السنہ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے اور بیچ روایت احمد اور نسائی کے ابن عباس سے یون ہے کہ کہا جسوقت کہ مارے کنکریان جمرہ کو یعنی
جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اوسکے ہر چیز سواے عورتون کے **وعنہا** قالت افاض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اخر یومہ
حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع حصیات
یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ فلا یقف عندہا رواہ ابو داود
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دن نحر کے یعنی عید قربان کے آخر روز مین اوسوقت کہ نماز ظہر کی پڑہی
پہر پہر کر آئے طرف منا کے پہر ٹہہرے منا مین راتون دن تشریق کے یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ کے مارتے تھے کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈہلتے دوپہر ہر جمرہ کو
یعنی منارے کو سات سات کنکریان تکبیر کہتے ساتہہ ہر کنکری کے اور ٹہہرتے نزدیک پہلے منارے کے اور دوسرے کے یعنی وسطی کے اور دراز کرتے ٹہہرنا یعنی اذکار کرتے
اور زاری کرتے یعنی ساتہہ طرح طرح کے دعاؤن اور عرض حاجات کے اور مارتے تیسرے منارے کو اور نہ ٹہہرتے پاس اوسکے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** اسمین دلیل ہے
اسپر کہ حضرت نے ظہر کی نماز دن نحر کے مکہ ہی مین پڑہی اور طواف بعد ظہر کے کیا اور نہ ٹہہرتے تھے پاس اوسکے یعنی دعا کے لیے نہ یہہ کہ دعا نکرتے تھے پاس اوسکے یا بعد
اوسکے یعنی ٹہہر کر دعا نکرتے تھے چلتے مین کرتے تھے ۱۲ **وعن** ابی البداح بن عاصم بن عدی عن ابیہ قال رخص رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
لرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرموہ فی احدہما رواہ مالک والنسائی والترمذی وقال الترمذی

[illegible] صحیح [illegible] اور روایت کی ابو داود [illegible] نقل کی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اونٹونکو [illegible] [illegible] مارنا دو دن [illegible]

پیس مارین دو دو دنکا یا مارنا ایک کا اون دونون مین سی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور نسائی [illegible] یہہ ف کہا طیبی نے

مراد یہہ ہی کہ اجازت دی چرانیوالونکو یہہ کہ راتکو نہین منا مین تشریق کی راتون مین اسلیے کہ مشغول ہوتے ہین چرانے مین اور اجازت دی یہہ کہ کنکریان

ماریں دن عید کے جمرۃ العقبہ پر فقط پہر نہ ماریں عید کے دوسرے دن بلکہ ماریں تیسرے دن دونون کا [illegible] اور یہہ جائز ہی اماموں کے نزدیک

تقدیم ہی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیسرے دن کو بلکہ ہی اگر دوسرے دن مین ماریں نہین درست [illegible] دوسرے دن کے بدلے تیسرے دن

ماریں ۔ ع **بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ** باب ہی بیچ بیان اون چیزون کے کہ بچے اونسی محرم ف یعنی اس باب مین بیان ہی اون چیزونکا

کہ حرام ہی کرنا اونکا محرم کو خواہ واجب ہو انسے دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی محرم کو کرنا اونکا اور صدقہ اسمین

یہہ ہی کہ آدہی صاع یعنی دو سیر گیہون دے یا ایک صاع جو یا کچھہ تہوڑی سی چیز غیر معین ۔ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ

بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ

وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ فَیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْہُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّیَابِ شَیْئًا

مَسَّہٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَۃُ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ اور روایت

ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا پہنی محرم قسم کپڑون کی سی یعنی اور کیا نہ پہنی فرمایا نہ پہنو کرتی اور

پگڑیان اور نہ پہنو پائجامی اور نہ اوڑہو بارانیان اور نہ پہنو موزی مگر وہ شخص کہ نہ پاوی پاپوشین پس چاہیے کہ پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونون

ٹخنون کے نیچے سی اور نہ پہنو کپڑون مین سے وہ چیز کہ لگی ہو اوسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اوسکو ورس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ

کیا بخاری نے ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنی دستانے ف مراد ساتھہ پہننے کرتون اور پائجامونکے پہننا اونکا ہی اوسطرح

کہ معمول ہی پہننے کا جیسے کرتے کو گلے مین پہنتے ہین اور پائجامے کو پاؤن مین پس اسطرح پہننا منع ہے [illegible] ہند چادر کے تو نہین منع اس لیے کہ اس

صورت مین یہہ نہین کہین گے کہ کرتا پہننا اور پائجامہ پہننا اور نہ بارانی مراد اس سے یہہ ہی کہ ایسی چیز نہ اوڑہے کہ سر کو ڈہانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی

خواہ اور کچھہ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں اسکو پہننا اور اوڑہنا نہین کہتے مانند کہ ٹھیلی کو ٹھڑی کے اور اوٹہانے [illegible] تو مضائقہ نہین اور مراد ٹخنہ سے اس

جگہ مذہب حنفی مین وہ ہڈی ہی کہ پشت پاکے بیچ مین ہوتی ہی اور امام شافعی کے نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہی کہ جسکا [illegible] دہونا فرض ہی اور اختلاف کیا ہی

علماء نے کہ جسکے پاس جوتی نہو اور وہ موزہ پہن لے تو آیا واجب ہوتا ہی اوسپر فدیہ یا نہین پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہین ہی اوسپر کچھ اور کہا ابو حنیفہ اور

علماء اونکے نے کہ اوسپر فدیہ ہی جیسے کہ جب احتیاج ہو سر منڈانیکی تو [illegible] فدیہ دیوے اور ورس ایک [illegible] گہانس کی ہی زرد رنگ مشابہ زعفران کے

اور زعفران اور ورس کے رنگ سی منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہی انمین اور نہ نقاب ڈالے یعنی [illegible] اور نقاب سی ڈہانکے اور مونہہ پر کوئی چیز

اسطرح ڈہانکے کہ الگ ہی مونہہ سی تو جائز ہی مرد کو بہی مونہہ ڈہانکنا حرام ہی مانند عورت کے ہمارے نزدیک اور [illegible] کہا مالک نے اور احمد نے ایک روایت مین اور

خلاف ہی اسمین امام شافعی کا اور ہو دج اگر سر کو نہ لگے تو اوس [illegible] منع ہی اور نہین تو نہین اور اسیطرح سایہ خیمہ کا اور [illegible] سر کو [illegible] نیچے

کہڑا ہونا والا نہین ۔ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ [illegible] وَسَلَّمَ وَہُوَ یَقُوْلُ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمُحْرِمُ

نَعْلَیْنِ لَبِسَ خُفَّیْنِ وَاِذَا لَمْ یَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس [illegible] سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

[illegible] نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے [illegible]

[illegible] اور پہر فدیہ امام شافعی کے نزدیک [illegible]

[illegible] وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهِ [illegible] أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا تہی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ مین کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اوپر تہا کرتہ اور وہ شخص [illegible] ایک قسم کی خوشبو ہی زعفران وغیرہ سے بنتی ہی پس کہا یارسول اللہ تحقیق مینے احرام باندہا تہا عمرہ کا اس حال مین کہ یہہ کرتہ میرے بدن پر تہا پس فرمایا خوشبو کی کہ تجہہ پر ہی پس ہو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اوتار ڈال اوسکو پہر کر عمرہ اپنے مین یعنی احرام عمرہ کے بیچ جیسا کرتا ہی تو بیچ احرام حج اپنی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جعرانہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ ایک منزل ہی مکہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمرہ کا [illegible] اور [illegible] ڈال دہونیکو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہی مردونکو اور تین بار دہونیکو اسلیے فرمایا کہ خوب طرح چھوٹ جاوے [illegible] خلوق کا تہا جسطرح کہ ہووے پہر کر تو بیچ یعنی پرہیز کر احرام عمرہ کے مین اون چیزوں سے کہ پرہیز کرتا ہی احرام حج مین اور [illegible] کیسی [illegible] دیگا تو کرتہ [illegible] اور نہین تو نہین پہر جانا چاہیے کہ جو چیزین احرام میں حرام ہین اگر قصد [illegible] تو واجب ہوگا اوس مین فدیہ سب علما کے نزدیک اور اگر بہول کر مرتکب ہوگا تو نہین لازم آئیگا اوسپر فدیہ نزدیک شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحق کے واجب ہوگا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے رحمہم اللہ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان سے کہ کہا فرمایا رسول [illegible] نے نہین لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہین لائق کہ نکاح کر دیوے محرم کسیکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہین لائق کہ منگنی کرے محرم نقل کی یہہ مسلم نے **ف** امام شافعی اور جمہور علما کے نزدیک پہلی دونو نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست اونکے نزدیک اپنا نکاح کرنا اور دوسرے کا نکاح کر دینا اور امام اعظم رح کے نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آنحضرت نے حالت احرام مین حضرت میمونہ سے نکاح کیا ہی جیسے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام باندہے ہوئے تہے یعنی عمرة القضا کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ اور روایت ہی یزید بن اصم بہانجے میمونہ کے سے کہ نقل کی میمونہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام مین نہ تہے نقل کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اونکو اللہ کہ اکثر یعنی بہتون اہلِ علم اور تابعین اونکے اسپر ہین کہ حضرت نے نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح اونکا اوس وقت کہ وہ احرام مین تہے پہر ہم بستر ہوئے ساتہہ اونکے یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام مین سرف مین مکہ کی راہ مین **ف** نکاح میمونہ کا اور صحبت ہوئی اونسے سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہہ کا ہی مکہ کی راہ مین دس کوس مکہ سے اور عجائبات اتفاقات سے یہہ ہی کہ وفات میمونہ کی بہی سرف ہی مین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباس کو اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباس کے

دلالت

[illegible] حالت احرام میں [illegible]

تو صحیح [illegible] حدیث [illegible] ابن عباس کے بخاری اور مسلم میں ہے
یہ ہے کہ حدیث عثمان کی یہ ہے کہ نہی [illegible] نکاح [illegible] اور دوسری دلیل [illegible] مراد یہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم کے
اور مناسب حال نہیں [illegible] بحث کو فائدہ میں بیان اسکا گذر چکا ہے اور یہ جو حمل کیا ہے
شافعیہ نے حدیث ابن عباس کو [illegible] کہا کہ نکاح کیا اس حال میں کہ وہ محرم تھے سو بہت تکلف ہے اور شرح
اور ملا علی قاری [illegible] اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے [illegible] سمجھنے پر عوام کے اسپر اکتفا کیا **وَعَنْ** اَبِي اَيُّوبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ایوب سے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے دھوتے سر اپنا حالت احرام میں
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جائز ہے بلا خلاف محرم کو دھونا سر کا اس طرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر سر خطمی سے دھووے تو اوسپر دم آتا ہے یعنی جانور ذبح کرنا
نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہے اور اگر سر دھووے صابون یا بیر کے پتوں اور مانند اسکی سے تو نہیں ہے اوسپر کچھ سب کے نزدیک
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا ہے کہ سینگی کھچوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حالت احرام میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جائز ہے جمہور علما کے نزدیک سینگی لینی اگر بال نہ ٹوٹے **وَعَنْ** عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان سے کہ حدیث کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے
کہ جب دکھیں آنکھیں اوسکی یعنی ضعف بصارت ہو اور وہ ہو محرم لیپ کرے اونکو ساتھ ایلوے کے نقل کی یہ مسلم نے ف تاج المصادر میں تضمید کے معنی لیپ ہی کرنے لکھے ہیں اور علما نے انکو
اندر لگانا بھی لکھا ہے بطور سرمہ کی اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل میں کہتے ہیں پٹی باندھنے کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانے کو بھی کہتے ہیں اگرچہ باندھا نہ جاوے پھر جاننا چاہیے کہ اگر
سرمہ لگاوے محرم اس طرح کا کہ اوس میں کچھ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اوسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اوس میں خوشبو
نہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور نہیں لازم ہوگا اوسپر کچھ اور اگر پٹی باندھے کسی عضو پر سوا سر اور موںنہ کے تو نہیں لازم آئیگا اوسپر کچھ لیکن مکروہ ہے
اور اگر ڈہانکا چوتھائی سر یا موںنہ اپنا تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے ڈہانکا تو صدقہ آویگا ع **وَعَنْ** اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَاَيْتُ اُسَامَةَ
وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ
الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین سے کہ کہا دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو اس حال میں کہ ایک ان میں سے یعنی بلال پکڑے ہوئے تہا مہار نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹھائے ہوئے تہا کپڑا اپنا سایہ کرتا تہا گرمی آفتاب سے یہانتک کہ ماریں کنکریاں جمرۃ العقبہ کو نقل کی
یہ مسلم نے ف سایہ کرتا تہا یعنی ساتھ کپڑے کے اونچا تہا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تہا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اوٹھائے ہوئے تہا مانند تاج کے ایک چیز
سر مبارک پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے محرم کو سایہ کرنا اپنے پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علما کا ہے اور مالک اور احمد مکروہ
رکھتے ہیں اسکو ع ح **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا
بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوسپر اور وہ تہا حدیبیہ میں پہلے داخل ہونے مکے کے اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا تہا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئیں جہڑتی تہیں اوسکے
موںنہ پر پس فرمایا حضرت نے کیا ایذا دیتی ہیں تجکو جوئیں تیری کہا ہاں فرمایا پس مونڈ ڈال سر اپنا اور کہلا قدر فرق کی درمیان چھ مسکینوں کے اور فرق

تب صاع کا ہوتا ہی یا روزے رکھے تین دن یا ذبح کرے جانور رواتی ہے بخاری نے اور مسلم نے **ف** کعب صحابی ہین انصاری اصحاب شجرہ سے ہو لطف کا ہی اس ایک بت تہا کہ یہ جاکر اوسکو تہوا اوسکا اور عبادہ بن صامت یار اونکی تھی ایکروز عبادہ کعب کے پاس آئی تو دیکہا کہ کعب بت کو پوجکر گہر سے نکلی عبادہ گہرمین گہسی اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گہرمین آئی تو دیکہا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہی غصہ مین آ اور چاہا کہ عبادہ کو برا کہین پہر سوچا اور دلمین کہا کہ اگر اس بت مین کچہ قدرت ہی تو اپنی تئین بچاتا یہہ سوچکر مسلمان ہوے اللہ تعالی جب ہدایت کرتا ہی تو یون کرتا ہی اور سہلے داخل ہونی مکہ کی یعنی اور وہ متوقع تہی کہ مکہ مین جا وینگی جبتک حالت نہ تہی داخل ہونے سی مکہ مین بعد ازان مشرکین نی منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتی ہین اور صاع چار سیر کا ہوتا ہی پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہہ کہ آدہا آدہا صاع یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دی یا تین روزی رکہی یا جانور ذبح کرے اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ الخ

ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْ خَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْ خُفٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتی تہی عورتونکو بیچ احرام اونکی کی پہننی دستانونکی سی اور ڈالنی نقاب کی سی یعنی اسطرح کی نقاب سی کہ موںنہ کو لگی اور پہننی اوس کپڑی کی سی کہ لگی ہو اوسکو ورس اور زعفران اور چاہیے کہ پہنی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑون سے کسنبا کپڑا ہو یا ریشمی یا زیور ہو یا پائجامہ ہو یا کرتا ہو یا موزہ نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** بعد اسکی یعنی بعد نکلنی کی احرام سی حضرت شیخ رح نی تو یہہ معنی لکہی ہین اور ملا علی قاری رح نی یہہ معنی لکہی ہین کہ بعد اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی یعنی سوای چیزون مذکورہ کی جو چاہی اقسام کپڑون سی سو پہنی اور لکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی درمیان زعفرانی کپڑی اور کسنبی کی اور ہماری مذہب مین دونو منع معلوم ہوتی ہین خزانۃ الاکمل اور ولوالجی وغیرہما مین لکہا ہی کہ اگر پہنی محرم رنگا ہوا کسنبا یا ورس کا یا زعفران کا چہپا تا ایکدن یا زیادہ تو اوسپر دم لازم ہوتا ہی اور اگر کم ایکدن سی پہنی تو صدقہ دینا آتا ہی پس لائق یہہ ہی کہ حمل کیجاوی یہہ حدیث اوپر کسنبی دہوئی ہوئی کی کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نی کہ زیور کو کپڑون مین کہا مجازا **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدٰنَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتون پر اور ہوتیں ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندہی ہوئی یعنی اور بسبب احرام کی موںنہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارا آگی سی ڈالتی ایک ہماری چادر اپنی سر پر سی اوپر موںنہ اپنی کی یعنی اسطرح کہ موںنہ کو نہ لگتی پہر جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسی کہولدیتیں ہم موںنہ اپنا نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ يَعْنِيْ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مقتت اوس تیل کو کہتی ہین کہ پہول خوشبو کی اوسمین ڈالکر پکایا جاوی تا خوشبو دار ہو جاوی یا ملا یا جاوی اوس مین تیل خوشبو کا پہر جاننا چاہیے کہ محرم اگر سارے عضو پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کی اور موتیہ وغیرہ کی تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہی اتفاقا اور اگر تیل لگاوی زیتون کا یا تلونکا کہ اوسمین خوشبو نملی ہو اور بہت لگاوی تو امام صاحب کے نزدیک لازم آویگا نزدیک ابو حنیفہ کی اور صدقہ نزدیک صاحبین کی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہون یہہ تیل خالص خوشبو سی بغیر پکائی ہوی پس جو خوشبو دار ہو کہ جسمین پہول گلاب وغیرہ کی ڈالکر خوشبو دار کیا ہو تو اجب ہی دم بسبب استعمال اوسکی کے اتفاقا اور اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اوسمین بہی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی خلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگاوی اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون

یا مَلو نکا تو ایسے صدقہ دینا اتفاقاً ہے یہہ دم وغیرہ دینا خوشبونکو استعمال سے جب لازم ہوتا ہے کہ استعمال کرے ان کو بطور خوشبو لگانیکے اور اگر استعمال کرے تو بطور دوا کے تو نہین آتا ہے اونکا دینا کچھہ بالاجماع بخلاف استعمال کرنے مشک و عنبر اور خوشبو ہیونکی کہ اونکا استعمال سے ہر نوع دم لازم آتا ہے خواہ بطور خوشبو استعمال کرے خواہ بطور دوا کے ۱۲ ح درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقَرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَیَّ ثَوْبًا یَا نَافِعُ فَاَلْقَیْتُ عَلَیْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِیْ عَلَیَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے نافع سے یہہ کہ ابن عمر نے پائی سردی پس کہا ڈال مجھپر کوئی کپڑا اے نافع پس ڈالی مین اونپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہے تو مجھپر یہہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ اگر سیہ ہوئی کپڑے کیواسطے استعمال کیا ہے کہ معمول ہے اوسکی استعمال کرنیکا تو منع ہے والا نہین پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہے اور ابن عمر نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب اونکا یہی ہوگا کہ مطلق سیے ہوئے کی استعمال سے پرہیز کرتے ہونگے اور یا اس لیے منع کیا کہ سر ڈہانکنے پایا ہوگا ۱۲ ح مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَیْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِنْ طَرِیْقِ مَکَّةَ فِیْ وَسَطِ رَاْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے مالک کے سے ایسا عبداللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہے کہا سینگی کہچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچون بیچ سر اپنے مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہے عبداللہ کی اسلیے لفظ مالک کو ساتہہ تنوین کے پڑہتے ہین اور ابن بحینہ مین الف لکہا جاتا ہے اور بحینہ ماں تہین عبداللہ کی اور بیوی مالک کی اور سر مین پچہنے لینے سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس یہہ محمول ہے حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ پچہنے لگے کہ وہان بال نہون تو جائز ہے بغیر فدیہ کے ۱۲ ح **مسئلہ** چوتہائی سر سے کم منڈاوے یا پچہنون وغیرہ کے سبب سے بال چوتہائی سر سے کم کے ٹوٹین تو صدقہ دے یعنی ایک بہوکے کو کہلا دے یا دو سیر گیہون دے اور چوتہائی سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا پچہنے بلا عذر لے اور اوس سے بال اسقدر ٹوٹین تو دم آتا ہے یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے چوتہائی یا چوتہائی سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کے پچہنے لے اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہے محرم کو کہ تین چیزون مین سے ایک چیز کرے ذبح کرے بکری یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکہے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی اگر پچہنونکی جگہہ سے بال منڈوا دے پچہنونکے لیے تو دم آتا ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور صدقہ صاحبین کے نزدیک اور پچہنونکی جگہہ سے مراد ہے دونون کنارے گردن کے اور گدی اور اگر ساری گردن منڈوا دے تو دم آتا ہے اتفاقاً اور اگر ساری سے کم منڈوا دے تو صدقہ مذکورہ آتا ہے اور آپ سے بال ٹوٹین تو کچہہ نہین آتا مناسک ملا علی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا سینگی کہچوائی یعنی بہری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تہے محرم پشت قدم پر بسبب درد کے کہ تہا اونکو نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یہہ پچہنے لینے متصور ہین بغیر ٹوٹنے بالون کے پس نہین اشکال اسمین اور معہذا عذر بہی تہا ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَیْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اوس وقت کہ تہے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتہہ اونکے یعنی تصرف مین لائے اور وہ تہے بغیر احرام کے اور تہا مین پیغام پہونچانیوالا درمیان حضرت کے اور میمونہ کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے **ف** اوپر کی حدیث ابن عباس کے گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حالت احرام مین میمونہ سے نکاح کیا اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا چاہیے

[illegible]

بالاتفاق **باب المحرم یجتنب الصید** باب ہے بیچ بیان محرم کے کہ بچے شکار سے ف محرم کو شکار کرنا اور اوسکا کہانا اور اوسکی
اور اشارہ کرنا طرف شکار کے حرام ہے سب علماء کے نزدیک اور اگر ان افعال مین سے کچھہ بہی کریگا لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی قیمت شکار کی ساتہہ حکم
دو عادلونکی بسبب قیمت اوس جگہہ کے کہ شکار کیا ہے یا بسبب قیمت اس موضع کے کہ قریب تہا اوس سے اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہے خریدے ساتہہ
قیمت اوسکی کے ہدی اگر آسکو اوسمین سے پہنچے ذبح کرے اوسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے ساتہہ قیمت اوسکی کے غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدہا آدہا صاع اگر گیہون
ہون اور اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دیوے کم اس سے نہ دے اور اگر چاہے روزہ رکہے بدلے اناج ہر فقیر کو ایک ایک روزہ پہر اگر
بچ رہے کم طعام فقیر سے پس دیدے اوسکو یا ایک روزہ رکہے بدلے اوسکے اور قصد اشکار کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا برابر ہین اور اگر زخمی کرے شکار
کو یا کاٹے عضو اوسکا یا اوکہاڑے بال اوسکے بدلہ دیوے اوس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اوسکی سے اور اگر اوکہیڑے پر اوسکے یا کاٹے ہاتہہ یا نون اوسکے پس ایسا
ہو جاوے کہ بچا نہ سکے اپنے کو بلی وغیرہ سے پس اوسپر قیمت پوری ہے اور اگر دودہ دوہے اوسکا پس قیمت دے اوسکے دودہ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑے تو
اوسکی قیمت دے اور بیچ کہانے محرم کے شکار کو تفصیل ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کہانا اوسکا محرم کو حرام ہے بالاتفاق اور
اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے یا محرم کے لیے باذن اوسکے یا بغیر اذن اوسکی کے اوسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علماء کے مذہب بعض صحابہ کا کہ حضرت علی
بہی انہین مین ہین اور بعض تابعین کا یہہ ہے کہ حرام ہے محرم پر کہانا شکار کا مطلق اور دلیل اونکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہے اور مذہب امام شافعی
اور احمد کا یہہ ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اوسکے لیے شکار کرے ساتہہ اذن اوسکی کے یا بغیر اذن اوسکی کے تو حرام ہے اور اگر غیر محرم شکار کرے
اپنے لیے اور پہر اوس مین سے محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے بہیجے حلال ہے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور علماء اونکے کا یہہ ہے کہ حلال ہے کہانا گوشت شکار کا
محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے اور حکم نکرے ساتہہ اوسکے اور راہ نہ بتاوے اور اشارہ نکرے طرف اوسکے اور مدد نکرے شکار کرنے پر وہ یا کوئی اور محرم
اگرچہ اوسکے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہے اسپر اور مراد شکار سے وہ حیوان وحشی ہے بسبب اصل خلقت کی کہ پیدایش و
نسل اوسکی جنگل مین ہو پس جائز ہے محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بط گہر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہے
بسبب ذبح کرنے کبوتر کو اور ہرن پلے ہوئے کو اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہے محرم و غیر محرم کو خواہ اوسکو کہاتے ہون یا نکہاتے ہون بسبب اس آیت
شریفہ کے احل لکم صید البحر وطعامہ آخر آیت تک پہر جنگل کے جانور جو کہائے جاتے ہین حرام ہے شکار کرنا اونکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کہائے نہین جاتے
ہین اونکو تقسیم کیا ہے صاحب بدایع نے دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین طبعا اور ابتدا کرتے ہین ساتہہ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتے اور بہیڑیے
اور مانند انکے پس جائز ہے محرم کو قتل کرنا اونکا اور نہین آتا اوسپر کچہہ اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتے ساتہہ ایذا کے اکثر مانند چرغ وغیرہ کے پس
جائز ہے محرم کو مارنا اونکا اگر چوٹ کرین اوسپر اور نہین آتا اوسپر کچہہ اور اگر چوٹ نکرین تو نہین مباح محرم کو یہ کہ ابتدا کرے ساتہہ مارنیکے اگر مار یگا اونکو
ابتدا تو لازم ہوگا اوسپر بدلہ ۱۲ ع ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا
حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے صعب بن جثامہ سے یہہ کہ اونہون نے بطریق تحفہ کے بہیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت تہے ابوا مین
یا ودان مین پس پہیر دیا حضرت نے اونپر پس جبکہ دیکہی حضرت نے وہ چیز کہ تہی بیچ چہرہ اوسکی کے یعنی ناخوشی اور غم معلوم کیا بسبب قبول کرنیکے فرمایا تحقیق
ہم نے نہین پہیر دیا اوسکو تجہپر مگر اسلیے کہ تحقیق ہم احرام باندہے ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابوا اور ودان نام ہے جگہونکا درمیان

اور دلیل اونکی وہ حدیث ہی جو اوپر گذری کہ جو مطلق شکار کا گوشت کہانیکو حرام کہتی ہین محرم کو اور حدیث صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا ہی

من عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہمارے نزدیک مراد یہہ ہی کہ گورخر زندہ شکار کر کے بہیجا تہا اوسکا کہانا محرم کو درست نہین اس لیے پہیر دیا لیکن

ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بہیجا تہا ایک روایت مین آیا ہی کہ پاؤن گورخر کی بہیجی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ٹکڑا اوسکا بہیجا انہین باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہان

بہی گوشت اوسکا مراد ہو جواب یہ کہ اول زندہ گورخر بہیجا ہوگا وہ لیا پہیر ان اور گورخر کی کہ اوسکو بعضون نے گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نے ٹکڑا اوسکا بہیجو اوپر کی

دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نے حکم کیا ابوبکر کو کہ بانٹ دو اوسکو

ہمراہیونکو اور شافعیہ کہتی ہین کہ پہیر دیا بگمان اسکے کہ میرے لیے شکار کیا گیا ہی **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتّٰى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ

فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا

قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا اور روایت ہی ابی قتادہ سے یہہ کہ وہ نکلا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچھے رہ گئے

وہ بعضی اپنی یارون کے ساتھ اور یار اونکی محرم تہے اور ابوقتادہ تہے غیر محرم پس دیکھا اونکی یارون نے گورخر پہلے اونکے دیکھنے سے پس جب دیکہا یارون اونکے

نے گورخر کو چہوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ دیکہا اوسکو ابوقتادہ نے پس سوار ہوے اپنی گہوڑی پر پہر مانگا یارون سے یہہ کہ دیوین اوسکو کوڑا اوسکا پس نہ دیا اونہون

نے کوڑا پہر لیا ابوقتادہ نے کوڑا اپنی گہوڑے سے اوتر کر پہر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اوسکو پہر کہایا اور کہایا ساتہہ والون نے پہر پشیمان ہوے یعنی بگمان اسکے

کہ محرم کو مطلق شکار کا کہانا درست نہین پس جبکہ ملے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ سے یعنی حکم اوسکا کہ آیا کہانا اوسکا درست تہا

ہمکو یا نہین تہا فرمایا کہ ہی تمہارے پاس اوس مین سے کچہہ کہا اونہون نے ہمارے ساتہہ ہی پاؤن اوسکا پس لیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہایا اوسکو نقل

کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت اون دونون کی یہہ ہی کہ پس جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرت نے کیا تم مین سے

کسی نے حکم کیا تہا ابوقتادہ کو یہہ کہ حملہ کرے گدہے پر یا اشارہ کیا تہا طرف اوسکے کہا اونہون نے کہ نہین فرمایا پس کہا جو باقی رہا ہو اوسکے گوشت مین سے

ف کہایا اوسکو اور ایک روایت صحیحہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہایا اوس کی تطبیق انہین یون بجا دی کہ اول حضرت نے نہ کہایا

ہوگا بخوف اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پہر جب یہہ امر تحقیق ہوگیا نوش فرمایا اور حکم کیا تہا یعنی صریح حکم کیا تہا یا دلالت کی تہی یعنی بتائی تہی اوسکی طرف

اور فرق دلالت اور اشارت مین یہہ ہی کہ دلالت زبان سے ہوتی ہی اور اشارۃ ہاتہہ سے اور بعضون نے کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارت

حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین نہ حل مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا

اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد نکی ہو اور اس مین رد ہی اونکا کہ جو مطلق شکار کے گوشت کہانیکو منع کرتے ہین

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ

وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اوپر

کہ مارے اونکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچہو اور کتا کاٹ کہنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کوے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہی کہ

اکثر مردار و نجاست کہاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اس سے نکل گیا کوا کہیتی کہانیوالا کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پاؤن اوسکے

سرخ اور کٹنی کٹ کترنی حکم مین یہین سب جانور ضرر دینی حملہ کرنیوالے ہین وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ
فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی ماری جاوین حل مین بہی اور حرم مین بہی یعنی بغیر احرام کے ہو مارنیوالا یا احرام
باندہے ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے مارنا اوس کتے کا کہ جس مین منفعت ہو اور
ایسی ہی مارنا اوس کتے کا کہ جس مین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورون کا کہ مذکور ہوا حصر انہین پر نہین ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی
جانورونکا مانند چیونٹی اور مچہر اور پسو اور بچہو اور کہٹمل اور مانند اسکی اور اگر مارے جون تو صدقہ دے جو چاہے ہے متقی **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِي فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ
أَوْ يُصَادُ لَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے
تمہارے بیچ احرام کے حلال ہے جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمہارے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی اگر تمہارے
احرام مین شکار کرو گے یا تمہارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کہانا اوسکا دلیل پکڑی ہے ساتہہ اس حدیث کے مالکؒ شافعیؒ
نے اسپر کہ حرام ہے گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابوحنیفہؒ نے یہہ معنی لیے ہین کہ اگر بطریق تحفہ کے بہیجا جاوے
طرف تمہارے شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بہیجے تو نہین حرام ہوگا معنی اسکے یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمہارے کے تو نہین
درست کہانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کیا اوسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اوسکے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے ف کہا علما ہمارے نے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اس لیے کہا کہ یہہ مشابہ ہے شکار دریا کے
اس بات مین کہ بغیر ذبح کے درست ہے پس نہین جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اوسپر بسبب مارنے اوسکی کے تصدق یعنی اللہ دے جو چاہے
اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضی علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے
شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اس لیے کہ یہہ شکار دریا کا ہے اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہے بموجب اس قول اللہ تعالی کے احل لکم صید البحر ہے
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مار ڈالے محرم درندے حملہ کرنیوالے کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور ابن ماجہ نے ف حملہ کرنیوالے کو یعنی جو کہ قصد کرے مار ڈالنے اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور بہیڑیے اور چیتے وغیرہ کے ہے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي
عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ أَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے عبدالرحمن
بن ابی عمار سے کہا پوچہا مینے جابر بن عبداللہ سے حال جانور چرغ کا کیا شکار ہے وہ پس کہا ہان پس کہا مینے کہ کہایا جاوے کہا کہ ہان پہر کہا مینے کہ سنا ہے تمنے اسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے ف شکار ہے وہ یعنی شکار
ہے کہ کہانا اوسکا محرم کو حرام ہے یا نہین اور کہانا گوشت چرغ کا نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالک اور امام اعظم کے
نزدیک نہین درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ

هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بجو کا فرمایا وہ شکار ہے اور دیوے بیچ اوسکے دنبہ یا مینڈھا جس وقت کہ پکڑے اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ
اور دارمی نے **ف** یعنی اگر محرم نے احرام کی حالت میں بجو کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکے بدلے ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہے **وَعَنْ** خُزَيْمَةَ
بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ
خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال کہانے بجو
کے سے فرمایا کیا کہاتا ہے بجو کو کوئی یعنی نہ چاہیے کسیکو کہانا اور پوچھا میں نے حضرت سے حال کہانے بھیڑیے کا فرمایا کیا کہاتا ہے بھیڑیے کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بھلائی
یعنی ایمان یا تقوی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا نہیں اسناد اسکی قوی **ف** یہہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہے اگرچہ ضعیف ہے باعتبار سند کے اور قوت دیتی ہے
اسکو روایت ابن ماجہ کی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین ومن یاکل الضبع اور مؤید ہے اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نے منع فرمایا ہے کہانے ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کے
سے کہ درندون میں سے ہوا اور یہہ ہے ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلون کے بیچ تحریم اور اباحت کے مکروہ تحریمی ہے یہہ نزدیک ابوحنیفہ رح کے **الْفَصْلُ
الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ
وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے کہا تھے ہم ساتھ طلحہ بن عبید اللہ کے اور ہم تھے محرم پس بہیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا
ہوا اور طلحہ سوتے تھے پس بعضون نے ہم مین سے کہایا یعنی اسلیے کہ جائز ہے محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضون نے ہم مین سے پرہیز کیا
یعنی اسگمان سے کہ محرم کو کہانا اسکا درست نہین پس جب جاگے طلحہ موافقت کی ان شخصون کی کہ کہایا تہا اوسکو کہا طلحہ نے پس کہایا ہمنے اسکو یعنی مثل
اسکے کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** موافقت کی یعنی ساتھ قول کے یا فعل کے یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ بھی
باقی رہا ہوا کہایا اور مراد جانور سے یا تو جنس ہے کہ کئی تھے یا وہ جانور بڑا تہا کہ کفایت کیا جماعت کو

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

باب بیچ بیان روکے محرم کے اور فوت ہونے حج کے **ف** روکنے محرم کو ہمارے نزدیک جب باز رکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکے
یا محرم عورت کا یا شوہر ... راہ مین مرجاوے تو چاہیے اوسکو یہہ کہ بہیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے اوسکی طرف سے حرم مین بیچ وقت معین کے اور احرام
سے نکلے بعد ذبح ہونے اوسکی کے بغیر سر منڈانے اور بال کترانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بہیجے اور تینون امامون کے نزدیک کتا بسبب دشمن کے ہی
ہوتا ہے پس بیمار انکے نزدیک باقی رہتا ہے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرہ کے اور فوت ہونے حج کے یعنی احرام
باندہے ہوئے تہا اور نہ پایا رکن وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر دن نحر کے ہے اگرچہ ایک ساعت ہوا اور یہان
ایک عجیب مسئلہ ہے اگر کوئی پہونچے وہان اخیر رات نحر کی میں اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہے اسکا کہ اگر جاوینگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا
اور مشغول ہوونگا عشا میں تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نے تو کہا ہے کہ مشغول ہو عشا میں اگرچہ فوت ہوا وقوف اور بعضون نے
کہا کہ چہوڑ دے نماز اور جاوے طرف عرفہ کی شرح ملتقی **مسئلہ** در مختار میں لکہا ہے کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چہوڑ دے
نماز اور جاوے عرفات کو **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا روکے گئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتون سے یعنی بعد حلال ہونے کامل کے اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا

اوسکی نقل کی بہہ بخاری نی ف روکی گئی یعنی عمرہ کا احرام باندہ کر گئے تہی مشرکون نی روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سی نکل آئی اور واد جماع نسا نہ
کیا یہان تک کہ قضا کی اور قربانی وغیرہ ترتیب سی نہین مذکور ہوا اور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب ایکی احرام سی نکلکر
حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نی اور حضرت نی احرام باندہا ہوا عمرہ کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پہر سر منڈایا پہر فرمایا اپنی اصحاب کو کہ نحر
ہو وپس نحر کر کہ پہر سر منڈا او اور بدا یہ مین ہی کہ پہر احرام سی نکلی کہا ابن ہمام نی اس قید نی یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سی نکلتا محصر پہلی ذبح ہو نی ہدی کی
پس اگر محصر یعنی روکی ہوئی نی ہدی بہیجی اور کہہ دیا کہ فلانی دن ذبح کرنا اور اسنی گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنی کوئی چیز ممنوع
احرام کی پہر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ ذبح ہوئی تہی لازم ہوگا دم یہہ بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان
کہ یہہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعی کی نزدیک ذبح کرنا ہدی روکنی کا جہان روکا جاوی اور حنفیہ کہتی ہین کہ نہ ذبح کری محصر ہدی کو مگر حرم مین
اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونو کا کہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ روکنی کی جگہہ ذبح کری اونکو کہتی ہین دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نی اور صحابہ نی
حدیبیہ مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل میں ہی اور حنفیہ یہہ جواب دیتی ہین کہ ممکن نہ تہا ہدی کا پہونچنا حرم مین پس بضرورت
وہین ذبح کی اور بعضی کہتی ہین کہ کچہہ حدیبیہ حل مین ہی اور کچہہ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلی سال یعنی ساتوین برس عمرہ کی
مین اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی روک جاوی تو قضا اوسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اوسکی واجب ہی اور شافعی کی نزدیک اوسپر قضا نہین
اور اگلی سال کی عمرہ کا نام عمرۃ القضا ہونا موید ہی ہمارے مذہب کا ح ع وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمرے کی لیے پس روکا کفار قریش نی ورے خانہ کعبہ کے
پس ذبح کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور ہدی اپنی کو اور سر منڈوایا اور کترواسے بال یاروں اونکی نی نقل کی یہہ بخاری نی ف یاروں اونکی
نی یعنی بعضی یاروں نی بال کتروائی اور بعضوں نی سر منڈائی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانی محصر پر نزدیک ابو حنیفہ
اور امام محمد رحمہ اللہ کی اور ابو یوسف نی کہا کہ کرنا چاہیی ایک چیز کو ان مین سی اور اگر نہ کریگا تو احرام سی نکل آئیگا اور نہین آویگا اوسپر کچہہ وَعَنِ
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی
مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحر کیا پہلی سر منڈانی کی اور حکم کیا اپنی صحابیون کو ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ نحر کی پہلی سر منڈانی
کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ
الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا کیا نہین کفایت کرتے تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اونکا کہ اگر روکا جاوی ایک
تمہارا حج کرنی سی یعنی مانع ہو کوئی عذر بڑی رکن حج کی سی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور مانع ہو طواف اور سعی سی تو طواف کری خانہ کعبہ کا اور سعی کری
صفا اور مروہ مین پہر حلال ہووی ہر چیز سی یعنی جو کچہہ احرام مین کرنا حرام تہا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کری اگلی سال پہر ہدی ذبح کری یا روزہ
رکہی اگر نہ پاوی ہدی نقل کی یہہ بخاری نی ف جاننا چاہیی کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اوسپر قضا ہی حج کی سال آئندہ مین اور عمرہ
ہی اوسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کی کہ اگر حج کرنی سی روکا جاوی راستی مین تو حرم مین ہدی بہیجی جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سے
نکل جاوی اور سال آئندہ قضا کری حج کی اور ایک عمرہ کرسے اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو دو عمرے کرسے اور اگر وہان پہونچکر روکا جاوے

یعنی وقوف عرفہ کا اسبب غلبہ کے نصیب ہوا طواف اور سعی کی سکتا ہو تو طواف اور سعی کرے یعنی عمرہ کرکے احرام سے نکل آوے اور سال آیندہ مین قضا حج کی کرے
پہر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نپاوے اور اسی حدیث مین یہی صورت مذکور ہے اور اگر ہو فوات قارن یعنی حج اور عمرہ کی نیت کی ہو تو وہ طواف کرے
واسطے عمرہ کے اور سعی کرے اوسکے پیچہ دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اوسکے پیچہ اور سر منڈاوے یا بال کترواوے اور باطل ہوگا اوس سے
ذمہ قران کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اوسکا اور ساقط ہوگا اوس سے دم اوسکا اور اگر ساتہہ لایا ہو ہدی کو ذبح کرے اوسکو جہان چاہے اور ان سب فوت
کرنیوالون پر نہین واجب ہے مگر اس سال قضا مین مگر حج وعمرہ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ
بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ
حَبَسْتَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا داخل ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا واسطے اوسکے شاید کہ تو ارادہ
رکھتی ہے حج کا یعنی ہمارے ساتہہ پس ہم بہی چاہتے ہین کہ چلے تو حج کو بیچ ہمارے ساتہہ کہا اوس نے یعنی ہان ارادہ رکھتی ہون ولیکن قسم ہے اللہ کی نہین پاتی
مین اپنے تئین مگر بیمار یعنی اپنے مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کے نہین جانتی کہ حج پورا کرسکون گی پس فرمایا واسطے اوسکے حج کر تو یعنی احرام حج
کا باندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سے اوس جگہہ ہوگا کہ روکے تو مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جس جگہہ مجکو مرض
پیدا ہوا اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کیطرف پس اوس جگہہ احرام سے باہر نکل آونگی مین اور تینون امام جو کہتے ہین کہ احصار یعنی رکنا بسبب مرض کے
نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہین ساتہہ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرت اوسکو ساتہہ شرط کرنیکے کیونکہ
بیفائدہ تہے اور امام اعظم جو کہتے ہین کہ احصار بسبب مرض کے بہی ہوتا ہے وہ دلیل پکڑتے ہین ساتہہ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کے کہ آگے آتی ہے اور اور
دلیل انکی یہہ ہے کہ ابن عمر منکر تہے شرط کرنیکے اور کہتے کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمہارے نبی کی اور یہہ بہی کہتے کہ فائدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورت کے
حق مین یہہ تہا کہ جلدی احرام سے نکل آوے اسلیے کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کرکے نکلتی یعنی جب پہونچتی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا محصر کو
درست نہین کہ احرام سے باہر نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اوسکی حرم مین مگر یہہ کہ شرط کرے یعنی اگر شرط کرلی کہ جہان مین رکون وہان احرام سے
نکل آؤن تو بعد رکنے کے حلال ہوجاتا ہے بغیر ذبح ہونے ہدی کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبْدِلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَاهُ** روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہ کو یہہ کہ بدلین ہدی کے جانورون کو وہ جانور کہ ذبح کیے تہے سال حدیبیہ کے بیچ عمرۃ القضا کے
نقل کی **ف** یعنی پہلے وقت احصار یعنی رکنے کے کہ جانور ہدی کے ذبح کیے تہے سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجالاوین اور جانور بدلے اونکے ذبح کرین تا ذبح
کرنا حرم مین واقع ہو اسلیے کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہے مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور یہہ جس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ
مین غیر حرم مین تہا ظاہر ہے اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بہی حرم مین تہا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے
فضیلت کے تہا اور امر واسطے استحباب کے ہے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوۃ کے بیچ سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور ایک نسخہ مین لاحق کردیا ہے لفظ ابوداؤد
کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہے وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ح ع **وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ** اور روایت ہے
حجاج بن عمرو انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنی پاؤن اوسکا یا لنگڑا ہوجاوے پس تحقیق ہوگیا حلال

یعنی جایز ہو اوسکو ترک کرنا احرام کو اور پہرجاوی اپنی وطن کی طرف اور لازم ہو اوسپر حج اگلی سال نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا ابو داؤد نی ایک روایت مین یا بیمار ہو جاوی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی اور مصابیح مین کہا بغوی نی کہ یہہ ضعیف ہی **ف** یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کوئی مانع سوای احصار دشمن کی تو بہی جایز ہی ترک کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کی بہی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور یہہ ضعیف ہی یعنی سند بغوی کی ضعیف ہی پس اسکی سند ضعیف ہو نی سی یہہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بہی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کی ترجیح ہوگی حسن کہنی ترمذی کو اوپر ضعیف کہنی بغوی کی اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کی صحیح بہی ہی اور توربشتی نی کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن یعمر دیلی سی کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حج عرفہ ہی یعنی بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کی وقوف عرفات کا ہی جسنی کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کی مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلی طلوع ہونی فجر کی پس تحقیق پایا اوسنی حج دن منی کی تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتی ہین ان تین دنون مین منا مین ٹہرتی ہین اور رمی کرتی ہین پس جو شخص کہ جلدی کری بیچ دو دن کی پس نہین گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کری پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پایا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن ہی باطل ہونی سی اگر جماع نکیا پہلی وقوف کی اور جسنی وقوف نکیا یعنی نہ ٹہرا عرفات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہی اوسپر یہہ کہ نکل آوی احرام سی ساتہہ افعال عمرہ کی اور حرام ہی اوسپر ہمیشہ احرام باندہی رہنا سال آیندہ تک اور جو شخص جلدی کری الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون منارون پر بارہوین تاریخ بیچ دوپہر کی مار کر چلا آیا مکہ مین پس نہین اوسپر کچہہ گناہ اور ساقط ہوا اوس سی تیرہوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیرہوین کی اور جو کوئی بارہوین تاریخ منارونکو کنکریان مار کر منا ہی مین ٹہر رہا یہانتک کہ تیرہوین تاریخ بہی تینون منارونکو کنکریان مارین تو اوسپر بہی گناہ نہین [illegible] دونون باتین برابر ہین جایز ہونی مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کی اور آیا ہی کہ اہل جاہلیت دو فریق تہی بعضی تعجیل کو گناہ جانتی تہی اور بعضی تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونو برابر ہین اور کسی مین گناہ نہین ع ح

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب ہی بیچ بیان حرمت حرم مکہ کی محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالی آفات سی **ف** حرم کہتی ہین اوس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکہ کی ہی بسبب تعظیم کعبہ کی حرم کو بہی اللہ تعالی نی معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام اسلیی ہوا کہ بسبب بزرگی اوسکی کی حرام کی ہین اللہ تعالی نی اس مین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نی یہہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بہیجا تو وہ ڈرتی تہی شیاطین سی کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بہیجا اللہ تعالی نی ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتی کہڑی ہوی ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کہڑی رہنی فرشتون کی تہی وہ حرم ہوئی اور بعضون نی کہا کہ جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی وقت بنانی کعبہ کی رکہا روشن ہوگئی اوس سی زمین ہر طرف سی پس جتنی زمین روشن ہوی بسبب روشنی حجر اسود کی وہ حرم ہوگئی اور حدون حرم کی اوپر مناری بنی ہوی ہین علامت کی لیی ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کی نہین ہین ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کہ نہیں ہے ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص کی عمل میں باقی ہے اور جس وقت کہ بلائے جاؤ جہاد کے لیے یعنی حکم کرے امام جہاد کے لیے نکلنے کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہ شہر یعنی سارے میں حرم حرام کیا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی حرام کیا لوگون پر ہتک اوسکی اور واجب کی اون پر تعظیم اوسکی اوس دن سے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سے ہے پس وہ حرام کیا گیا ہے ساتھ حرمت اللہ تعالی کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہیں حلال ہوا قتال وس میں کسیکے لیے پہلے مجھسے اور نہیں حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے نفخہ تک نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اوس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اوسکا یعنی نہ متعرض ہو اوس سے ساتھ شکار کرنے اور وحشت دلانے اور برانگیختہ کرنے کے اور نہ اوٹھایا جاوے لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اوسکو یعنی اوسکو جائز ہے اوٹھانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوے گھانس اوسکی پس کہا عباس نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہے اوسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لوہارون اور سنارون اونکے کے ہے یعنی اونکو احتیاج پڑتی ہے اسکی بیچ گلانے لوہے اور سونے چاندی کے اور واسطے گھرون اونکے کے یعنی گھرون کی چھتون میں کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنی اوسکو اوکھاڑنا جائز ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کے یہ ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اوسکا اور نہ اوٹھاوے گری چیز اوسکی مگر بتلانے والا **ف** نہیں ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجرۃ کرکے مکہ سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرۃ فرض تھی اوسپر کہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نہ رہا پس نہیں حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہے اجر بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام کے اور نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اوسکا چہ جائے بیساور درخت اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹے گھانس حرم کی یا درخت اوسکا کہ مملوک نہیں اور آپ سے اوگا ہے اوسپر لازم ہوتی ہے قیمت اوسکی مگر خشک گھانس کے کاٹنے میں قیمت نہیں دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا بھی درست نہیں اور چرائی بھی نہ چاہیے گھانس حرم کی مگر اذخر کہ اوسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور کماۃ یعنی کھنبی بھی مستثنی ہے اسلیے کہ نباتات سے نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے چرانا جانور وسکا حرم کی گھانس میں اور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہیں کہ پڑی پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو تو حکم اوسکا غیر حرم میں یہ ہے کہ تعریف کرے یعنی لوگون کے مجمع میں کہتا پھرے کہ کسی کی چیز ہمنے پائی ہے پھر اگر مالک مل جاوے اور یہ فقیر ہو تو اپنے کام میں لاوے اور اگر غنی ہو تو بعد دیر کے تصدق کرے بعد اوسکے اگر مالک آجاوے تو اوسکو قیمت اوسکی دیوے اور حرم کی لقطہ میں نہیں ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث میں فرمایا ہمیشہ تک مالک ملنے پس خرچ نکرے اوسکو اور نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہو اوسکا اور یہ مذہب شافعی کا ہے اور اکثر علما نے فرق نہیں کیا ہے درمیان لقطہ حرم اور غیر اوسکی کے اور یہ مذہب ہمارا ہے اور دلیل اونکی اور جواب اس دلیل کا بیچ باب لقطہ کے آویگی انشاء اللہ تعالی اور معنی اس حدیث کے اونکے نزدیک یہ ہیں کہ ایک برس کامل تک تعریف کرے جیسے کہ اور جگہ کے لقطہ میں اور مخصوص ساتھ اہل حرم کے نہیں ہے حاصل یہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہ نہ کرے کہ وہان تعریف مخصوص ہے اہل موسم کے [illegible]

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي الْبُخَارِيِّ الْخَرْبَةُ الْجِنَايَةُ روایت ہے ابی شریح عدوی سے یہہ کہ اونہون نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال مین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کے یہہ وانگی دی واسطے میرے اے امیر بیان کرون مین تجہہ سے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتہہ اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سنا اوسکو کانون میرے نے اور یاد رکہا اوسکو دل میرے نے اور دیکہا اوسکو آنکہون میری نے جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہے اوسکو اللہ نے اور نہین بزرگی دی اوسکو لوگون نے پس نہین حلال واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ اور دن آخرت کے یہہ کہ خونریزی کرے اوس مین یعنی اگرچہ لائق قتل کے ہو اور جو کہ لائق قتل کے نہو اوسکو ہر جگہہ قتل کرنا حرام ہے خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹے اوس مین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈہونڈہے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مین پس کہو واسطے اوسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن دیا تمکو اور رسول اسکو نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اوس مین ایکساعت دن مین سے اور پہر گئی تعظیم اوسکی آج کے دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانیکے مانند تعظیم اوسکی کے ہے کل گذری ہوئی کی یعنی سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچاوے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا تجکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی حدیث کو تجہہ سے اے ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور بہاگنے والے کو ساتہہ خون کے اور بہاگنے والے کو ساتہہ تقصیر کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری کے معنے خربۃ کے قصور کے ہین **ف** عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبدالملک بن مروان کی طرف سے پس وہ لشکر بہیجتا تہا طرف مکہ کے واسطے قتل کرنے عبداللہ بن زبیر کے اوسکو ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کہ کہ خروج کرے خلیفہ پر یعنی اسکے گمان مین عبدالملک خلیفہ برحق تہا اوسپر خروج کیا عبداللہ بن زبیر نے حال آنکہ وہ خلیفہ باطل تہا اور نہ بہاگنے والے کو ساتہہ خون کے یعنی جو کوئی کسیکا خون کر کے حرم مین چلا آوے تو حرم اوسکو بہی پناہ نہین دیتا اور نہ بہاگنے والے کو ساتہہ تقصیر کے یعنی اگر کوئی فساد دین مین کرے یا اور کوئی قصور کرے جیسے کہ مال کسیکا تلف کرے یا حق کسیکا ضائع کرے اور پہر حرم مین بہاگ کر چلا آوے بدلہ اوسکا اوس سے ساقط نہین ہونے کا حاصل یہہ کہ عبداللہ بن زبیر گنہگار ہے کہ طاعت امام سے نکل گیا ہے اگر حرم سے نکل آویگا وہان سزا اوسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اوسکو مارونگا

ح ۴ع **وَعَنْ** عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذٰلِكَ هَلَكُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگی یہہ امت ساتہہ بہلائی کے جب تک کہ تعظیم کرینگے اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکی کے حق تعظیم اوسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کرینگے اس تعظیم کو ہلاک ہوجاوینگے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس مین کچہہ مسائل کہ متعلق حج کے ہین لکہی جاتی ہین حج غنی کا افضل ہے حج فقیر کے سے اور حج فرض اولی ہے فرمان برداری والدین کے سے بخلاف حج نفل کی کہ اس سے فرمان برداری والدین کی افضل ہے اور بنانا سرا کا افضل ہے حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہے صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہے یا حج نفل بزازیہ مین ترجیح دی ہے افضلیت حج کو اسلیے کہ اوسمین مال بہی خرچ ہوتا ہے اور مشقت بدن کی بہی ہوتی ہے اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہے ستر حجون پر اور مغفرت کی جاتی ہے اوس مین ہر شخص کے بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہے کہ حج سے بڑے گناہ بہی جہڑتے ہین یا نہین بعضون نے کہا کہ ہان جہڑتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہے تو اوسکے سب گناہ جہڑتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالی کے گناہ جہڑتے ہین اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالی کے گناہ

معاف ہو [illegible] چاہئے [illegible]

ساتھ سا [illegible] ہو [illegible] کو اگر [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اور [illegible] ادا کر [illegible]

انکو کا سا [illegible] ہو اور [illegible] مستحب ہے داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہ ہوایذا اوسکو یا اور کو اوسمین

جائز خریدنا کعبہ کو غلاف [illegible] جائز ہے اوسکو پہننا اوسکا اگرچہ جنبی ہو [illegible]

اور اگر کعبہ سے کوئی کسیکو قتل [illegible] نکلے مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کرے تو قاتل کو وہان

مارنا جائز ہے اور اگر قتل [illegible] قتل نہ کیا جاوے [illegible] مکروہ ہے استنجا کرنا آب زمزم سے نہ نہانا اور مکہ افضل ہے مدینہ سے مگر جس

قطعہ زمین پر کہ لگ رہین اعضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یعنی دفن کیے گئے ہین اوسپر وہ مطلقاً افضل ہے حتی کہ کعبہ سے اور عرش کرسی سے بھی اور زیارت

[illegible] مستحب ہے بلکہ بعضون نے کہا ہے کہ واجب ہے اوسکی یہہ کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کرے زیارت سے اگر حج فرض ہو اور نفل ہو

تو اختیار رکھتا ہے چاہے حج پہلے کرے [illegible] ت جبتک کہ نہ گذرے مدینہ پر سے اور اگر [illegible] گذرے تو پہلے حضرت کی زیارت ہی کرے بالضرور

اور چاہیے کہ نیت کرے [illegible] مسجد کی [illegible] کہ فرمایا ہے حضرت نے کہ نماز اوس مین بہتر ہے ہزار نمازون سے بیچ غیر اوسکی کے

سوای مسجد حرام کے یعنی [illegible] ثواب ہوتا ہے اوسیطرح اور [illegible] بھی ثواب ہان زیادہ ہوتا ہے یہہ مسائل درمختار مین سے

لکھے گئے پہر چاہا تہا کہ [illegible] اوسکا ایک جا لکھون اگرچہ [illegible] مسائل حدیثون کے فائدون مین متفرق لکھے جا چکے ہین

مگر ایک جای اکٹہی لکھنی [illegible] بہت ہوتا ہے پس اس عرصہ مین سالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحٰق صاحب زادہ اللہ شرفا کا

کہ اسمین مسائل ضروری حج کے [illegible] ہاتہہ لگ گیا اوسکو ہندی زبان مین کر کر ایک فصل مین لکھتا ہون

فصل جاننا چاہیے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اوسکو چاہیے کہ اوّل تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادای فرض کا ارادہ کرے کچھہ

خیال نام نمود کا نہو [illegible] جاویگی پہر اگر یہہ ہندوستان کا رہنے والا ہے تو جب جہاز مین بیٹہہ کر طرف مکہ معظمہ کے جاوے تو محاذی

یلملم سے احرام باندہے اور باندہنا احرام کا چار طرح پر ہے اوّل فقط احرام حج کا باندہنا کہ اوسکو افراد کہتے ہین دوسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہے اور پہر مکہ

معظمہ مین پہونچکر افعال عمرہ کے حج کے مہینون مین کر کر احرام سے نکل آوے پہر احرام باندہکر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہین تیسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہکر

غیر مہینون حج کے مین اور افعال عمرہ کے کر کر احرام سے نکل آوے چوتھی یہہ کہ میقات پر یا محاذی اوسکے پہونچکر احرام حج اور عمرہ کا ساتھہ باندہے پس اس

صورت مین مکہ شریفہ مین پہونچکر افعال عمرہ کے بجالاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آوین افعال حج کے کر کر احرام سے نکلے اسکو قران کہتے ہین اور پہلے امام اعظم

کے نزدیک افراد و تمتع سے بہتر ہے پس جب ارادہ احرام باندہنے کا کرے تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتہہ پاؤن کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کرے اور لبین لوادے

اور اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر بھی منڈوادے والا کنگھی کرے اور اگر بیوی یا لونڈی ساتھہ ہووے تو صحبت کرے پہر وضو کرے یا نہاوے اور نہانا افضل

ہے اور باندہے لنگ اور اوڑہے چادر نئی اور سفید اور یہہ افضل ہے اور اگر دونو دہوتی ہوئی ہون یا پہنی ایک کپڑا کہ اوس سے ستر ڈہنکجاوے تو بھی جائز

ہے اور خوشبو لگاوے اور پڑہے دو رکعتین پہر اگر ارادہ قران کا رکہتا ہے تو یون کہے اللّٰھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے

تو یون کہے اللّٰھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یون کہے اللّٰھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے

کرے تو بھی کافی ہے پہر لبیک کہے پس جب لبیک کہے بہ نیت حج یا عمرہ کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہہ ہین لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان

الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کہنا جائز ہے چنانچہ یہہ الفاظ بھی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک

والرغباء الیک والعمل لبیک لبیک الٰہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا رہے خصوصًا بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے کے قافلہ سے اور وقت چڑھنے کی بلندی پر اور وقت اوترنے کے بلندی سے جنگل مین غرض کہ اس سفر کے حکم نماز کا ہے جیسے کہ نماز میں وقت انتقالات کے تکبیر کہتے ہیں ایسے ہی اس سفر مین وقت اوترنے چڑھنے کے بلندی و پستی سے لبیک کہے اور زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزوں سے پرہیز کرے سیا ہوا کپڑا نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکھے اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پاجامہ اور بارانی اور موزہ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکی کے اور مراد پہننے سے اوس طرح کا پہننا ہے کہ جسطرح عادت ہے اوسکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضایقہ نہیں مثلًا اگر قبا یا پاجامہ کو بدن پر ڈال لیوے یا اوسکو اوڑھ لیوے یا بطور لنگ کے باندھے تو مضایقہ نہیں اور محرم پہنے کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسمبی اور مانند انکی کے لیکن دہویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے کے شہوت سے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کے نکرے اور فسق و فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے اور شکار صحرائی وحشی نکرے حتی کہ اشارہ بھی نکرے شکار کی طرف اور نہ بتاوے اوسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنیوالے کی اور شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہے اور استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور داڑھی کے بلکہ تمام بدن کے دور نکرے نہ منڈاوے اور نہ کترواوے اور نہ اوکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے خطمی وغیرہ سے نہ دہووے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گھر کے اور کجاوے کے سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن اپنے سے اور منہہ اور سر کسی چیز سے نہ ڈہانکے اور جوئین نہ مارے اور مارنا کتنے ایک جانورونکا حالت احرام مین جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ صدقہ وہ یہہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چھچھوندر اور کچھوا اور بھیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بھڑ اور پسو اور مچھر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور جانور موذی آور فرائض حج کے چار ہین اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اوسکا بعد زوال سے فجر عید الضحیٰ تک ہے اور تیسرے طواف الزیارۃ کہ روز عید ضحیٰ کے کرنا بہتر ہے اور ایام نحر سے تاخیر کرنے مین دم لازم آتا ہے آور چوتھے ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندھے اور بعد ازان وقوف عرفہ کرے اور بعد ازان طواف الزیارۃ اگر ایک بھی انمین سے فوت ہوگا حج نہین ہونیکا اور واجبات حج کے یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کے اور کنکریان مارنی منارونپر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانے اور احرام میقات سے باندہنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضون نے اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف با طہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈہانکنا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے صفا سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات شوط کے دو رکعتین پڑہنین آور ترتیب درمیان رمی اور حلق آور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین آور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ اونکے ترک سے دم لازم آوے وہ بھی واجب ہین اور سوا انکے سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائین یا بکری یا مانند انکے اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو ان مین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے کہانا مستحب ہے اور سوا انکے مین سے اسکو کہانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اوسپر دس روزے لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل ہے کہ آخیر روزہ دن عرفہ کے واقع ہو اور سات روزے بعد از فراغ حج کے رکہے جہان چاہے رکہے اور اگر پہلے سر منڈانے کے ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی ہی لازم ہے

اوس وقت سورہ بدل نہین ہوئیگا اور جسوقت ارادہ مکہ مین جانیکا کرے تو نہاوے یا وضو کرے نہانا مستحب ہے اور جانب بلندی کی طرف سے داخل ہووے
اور دن کو جانا مکہ مین بہتر ہے اگر جاوے اور جب کہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد کو اسباب کے جہان رکھنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہونے
مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کہ جسکو اب باب السلام کہتے ہین اوس مین سے جاوے اس حال سے کہ تواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کو بجا
کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کہے اور جب مسجد حرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور
منفرد وغیرہ مکی کے لیے سنت ہے بجا لاوے اس طرح کہ اول مونہہ حجر اسود کی طرف کرکے تکبیر و تہلیل کہے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دونو ہاتھ
اوٹہاوے جیسے کہ وقت تکبیر تحریمہ کے اوٹہاتے ہین اور بوسہ دینا اوس صورت مین ہے کہ کسیکو ایذا نہو پس اگر بسبب ازدحام کے بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ لگاکر ہاتھ
کو چومے اور اگر یہہ بھی نکر سکے تو لکڑی کو لگا کے چومے اور اگر یہہ بھی نکر سکے تو دو ہتیلیون سے اشارہ کرکے انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کہے اور درود
پڑہے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پہرے اور طواف بہیات اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے
نکال کر بائین مونڈہے پر ڈالے اور سات بار سمیت حطیم کے طواف کرے اور اول تین پہیرون مین رمل بھی کرے یعنی جلد چلے مونڈہے ہلا کر اور سینہ نکال کر
جیسے بانکے چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے تو اوسیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تھا یعنی بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑہے اور طواف کو ختم بھی حجر اسود کے بوسہ
دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجر اسود کے ہے بوسہ نہ دے بلکہ ہاتھ ہی لگا دے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک
واجب ہے اور یہہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑہے اور اگر بسبب ازدحام کے وہان نہ پڑہ سکے تو مسجد مین جہان چاہے وہان پڑہے اور اول
رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے قل یا پڑہے اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جاکر پانی پیٹ بہر کر
پیوے اور پہر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل اور درود پڑہے اور مفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان صفا
اور مروہ کے کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہے پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر
پڑے اور بیت اللہ کی طرف مونہہ کرے اور ہاتھ اوٹہاوے دعا کے لیے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہے اور جو چاہے دعا کرے پہر طرف مروہ کے اوترے
اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہونچے تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد چلے اور پہر اپنی چال مروہ پر چڑہے اور سامنے قبلہ کے کھڑا ہوکر جیسے تکبیر وغیرہ
صفا پر کہی تہی مروہ پر بھی کہے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہہ ہے کہ بعد طواف کے ہو اگر پہلے
طواف سے سعی کی پہر کرنا سعی کا لازم ہے اور طہارت اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لیے شرط نہین ہے لیکن اولی ہے اور طواف
کے لیے طہارت ضرور ہے اور وقت طواف اور سعی کے نیکی بات کرنی مکروہ ہے اور جب سعی سے فارغ ہو پہر مسجد الحرام مین جاکر دو رکعت نماز پڑہے اور یہہ
بہتر ہے واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹہیرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہے اوس مین بیان ہوتا ہے
احکام حج کا مانند نکلنے کے طرف منا کے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنے کی منا مین وغیرہ ذلک اوسکو سننی کہ
بہتر ہے اور اسیطرح روز عرفہ کے عرفات مین اور گیارہوین کو منا مین احکام حج کے خطبہ مین بیان ہوتے ہین اونکو بھی سنے پہر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹھوین
ذیحجہ کو احرام حج کا باندہ کے بعد طلوع آفتاب کے منا مین آوے اور اگر ظہر پڑہکر آوے تو بھی مضائقہ نہین اور رات کو منا مین رہے اور روز عرفہ کی نماز فجر کی
تاریکی مین پڑہکر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹھوین تاریخ منا مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہے لیکن خلاف سنت ہے
اور عرفات مین جس جگہہ کہ چاہے اوترے سواے بطن عرنہ کے اور اوترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہے اور اسدن بعد زوال کے نہاوے کہ سنت ہے اور عرفات
مین وقوف کرے کہ فرض ہے بدون اوسکے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر کی جمع کرے اور استغفار

ف تکبیر اللہ اکبر کہنا اور تہلیل لا الہ الا اللہ کہنا ۱۲

ف میل اخضر دو مینار ہین صفا اور مروہ کے بیچ مین دونون سبز رنگ کے تہے اب دونون مینار گر گئے ہین اور اب دیوار مین نشان ہین ۱۲

اور [illegible] تسبیح اور [illegible] اور اخلاص کو بہت پڑہے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام
کے مزدلفہ مین آوے اور درمیان [illegible] استغفار اور لبیک [illegible] اور اوراد کا بہت پڑہتا آوے اور مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی
جمع کرے اور رات کو وہین رہے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور فجر ہونے
فجر کی نماز اوا کرے اور پہر وقوف کرے مزدلفہ مین جہان چاہے سوا ہے وادی محسر کے بلکہ جب وسط وادی سے گذرے تو جلد وہان سے گذرے اور بعد فجر کے
وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منا کو روانہ ہو اور وہان پہونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول
سنگریزے مارے تو لبیک موقوف کرے پہر جانور ذبح کرے پہر سر منڈاوے یا بال کترواوے بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے پس اسوقت حاجت
سعی کی نہین اور اگر پہلے سعی نہین کی تہی تو بعد طواف الزیارۃ کی سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکے مستحب ہے کہ ناخن کترواوے اور لبین لواوے
اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈانیکے جو چیز کہ حرام ہوئی تہی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارۃ کے
حلال ہووینگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منا مین آنکر رات کو رہے پہر ایام منا مین دنکو مکہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہے اور راتکو منا مین رہے
اور دوسرے دن نحر کے یعنی گیارہوینکو تینون جمرات یعنی منارون پر رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کے ہے اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتے ہین
اوسپر سات سنگریزے مارے اور بعد ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکے ہے اوسکو جمرہ وسطی کہتے ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت
مارنے ہر سنگریزے کے تکبیر کہتا رہے اور اسیطرح تیسرے دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور چوتہے دن یعنی تیرہوین کو اگر وہان رہے
تو اوسپر رمی تینون جمرات کی لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارہوین بارہوین تیرہوین مین بعد زوال کے ہے لیکن
تیرہوین کو اگر پہلے زوال کے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہے اور گیارہوین اور بارہوین مین پہلے زوال کے
رمی کرنی جائز نہین اور مستحب ہے کہ سنگریزے چہوٹے ہون بہت بڑے نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ مین سے
لیوے اور چٹکی مین پکڑ کر پہینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتہہ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے یعنی رمی جمرہ اولی
اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کرے اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہے اور نشیب نالے مین کہڑے ہو کر طرف
بلندی کے رمی کرے اور اوسوقت منا داہنے ہاتہہ کی طرف ہو اور کعبہ بائین ہاتہہ کیطرف اور اگر سنگریزے منارون سے دور پڑین تو درست نہین
منارون پر یا نزدیک پڑین اور سنگریزے داہنے ہاتہہ سے پہینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پہینکے اگر ایک ہی دفعہ سبکو سب ڈالدے جائز نہین اگر
ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پہینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کے وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹہہر کر مکہ مین طواف الصدر کرے جاوے اگر
وہان سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹہہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے یہہ طواف کرے اور یہہ طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہے
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکے پانی پیٹ بہر کے پیوے کئی بار کر کے اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کرتا رہے اور وہ پانی موںہہ اور سر اور بدن پر بہی ملے
اور پہر طرف بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور موںہہ اپنا ملتزم سے لگاوے اور کعبہ کے
پردے کو پکڑ کر گریہ و زاری بہت سی کرے اور اسوقت بہی ساتہہ تکبیر و تہلیل اور اوراد کا اشتغال اور حمد و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی
سے طلب کرے اور موںہہ اپنا کعبہ کیطرف کر کے پچہلے پانون مسجد سے باہر نکلے اور جسطرف چاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہین اور ایکسال مین مکرر ادا
کرے ایام حج مین مکروہ ہے غیر قارن کو اور ایام حج کے یہہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا
[illegible] درمیان صفا اور مروہ کے دوسرے سر منڈانا یا بال کتروانا اور شرائط اور سنن اور آداب اوسکو وہی ہین

[illegible] ۱۲ [illegible] در مختار مین [illegible] ہے کہ عمرہ سنت ہے اور بعضون نے واجب بہی [illegible] ۱۲

سو جو چیزین بیچ احکام جنایات کی ہین یہہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب لگاوے سر پر یا استعمال زیت کا کرے یا پہنے کپڑا
سیا ہوا تمام روز اوس طرح کہ عادت ہے اوسکی پہننے کی یا ڈہانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتہائی یا زیادہ اوس سے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کے
یا گردن کے یا ترشواوے ناخن دونو ہاتہون کے یا دونو پانوں کے یا ایک ہاتہ یا پانوں کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کرے
یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پہرے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب جمرے یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک
کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے بیوی کا یا چہووے اوسکو ساتہ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانیکی یا طواف زیارت کو ایام نحر سے
یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلا سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ
سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اوسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈہانکے سر اپنا یا پہنے
کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتہائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترشواوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر
بے وضو کرے یا ترک کرے رمی ایک منارہ کی تینون منارون مین سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر مونڈے پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہے
اور صدقہ آدہا صاع گیہون ہے یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا سیا ہوا ساتہ عذر کے یا بیماری کے پس ان
صورتون مین محرم پر لازم ہے کہ ایک چیز کرے تین چیزون مین سے ذبح کرے بکری یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو آدہا صاع یا تین
روزے رکہے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اوسکی طرف پس اوسپر بدلہ لازم آتا ہے یعنی قیمت شکار کو ساتہ تشخیص
دو عادلون کی بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اوس موضع کے کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر
چاہے خریدے ساتہ قیمت اوسکی کے ہدی اگر آسکے اوس مین پس ذبح کرے اوسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے اوسکا غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدہا آدہا
صاع اگر گیہون ہون اور اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکہے بدلے اناج ہر فقیر
کے ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصدا کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان ہین
اور اگر محرم خالص خوشبو بہت سی کہاوے تو دم لازم آتا ہے اور سونگہنے خوشبو کی اور پہول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کے سے محرم پر کچہہ واجب
نہین ہوتا مگر یہہ افعال مکروہ ہین اور مارنے جون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹہی کے اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ اپنے بدن سے
یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین مین سے پکڑ کر مارے کچہہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین ڈالا اس نیت سے کہ جوئین مر جاوین اور
جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدہا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکو کپڑے ڈالے اور نیت جوونکے مرنیکی نہو اور وہ
مرین تو اوسپر کچہہ لازم نہین ہوتا الحمد للہ تمام ہوئے مسائل حج کے اب لکہی جاتی ہین دعائین حج کی **فصل** پڑہے وقت احرام کے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑہے بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ
اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ يا عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْنَ
رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ اور پڑہے وقت داخل ہونیکے حرم
مین اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑہے جبکہ

پڑہے کو اللھم اجعل لی بہا فرجا ولا تقنطنی بہا ناراً اہلًا ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم
انی اسالک من خیر ما سالک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اور پڑہے وقت دیکھنے بیت شریف کو اللھم زد بیتک تشریفًا وتعظیمًا وتکریمًا وبرًّا ومہابۃً اور پڑہے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے
اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفر لی
جمیع ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا
دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام اور پڑہے جبکہ قریب ہو حجر اسود کے اللہ اکبر اور پڑہے وقت ابتداء طواف کے
اللھم ایمانًا بک وتصدیقًا بکتابک ووفاءً بعہدک واتباعًا بسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑہے نزدیک دروازہ
بیت اللہ کو اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا مقام العائذ بک من النار اور نزدیک
رکن عراقی کو پڑہے اللھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر
فی الاھل والمال والولد اور پڑہے نزدیک میزاب کو یعنی پرنالہ کعبہ کو اللھم اظلنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللھم اسقنی
بکاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظما بعدھا ابدا اور پڑہے نزدیک رکن شامی کو اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا
وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور واخرجنی من الظلمٰت الی النور یا عزیز یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک
انت الاعز الاکرم اور پڑہے نزدیک رکن یمانی کو اللھم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات اعوذ بک
من الخزی فی الحیوۃ الدنیا والاٰخرۃ اور پڑہے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کو ربنا اٰتنا آخر آیۃ تک اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی
فیہ واخلف علی کل حال غائبۃ لی بخیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اور
پڑہے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کو پڑہے اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقبتی من النار واعذنی من کل
سوء وقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما اتیتنی اور پڑہے نزدیک چوکھٹ کعبہ کو اور وقت پکڑنے پردہ کعبہ کے یا واجد یا ماجد
لا تزل عنی نعمۃ انعمت بہا علی الٰہی وقفت ببابک والتزمت بعتبتک ارجو رحمتک واخشی عقابک اللھم حرم شعری
وجسدی علی النار اللھم کما صنت وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسالۃ غیرک اللھم یا رب البیت اعتق
رقابنا ورقاب اٰبائنا وامھاتنا من النار یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب
علینا انک انت التواب الرحیم اور پڑہے نزدیک مقام ابراہیم کو یہ آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی اور پڑہے بعد دو رکعتوں
طواف کو اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی
ذنوبی اللھم انی اسالک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضا بما قسمت لی
یا ارحم الراحمین اور پڑہے وقت پینے پانی زمزم کو اللھم انی اسالک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء اللھم اجعلہ
شفاء من کل سقم وارزقنی الاخلاص والیقین والمعافات فی الدنیا والاٰخرۃ اور پڑہے جب چڑہے صفا پر ان الصفا والمروۃ
من شعائر اللہ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر
وھو علی کل شیء قدیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ لا الٰہ الا اللہ

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ اور پڑہی درمیان صفا اور مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ
اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑہی دن عرفہ کے عرفات میں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ
وَالْاُوْلٰی اور تہی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ
صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی
وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا اور پڑہی عرفہ کی رات میں دس کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ
الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ
الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَآؤُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَآءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ
وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ اور پڑہی جبکہ دیکہی دیوارین مدینہ منورہ کی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِکَ
فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْٓءِ الْحِسَابِ اور پڑہی نزدیک دروازہ مدینہ کے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا اور کہی نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ
وُلْدِ اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ الطَّیِّبِیْنَ
وَاَزْوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ
وَغَفَلَ عَنْکَ الْغَافِلُوْنَ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ حَرَسَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی

باب ہے بیچ بیان حرم یعنی گرد ی مدینہ کے محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالیٰ **ف** حدیثین بیچ حرام ہونی مدینہ اور گردی اوسکی کی آئی ہین اور اختلاف کیا ہی علمانی اس مین ہماری نزدیک معنی اوسکی حرام ہونیکی یہہ ہین کہ اوسکی تعظیم و تکریم کری نہ یہہ کہ وہ حرام ہی مانند مکہ کے پس ہماری نزدیک حرام نہین درخت کاٹنی مدینہ اور گردی اوسکی کی اور شکار کرنا اوس مین اور تینون اماموں کی نزدیک یہہ چیزین حرام ہین وہان بہی بغیر ضمان کی یعنی بدلہ نہین آتا ہے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَّسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ
وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ

والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ٭ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں لکہا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوای قرآن کے اور اوس چیز کے کہ اس صحیفہ میں ہے کہا حضرت علی نے صحیفہ میں یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے درمیان عیر کے ثور تک
پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ میں بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کے یا ٹہکانا دے بدعتی کو پس اوسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب
لوگون کی نہین قبول کیجاتی اوس سے یعنی کامل قبول نہین ہوتی فرض اور نہ نفل عہد مسلمانونکا ایک ہے سعی حاصل کرسکتا ہے ساتہہ اوسکے ادنا اونکا پہر
جو شخص کہ توڑے مسلمان کے عہد کو پس اوسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیجاتی اوس سے فرض اور نہ نفل اور جو
شخص کہ موالات کرے ایک قوم سے بغیر اذن صاحبون اپنی کے پس اوسپر ہے لعنت خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیجاتی اوس سے
فرض اور نہ نفل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری او مسلم کے مین یہہ ہے کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنی کے یعنی کہے کہ مین
فلانے کا بیٹا ہون اور واقع مین اسکا ہی نہین یا نسبت کرے اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کے پس اوسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین
قبول کیجاتی اوس سے فرض اور نہ نفل ف اوس چیز کے کہ اس صحیفہ میں ہے آیا ہے کہ لوگون نے آپس مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہے
حضرت علی کو ساتہہ اور صحیفہ کے یعنی کتاب کی سوای قرآن کے اوسکے جواب مین حضرت علی نے یہہ فرمایا کہ نہین لکہا ہے ہمنے حضرت سے سوای قرآن کے اور او چیز
کے کہ صحیفہ میں ہے اور صحیفہ سے مراد ورق کاغذ ہے کہ اوسمین احکام دیات کے اور اور بعضے احکام لکہے تہے اور وہ حضرت علی کی تلوار کے غلاف مین رہتا تہا اور ان
احکام مین یہہ حکم مدینہ کا بہی تہا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہے یعنی بزرگ قدر ہے اور منع ہے اس مین ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکے حقارت کی ہو اور نزدیک
شافعیہ کے حرام بمعنی حرم کے ہے یعنی مدینہ مانند حرم مکے کی ہے جو چیزین کہ حرم مکی مین کرنے حرام ہین مدینہ مین بہی حرام ہین اور حد اس حرم کے درمیان عیر اور ثور کے
ہے کہ یہہ دو پہار مین دونو طرف مدینہ مطہرہ کے اور لفظ صرف کے معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کے معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون
نے کہا شفاعت اور بعضون نے کہا توبہ اور عہد مسلمانونکا ایک ہے الخ یعنی ایک یہہ بہی حکم لکہا ہوا تہا اوس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانونکا مانند شئی واحد کے
ہے سعی حاصل کرسکتا ہے ساتہہ اوسکے ادنا اونکا یعنی ادنا بہی اختیار عہد امان دینے کا رکہتا ہے اور اوسکو امان دینی سے اور اونکو سعی کرنی اوسکے عہد پورا کرنے مین لازم
ہوتی ہے حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سے ہو اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کے امان دیوے کسی کافر کو اور عہد کرے اوس سے اور اپنی پناہ مین لاوے تو
نہین جائز ہے کسیکو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑے مسلمان کے عہد کو یعنی قتل کرے اوس کافر کو یا لیلیوے مال اوسکا تو اوسپر ہی لعنت ہے الخ اور جو شخص کہ
موالات کرے یعنی دوستی کرے جاننا چاہیے کہ ولا دو قسم پر ہے ایک تو ولاء موالات وہ یہہ ہے کہ عادت عرب کی تہی کہ آپس مین دوستی رکہتے تہے اور عہد باندہتے تہے
اور قسم کہاتے تہے کہ نیک و بد مین آپس مین شریک اور ممد و معاون ہین گے اور آپس مین ایک دوسرے کے دوست سے دوستی رکہین گے اور دشمن سے دشمنی اور
ایام جاہلیت مین امر ناحق و باطل پر بہی مدد کرتے تہے اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتے تہے اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکے صحابہ سے عقد موالات باندہتے تہے
اور دوسری ولاء عتاقت ہے کہ جسنے غلام آزاد کیا ہے اوس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونے عصبہ اوس غلام کے وہ آزاد کرنیوالا وارث اوس کا
ہوتا ہے کہ ذوی الفروض سے جو کچہہ بچتا ہے وہ لیتا ہے پس احتمال ہے کہ مراد موالات سے یہان قسم اول ہو پس معنی یہہ ہونگے کہ ایک شخص کی موالی یعنی دوست
مذکور ہیون تو نہ چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹہہراوے بغیر اذن موالی اپنی کے اس لیے کہ اس مین ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہے مسلمانون کو اور احتمال
یہہ بہی ہے کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگے کہ جو کوئی نسبت کرے اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنیوالے اپنی کی طرف تو مستحق لعنت ہوتا ہے
جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہے غیر باپ کی طرف نسبت کرنے مین اس صورت مین قید بغیر اذن موالیہ کی بنابر غالب کے ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر غلام آزاد
اذن چاہتا ہے اپنے مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ اگر مالک اذن دیدے تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اس لیے

ف پہلے قول اول احتمال کو ترجیح دی ہے اور ملا علی قاری نے دوم کو ۱۲

کہ جہوٹہ لازم آویگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حضرت علی کی کچہہ نہین لکہا ... سواے قرآن کی [illegible]
باطل ہوتا ہی افترا شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نی وصیت کی تہی ساتہہ خلافت کی اور اسرار کی اور خاص اہلبیت کو بہت سی چیزین بتائین کہ
اور ونکو نہین بتائین پس یہہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ صحیفہ لکہنا علم کا جائز ہی **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ [illegible] ہَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُہَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّہُمْ لَوْ
کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُہَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْہَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْہَا مَنْ ہُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِہَا وَجَہْدِہَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ
شَفِیْعًا اَوْ شَہِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین حرام کرتا ہون
درمیان دونو کنارون سنگستان مدینہ کی یہہ کہ کاٹی جاوین درخت خاردار اوسکی یا مارا جاوی شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطی اونکی یعنی واسطے
رہنی والون ہو منین اوسکی کی دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بہلائیکو تو نہ چہوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسی اور کہین واسطی فراغت دنیا کی
نہ چہوڑیگا اوسکو کوئی بی رغبتی سی مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سی یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا
اوسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بہوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا یا فرمایا
کہ گواہ ہونگا یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ کاٹا جاوی الخ حمل کیا ہی اسکو علما ہمارے نی نہی تنزیہی پر اور بی رغبتی سے
یعنی جو کوئی بضرورت چہوڑیگا وہ اسمین نہین داخل ہی اور اخیر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونی رہنی والون مدینہ کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی
مومن کو یہہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنی کی حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہری نعمتون اور جگہہ کیکی اسلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی ہی بسبب اس
حدیث کی اَللّٰہُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَۃِ
وَشِدَّتِہَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بہوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سی مگر کہ ہونگا مین واسطی اوسکی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے نقل کی
یہہ مسلم نی **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَۃِ جَاءُوْا بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَہٗ قَالَ اللّٰہُمَّ
بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰہُمَّ اِنَّ اِبْرٰہِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ
وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ ثُمَّ قَالَ
یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی لوگ جسوقت دیکہتی نیا پہل لاتی اوسکو طرف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ لیتی اوسکو حضرت کہتی یا الٰہی برکت دی واسطی ہماری بیچ میوی ہماری کی اور برکت دی واسطے ہماری بیچ گہر ہمارے کی اور برکت دی واسطی ہماری
بیچ صاع ہماری کی اور برکت دی واسطی ہماری بیچ مد ہماری کی یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور خلیل دوست تیرا اور نبی تیرا تہا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور
نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نی دعا کی تہی تجہسی واسطی مکہ کے یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہی فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ الخ اور مین دعا کرتا ہون تجہسے
واسطی مدینہ کی مانند اوس چیز کی کہ دعا کی ابراہیم نی تجہسے واسطی مکہ کے اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی یعنی دو چند اوسکی کہ دعا کی ابراہیم نی پہر کہا ابو ہریرہ نے
بلاتی حضرت بہت چہوٹی لڑکیکو اپنی اہل بیت مین سی پس دیتی اوسکو وہ پہل نقل کی یہہ مسلم نی **ف** برکت کی معنی ہین زیادہ ہونیکی اور ہمیشگی کی پس برکت
میوی کی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہہ ہی کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اوسمین بہت سی ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بہی بڑہائی گئی اور شہر
بہی بڑہا اور خوب آباد ہوا مسلمانون سی اور صاع اور مد نام پیمانونکی ہین اونکی برکت سی مراد یہہ ہی کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جیسا کہ ... اور انکو فقط ... واسطی ... تواضع کے آنحضرت
نے اسطرح کو ... ہو کہ ... خوش ہوتا ... وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ
فَجَعَلَھَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَأْزِمَیْھَا اَنْ لَّا یُھْرَاقَ فِیْھَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ فِیْھَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ
فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلَفٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نے بزرگی دی مکہ کو یعنی ظاہر کی بزرگی
اوسکی پس کیا اوسکو حرام اور تحقیق میں نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا ... دونو طرفون اوسکی کے ساتھ اوسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے اوس میں اور نہ
اوٹھایا جاوے اوسمین ہتیار واسطے لڑائی کے اور نہ جہاڑا جاوے اوسمین درخت یعنی پتہ درخت کے مگر واسطے کہانے جانورون کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا توربشتی
نے کہ حرمت المدینہ جو فرمایا مراد اوس تحریم سے تعظیم ہے نہ اور احکام کہ متعلق ہیں ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہہ قول حضرت کا ہے کہ نہ جہاڑا جاوے
اوسمین درخت مگر واسطے کہانے جانورون کے اور حرم مکہ کے جو درخت ہیں انکو پتے جہاڑنے کسی حال میں درست نہیں اور شکار کرنا مدینہ میں بعضے صحابہ نے
حرام جانا ہے اور جمہور صحابہ نے نہیں انکار کیا ہے پرند جانوروں کو شکار کرنیکا مدینہ میں اور نہیں پہونچا ہے ہمکو اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی الصریح
سے کہ اعتماد کیا جاوے اوسپر انتہی کلامہ ع ملا علی رحمہ اللہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکہا ہے جو چاہے اونکی شرح میں دیکہے **وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ**
اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلٰی قَصْرِہٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَّقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُہٗ فَسَلَبَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَہٗ اَھْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْہُ
اَنْ یَّرُدَّ عَلٰی غُلَامِھِمْ اَوْ عَلَیْھِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِھِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عامر بن سعد سے یہہ کہ سعد سوار ہوئے طرف محل اپنی کے کہ عقیق میں تہا پس پایا ایک
غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑتا تہا پتے اوسکی پس چہین لیے سعد نے کپڑے اوس غلام کے پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کے آئے انکے پاس مالک غلام
کے پس گفتگو کی اونسے یہہ کہ پہیر دین انکے غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہے غلام اونکے سے یعنی کپڑے اوسکے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہہ کہ پہیر دون میں اوس
چیز کو کہ دلوائی ہے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہہ کہ پہیر دین اونپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہیں کہ عشرہ مبشرہ
سے تہے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یا اونپر یہہ شک راوی سے کہ آیا لکہا علی غلامہم کہا یا بجای علی غلامہم کے علیہم کہا یعنی ہمکو دیدو جو کچہہ کہ لیا ہے
ہمارے غلام سے اور دلوائی ہے یعنی اذن دیا ہے اسکا کہ جو کوئی دیکہے کسیکو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ میں چہین لیوے کپڑے اوسکے یہہ حدیث منسوخ ہے
یا تاویل کی گئی ہے کہ یہہ امر بنابر زجر و تنبیہ کے تہا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی میں یہہ ہے کہ نہیں لازم آتا بدلا بیچ شکار مدینہ کے اور کاٹنے
درخت اوسکی کے بلکہ یہہ حرام ہے بغیر لازم آنے بدلہ کے اور کہا بعضون نے کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ کے اور بعضون نے کہا کہ حرام ہی نہیں انتہی یہہ
مذہب ہمارا ہے لیکن مکروہ ہے ع **وَعَنْ عَائِشَۃَ** قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْبَکْرٍ وَّبِلَالٌ
فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ
صَاعِھَا وَمُدِّھَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا فَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں تپ میں ہوئے ابوبکر اور بلال پہر آئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی میں نے اونکو پس فرمایا الٰہی دوست کر تو ہمکو مدینہ جیسے
مدینہ کو مانند دوستی ہماری کے مکہ کو ... ...
نکال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور رکہہ اوسکو جحفہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے
حضرت ابوبکر سے حالت تپ میں پوچہا کہ کیا حال ہے آپکا وہ اوس وقت آواز بلند سے ذکر مکہ کا اور اوسکی ہوا کے موافق کا اور مکانات کا اور لطافت

مدینہ کو دوست رکھا ہین وہان بہو دیسیر تہو اور آیا ہی کہ زمین مدینہ مین پہلی ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم وبا اور بیماری بہت تہی پس حکم کیا
حضرت نے اوسکو کہ زمین کفار مین جاوی اور اسی بیچ مین اہل مکہ اوس پر کہ جانب جحفہ کی کفار پر سامنہ اونکی عزت وہلاک کر اور بہ... شہر
اونکی کو ہے ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ
الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی بیچ حدیث خواب دیکہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مقدمہ مدینہ کی کہ دیکہی مینی ایک عورت کالی پراگندہ
بال نکلی مدینہ سی یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس تعبیر ٹہرائی مینی اوسکی یہہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف جحفہ کہ نام جحفہ کا ہی
نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ
يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ
فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ
بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے
اونکی اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح کیا جاویگا شام پہر آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں
اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعداروں
اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی یہہ شہر اسلام مین فتح ہووین گے اور
لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اونکی کی مدینہ سی مع اہل وعیال اور تابعداروں کی نکل کر وہان جا کر رہین گے اور اگر جانین
حقیقت حال کی اور سعادت مبداء ومعاد کی تو وہانسی نہ نکلین ح وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کیا گیا ہون مین ساتہہ ہجرت کرنیکی ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہی سب بستیون پر کہتی ہین
اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہی دور کرتا ہی مدینہ برے آدمیون کو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف غالب آتی ہی
سب بستیون پر یعنی جو کوئی اوسمین بستا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرونکو یہہ خاصیت ہی اوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اوسمین
آتا ہی اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلی قوم عمالقہ آئی اوسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد ازان یہود آئی وہ غالب ہوئی
عمالقہ پر پہر انصار سہو نچی وہ غالب ہوئی یہود پر پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین رضی اللہ عنہم آئی اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سی
مغرب تک لی لیا اور اوس شہر کا نام پہلی یثرب اور اقرب تہا او پر وزن مسجد کی جب حضرت وہان تشریف لائی تو اوسکا نام مدینہ رکہا بسبب تمدن
...جاہلیت کا ... یثرب ... یعنی ہلاک وفساد کی
یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہی چاہیے کہ دس بار
مدینہ کہے تا تدارک تلافی اوسکی کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استغفار کرے اور مراد یثرب کہنی والی سی اہل کفر وشرک ہین کہ ...

[illegible] جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله تعالی سمّی المدینة طابة رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہ مسلم نے

ف یعنی اللہ تعالیٰ نے نام اسکا رکھا اور پہلے نام تھا یثرب [illegible] طابہ اور ایک روایت میں ہے طیبہ [illegible] کیونکہ پاک ہے نجاست شرک کی سے اور موافق ہے ہوا اوسکی طبیعتوں سلیم کو اور خوش ہیں رہنے والے اوسکے وعن جابر بن عبد الله ان اعرابیا بایع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاصاب الاعرابی وعك بالمدینة فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم جاءه فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءه فقال اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما المدینة کالکیر تنفی خبثها وتنصع طیبها متفق علیه اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی ہجرت پر پاس حضرت کے پس پہونچی اعرابی کو تپ مدینہ میں یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہانسے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے محمد پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نے پھر نکل گیا اعرابی یعنی مدینہ سے بغیر اذن حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے دور کرتا ہے میل اپنے کو اور خالص کرتا ہے اچھے اپنے کو یعنی نکال دیتا ہے برے آدمی کو اور خالص کرتا ہے آدمی پاک کو آدمی پلید سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے انکار کیا بیعت کی پھیر دینے کا اسلیے کہ نہیں جائز تھا پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرت کے اور لکھا ہے علما نے کہ یہہ نکالنا مدینہ کا برے آدمیونکو اور خالص کرنا اچھونکو یا تو حضرت کے زمانہ میں تھا یا اخیر زمانہ میں ہوگا کہ جب دجال نکلیگا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق اور احتمال یہہ بھی ہے کہ ہر زمانہ میں ہووے وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی تنفی المدینة شرارها کما ینفی الکیر خبث الحدید رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنے کو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہہ مسلم نے وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی انقاب المدینة ملٰئکة لا یدخلها الطاعون ولا الدجال متفق علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہوں یا دروازوں مدینہ کے فرشتے نگہبان ہیں نہیں داخل ہوگی اوس میں بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون نام ایک بیماری کا ہے غیر وبا کے وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینہ میں نہیں ہوتی یہہ صریح معجزہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ فی المسوی اور حضرت شیخ رح نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہے اور لکھا ہے کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس من بلد الا سیطؤه الدجال الا مکة والمدینة لیس نقب من انقابها الا علیه الملٰئکة صافین یحرسونها فینزل السبخة فترجف المدینة باهلها ثلث رجفات فیخرج الیه کل کافر ومنافق متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوای مکہ اور مدینہ کے نہیں کوئی راہ راہوں مدینہ کے سے یا ہر ایک مکہ اور مدینہ کے سے مگر کہ اوسپر ہیں فرشتے صف باندھے ہوئے نگہبانی کرتے ہیں اوسکی پس اوتریگا دجال زمین شور میں کہ باہر ہے مدینہ سے پس ہلیگا مدینہ ساتھ رہنے والون اپنے کے تین بار ہلنا پس نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مسلم نے نہیں مکر کریگا مدینہ والونسے کوئی مگر گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہے نمک پانی میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری چیچک اور سل کے ہلاک ہو گیا ۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
فَنَظَرَ اِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَاِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہے جسوقت کہ آتے سفر سے پس دیکہتے طرف دیوارون مدینہ کے دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے دابہ پر یعنی گھوڑے یا خچر یا مانند اسکے پر تو چلاتے اوسکو
بسبب محبت مدینہ کے نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا
پہاڑ احد پس فرمایا یہہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہیں ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور
تحقیق میں حرام کرتا ہون اس جگہہ کو کہ درمیان دونو طرفون سنگستان مدینہ کے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق یہہ ہے کہ یہہ محمول ہے
ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالی نے علم اور فہم اور محبت وعداوت جمادات میں بہی جیسیکہ لائق حال اونکے ہے خصوصاً محبت انکے انبیا اور اولیا
کے ساتہہ خصوصاً سید انبیا اور سلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہیں اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اوسکو سب چیز دوست
رکہتی ہے اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکی ہیں چنانچہ رونا تنہ کہجور کا حضرت کی مفارقت سے دلیل صریح ہے اس دعوی کی اور میں حرام کرتا ہون
یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام سے یہہ نہیں مراد ہے کہ مانند مکہ کے حرام ہے یعنی اوسکے درخت کاٹنے وغیر ذالک درست نہیں ۱۲ ح ع وَعَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہے کہ دوست رکہتا ہے ہمکو اور دوست رکہتے ہیں ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ
حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے سلیمان بن ابی عبداللہ سے کہ کہا دیکہا مینے سعد بن ابی وقاص کو
کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تہا بیچ حرم یعنی گردے مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چہین لیے سعد نے کپڑے اوسکے
پس آئے مالک اوسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اوسکے کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹہرائی ہے یہہ حرم اور فرمایا ہے کہ جو
شخص پکڑے اوس کسیکو کہ شکار کرتا ہو اوسمین پس چاہیے کہ چہین لے اسباب اوسکا پس نہیں پہیرونگا میں تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجکو وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون میں تمکو مول اوسکا یعنی از راہ احسان کے نقل کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلٰى لِسَعْدٍ اَنَّ
سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِيْ لِمَوَالِيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهُ سَلَبُهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
روایت ہے صالح سے کہ غلام آزاد تہا سعد کا یہہ کہ تحقیق سعد نے پائے کتنے ایک غلام غلامون مدینہ کے سے کہ کاٹتے تہے درخت مدینہ کا پس لیا سعد نے اسباب
اونکا اور کہا یعنی غلامونکے مالکون کو کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تہے یہہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کے سے کچھہ اور فرمایا

[illegible] ابو داؤد نے ف صواب یہہ ہی [illegible]

[illegible] مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح [illegible] صالح [illegible]

[illegible] الزبیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان صید وج وعضاهه حرم محرم لله رواه ابو داود وقال محیی السنة

وج ذکروا انها من ناحیة الطائف قال الخطابی انه بدل اتهما اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

شکار وج کا اور درخت خاردار اوسکے حرام ہین حرام کیے گئے ہین واسطے اللہ کے نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا محیی السنہ نے کہ وج ذکر کیا علما نے کہ تحقیق وہ ایک

جا[illegible] کی اور کہا خطابی نے شاید انہون نے بدل اتہا کرف واسطے اللہ کے یعنی بموجب حکم اللہ تعالی کے یا واسطے دوستون اوسکے کے یعنی غازیون کے

[illegible] حرم کیا یعنی اوس مین [illegible] غازیون کے گہوڑونکے اسلیے حرام تہا [illegible] شکار کرنا اور [illegible]

[illegible] اوسکے بطریق حرم کے تہا اگر بطریق حرم کے تہا یا شفقت [illegible]

[illegible] بدلا [illegible]

[illegible] عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت [illegible] فانی اشفع

لمن یموت بها رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکہے یہہ کہ مرے مدینہ مین پس چاہیے کہ مرے مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اوس

شخص کے کہ مرے مدینہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف اول جملہ حدیث کے معنی یہہ ہین

کہ جو کوئی [illegible] مدینہ مین یہانتک کہ آوے اوسکو موت پس چاہیے کہ رہے اوسمین یہانتک کہ مرے اوس مین کہ مین شفاعت اوسکی کرونگا اگر گنہگار

[illegible] اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اوسکے بلند کروا دونگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہے کہ جیسے وہانکے رہنے والونکے لیے ہوگی [illegible]

اور [illegible] الا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانونکے لیے ہوگی پس افضل یہہ ہے کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سے معلوم

ہوئے [illegible] مدینہ منورہ مین جا رہے تا اس نعمت عظمی کو پہونچے کیا خوب دعا ہے حضرت عمر کی اللهم ارزقنی شهادة فی سبیلک واجعل

موتی [illegible] یا الہی یہہ دولت ہمسے ذرہ بیمقدار کو بہی نصیب کیجیو یا ارحم الراحمین ع وعن ابی هریرة قال قال رسول الله

صلی الله [illegible] آخر قریة من قری الاسلام خرابا المدینة رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیون اسلام کی سے خراب ہونے مین مدینہ ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے

اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سبکے پیچہے ویران ہوگا یہہ فضیلت حضرت کی

برکت سے مدینہ کو حاصل ہوئی ع وعن جریر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله اوحی الی ای

هؤلاء الثلثة نزلت فهی دار هجرتك المدینة او البحرین او قنسرین رواه الترمذی روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے

نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے وحی کی طرف میرے کہ جونسے ان بستیون مین سے اوترے گا تم یعنی رہنے کو لیے پس ہے وہ

گہر ہجرت تمہاریکا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہہ ترمذی نے ف بحرین ایک جزیرہ ہے دریاے عمان مین اور قنسرین نام ہے ایک شہر کا

شام کے شہرون مین سے اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے مجہے اختیار دیا کہ ان تین جگہون مین سے جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ

مین لکہا ہے کہ پہلے ہجرت کرنے سے حضرت کو اختیار دیگئے ان جگہون مذکورہ کے رہنے مین پہر آخر کو مدینہ معین ہوا * الفصل الثالث

[illegible] عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ [illegible]
عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں [illegible]
مدینہ کو اوس دن یعنی جس دن نکلیگا دجال کو سات دروازے ہونگے یعنی سات راہیں ہونگی ہر دروازے پر ہونگے دو فرشتے یعنی نگہبان [illegible]
یہ نقل کی بخاری نے ف وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ
الْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یا الٰہی گردان مدینہ میں دو چند اوس سے کہ گردانی تو نے
مکہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مدینہ کی قوت میں بنسبت قوت مکہ کے دو چند برکت دے اور یہ منافی نہیں ہے ہونے مکہ کے افضل
اوس سے باعتبار زیادہ ہونے حسنات کے ع وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا
كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي
أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللهُ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کے سے تھا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا جو شخص کہ زیارت کی میری قصد کر کے ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کے دن قیامت کے اور جو شخص کہ رہا مدینہ میں اور
سختیوں پر ہونگا میں واسطے اوسکے یعنی طاعت اوسکی کے گواہ اور شفاعت کرنیوالا یعنی اوسکے گناہوں کو دن قیامت کے اور جو شخص کہ
کہ دونوں حرموں میں سے یعنی مکہ مدینہ کے اوٹھا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ امن والوں میں سے یعنی امن میں ہوگا خوف بڑے سے دن قیامت کے ف قصد
یعنی خاص میری زیارت کے لیے آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سنانے اور دکھانے اور مانند اونکے حاصل یہ کہ کوئی غرض نہ ہووے [illegible]
میری زیارت کے لیے آیا ہو ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی پیچھے مرنے میری کے ہوگا مانند اوس
شخص کے کہ زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی اس لیے کہ حضرت [illegible]
اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہ ہے کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت
کرے قبر شریف میری کی واجب و لازم ہوتی ہے اوسکے لیے شفاعت میری اور اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری
پس تحقیق ظلم کیا مجھپر اور اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے قصد کیا طرف مکہ کے یعنی حج کے لیے پھر قصد کیا میری زیارت کا [illegible] مسجد میری
میں لکھا اوسکے لیے دو حج مبرور یعنی مقبول لکھی جاتی ہیں ع جذب القلوب وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ [illegible] اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
جَالِسًا وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِينَةِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا
قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هَذَا إِنَّمَا أَرَدْتُ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي
سَبِيلِ اللهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ قَبْرِي بِهَا مِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا روایت
ہے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ میں پس جھانکا ایک شخص نے قبر میں اور کہا بری جگہ [illegible]
کی ہے یعنی یہ قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بری کہی تو نے چیز کہ کہی تو نے کہا اوس شخص نے کہ تحقیق [illegible]
[illegible] سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل کے سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پر کوئی جگہ [illegible]
[illegible] میری کہ ہو قبر میری اوس میں مدینہ سے تین بار فرمایا [illegible] ف یعنی ارسال کی طرف میری [illegible]

بعض نی تجربہ کیا ہو کہ تہجد مین کو باجود یکہ قبر اسکی باغ تہا یا حوض جنت کر تو بہت سے کہا کہ سیلاب اوہ متوجہ نہیں کیا کہ بہ مطلق بہی خواب گاہ ہو بلکہ ہو اراوہ کیا تہا ہو کہ شہید ہو نا اللہ کی راہ مین بہتر ہی کہ بہت مرنو سو حضرت نے اوسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہین ہو کوئی چیز مانند شہید ہونیکی راہ خدا مین

پہر ذکر کی فضیلت اوسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ مین برابر ہو کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتہہ اس عبارت کے کہ نہین مین برابر اہمیت **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہا عمر ابن خطاب نے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تہے بیچ وادی عقیق کے فرماتی آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنیوالا پروردگار میرے کی طرف سے یعنی فرشتہ اور کہا نماز پڑہ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین ہو کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی ثواب اوس مین مانند عمرہ اور حج کی ہو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہو مدینہ کے جنگلون مین سے اور کہہ عمرہ حج مین یعنی وہان کی نماز کو گن برابر عمرے کے کہ حج مین ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہے اوس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکہتی ہے اور فضائل مدینہ منورہ کے سوای فضائل مذکورہ کے اور بہی بہت منقول ہین لکہا ہے علماء نے کہ حکیم مطلق جل و علی نے بیچ مٹی اور میوون اس شہر پاک کے شفا رکہی ہے اکثر حدیثون مین آیا ہے کہ مدینہ کے غبار مین شفا ہے ہر بیماری سے اور بعضے طرق مین آیا ہے کہ شفا ہے جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنی صحابہ کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتہہ اوس خاک پاک کے کرین اور مدینہ منورہ مین صحابہ اور تابعین سے یہہ بات ارثا چلی آئی ہے اور بیچ لیجانے اس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئی ہین اور اکثر علما نے اس علاج کو تجربہ کیا ہے شیخ مجدالدین فیروزآبادی فرماتی ہین کہ مینے خود اسکا تجربہ کیا ہے کہ میرا غلام برس دن کامل سے عارضہ تپ مین گرفتار تہا مینے یہہ مٹی تہوڑیسے پانی مین ڈالی اور اوس غلام کو پلائی دوسیدن صحت پائی اور مینے بہی یعنی حضرت شیخ عبدالحق نے تجربہ اس معالجہ کا کیا جن ایام مین کہ مین وہان وارد تہا گرفتار ہوا تہا اسا عارضہ آماس قدمون کے کہ باتفاق طبیبون کے اس سے خوف ہلاک کا ہے طلب شفا کے ساتہہ اسی خاک پاک کے تہوڑے سے دنون مین ساتہہ بہت سہل طرح کے اس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنے مدینہ کے میوون سے صحیحین کی حدیث مین آئی ہے کہ جو کوئی سات کہجورین عجوہ کہ ایک قسم ہے کہجور کی نہار منہ کہاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسی تاثیر نہین کریگا اور از بزرگی اس شہر کے یہہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو وصیت کی تہی اور شہر شریف کے رہنی والون کی تعظیم و تکریم کے کہ لائق ہے امت میری کو کہ محافظت کرین حرمت ہمسایون میرے کی اور بیچ رعایت حقوق اونکی کے قصور نکرین اور جو کچہہ اونسے صادر ہو مواخذہ نکرین اور حتی المقدور درگذر کرین جبتک کہ پرہیز کرین کبائر سے یعنی جبکہ کبیرہ کرین تو جو کچہہ حکم شریعت ہو بیچ حق اللہ کے اور حق بندونکے قائم کرین جو کوئی حفاظت انکی حرمت کی کریگا روز قیامت کے مین اوسکا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہوونگا اور جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نرکہیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہے دوزخ مین کہ اوس مین پیپ لہو دوزخیونکا جمع ہوتا ہے اور آیا ہے کہ ایک دن حضرت نے اپنے دست مبارک اوٹہائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتہہ میرے اور میرے شہر والون کی بدیکا خیال کرے جلدی اوسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا مجہے ڈرایا اور نسائی مین آیا ہے کہ جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اوسکو اللہ اور ہوگی اوسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی اور اور روایت مین آیا ہے کہ کوئی عمل اوسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل اور آداب وہانکے یہہ ہین کہ جسقدر وہان رہے اوسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اوس مین کرے اور خیرات کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور طاعات مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرہ شریفہ سے نہ اوٹہاوے اور اگر باہر مسجد کے ہو قبہ شریفہ پر نظر کرے ساتہہ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ حکم اوسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنیکا طرف کعبہ کے ہے اور نورانیت اور

[illegible] شہر سے مشتاق [illegible]

[illegible] ایک شب ہو [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] زیادہ او رچاہیے [illegible] مین ہو درود بکثرت حضرت

[illegible] تمام شب او سمین مشغول رہے اور اگر نیند آوے [illegible] اگر اوسکو دفع کرے

جب حضرت کے جمال باکمال کا خیال کریگا تو نیند کہان اور یہہ کہان سے [illegible] خواب کیا * اور ادر آداب وہان

کے یہہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل ہونے [illegible] اور خلاف اوس سے نگاہ

رکہی اور ہمیشہ تصور یاس کا رکہے کہ کس جناب مین حاضر ہے [illegible] اوس سے کنارہ کش ہووے اور اکتفا

کرے کلام مختصر پر بقدر ضرورت کے اور آداب مسجد کے اوپر گذر چکے ہین مثل تہوک وغیرہ ہذا لئے کہ وہان پر ضرور ملحوظ رکہے اور مسجد مین

آنے سے پہلے مصلی روضۂ شریف اور منبر کے درمیان مین نہ بیچوار کہے بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اس فضیلت کا ہو سب سے پہلے وہان

آوے اور بیٹہے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اوس مسجد مین کہ جگہہ اترنے قرآن اور جبریل کے ہے اگرچہ ایکبار ہو قصور نکرے اور اگر ہوسکے

تو پڑہے اور مطالعہ کرے یا کسی سے سنے اون کتابون کو بہی کہ بیچ خصلتون اور فضیلتون حضرت سید کائنات کے ہین علیہ افضل الصلوات

واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات حضرت کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کہ اوس

مین مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا حضرت امیر حمزہ چچا حضرت کی کرے اور

زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کوا اور تمام مکانات حضرت کی کرے لیکن کلام اس مین ہے کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت حضرت

کے کرے یا روز جمعہ کے فقط جیسیکہ اب عادت ہوئی ہے آمام نووی اور تابعین انکے فرماتے کہ ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذر کرے

اگرچہ باہر مسجد سے ہو کہڑا رہے اور سلام وصلوۃ بہیجے حضرت پر اگرچہ کئی بار گذر واقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے

بجالاوے اور وہان کے لوگون کی محبت وتعظیم ضرور ملحوظ رکہے اگرچہ ساتہہ فسق وبدعت کے منسوب ومطعون ہون اس لیے کہ

شرف حضرت کی ہمسائگی کا کافی ہے اور یہہ شرف ساتہہ کسی گناہ وبدعت کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم نہین کرتا اور بعد فارغ

ہونیکی زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنے کا کرے چاہیے کہ رخصت ہووے مسجد نبوی سے ساتہہ نماز اور دعا کے بیچ مصلی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اوسکے بعد ازان زیارت قبر مقدس کے ساتہہ آداب زیارت کے کرے اور واسطے حاصل ہونے سعادت کونین

کے اپنے لیے اور جسکے لیے چاہے اللہ تعالی سے دعا کرے اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہونچنا اہل وعیال مین ساتہہ سلامتی کے

طلب کرے اور یہہ دعا پڑہے اللہم انا نسالک فی سفرنا ہذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی [illegible] ہذا آخر العہد بنبیک ومسجدہ وحرمہ

[illegible] لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ [illegible] ہین غانمین آمنین آور علامتیں

[illegible] قصود ست [illegible] کا ہے او سوقت بلکہ [illegible] ذوق اور نشان امیدواری

ہے ساتہہ دل با غست وچشم ابروشن ابرکریہ باغ خندہ وشاد وخوش * اور اگر [illegible] نکرے [illegible] وزمین کرے اور جو مضمون

[illegible] رقت لاوے بیچ کہ رونا اس مقام مین بہر وجہ علامت قبولیت کی ہے اور بعد ازان روتا ہوا اور غمگین وہان کی مفارقت

[illegible] اور وقت رخصت کے پچہلے پاون نہ پہرے کہ یہہ خاص کعبہ کے لیے ہے اور وقت رخصت کی جسقدر ہو سکے

قصد فرح کرے اور وقت پہرنے کے آداب کہ وقت پہرنے کے سفر سے آنے مین رعایت کرے اور جب اپنے شہر پر پہونچے تو یہ دعا پڑھے

اللهم انی اسالک خیرہا وخیر اہلہا وخیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر اہلہا وشر ما فیہا اللهم اجعل لنا بہا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر مین آوے

پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون

لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ واعز جندہ فلا شیٔ بعدہ اور پہلے آنے سے کے خبر پہونچنے کی خیریت

سے اپنے اہل کو پہونچاوے اور یکایک گہر مین نہ چلا آوے اور نہ رات کو آوے بہترین اوقات وقت چاشت ہے یا آخر روز پہلے

رات کا اور پہلے گہر مین آنے سے قصد مسجد کا کرے اور دو رکعت نماز پڑہے اگر وقت مکروہ نہو اور دعا کرے اور شکر نعمت سلامتی

سے پہونچنے کا بجالاوے اور کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات اور جو کوئی آگے آوے مصافحہ کرے اور اگر گلے ملے تو

بہی جائز ہے بشرطیکہ ملنے والا امرد نہو اور جب گہر مین آوے دو رکعت نماز پڑہے اور شکر اور دعا اور حمد وثنای مولی بجالاوے اور

گہر والون کی خبر پوچہے کہ مسجد یا کسی اور جگہہ مین قریب گہر کے آنکر بیٹہے تا لوگ ملنے کو آوین پس جو کوئی ملنے کو آوے اوس سے بتواضع اور خوشی

سے پیش آوے اور دعا کرے خصوصًا شہر مین آنے سے پہلے کہ دعا مسافر کی خصوصًا حاجی کے پہلے پہونچنے سے شہر مین مستجاب ہے

اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکہے مانند بجانے دف ومزامیر کے منع کرے اور خلاصہ تمام آداب اور روح تمام افعال حج کا اور افضل اوضاع

یہہ ہے کہ بعد پہرنے کے اس سفر مبارک سے قصد کرے اوپر تجدید توبہ کے اور لازم کرے تقوی کو اور کوشش کرے بیچ حاصل کرنے نیکیون

ظاہر وباطن کی اسلیے کہ کہا ہے علما نے کہ علامت حج مبرور کی یہہ ہے کہ جس حالت سے گیا تہا بہتر اوس سے ہوکر پہرے اور دلیل اور

علامت اوسکی یہہ ہے کہ حرص ہوا وپر اتباع سید انبیا کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل دنیا سے اور سرگرم

ہو محبت آخرت اور اہل اوسکے مین + فی الترجمۃ وجذب القلوب + للہ الحمد تمام ہوا دوسرا ربع ساتہہ مدد وتوفیق وقوۃ اللہ تعالی کے

صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

تمت